سوانح حیات امیرِ عزیمت پاسبان ناموس صحابہؓ

# مولانا حق نواز شہیدؒ

ایک شخصیت ☆ ایک تاریخ ☆ ایک طوفان

مُصنّفہ:

حضرت مولانا مُحمّد ضِیاء القاسمیؒ

مَکتَبہ قاسِمیّہ

اے بلاک ○ غلام محمد آباد ○ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# انتساب

مولانا حق نواز کے یتیم بیٹے

......اظہار الحق......

کے نام جس کی رگ رگ میں حق نواز شہید
کا خون دوڑتا دکھائی دیتا ہے جس کی جوانی
پر پوری سنی قوم کی نظریں ہیں۔

محمد ضیاء القاسمی
خطیب فیصل آباد

# فہرست مضامین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نقشِ اول

مولانا حق نواز یوں تو میرے عزیز اور چھوٹے بھائیوں کی طرح تھے۔ مگر قدرت نے انہیں جس تیزی سے عزت وعظمت عطا فرمائی اس کی وجہ سے میں ہمیشہ انہیں ایک بڑے اور قابل احترام دوست کی حیثیت سے دیکھتا اور تکریم کرتا تھا۔

میرے نزدیک عمر میں بڑا ہونا ہی عزت وتکریم کا باعث نہیں بلکہ بڑے اور تاریخی کام سرانجام دینے والی شخصیات اگرچہ عمر اور تجربے کے پیمانے میں کم ہی کیوں نہ ہوں مگر ان کے کام کی بڑائی انہیں بڑا اور لائق احترام بناتی ہے۔

مولانا حق نواز شہید تحصیل علوم کے بعد ابتدائی ایام میں صرف مولوی حق نواز تھے۔ مگر اصحاب رسول کے ساتھ نسبت اور ان کی وکالت سے ان کو اس قدر بلند مقام نصیب ہوا کہ آسمان ان کی بلندیوں بھی پر رشک کرنے لگیں۔

مولانا حق نواز نے نہایت مختصر عمر پائی مگر اس اختصار میں اس قدر تفصیل چھوڑ گئے کہ مستقبل کا مورخ آگے بڑھتے وقت ان کی روشنی لیے بغیر ایک قدم آگے نہیں رکھ سکتا۔

☆ مولانا حق نواز شہیدؒ سے مجھے دو وجہ سے محبت تھی اور محبت ہے۔

اولا............... مولانا حق نواز شہیدؒ نے اپنی زندگی کا مشن اصحاب رسول کی عزت و تکریم اور رسول ﷺ کی جماعت کی محبت وعظمت، عوام وخواص کے دلوں میں اتارنا قرار دیا تھا وہ چاہتے تھے کہ صحابہ کرام کی جس قدسی جماعت نے اپنی بیمثال قربانیوں سے اسلام کو چار دانگ عالم میں روشن کیا ہے ان کی چادر تطہیر پر کسی گستاخ کو دھبہ لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اس مشن کو اس بہادری جرات وشجاعت سے عام کیا کہ پاکستان کے قریہ قریہ، گلی گلی میں اصحاب رسول کی عظمتوں اور رفعتوں کی خوشبو پھیل گئی۔ اصحاب رسول سے عقیدت

صرف اس لیے نہیں کہ انہوں نے ریگ زار حجاز میں جنم لیا تھا۔ بلکہ ان کے ساتھ محبت وعقیدت رسول ﷺ کے عظیم فدا کار اور اسلام کے اساسی اور بنیادی افراد جماعت ہونے کی وجہ سے لازمی اور ضروری ہے۔ ان کے بغیر اسلام اور دین کی بنیاد ہی قائم نہیں ہوتی۔ اگر اصحاب رسول کو اسلام کی کتاب کے دیباچہ سے نکال دیا جائے تو کتاب اسلام نامکمل اور ناقابل اعتبار رہ جاتی ہے۔ ان کے بغیر اسلام اور اسلامی اقدار واحکام کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ رسالت اگر توحید کی دلیل ہے تو اصحاب رسول رسالت کی عظمتوں کے محکم اور مضبوط دلائل ہیں۔ اگر دلائل کو مشکوک اور مجروح کیا جائے تو توحید ورسالت کا مقدمہ مجروح ہو کر رہ جاتا ہے۔

دشمنان اسلام اور دشمنان دین نے صحابہ کرامؓ کی مقدس ہستیوں کو اس لیے ہدف تنقید وتنقیص بنایا کہ اس طرح وہ اسلام کی دیواروں کو آسانی سے پیوند زمین کر سکتے تھے۔

یہودی اور سبائی لابی تیرہ صدیوں سے مسلسل اس جدوجہد اور سازشوں میں لگی ہوئی ہے کہ کسی طرح اصحاب رسول کی شخصیات کی اساسی حیثیت کو مجروح کر دیا جائے تاکہ اسلام ایک جاندار اور متحرک دین بن کر نہ ابھر سکے۔

مگر

تلک امانیھم

ان کی یہ آرزو نہ پوری ہوسکی اور نہ انشاء اللہ قیامت تک ان کی یہ ناپاک اور بدبودار آرزو پوری ہوسکے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر صدی میں ایسی نادر روزگار شخصیات کو جنم دیا جنہوں نے اپنی علمی اور عملی کاوشوں سے دشمنان اصحاب رسول کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے اور ان کی تمام کوششوں کو بھسم کر کے رکھ دیا۔

مولانا حق نواز شہیدؒ اس دور کی اسی نادر روزگار شخصیت کا نام ہے۔ جنہوں نے اصحاب رسول کے دشمنوں کو اس طرح بے نقاب کیا کہ آج پورا پاکستان ان کے مکروہ چہروں اور بدبودار وجود سے آشنا ہو چکا ہے۔

☆ اصحاب رسول اس قدر مظلوم ہو چکے ہیں۔ کہ اب انہیں کھلے عام جلسوں، جلوسوں اور

مجالس میں سب وشتم اور گالی گلوچ بکنے سے کوئی شرم اور عار نہیں محسوس کی جاتی۔ اس قدر غلیظ زبان استعمال کی جاتی ہے کہ شرافت منہ پیٹ کے رہ جاتی ہے۔ اس پر اگر اہل سنت اور خدام صحابہ کی طرف سے احتجاج کیا جاتا ہے تو اسے فرقہ واریت قرار دے کر دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اخبارات ہوں یا ہفت روزے رسائل و جرائد ہوں یا صحافت کے نصیحت آموز پند نامے سب سے یہ وعظ شروع کر دیتے ہیں کہ اہل سنت کو صبر سے کام لینا چاہیے۔ ملک کی سرحدات پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں روس اور امریکہ ملک کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

حکام خواہ ضلعی سطح کے ہوں یا صوبائی اور مرکزی سطح کے ان کا وعظ بھی یہی ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے خلاف گستاخی کرنے والوں کا نوٹس نہ لیا جائے اس پر صبر کیا جائے اور نقض امن کے پیش نظر امن و امان کی فضا کو ہر صورت میں قائم رکھا جائے اگرچہ دین جاتا ہے جائے۔ اصحاب رسول جو نبوت کا خلاصہ اور شاہکار ہیں۔ ان کی عزت و ناموس باقی رہے یا نہ رہے۔ (معاذ اللہ) ان کے اقتدار اور امن و امان کو کوئی خراش نہیں آنی چاہیے۔

مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس مداہنت اور دین دشمنی کو للکارا۔ اس کے بودا پن کے تار و پود بکھیر کے رکھ دیئے انہوں نے پاکستان کے سنی کو یہ روشنی دی اور یہ عقیدہ دیا کہ دین اور اساس دین رسولؐ اور جماعت رسولؐ کا ناموس اور عزت سب چیزوں پر مقدم ہے۔ عظمت رسولؐ اور عظمت اصحاب رسول ہے تو ملک ہے اور صحابہ کی عزت ہے تو سب کی عزت ہے۔ اصحاب رسول کا وقار ہے تو سب کا وقار ہے۔ اگر کسی کو دین رسول، اصحاب رسول کا وقار ملحوظ نہیں تو ہمیں وہ شخص وہ حاکم، وہ عالم، وہ رہنما، وہ رہبر بھی منظور نہیں۔ اس کی عزت وقار ایک رائی کے برابر بھی دلوں میں جگہ نہیں لے سکتی۔ جو دل اصحاب رسول کی محبت و عقیدت سے خالی ہے۔

مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس نظریہ کو اس فکر کو اس طرح بھرپور قوت اور استدلال سے پیش کیا کہ ہزاروں لاکھوں سنی ان کی آواز پر ان کے مشن کو زندہ رکھنے کے لئے میدان عمل میں اتر آئے۔ جنہیں بالآخر سپاہ صحابہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہی وہ عزم تھا۔ یہی وہ نظریہ تھا۔ یہی وہ تحریک تھی۔ جس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا اور میں نے اپنے عزیز مولوی حق نواز کو اپنا محترم اور لائق

احترم قابل قدر ساتھی جانتے ہوئے اس کے ساتھ محبت والفت کا رشتہ قائم کیا اور وہ میری محبت کا مرکز بن گئے۔ رحمہ اللہ۔

آج وہ مجھے اسی طرح محبوب ہیں جس طرح ان کا کوئی بھی عقیدت مند ان سے محبت کرتا ہے اور میرے لئے ان کی محبت میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

مولانا حق نوازؒ کی محبت اور قربانیوں سے آج نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی صحابہ کرام کی عظمتوں کے نغمے گونج رہے ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا اجر ان کو مل رہا ہے اور قیامت تک ملتا رہے گا اور انشاء اللہ ان کی محنت سے یہ گلشن محبت اصحاب رسول سدا بہار رہے گا۔ قیامت کے دن انشاءَ اللہ انہیں اللہ تعالےٰ اور سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ قدس میں مغفرت اور شفاعت سے بہرہ ور فرمایا جائے گا۔

☆ ثـانـیـا.......... مولانا حق نواز شہیدؒ سے میری محبت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اصحاب رسول کے دشمنوں کے خلاف عوامی عدالت میں نامزد پرچہ درج کرایا۔ انہوں نے کسی لگی لپٹی رکھے بغیر عوام کو بتایا کہ لوگ جنہیں قرآن کے منکر کہتے ہیں۔ لوگ جنہیں دشمن اصحاب رسول کہتے ہیں لوگ جنہیں گستاخ صحابہ کہتے ہیں۔ لوگ جنہیں صحابہ کرام کا دشمن کہتے ہیں۔ لوگ جنہیں سبائی اور تبرائی کہتے ہیں وہ شیعہ ہیں۔ ان کے نام کو آج تک منبر و محراب سے چھپایا گیا۔ مجالس و محافل میں چھپایا گیا۔ رسائل و جرائد میں چھپایا گیا۔ اپنوں بیگانوں میں چھپایا گیا۔ بلکہ انہیں مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھ کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ ان سے اختلاف کو فروعی اختلاف سمجھا گیا۔ انہیں حسینیت اور اہل بیت کی محبتوں اور عقیدتوں کا علمبردار گردانا گیا۔ ان کے ساتھ اسلامی اقدار اور اسلامی روایات کی نسبت کو برابر قائم رکھا گیا۔ حالانکہ شیعہ فرقہ ہی ایک ایسا فرقہ ہے جو چودہ صدیوں سے اسلام کی حزب اختلاف اور اسلامی اقدار اور روایت کے مدمقابل ہے۔ جس قدر شیعہ فرقہ نے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ دنیائے کفر اس کا عشر عشیر بھی نقصان نہیں پہنچا سکی۔

یہ بات اگرچہ امت کے بہت سے اکابر اور مشاہیر پہلے بھی اپنے اپنے دور میں اپنے اپنے انداز میں بیان فرما چکے تھے مثلاً شیخ الاسلام حضرت العلامہ ابن تیمیہؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی،

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ، احمد سرہندی (نوراللہ مرقدہ) حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ۔ اکابر تنظیم اہل سنت پاکستان مگر مولانا حق نواز نے اکابر کے اس کتابی اور تحریری نعرے کو عوامی نعرہ بنادیا کہ شیعہ کافر ہے اور اس کا اسلامی فرقوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مولانا حق نواز نے دلائل سے اور استدلال کی قوت سے شیعہ فرقہ کا کفر طشت ازبام کیا۔ آپ پاکستان کے جس شہر، جس محلہ، جس بستی میں گئے وہاں اپنی تقریر میں عوام وخواص کو بتایا کہ شیعہ!

☆ موجودہ قرآن کونہیں مانتے بلکہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ شراب خور خلفاءُ (معاذ اللہ یعنی صدیقؓ وفاروقؓ) نے موجود قرآن کو ادل بدل کردیا تھا۔

☆ شیعہ کی اذان جدا ہے۔

☆ شیعہ کی نماز جدا ہے۔

☆ شیعہ کی مسجد کا نام امام باڑہ ہے۔

☆ شیعہ کا کلمہ جدا ہے۔

☆ شیعہ ابوبکر وعمر وعثمان کو کافر کہتے ہیں۔

☆ شیعہ کا عقیدہ ہے امام مہدی آکر حضرت عائشہؓ کو قبر سے نکال کر درے لگائیں گے۔

☆ شیعہ کے نزدیک حضرت علیؓ کو پہلا خلیفہ نہ ماننے والا کافر ہے۔

☆ شیعہ کے نزدیک خمینی کی ایرانی فوج رسول اللہ کی بدروحنین کی فوج سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

☆ شیعہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اپنے مشن میں ناکام ہوکر دنیا سے رخصت ہوئے۔

☆ شیعہ کے نزدیک حضرت خالد بن ولید زانی تھا۔

مولانا کے دلائل اس قدر مضبوط تھے کہ پاکستان کے باشعور مسلمان ان کی تقریریں سننے کے بعد اس عقیدے اور نظریئے کے تیزی کے ساتھ قائل ہونے لگے کہ شیعہ کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔

کافر کافر شیعہ کافر! کا نعرہ مولانا حق نواز نے کسی ضد، ہٹ دھرمی عناد یا تعصب کی بنا پر نہیں

لگایا بلکہ شیعہ کے ان کفریہ عقائد کی بنأ پر نعرہ عوام وخواص کی زبان پر جاری ہوتا چلا گیا۔ جو آج پورے پاکستان کی ہر بستی اور ہر شہر میں گونج رہا ہے۔ میرے نزدیک مولانا حق نواز کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے شیعہ کے کفر کو اسلامی کسوٹی پر کس کر سوچ سمجھ کر عوام وخواص میں عام کیا ہے اور یوں لگتا ہے کہ پورا پاکستان ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام مولانا کا ہم نوا بن گیا ہے۔ مجھے مولانا کا یہ جہاد اور انتھک جدوجہد اس قدر پسند ہے کہ میں چھوٹے بڑے کی تمیز کے بغیر ان کو اپنے عظیم تر انسان سمجھتا ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوئے انہیں سلام محبت وعقیدت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے امت خوابیدہ کو بیدار کر دیا اور پوری دنیا میں صحابہ کرام کی محبت کی لہر دوڑا دی اور ساتھ ہی اصحاب رسول کے دشمنوں کے خلاف سنی مسلمان اور نوجوانوں کے دلوں میں صحابہ کرام کے دشمنوں کے خلاف زبردست نفرت کے بیج بو دیئے۔

## اپنوں کی خدمت میں ایک گذارش

علمائے دیوبند اور ان کے متوسلین سے ایک دردمندانہ درخواست ہے کہ مولانا حق نواز کے مشن کی اگر کوئی دوسرا مخالفت کرے تو اس کی وجہ تو سمجھ آتی ہے مگر آپ کی طرف سے مولانا حق نواز کے مشن کی مخالفت سمجھ سے بالاتر ہے۔

آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ برصغیر میں فکرولی اللہی کے وارث ہیں اور آپ اس پر فخر سے سربلند کرتے ہیں۔ مجھے شاہ ولی اللہ کے ان افکار ونظریات کو دہرانے کی ضرورت نہیں جو ان کے علمی جواہر پاروں میں موجود ہے۔ مجھے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے تحفہ اثناعشریہ کے حوالہ جات دہرانے کی ضرورت نہیں جو شیعہ کے کفریہ عقائد پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ مجھے فقیہ امت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی (قدس سرہ) کے فتاویٰ رشیدیہ میں دیئے گئے دلائل صفحہ قرطاس پر لانے کی ضرورت نہیں جو شیعہ کی ضلالت وتکفیر پر شاہد ہیں۔ مجھے حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ اور حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی اور حضرت تھانوی قدس سرہ کے افکار عالیہ سے آپ کو باخبر کرنے کی ضرورت نہیں یقیناً یہ تمام باتیں آپ کے علم میں ہیں اور انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ پھر آپ کس مصلحت کے پیش نظر اس دینی مسئلہ میں چشم پوشی سے کام لے رہے ہیں۔

آیئے کھل کر مولانا حق نواز کے اس مشن کی علمی سرپرستی فرمایئے نوجوان ذہن کی تربیت فرمایئے۔ انہیں غلط اور صحیح سمت سمجھایئے ان سے نفرت نہ کیجئے انہیں محبت دیجئے وہ آپ کے بھی دیوانے ہیں۔ آپ کے بھی معتقد ہیں۔ انہیں صرف اس قدر احساس اور دکھ ہے کہ اصحاب رسول کے دشمنوں کا کوئی جواب ہونا چاہیئے۔ اصحاب رسول کے خلاف بکنے والی زبانوں کو دراز نہیں ہونا چاہیئے وہ اس پہلو پر آپ کی رہنمائی چاہتے ہیں۔ آپ ان کو دھتکارنے کی بجائے، دھکے دینے کی بجائے ان کے درد کا مداوا کیجئے۔ ان کو محبت اصحاب کا مرہم عطا کریں۔ وہ آپ کے اپنے ہیں اور اصحاب رسول ﷺ کے متعلق تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سن ہی رکھا ہے کہ

الله الله فی اصحابی لاتتخذوا

هم من بعدی غرضاء

فمن احبهم فبحبی احبهم

ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم

او کماقال

# شیعہ حضرات توجہ کریں!

آپ سے مولانا حق نواز شہیدؒ یا سپاہ صحابہ کے نوجوانوں کا ذاتی اختلاف نہیں بلکہ ایک نظریاتی اور شدید نظریاتی اختلاف ہے۔ آپ کے بڑوں کا آپ کے مجتہدین اور علماء کا لٹریچر اس کثرت سے کتب خانوں میں موجود ہے۔ جس کی ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ سے خدا۔ رسول۔ اصحاب رسول کی توہین مترشح ہوتی ہے۔

☆ آپ موجود قرآن میں تحریف کے قائل ہیں۔

☆ آپ صحابہ کرام بالخصوص صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ عثمان غنیؓ کو کافر مرتد سمجھتے ہیں۔

☆ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔

☆ آپ خلفائے راشدین کو شرابی کہتے ہیں۔

☆ آپ دین کا پورا نقشہ اپنے ہاں الگ تھلگ سمجھتے ہیں۔

☆ آپ مسلمانوں کے کلمہ کو نہیں مانتے بلکہ اس کے مقابلے میں ایک نیا کلمہ پڑھتے ہیں۔

☆ آپ کی نماز جدا ہے۔ آپ کا مسلمانوں سے روزے کا وقت جدا آپ کا وضو جدا۔

☆ آپ نے مسجدوں کے مقابلے میں امام باڑہ بنا رکھے ہیں۔

☆ آپ کا مسلمان بچوں اور بچیوں سے سکولوں کا نصاب جدا ہے۔

☆ آپ کی عبادت کے طریقے مسلمانوں سے جدا۔

☆ اگر ان باتوں کی بنیاد پر مولانا حق نواز اور ان کی جماعت آپ کو مسلمانوں کا فرقہ نہیں مانتی تو آپ کیوں نہیں اپنے تمام کفریہ عقائد سے تائب ہو کر اور پورے لٹریچر سے توبہ کر کے صحیح اسلامی طرز و طریق اختیار کرتے۔ اگر آپ اسلام اور اہل بیت کے نام پر تمام غیر اسلامی عقائد سے توبہ کر کے اسلام کا صحیح کلمہ پڑھ لیں تو پاکستان امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔ اور شیعہ سنی اختلاف کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ شیعہ حضرات کے مقتدر حضرات اور مجتہدین اس بات پر ٹھنڈے دل سے ضرور غور کریں گے۔

# کچھ کتاب کے بارے میں

میں کوئی با قاعدہ مصنف نہیں ہوں۔ جو باتیں دل میں ہوتی ہیں نہایت سادگی سے انہیں صفحہ قرطاس پر لے آتا ہوں۔ اس سے میرا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ میرے دل کی بات میرے حلقہ احباب اور قارئین تک پہنچ جائے۔ اس میں فنی تکنیکی، ادبی، شعری غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ مگر نیت کی غلطی اس میں شامل نہیں ہوتی۔ نیت الحمدللہ نیک ہوتی ہے اور اپنے موضوع پر جو ٹوٹا پھوٹا مجھ سے بن پڑتا ہے میں اسے صفحات قرطاس پر لے آتا ہوں تا کہ وہ موضوع اور اس کے دلائل و براہین صحیح تاریخ کا ایک حصہ بن جائیں۔

☆ مولانا حق نواز شہیدؒ کے بارے میں جو کچھ میں نے لکھا ہے، اس میں زیادہ حصہ نظریاتی ہے۔ میں نے کتاب کو واقعاتی بنانے کی بجائے نظریاتی بنایا ہے تا کہ اس کی روشنی میں عقائد و نظریات میں پختگی آئے۔ میرے نزدیک شخصیات تو مر جاتی ہیں مگر ان کے نظریات نہیں مرتے بلکہ وہ زندہ رہتے ہیں۔ اس لئے مولانا حق نواز شہیدؒ کی زندگی کا مطالعہ کرنے والے حضرات ان

کی ذاتی زندگی سے زیادہ ان کی نظریاتی زندگی کا مطالعہ کریں اور اس کو مشعل راہ بنائیں۔ مولانا حق نواز تو ویسے بھی شہید ہیں اور شہید زندہ ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ اس سے مضبوط بنیادوں پر کام آگے بڑھے گا۔

☆ مجھے تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جس قدر کتاب لکھنا مشکل ہے۔ اسی قدر اس کتاب کی کتابت کرانا مشکل ہے۔ جس طرح بڑے ڈاکٹروں کے پاس غریبوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ اسی طرح بڑے کاتبوں کے پاس بھی ہم جیسے غریبوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ چھوٹے کاتب بھی اس قدر مصروف ہیں کہ ان کے آستانہ عالیہ پر بھی بار بار حاضری کے بعد مشکل سے پذیرائی حاصل ہوتی ہے۔

پھر کتابت کی دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنے کے بعد اس کی غلطیوں کی تصحیح کا مرحلہ آتا ہے جو میرے جیسے انتہائی مصروف آدمی کے لئے ایک بہت بڑا امتحان ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر میں غلطیوں کی تصحیح کے لئے خود اپنا وقت نکالنے کی کوشش کروں گا تو کتاب جوں کی توں دھری پڑی رہے گی اور مہینوں کا کام سالوں میں سرانجام ہوگا۔ اس مشکل کے حل کے لئے میں یہ کام دوستوں کے سپرد کرتا ہوں وہ دوست اپنی ناتجربہ کاری کی وجہ سے غلطیاں تو دور نہیں کر پاتے بلکہ مجھے سب اچھا کی بشارت دے کر کتاب پریس کے حوالے کر دیتے جس کی وجہ سے بعد میں مجھے ملک بھر کے دوستوں دشمنوں سے طعنے مہنے اور مغلظات سننا پڑتی ہیں۔ جس پر مجھے انتہائی شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے۔ اس مرتبہ میں نے کچھ وقت نکال کر خود اور بعض ذمہ دار احباب سے کتاب کی غلطیاں درست کرائی ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کچھ غلطیاں رہ گئیں تو انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ان کو بھی درست کر دیا جائے گا۔ میں دوستوں سے پیشگی معذرت چاہتا ہوں۔

☆ تصویر کو چونکہ میں درست نہیں سمجھتا اس لئے کتاب میں کوئی تصویر نہیں لگائی گئی۔ اخبارات کے تراشوں میں جو تصاویر ہیں۔ ان کو ختم کرنے کی بھی میں نے ہدایت کردی ہے اگر پھر بھی کوئی سہو ہو جائے تو اس کے لئے معذرت اور انشاء اللہ تلافی کر دی جائے گی!

☆ کتابت، کاغذ، طباعت اس قدر مہنگا ہو گیا ہے کہ میں خواہش کے باوجود اس کتاب کو

اس قیمت پر نہیں لا سکا جو عام کارکنوں کے لئے خریدنا آسان ہوتی۔ اس کا معیار کتابت وطباعت بھی کم نہیں کیا جا سکتا۔

## آخری گذارش

قارئین سے عفوودرگزر کی درخواست ہے۔ سخت گیری کی عادت چھوڑ کر کرم نوازی اور نرمی کی درخواست ہے۔ میں آپکی دعاؤں کا ہمیشہ محتاج رہا ہوں اور ہمیشہ کے لئے دعاؤں کا درخواستگار ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## تاریخ پیدائش

غریب خاندان میں پیدا ہونے والے بچوں کی تاریخ پیدائش کو نہ لکھا جاتا ہے اور نہ ہی اس کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ بس ایک بچہ پیدا ہوا اور گھر بھر کے افراد میں یک گونہ مسرت ہوئی۔ زیادہ سے زیادہ ہوا تو کوئی میٹھی چیز بچوں میں بانٹ دی گئی اللہ اللہ خیر سلا۔

امام مسجد کو بلایا گیا اس نے بچے کے کان میں اذان اور اقامت کی صدا دی اور گھر والوں نے امام مسجد کو صدیوں سے طے شدہ سو روپیہ مصافحہ کرتے وقت ہاتھ میں تھما دیا۔

اور بس!

شہر میں اس سے زیادہ کاروائی ہوتی ہوگی مگر دیہات میں اس سے زیادہ نہیں!

مولانا حق نواز کی پیدائش پر بھی یہی کچھ ہوا ہوگا۔ کیونکہ مولانا بھی ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے اور ایک دیہاتی خداندان میں جنم لیا۔

یوں بھی انگریزی تاریخ یاد رکھنے یا لکھنے کا اہتمام زیادہ تر شہری آبادی میں ہوتا ہے۔ دیہات میں سالوں کا حساب دیسی مہینوں کے حساب سے کیا جاتا ہے۔ چیت، بیساکھ، جیٹھ، ہاڑ، دیہاتی ماحول کی یادداشتوں کا لوک سرمایہ ہوتے ہیں۔ انہی مہینوں کے حساب سے وہ اپنی تاریخ کی یادداشتوں کو سفینوں کی بجائے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔

جھنگ کا دیہاتی ماحول اپنی یادداشتیں مہینوں میں محفوظ کرتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ عربوں کی طرح جھنگ کے دیہاتی اپنا پورا نسب نامہ زبانی یاد رکھتے ہیں۔ اگر کسی شخص سے اس کا نام پوچھا جائے تو وہ بلا تکلف اپنے باپ دادا سمیت پوری فہرست نسب نامے کی سنا دے گا۔ اس علاقائی تہذیب میں مولانا حق نواز کے والدین نے بھی اپنے بچے کی تاریخ پیدائش کو اس طرح محفوظ کر لیا ہوگا جو کچھ اس طرح بنتی ہے!

کہ مولانا حق نوازؒ ۱۹۵۲ء میں موضع چیلہ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔

مگر یہ حقیقت ہے کہ دیہات میں پیدا ہونے والے بچے کی تاریخ پیدائش محفوظ رکھنے کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی ............

ضلع جھنگ پر جن وڈیروں، جاگیرداروں کا جنات کی طرح سایہ رہا ہے یا اب بھی ان کے منحوس سائے موجود ہیں۔ وڈیرے جو ضلع جھنگ میں بڑی بڑی جاگیروں پر قابض ہیں انہیں صرف اور صرف انگریز کی بے لوث خدمت اور معاوضے کے عوض یہ بڑی بڑی جاگیریں بخشی گئی تھیں۔ جہاں جان کی بازی لگا کر آزادی حاصل کرنے والے عظیم سپوتوں کا وجود تھا۔ وہیں پر ایسے قومی اور ملی غدار بھی موجود تھے۔ جنہوں نے انگریز کی فوج میں بھرتی ہو کر کعبۃ اللہ پر گولیاں برسائیں اور انگریز کے راج کو طول دینے میں پوری قوتیں صرف کیں۔ جھنگ کے وڈیرے اور جاگیردار بھی انگریز کے خود کاشتہ پودوں کا ایک عظیم ذخیرہ تھے جن کو سدا جیو کے عمل کو برقرار رکھنے کے لئے جاگیریں عطا کی گئیں۔ ان جاگیرداروں کی سلطنت میں غریب گھرانے کو سکول اور مدرسہ کی تعلیم سے اس طرح دور رکھا جاتا ہے جس طرح جاگیردار کے بیٹے کو حیا اور انسانیت سے دور رکھا جاتا ہے۔

اس جاگیردارانہ ماحول کے دیہاتی کی زندگی غلامی کی پوری قیود و حدود میں جکڑی ہوتی ہے۔ وہاں کاغذ پنسل اور قلم غریب کا حق ہی نہیں ہوتا۔ اسے زیور تعلیم سے آراستہ دیکھنا تعجب اور انوکھا پن سمجھا جاتا ہے۔ اس کو تعلیم سے بے بہرہ رکھنا جاگیرداروں کی خود غرضانہ سیاست کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ تعلیم کے فروغ سے شعور و آگہی کے جو چراغ جلتے ہیں وہ جاگیرداروں کی مفاد پرستانہ سیاست کی تاریکی کو دور کر دیتے ہیں اور ان کی چیرہ دستیوں کے لمبے اور سفاک ہاتھ نظر آنے لگتے ہیں۔ اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ظاہر بات ہے کہ مولانا حق نوازؒ کے والدین ان کی تاریخ پیدائش کو کس طرح لکھ سکتے تھے یا کس طرح اسے محفوظ کرنے کا علمی انداز اختیار کر سکتے تھے۔ یہی ہوا ہوگا کہ انہوں نے اپنے غریب فرزند کی تاریخ پیدائش کو علاقائی رونما ہونے والے واقعات کی مدد سے یاد رکھا ہوگا۔ پرانے لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بعض واقعات کو اس طرح یاد رکھتے ہیں کہ

فلاں وقت جب دریاؤں میں طغیانی آئی تھی تو ہمارے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا یا آندھی اور طوفان ایسا آیا تھا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کی مدد سے اپنی زندگی کے واقعات کو مدون اور مرتب کرتے ہیں یا اپنی یادداشتوں کا ذخیرہ مرتب کرتے ہیں۔

تاریخ پیدائش کا محفوظ ہونا اچھی بات ہے مگر تحقیق و تجسس کے پیمانے لے کر اس کے پیچھے پڑ جانا بھی کوئی ضروری نہیں ہے۔

جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نظام حیات ساتھ لاتا ہے۔ اگر اس نے زمانہ کی پیروی کرنا ہے تو اس کو زمانے کے نشیب و فراز میں گم ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور اگر اس نے زمانے کو ایک انقلاب سے آشنا کرنا ہے تو وہ خود اپنی فطری اداؤں سے زمانے کو انقلاب آفرین راہوں پر گامزن کردے گا۔

مولانا حق نوازؒ کو تاریخ پیدائش کے محفوظ ہونے یا نہ ہونے سے نہیں بلکہ ان کے بے مثال کردار اور مومنانہ فراست و تدبر کے حوالے سے یاد رکھا جائے گا اور وقت یہ ماننے پر مجبور ہوگا کہ دیہات کا ایک ایسا بچہ جس کی تاریخ پیدائش بھی محفوظ نہیں وہ تاریخ میں ایک ایسا کردار محفوظ کر گیا ہے جس پر کردار بھی فخر کرتا رہے گا۔

## ابتدائی تعلیم

سوانح نگار ابتدائی تعلیمی تاریخوں کے دریافت کرنے میں بھی بڑی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور اس کے لئے بڑی بڑی موشگافیاں دکھاتے ہیں۔ لیکن مجھے اس پر بھی کسی انوکھی داستان کو صفحۂ قرطاس پر نہیں لانا بلکہ اس میں بھی دیہاتی ماحول کی اسی سادہ سی رسم اور انتہائی فطری طرز عمل کو سامنے رکھنا ہے کہ دیہات میں جب بچہ تھوڑی سی سوجھ بوجھ کا حامل ہوتا ہے تو ایک مسلمان گھرانے کی ماں اپنے بچے کو کلمہ طیبہ کے الفاظ کہلاتی ہے بیٹا لَا اِلٰـهَ پڑھو۔ پھر بڑے پیار سے بچہ جب لَا اِلٰه کہنا سیکھتا ہے یا بولتا ہے تو پھر اسے اِلَّا اللہ کہلایا جاتا ہے اور اسی طرح دھیرے دھیرے اسے مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ یاد کرایا جاتا ہے بچہ آہستہ آہستہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰـه اِلَّا الـلـه مُحَمَّدٌ رَّسُـوْلُ الـلـه کہنے اور پڑھنے لگ جاتا ہے گھر بھر کا ماحول بچے کے کلمہ طیبہ پڑھنے اور کہنے سے

بہت خوش ہوتا ہے اور جب بھی گھر کے افراد جمع ہوتے ہیں تو اس بچے کو نہایت پیار سے کہتے ہیں کہ بیٹا کلمہ سناؤ اور بچہ نہایت پیاری اور میٹھی زبان میں کلمہ طیبہ سناتا ہے تو گھر میں ایک طمانیت اور مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ہر آنے جانے والے سے کہا جاتا ہے لو بھئی ہمارا بیٹا کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے اور پھر اس بچے سے کلمہ طیبہ پڑھنے کی فرمائش ہوتی ہے تو بچہ میٹھی زبان سے کلمہ طیبہ کی آواز سے فضا میں ایک روشنی اور حلاوت پیدا کر دیتا ہے۔ یہی معاملہ مولانا حق نواز کے گھر میں ہوتا ہوگا اور یہی آپ کی ابتدائی تعلیم تھی جو آغوش مادر میں آپ کو دی گئی اور یہی پہلا مکتب تھا جس میں مولانا حق نواز اپنے گھر کے ماحول میں داخل ہوئے اور یہی پہلا سبق تھا جو آپ کی والدہ نے آپ کو دیا اور ہمیشہ کے لئے آپ کے کان کے راستے قلب وجگر میں راسخ کر دیا

خودی کا سرِ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

## والدہ کی جدائی!

ابھی یہ کلی کھلی بھی نہیں تھی کہ والدہ کا سایہ اٹھ گیا۔ والدہ محترمہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

ماں کیا ہوتی ہے؟

ماں بچے کے لئے کتنی بڑی نعمت ہوتی ہے۔ اس کا احساس کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے ماں کا سایہ عاطفت کھو دیا ہو اور پھر سوتیلی والدہ کے جھٹکوں سے زندگی کو زخمی زخمی اور بجھا بجھا اداس گھڑیوں میں گزارا ہو۔

ماں کی محبت اور اس کی ممتا بھری شفقت بچے کیلئے کس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ الفاظ کی حسین نزاکتوں سے نہیں لگایا جا سکتا۔ بلکہ ماں کی محبت اور شفقت۔ ماں کی محبت بھری نگاہوں اور ان آنسوؤں اور آہوں سے لگایا جا سکتا ہے جو وہ اپنے بچے کی معمولی سی تکلیف کے وقت دل اور آنکھ سے ظاہر کرتی ہے۔

ماں، کا سایہ بچپن میں اگر اٹھ جائے تو بچہ عمر بھر ایک انجانی سی غم کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے جو محسوس تو کی جاتی ہے مگر بیان نہیں کی جا سکتی۔

اور یہ عجیب طریق فطرت ہے کہ جن بچوں کی تربیت خود فطرت نے کرنا ہوتی ہے ان کے

ظاہری اسباب کی توڑ پھوڑ بچپن ہی سے شروع کردی جاتی ہے تاکہ ان کی تربیت منشائے فطرت خود کرے تاکہ مستقبل میں انداز فطرت کو سمجھنے میں اسے دقت نہ ہو اور فطری تربیت ہی اس کو سنوارتی اور نکھارتی رہے اور یہی بناؤ سنوار ہی اس کا حقیقی حسن اور نکھار بن جائے۔

والدہ کے اٹھ جانے یا دنیا سے رخصت ہوجانے کا شاید اس وقت حق نوازؒ کو علم بھی نہ ہو۔ اور بچپن کی وجہ سے خبر بھی نہ ہو۔ مگر جب آپ حضرت عائشہ صدیقہ سیّدہ کائنات کا تذکرہ امّی امی کہہ کر دردناک آواز سے کرتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی محبت کی چھاپ کی نسبت سیّدہ کائنات کی طرف منتقل ہوکر دی اور آپ عظمت مادر اور ناموس مادر کے لئے تڑپ اور لگن اپنے دل میں سموئے ہوئے ہیں۔ اس مادر امت کی ردائے تطہیر کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ میرا سب کچھ چلا جائے مگر مادر امت کی عزت وتوقیر کا پھریرا چاردانگ عالم میں لہراجائے۔

مولانا حق نواز کی والدہ کا سایہ چونکہ بچپن ہی میں آپ کے سر سے اٹھ گیا تھا۔ اس لئے آپ کو بچپن ہی میں مسکینی کا وہ تمغہ مل گیا جو رحمت خداوندی کی کشش کا ایک عظیم سبب ہوتا ہے۔ مسکیناً ویتیما

## والد گرامی

والد گرامی قدر کا اسم گرامی ولی محمد ہے۔ اللہ کی شان دیکھئے کہ والد ولی محمد ہے اور بیٹا حق نواز ہے.........سچ اور صداقت کا ساتھ دینے والا۔ والدہ کا سایہ اٹھ جانے کے بعد آپ کے والد نے آپ کی تربیت کی طرف توجہ دی اور آپ کو سکول میں داخل کرادیا.........سکول کی تعلیم غالباً آپ کو راس نہ آئی۔ یا اس نے آپ کو متاثر نہ کیا۔

الف آم.........ب بلی.........پ پنکھا

غالباً ان الفاظ کے پھیکاپن نے آپ کے دل ودماغ پر کوئی معنویت نقش نہیں کی۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم حاصل کرکے اس کو چھوڑنا ہی مناسب سمجھا۔ ویسے بھی سکول کالج کی تعلیم ہزار افادیت کے باوجود کوئی مغز اور جوہر اپنے اندر نہیں رکھتی۔ اس دور کی تعلیم نے تو اور بھی اپنے کھوکھلا

پن کے اس قدر گل کھلائے ہیں کہ توبہ بھلی..........

جب تعلیم کا مقصد نوکری اور ملازمت قرار پا جائے تو وہ تعلیم مقصدیت سے عاری ہو جاتی ہے۔علم بہت بڑی دولت ہے خواہ دین کا ہو یا دنیا کا مگر علم برائے مقصد۔نہ کہ علم برائے سوداگری!

مولانا حق نواز نے سکول کی تعلیم کو کیوں چھوڑ دیا۔اس میں مقامی حالات کا دخل تھا یا آپ کی فطری صلاحیتوں نے اس بے مغز الفاظ کی مالا جپنے سے انکار کر دیا.......... بہر حال واقعہ یہی ہے کہ آپ نے سکول کی تعلیم کی بجائے قرآن مجید کی انقلابی اور عالمگیر تعلیم کو اپنانے کا فیصلہ کیا۔ قدرت خداوندی جو آپ سے دفتر کا کام نہیں بلکہ دین کا کام لینا چاہتی تھی۔اس نے آپ کا راستہ تبدیل کر دیا۔

کانٹا بدل گیا! گاڑی کا رخ الف آم.......... ب بلی سے تبدیل ہو کر الم..........الرّحمٰن علم القرآن اقراء باسم ربک الّذی خلق

محمّد رسول اللّٰہ والّذین معہ

کی طرف منتقل ہو گیا۔گویا کہ کانٹا بدل گیا اور فطرت نے آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا کی کہ قرآن مجید حفظ کیا جائے۔

حفاظت قرآن کے لئے اللہ تعالیٰ نے سفینوں کا نہیں سینوں کا انتخاب فرمایا ہے۔دنیا بھر کی کتابیں کاغذ کے سفینوں میں محفوظ کی گئیں مگر قرآن حکیم گوشت کی محفوظ مجلد سینوں میں محفوظ کیا گیا۔الفاظ کی چھاپ ایسی گہری لگا دی گئی کہ مٹائے نہ مٹے انمٹ نقوش۔گہرے اور دیرپا الفاظ کے نگینے.......... اور انسانوں کے سینے.......... مولانا حق نواز کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان سعادت مند درجوں میں شامل کر دیا جو اس کی حقیقی کلام قرآن مجید کی حفاظت کا انمٹ نقش بن گئے..........

قرآن مجید کا حفظ یہ بہت بڑی دولت ہے جو ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتی۔دشمن اصحاب رسول پر تو ابدالآباد کے لئے قرآن مجید کے حفظ کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔

## سنۃ اللہ

سنۃ اللہ یہی ہے کہ جن کے سینے اصحاب رسول کی محبت اور بالخصوص خلفائے راشدین کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں۔ حفظ قرآن کی دولت سے ان سعید روحوں کو سرفراز کیا جاتا ہے۔

چنانچہ مولانا حق نواز نے پرائمری سکول کی تعلیم چھوڑ کر قرآن مجید کی اس عظیم تعلیم کو حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جس کی تعلیم کو حقیقت میں علم کہا جاتا ہے اور جس سے علم و آگہی کی شمعیں روشن ہوتی ہیں۔ سینے میں علم کے نور پیدا ہوتا ہے اور دماغ میں ان گنت دریچے کھلتے ہیں جو علم و راستی کی کرنیں بکھیرتے رہتے ہیں۔

قرآن مجید کا حفظ آپ نے اپنے ہی گھر میں اپنے ہی خاندان کے چشم و چراغ حافظ جان محمد صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے حاصل کیا۔ حفظ قرآن عموماً چار سال یا تین سال میں کیا جاتا ہے۔ مگر جو بچہ انتہائی ذہین ہو وہ دو سال کے عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر لیتا ہے۔ مولانا حق نوازؒ نے بھی اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے دو سال کے عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ حافظ قرآن ہونا بہت بڑی سعادت اور یہ سعادت اور بھی دو چند ہو جاتی ہے جب انسان اس سعادت کو حاصل کرنے کے بعد قرآن مجید کے اولین مخاطبین اصحاب رسولؐ کی عزت و ناموس کے لئے اس کے دلائل و براہین کے انبار لگا دے اور اصحاب رسولؐ کی عظمت میں اتری ہوئی آیات قرآنی کی خوشبو سے گلی گلی کوچہ کوچہ کو معطر کر دے۔

یہی وجہ ہے کہ مولانا حق نواز اپنی تقاریر میں اصحاب رسول کے جب مناقب بیان فرماتے تھے تو آیات قرآنی آپ کا اساسی اور بنیادی ستون ہوا کرتی تھیں اور وہ بہت روانی سے قرآن مجید کی آیات کے حوالے دیا کرتے تھے۔ خطیب کے پاس آیات قرآنی کا جس قدر سرمایہ ہوگا وہ اپنے موضوع کو اسی کثرت سے وہ ذخیرہ عطاء کرے گا۔

مولانا حق نواز اس حیثیت سے بھی بے حد خوش قسمت اور بلند قامت تھے۔ انہیں حفظ قرآن کی عظیم سعادت سے اللہ تعالیٰ نے سرفراز فرمایا تھا۔ حفظ قرآن کی دولت حاصل کرنے کے بعد مولانا حق نواز نے فن تجوید و قرأت حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ آپ اسی غرض سے فن تجوید کے مشہور و مستند امام حضرت مولانا قاری تاج محمود صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جو ان دنوں عبدالحکیم میں پڑھاتے تھے۔

قاری تاج محمود صاحب نابینا ہیں اور دیوبند کے فاضل جید عالم دین اور فن تجوید و قرأت میں یکتائے روزگار نابغہ عصر ہیں ان کی خدمت میں ملک اور بیرون ملک سے ہزاروں طلباء حاضر ہو کر علم تجوید و قرأت برابر سیراب ہوتے ہیں اور آپ کا چشمہ فیض تشنگان علوم قرأت کو برابر سیراب کرتا چلا آ رہا ہے۔ مولانا حق نواز کو اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ہی قرآن پاک کی محبت اور لگن عطا فرما دی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ قرآن پاک کے بحر ناپید کنار میں غوطہ زن ہو گئے۔

ایسا آخر کیوں نہ ہوتا؟ ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی محکم کتاب ہے اور رسول اکرم ﷺ کو یہ آخری اور محکم کتاب عطا فرمائی گئی۔ آپ کے اصحاب پاک نے اس کتاب مقدس کو حفظ کیا اور اس کو اپنے ہاتھوں سے لکھا اور پھر شیخین کریمین نے اس کو جمع و تدوین کا تاریخ ساز کارنامہ سرانجام دیا یوں یہ کتاب مقدس پوری دنیا کے مسلمانوں تک پہنچی۔ مولانا حق نواز جن اصحاب رسول کی عظمت و رفعت کا پھریرا چار دانگ عالم میں لہرانے والے تھے ضروری تھا کہ ان کی صداقت کی برھان قاطع مقدس کتاب قرآن حکیم مولانا حق نواز کے سینے میں محفوظ کر دی جائے اور اس کے الفاظ کی صحت اور ادائیگی پر آپ کو دسترس حاصل ہو جائے۔ اس لئے مشیت خداوندی نے اس ترجمان اصحاب رسول کا سینہ اور زبان قرآن مجید کی آیات اور صحت الفاظ سے مزین فرما دیا۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اپنی بستی میں حفظ قرآن کرنے کے بعد پہلا سفر تھا جو مولانا حق نواز نے دینی تعلیم کے حصول کے لئے اختیار کیا۔ یوں آپ مسافر فی سبیل اللہ کے اعزاز سے مشرف ہوئے ایک ایسا بچہ جس کی والدہ کا سایہ سر سے اٹھ چکا ہو وہ مسکنت اور مفلسی کا پیکر بن کر جب حصول علم دین کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ اللہ کی رحمتیں اسے اپنے سایہ عاطفت میں لے لیتی ہیں۔ اب وہ دین کا طالب علم ہوتا ہے اور دین کے طالب علم کے لئے انوارات ربانی کے ایسے دروازے کھل جاتے ہیں کہ ان کو

اس وادی کا مسافر ہی سمجھ سکتا ہے۔ الفاظ اس کی مٹھاس اور حلاوت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

غرضیکہ مولانا حق نواز نے اپنے ماہر استاد حضرت مولانا قاری تاج محمود صاحب سے علم قرأت وتجوید حاصل کر کے قرآن حکیم کے الفاظ کی صحت اور فن تجوید کی باریکیوں سے اپنے ذہن کو روشن کیا۔ یوں آپ حافظ اور قاری ہونے کے اعزاز سے مشرف ہو گئے۔ عوام کے ہاں قاری اس کو کہا جاتا ہے جو خوش گلو ہو مگر یہ قرأت کا عوامی معیار ہے۔ قرأت دراصل ایک عظیم فن ہے۔ جب اس فن کو حاصل کر لیا جائے تب آدمی اس اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ حسن صوت اور خوبصورت گلہ دراصل اس فن کو متعارف کرانے کا ایک ذریعہ بنتا ہے۔ اور گلہ خوبصورت ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر حسن قرأت کے ساتھ ساتھ حسن صوت کی دولت بھی ہو تو سونے پر سہاگہ ہوتا ہے۔

## درس نظامی میں داخلہ

حفظ و قرأت کی منزلیں عبور کرنے کے بعد مولانا حق نواز نے قرآن وحدیث، تفسیر اور فقہ اور مکمل دینی علوم وفنون پڑھنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے آپ نے ملک کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم کبیر والا کی طرف رجوع کیا۔ دارالعلوم کبیر والا محدث کبیر نابغہ عصر حضرت العلامہ مولانا عبدالخالق صاحب (قدس سرہ) کی علمی یادگار ہے۔ جو اپنے وقت کے عدیم النظیر عالم اور علم تفسیر وحدیث کے بحر مواج اور علوم نبوی کے یکتائے روزگار مدرس اور زہد وتقویٰ کے روشن مینار تھے۔ پاکستان میں درس حدیث کے بہت سے اساتذہ عالی مقام تھے مگر حضرت مولانا عبدالخالق صاحب (قدس سرہ) اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے درس حدیث کا رنگ بخاری وقت امام المحدثین حضرت العلامہ مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری (قدس سرہ) سے ملتا جلتا تھا۔

دارالعلوم کبیر والا سے قبل آپ قاسم العلوم ملتان کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین تھے۔ ملتان سے آپ کبیر والا تشریف لائے تو دارالعلوم کبیر والا آپ ہی کی کاوش اور جدوجہد کے نتیجہ میں منصۂ شہود پر آیا جو آج تک منبع علم وفضل ہے۔ مولانا حق نواز نے اسی درسگاہ میں داخلہ لیا اور یہیں کے اساتذہ کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہوئے حضرت شیخ الحدیث مولانا علی محمد صاحب آپ کے

شفیق اساتذہ میں شامل تھے پھر دورہ حدیث کے لئے آپ نے ملک کی ممتاز دینی درسگاہ خیرالمدارس کا انتخاب کیا۔ جس میں علم حدیث کے مشہور محدث حضرت العلامہ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری دامت برکاتہم اپنے علمی جواہر پاروں سے تشنگان علوم نبوی کو مالا مال فرماتے تھے۔

خیرالمدارس کا نام ہی ملک کے مستند اور معتمد اداروں میں سرفہرست آتا ہے۔ خیرالمدارس کے فاضل کو بغیر کسی شش و پنج کے ایک مستند عالم اور قابل اعتماد فاضل سمجھا جاتا ہے۔ حضرت علامہ کشمیری مدظلہ کے درس حدیث سے جہاں علمی تشنگی بجھتی ہے وہیں پر اعتقاد اور عقیدے کو بہت جلا ملتی ہے۔ حضرت علامہ کشمیری کے ہاں عقیدہ کی اہمیت علم و عمل سے بہت زیادہ توجہ کا مستحق ٹھہرتی ہے۔ ان کے ہاں عقیدہ کی صحت اور عقیدہ کی محنت پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علامہ کشمیری کے حلقہ درس کا طالب علم عقائد میں نہایت پختہ اور عقائد کی تبلیغ میں کسی رواداری اور سوداگری کا خوگر نہیں ہوتا۔ عقائد کی محنت اس کا جزو ایمان ہوتا ہے اور اس کے لئے سردھڑ کی بازی لگانا اس کی زندگی کا دستور العمل ہوتا ہے۔ میرے تجزیہ کے مطابق مولانا حق نواز کی زندگی میں عقائد پر پختگی کا عزم ولولہ اور جوش حضرت علامہ کشمیری کی تعلیم اور تربیت کا حصہ ہے۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ آپ نے ابتدائی ایام میں شرک و بدعت رسم و رواج کے پجاریوں اور مجاوروں کے خلاف پوری مومنانہ جرأت سے علم جہاد بلند کیا تھا مگر چونکہ مشیت خداوندی کو آپ سے دوسرے میدان میں کام لینا تھا اس لئے آپ کے لئے کام اور میدان کا انتخاب اسی انداز سے ہوا جو بالآخر آپ کی زندگی کی روشن علامت بن گیا۔

## جھنگ میں خطابت

آپ علوم دینی کے حصول کے بعد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تشریف لائے اور وہاں ایک دینی مدرسہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ نے ضلع جھنگ کو اپنی دینی محنت کے لئے منتخب کیا۔ جھنگ دو حصوں میں تقسیم ہے۔

☆ جھنگ شہر

☆ جھنگ صدر

جھنگ شہر آبادی کے لحاظ سے کم ہے اور جھنگ صدر رقبے اور آبادی کے لحاظ سے بڑا ہے۔ مذہبی اعتبار سے دونوں شہروں میں اکثریت اہل سنت کی ہے اور ملک کے دوسرے حصوں کی طرح مغربی تہذیب سے زیادہ مشرقی روایات کی پابندی کی جاتی ہے اور عوام وخواص میں مذہبی روایات وعقائد سے گہری وابستگی ہے۔ علمائے کرام کو نہایت عقیدت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی دینی اور ملی رہنمائی کو نہایت وقعت اور احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ مساجد اور دینی مکتب نہایت کثرت سے ہیں جہاں قرآنی تعلیم کے نہایت چرچے ہیں اور حفظ قرآن کی درسگاہوں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے۔ مولانا حق نواز مرحوم نے جھنگ صدر مسجد پپلیانوالی سے اپنی خطابت کا آغاز کیا۔ اپنے انداز تقریر سے زیادہ اپنے جرأت مندانہ رویے اور کردار سے اپنا ایک حلقہ عقیدت و محبت قائم کرلیا۔ دھیرے دھیرے آہستہ آہستہ آپ کی آواز جھنگ میں عوام وخواص تک پہنچنا شروع ہوئی تو آپ کے اردگرد محبت وعقیدت کا ایک حلقہ بننا شروع ہوگیا۔ چونکہ آپ خیر المدارس سے دورہ حدیث کر کے آئے تھے اس لئے آپ کے رگ وریشے میں جذبہ توحید اور احیائے سنت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اس لئے آپ کی تقریروں کا بنیادی موضوع توحید وسنت کا احیأ اور شرک و بدعت کا استیصال ہوتا تھا۔

توحید وسنت کے عنوان کو بیان کرنا اور اسے عوام وخواص تک پہنچانا کوئی آسان کام نہیں بلکہ اس راہ کی دشواریاں کوہ ہمالہ کی گھاٹیوں سے بھی بڑی ہیں۔ شرک وبدعت کے پجاری چیخ اٹھے اور انہوں نے مولانا کے خلاف غوغا آرائی اور اپنے آباؤ اجداد سے وراثت سے ملے ہوئے توپ و تفنگ کا رخ مولانا کی طرف پھیر دیا۔ اس طرح انہیں اس محاذ پر خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ نے ہمت نہیں ہاری بلکہ پوری جرأت اور بے باکی سے شرک وبدعت کے طوفانوں کا مقابلہ کیا۔ اہل بدعت نے طوفان برپا کیا تو نوبت مناظرہ تک پہنچی۔ آپ نے رفقاء کے ہمراہ فرزندان شرک وبدعت سے ایک باطل شکن مناظرہ کیا۔ جس سے شرک وبدعت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہوگیا اور ان کے تمام عزائم خاک میں مل گئے اور سحر سامری ٹوٹ گیا۔ تبکدوں میں اذانیں ہونے لگیں اور شرک وبدعت کے آتشکدے بجھ گئے اور توحید وسنت کے نغموں سے جھنگ

کی فضا گونج اٹھی۔

## مولانا سے روشناسی

یوں تو مولانا حق نواز کا نام کبھی کبھار سننے میں آتا رہتا تھا۔ مگر اہل بدعت سے مناظرہ کے ایام میں مولانا میرے ہاں فیصل آباد تشریف لائے اور مناظرہ کے سلسلہ میں مشاورت ہوتی رہی اور اہل سنت کے دلائل پر مذاکرات اور مناظرہ کے امور پر باہمی تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس طرح جاننے کے باوجود مجھے مولانا حق نواز کو پہچاننے کا بھی موقعہ ملا اور مجھے محسوس ہوا کہ اس نوجوان نے اسی طرح مطالعہ جاری رکھا تو ایک دن یہ اپنے میدان کا کامیاب مقرر اور مناظر ہوگا۔

الحمد اللہ مولانا حق نواز صاحب اپنے مطالعے اور معلومات کی بنائ پر بہت کم عرصے میں اپنے معاصرین میں ممتاز مقام حاصل کر گئے۔ جھنگ میں اہل سنت کی اکثریت کے باوجود شیعہ وڈیروں اور جاگیرداروں کی حکمرانی سدا رہتی ہے۔ اللہ جانے شیعہ زمینداروں کا اصحاب رسول کی توہین اور ان پر کھلے بندوں تبرا کرنا محبوب مشغلہ کیوں ہے۔ نہ صرف جھنگ شہر بلکہ پورے ضلع میں اکا دکا ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے اہل سنت کے دل و دماغ میں ایک آگ سی لگ جاتی ہے۔ شیعہ کی طرف سے کوئی ایسا دل آزار اور شرمناک واقعہ رونما ہوتا ہے کہ دنیائے سنیت کے دل و دماغ پر بجلیاں کوند جاتی ہیں دل چھلنی ہو جاتے ہیں اور تن بدن کو آگ لگ جاتی اور ہر طرف توبہ توبہ کی صدائیں گونجنے لگتیں ہیں۔

# ضلع جھنگ میں توہین صحابہؓ کی چند مثالیں!

## حسّو بلیل کا دلخراش واقعہ

حسّو بلیل ضلع جھنگ کا مشہور قصبہ ہے۔ وہاں بھی شیعہ فرقہ پرستوں کو بالادستی حاصل ہے۔ سنی غریب ہے اور ساتھ ہی اس کی مجبوری ہے کہ وہ شیعہ زمینداروں کا مزارع ہے۔ اس کی تمام تر معاشی زندگی ان شیعہ زمینداروں اور جاگیرداروں کی غلامی میں گزرتی ہے۔ اس لئے اسے ان تمام مظالم کو برداشت کرنا پڑتا ہے جو ایک ظالم جاگیردار کی طرف سے اس غریب مزارع پر توڑے جاتے ہیں وہ مظالم خواہ مذہبی ہوں اور خواہ غیر اخلاقی چیرہ دستیوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ نامعلوم کیوں؟ لیکن ہوا ایسے کہ ایک دن خبر آئی کہ حسّو بلیل میں وہاں کے شیعہ فرقہ پرستوں نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا پتلا بنا کر جلایا ہے۔ اس خبر کے پھیلتے ہی جھنگ صدر اور جھنگ شہر میں بالخصوص اور ملک بھر میں بالعموم زبردست غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ پورا ملک اضطرابی لہروں میں ڈوب گیا اور اہل سنت کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ یا اللہ کیا ہو گیا؟ اتنی بڑی جسارت؟ اس قدر دیدہ دلیری۔ اس قدر بے شرمی یہ اس قدر خیرہ چشمی۔ اسلام کے عظیم جرنیل، مراد رسول، جس کی روائے متعدد دفعہ قرآن بن گئی۔ اس مقدس ہستی کا پتلا بنا کر جلانا۔ یہ اس صدی کی سب سے بڑی ناپاک اور مذموم حرکت تھی۔ اس جرم کا ارتکاب وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے دل ایمان ویقین کی دولت سے کورے ہوں۔ جن سے خداوند قدوس نے ایمان کی حلاوت سلب کر لی ہو۔ جو یہودیت کی غلیظ نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ جن کی آنکھوں سے ایمان کا نور چھن چکا ہو۔ ان یہودی نسل اور بولہبی خون سے نسبت رکھنے والوں کی اس حرکت سے اہل سنت کے دل مجروح اور دماغ زخمی ہو گئے۔

ان دنوں جھنگ صدر میں مولانا غلام حسین صاحب خطیب ہوا کرتے تھے۔ اچھے مقرر اور بہادر عالم تھے انہوں نے سختی سے اس کا نوٹس لیا احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا۔ جھنگ میں جلوس نکلے اور ہڑتالیں ہوئیں پورا ضلع سراپا احتجاج بن گیا۔ تنظیم اہل سنت پاکستان کے قدآور رہنما موجود تھے۔ انہوں نے بھرپور احتجاج کیا اور حکومت سے اس واقعہ کا سخت نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ ایک عظیم

صحابی رسول کی توہین پر پورا پنجاب احتجاج تحریک میں شامل ہوگیا۔ مگر شیعہ وڈیرہ شاہی، شیعہ زمیندار، شیعہ جاگیردار حرکت میں آگئے اور انہوں نے انگریز سے ملی ہوئی جاگیروں کی بدولت حاصل کردہ قوت اور اثرورسوخ استعمال کیا اور اسی طرح پوری طاقت اور پوری قوت سے اہل سنت کی احتجاجی تحریک کو کچل دیا۔

اہل سنت کے ارمان دل ہی دل میں رہ گئے اور حسو بلیل کے شیعہ نے جو جسارت کی تھی اس کی تلافی کرنے کی بجائے اہل سنت کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کی بجائے سنگینوں اور لاٹھیوں کے زور سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توہین کے اس واقعہ میں ملوث افراد کی پشت پناہی کی گئی اور ضلع جھنگ کے شیعہ وڈیروں نے بغض اصحاب رسول کے اس عظیم مظاہرے کو اپنی فتح اور سنی غریب کی بے بسی اور بے کسی میں تبدیل کردیا۔ کیا حسو بلیل کے شیعہ زمیندار اور ان کے گماشتے یہ بتا سکتے ہیں کہ فاروق اظم رضی اللہ عنہ نے حسو بلیل کے شیعہ زمیندار اور ان کے زلہ خواروں کا کیا بگاڑا تھا؟ ان کے رقبے اجاڑے ان کی بستی برباد کی۔

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں مراد پیغمبر ہیں اور داماد علی ہیں اور دعائے نبی ہیں۔ ان سے بغض اور دشمنی اگر کسی کو تیرہ سو سال گزرنے کے بعد ہوسکتی ہے تو اس کا یہی عنوان ہوسکتا ہے کہ کفر کو سیّدنا فاروق اعظم نہ دور رسالتؐ میں پسند تھا اور نہ آج پسند ہے۔

کفر اس سے پہلے بھی سیّدنا فاروق اعظم کا دشمن تھا اور قیامت تک سیّدنا فاروق اعظم کا دشمن رہے گا۔ کفر مٹ تو سکتا ہے مگر سیّدنا فاروق اعظم کی دشمنی اور بغض سے دستبردار نہیں ہوسکتا۔ خداوند قدوس نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دشمن کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ذلیل وخوار کرنا ہے اور ایمان کی چاشنی سے تہی دامن رکھنا ہے۔

حسو بلیل کے شیعہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا پتلا جلا کر ضلع جھنگ میں بغض صحابہ کا وہ سیاہ کارنامہ سرانجام دیا جس سے سنی مسلمان کے دل میں ہمیشہ کے لئے خنجر پیوست ہوگیا۔

## ککی نو تحصیل شورکوٹ میں ایک حافظ امام مسجد کو شہید کردیا

ککی نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اس کی سنی آبادی کے امام نے مسجد

میں فضائل صحابہ پر بیان کیا اور ساتھ ہی مناقب وفضائل صحابہ پر ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا۔ اس میں اہل سنت کے علماءٔ نے اصحاب رسول کے فضائل بیان کئے اور امام مسجد حافظ صاحب اپنے عقیدے کے مطابق کبھی کبھار خود بھی فضائل اصحاب رسول کی خوشبو سے بستی کے عوام کو معطر فرماتے اور حب اصحاب رسول سے لوگوں کے دلوں کو بہرہ ور فرماتے۔ ان کی یہ محنت ان اصحاب رسول کی عظمتوں اور رفعتوں کو بیان کرنا ککی نو کے شیعہ زمینداروں اور زلہ خواروں کو پسند نہ آیا اور فیصلہ کیا گیا کہ حافظ صاحب کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ اور اصحاب رسول کی عظمت بیان کرنے والی زبان کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جائے۔ چنانچہ شیعہ زمیندار کے گماشتوں نے اصحاب رسول کے دشمنوں نے آل رسول کے باغیوں، محمد رسول اللہ ﷺ کے منکروں نے حضرت حافظ صاحب کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا۔ یوں ککی نو ضلع جھنگ کے جاگیردار زمیندار نے ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا۔ جس سے ظلم کی انتہا ہو گئی اور ایک عاشق اصحاب رسول کی لاش تڑپ تڑپ کر علاقے بھر کے اہل سنت کے دلوں کو تڑپا گئی۔ ککی نو کے شیعہ زمیندار اور شیعہ گماشتوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہو گئی۔ مگر ان کا اثر و رسوخ ان کا سیاسی قد و قامت پولیس اور مقامی انتظامیہ کی گرفت پر غالب آ گیا اور یوں ایک سنی عالم اور حافظ قرآن کا خون ککی نو کی زمین میں گم ہو گیا۔ یقیناً یہ خون کسی وقت انگڑائی لے گا اور سرزمین جھنگ کے شیعہ وڈیروں اور جاگیرداروں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عذاب ثابت ہو گا۔ خون شہید رنگ لاتا ہے اور اپنے ثمرات و برکات سے علاقہ بھر کو ثمر آور کرتا ہے۔

## روڈو سلطان ضلع جھنگ میں مولانا دوست محمد کو شہید کر دیا گیا

روڈو سلطان ضلع جھنگ کا ایک مختصر سا قصبہ ہے۔ وہاں پر مولانا دوست محمد صاحب سالہا سال سے دین کی خدمت کر رہے تھے۔ علاقہ بھر کے اہل سنت ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ان کی علمی شخصیت سے استفادہ کرتے اور ان کی دینی اور روحانی برکات سے مستفید ہوتے۔ جامع مسجد میں جمعہ کا خطبہ سننے کے لئے دور دراز سے لوگ آتے اور ایمان کو جلا بخشتے۔ مولانا اپنے خطبہ میں دینی مسائل سے اپنے سامعین کو مالا مال کرتے اور ساتھ ہی جمعیۃ علمائے اسلام کے ساتھ وابستہ

ہونے کی وجہ سے شیعہ وڈیرہ شاہی، شیعہ زمیندار کی اہل سنت کے حقوق پر قزاقی کا بھی درددل سے تذکرہ کرتے۔ سنی کی بے بسی اور مجبوری کا بھی تذکرہ کرتے اور اہل سنت کو اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے بیدار ہونے کا وعظ فرماتے گویا کہ روڈو سلطان کی جامع مسجد پورے علاقے میں اہل سنت کا مرکز تھی اور مولانا دوست محمد صاحب علاقہ بھر کے سنی مسلمانوں کی آنکھ کا تارا تھے۔ روڈو سلطان کی اہل سنت کانفرنسوں میں مجھے بھی مولانا دوست محمد صاحب کی دعوت پر شرکت کا موقعہ ملا۔ میرا مشاہدہ یہی ہے کہ مولانا دوست محمد نہایت بہادری اور دلیری سے سنی حقوق کے لئے کام کررہے تھے۔ اور اصحاب رسول کی عظمت اور تقدس ان کی تقریروں کا محبوب ترین موضوع تھا۔ جمعیۃ علمائے اسلام سے سیاسی وابستگی کی وجہ سے شیعہ زمیندار اور وڈیرہ شاہی کے لئے ان کا وجود سنگ گراں تھا۔ اس علاقہ کے شیعہ وڈیروں نے مولانا دوست محمد کو اپنے راہ سے ہٹانا ضروری سمجھا اور انہیں نہایت بے دردی سے قتل کردیا گیا۔ مولانا دوست محمد کا قتل ضلع جھنگ کے سنی عوام کے دلوں پر بجلی بن کر گرا پورا ضلع سوگوار ہوگیا۔ احتجاج ہوا۔ ہنگامے ہوئے مظلوم سنی عوام نے اپنی بے بسی، بے بضاعتی اور عدم وسائل کے باوجود صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے خلاف شدید احتجاج کیا مگر وہی شیعہ زمیندار اور ان کا سرمایہ مقامی انتظامیہ کی ہوس پورا کر کے ان کے ضمیر اور ایمان کو چند ٹکوں کے عوض خرید کر پرچے کا حلیہ بگاڑ دیتے۔ بالآخر ظلم جیت جاتا اور مظلوم شیعہ جارحیت اور شیعہ زمینداروں کی غنڈہ گردی سفا کی اور درندگی کے سامنے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہوجاتا۔ اس طرح ایک شہید کی بیوہ کی آہیں اور سسکیاں دم توڑ جائیں۔ مولانا دوست محمد کا خون بھی شیعہ زمینداروں کے سرمایہ تلے دب گیا۔ ان کی دولت اور ثروت خون شہید کو گرد وغبار سے ڈھانپنے میں کامیاب ہوگئی اس طرح ضلع جھنگ مولانا دوست محمد کا قتل ابھی تک عرش عظیم سے متیٰ نصر اللہ کی صدئیں بلند کررہا ہے۔

## متیٰ نصر اللہ

## باب عمرؓ کا مشہور واقعہ

# اور توہین فاروق اعظمؓ کی شرمناک جسارت!

جھنگ شہر میں ایک گیٹ پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی لکھ دیا گیا۔ اسم فاروق اعظم شیعہ کو اس قدر ناگوار گزرا کہ انہوں نے اس دروازے کے نیچے سے گزرنے سے انکار کر دیا اور اس بات پر بضد ہو گئے کہ جب تک اس دروازے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لکھا رہے گا۔ ہم اس کے نیچے سے نہ تو خود گزریں گے اور نہ ہی ہمارا جلوس گزرے گا۔ بات تو تکار سے جھگڑے اور لڑائی تک پہنچ گئی۔ حکومت اور انتظامیہ نے دھونس اور دھاندلی سے اور شیعہ نے اپنی پوری قوت سے مدافعت کی۔ کسی شیعہ نے رات کی تاریکی میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی مٹا دیا۔ اس پر پورا شہر مضطرب ہو گیا اور سنی نوجوانوں نے نہایت جرأت اور بہادری سے پھر سے حضرت فاروق اعظم کا دروازے پر نام لکھ دیا۔ تحریک باب عمرؓ پورے ملک میں پھیل گئی۔ جھنگ شہر کی تحریک باب عمرؓ میں مجھے بھی حصہ لینے کی بھرپور سعادت حاصل ہوئی۔ انتظامیہ نے میری گرفتاری کرنے میں ناکام رہی اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیشن کی عدالت میں پہنچ گیا اور سیشن نے ضمانت لے لی مگر دو سال تک مسلسل کچہریوں میں تاریخیں اور پیشیاں بھگتتا رہا اور تحریک کو ملک اور ضلع میں زندہ رکھا۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے شیعہ کو کیا دشمنی ہے اور وہ ان کے نام سے کیوں گھبراتے ہیں۔ یہ تو شیعہ ہی بتا سکتے ہیں مگر شیعہ کی انہی غلط کاریوں کی وجہ سے ضلع جھنگ میں اہل سنت میں بیداری پیدا ہوگئی اور شیعہ کے خلاف اہل سنت کے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہو گئے اہل سنت آئے دن اصحاب رسول کی توہین کے واقعات کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے شیعہ سے ٹوٹتا گیا اور اس کے دل ودماغ پر یہ بات ثبت ہوگئی کہ شیعہ گستاخ اصحاب رسول کی توہین کر کے سنی عوام کے قلوب کو مجروح کرتا ہے۔

جس دروازے پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا نام لکھا گیا تھا اس کا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باب عمر رکھ دیا گیا جھنگ کے شہریوں نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ۱۲ ربیع الاوّل کو سیرت کانفرنس کی داغ بیل ڈالی۔ جس سے برس ہا برس مجھے خطاب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱۲ ربیع الاول کو پورے جھنگ شہر میں عید کا سماں ہوتا تھا اور

باب عمرؓ حضرت فاروق اعظم کے نام مبارک کی برکت سے پوری دنیا میں اونچا ہو گیا۔ شیعہ وڈیروں کو یہ بات بھی پسند نہ آئی اور انہوں نے ان حضرات کو راستے سے ہٹانے کی تدبیریں کرنا شروع کر دیں جو تحریک باب عمر میں پیش پیش تھے۔

## مولانا شیریں کو شیعہ نے قتل کر دیا!

تحریک باب عمرؓ میں جھنگ صدر اور جھنگ شہر کے علمائے کرام نے نہایت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مولانا مفتی عبدالحلیم۔ مولانا یٰسین صاحب مولانا اسداللہ قاسمی صاحب۔ مولانا سیّد غلام مصطفٰے شاہ صاحب پیش پیش تھے۔

شیعہ نے ضلع جھنگ کے مختلف مقامات پر جس غنڈہ گردی اور سفاکی کا مظاہرہ کیا تھا اسی درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسجد تقویٰ جھنگ کے خطیب مولانا شیریں کو نہایت بیدردی اور درندگی سے شہید کر دیا۔ جس کی وجہ سے پورے علاقے میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور نہ صرف جھنگ بلکہ مولانا شیریں کی شہادت پر پورا ملک سوگوار ہو گیا۔ پورے ملک میں احتجاج ہوا۔ شیعہ جارحیت کے خلاف تنظیم اہل سنت پاکستان کے رہنماؤں نے پورے ملک میں احتجاجی کانفرنسوں کا جال پھیلا دیا۔ مولانا سیّد نورالحسن شاہ صاحب بخاری مولانا دوست محمد صاحب قریشی ان دنوں تنظیم اہل سنت کے ساتھ وابستہ تھے۔ اس ناطے سے میں نے الحمدللہ پورے ملک میں باب عمرؓ کی تحریک کو زندہ رکھا اور حکومت کی پابندیوں اور جانبدارانہ پالیسیوں کے باوجود پورے ملک میں شیعہ جارحیت کے خلاف احتجاجی تحریک کو زندہ رکھا۔

## حکیم محمد صدیق کو شیعہ نے قتل کر ڈالا

باب عمرؓ کی تحریک کو چلانے اور زندہ رکھنے میں جھنگ شہر کے حکیم محمد صدیق ایک فعال کردار ادا کر رہے تھے۔

حکیم محمد صدیق جھنگ شہر کے مشہور حکیم حاذق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو گوناگوں صفات سے نوازا تھا۔ ان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفاءً رکھی تھی۔ دور دراز سے مریض ان کے مطب میں آتے تھے اور ان کی دوا اور دعاء سے اللہ تعالیٰ مریضوں کو شفاءً دیتے تھے۔ یوں ان کا مطب مرجع

خواص وعوام تھا۔ حکیم محمد صدیق صاحب نہایت درد دل رکھنے والے سنی طبیب تھے۔ وہ جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ مریضوں کو عظمت اصحاب رسول کا بھی نہایت دل سوزی سے درس دیتے تھے۔ اہل سنت کو ان کے حقوق یاد دلاتے اور ان کی بے حسی کا رونا روتے اور ان کی مظلومیت پر آنسو بہاتے۔ تحریک باب عمرؓ کے لئے ہمہ وقت فکر مند رہتے اور اپنا مال اور وقت اس کے لئے وقف رکھتے۔ مولانا شیریں شہیدؒ کے کیس کی پیروی کرتے وکلأ کی تیاری کراتے اور اس طرح اہل سنت کی نظریاتی سرپرستی فرماتے۔ شیعہ وڈیروں کو حکیم محمد صدیق کی ان سرگرمیوں اور جدوجہد کا بخوبی علم تھا۔ حکیم صاحب کی ان سرگرمیوں سے شیعہ وڈیرے نہایت خوف کھاتے تھے اور اپنے سیاسی مستقبل کو تاریک دیکھ رہے تھے اس لئے شیعہ وڈیروں نے اپنے پالتو غنڈوں کے ہاتھوں رات کی تاریکی میں حکیم محمد صدیق کو نہایت سفاکی اور درندگی سے قتل کرادیا۔

سنی دردمند اور مخلص وجانثار شخصیت کے قتل سے جھنگ شہر اور ملک بھر سوگوار ہوگیا۔ احتجاج ہوئے اور تحریک چلی۔ مگر شیعہ وڈیرہ شاہی جو ضلع جھنگ کے اصلی اور حقیقی حکمران ہیں۔ انہوں نے حکیم محمد صدیق کے مقدمہ کو اپنی سیاسی قوت سے برباد کردیا اور یوں حکیم صاحب کا قتل بھی ایک قصہ پارینہ بن گیا۔

جھنگ شہر اور ضلع بھر کے علمأ اور فعال سنی شخصیات کے قتل کوئی معمولی بات نہیں ہے ضلع جھنگ کے وڈیروں نے اپنے عقائد اور رسم ورواج کو کبھی دلائل سے نہیں منوایا۔ انہوں نے یزیدی فوج کی طرح اپنے نظریات کو نیزے کی انی اور تلوار کی دھار اور لاٹھی اور کلاشنکوف کی گولی سے منوانے کی کوشش کی ہے۔

ان کا مذہب، ان کا نظریہ، ان کا عقیدہ امن آشتی۔ رواداری اور دلیل نام کے الفاظ کو جانتا ہی نہیں ہے۔ ان کے ہاں ہر وہ شخص قابل گردن زدنی ہے۔ جو ان کے رسم ورواج کو دین کا حصہ نہیں مانتا۔ یہی وجہ ہے کہ ضلع جھنگ میں جہاں بھی اہل سنت نے صحابہ اہل بیت رسول کا تذکرہ کیا۔ جہاں بھی اہل سنت کے کازکی بات کی۔ جہاں بھی ازواج مطہرات کی عظمتوں کے چراغ جلانے چاہے جہاں بھی خلفائے راشدین کے روشن ماضی کو جاگر کرنے کی کوشش کی۔ جہاں بھی صدیق و

فاروق وعثمان وعلی کے درخشندہ اور تابندہ دور کا تذکرہ کیا۔ شیعہ وڈیروں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور ان کی بھنویں تن گئیں۔ گردنیں اکڑ گئیں اور آتش انتقام بھڑک اٹھی انہوں نے سنی عقائد و نظریات کو برداشت کرنے کی بجائے سنی کو کچلنا اور راستے سے ہٹانا اور قتل کرنا ہی اپنا منشور و دستور بنایا۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ شیعہ اپنی وڈیرہ شاہی اور دولت کے بل بوتے پر انہی سنی مزارعین کے ووٹوں سے اسمبلی میں جاتا ہے اور انہی عوام کی بخشی ہوئی سیاسی قوت کو اہل سنت کے خلاف استعمال کرتا ہے۔

## گڑھ مہاراجہ میں قرآن جلا دیا گیا

قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب اور دنیا بھر کے لئے راہ ہدایت اور مکمل نظام حیات پر خدائی تحفہ ہے اسے بھی اپنی ناپاک اور مذموم خواہشات کی تکمیل کے لئے نذر آتش کر دیا۔ قرآن حکیم کو کوئی مسلمان نہیں جلا سکتا۔

ایسی شرمناک اور مذموم حرکت وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو موجودہ قرآن حکیم کی صداقت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ ایسی ناپاک جسارت کا ارتکاب وہی لوگ کر سکتے ہیں جو موجودہ قرآن حکیم کو شرابیوں کی لکھی ہوئی کتاب قرار دیتے ہیں اور یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ ان نظریات کے حامل فرقہ اثنا عشرہ کے وہی افراد ہو سکتے ہیں جو شیعہ کہلاتے ہیں اور دن رات اصحاب رسول پر تبرا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔

## ضلع جھنگ اہل سنت کی قتل گاہ اور توہین صحابہ کا مرکز

ضلع جھنگ میں اہل سنت کے خلاف قتل و غارت اور سفا کی درندگی اور غنڈہ گردی، دہشت گردی اور ظلم و ستم ایک طویل عرصے سے جاری و ساری تھا اور جاری ہے۔ حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ مقامی انتظامیہ کا کردار بھی شیعہ وڈیروں کی چاپلوسی اور غارت گری اور غنڈہ گردی کی پردہ پوشی بلکہ پشت پناہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ سنی علماء اور سنی عوام اگر صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے میدان عمل میں آتے ہیں تو ان کے سر قلم کر دیئے جاتے اور عوام کو لاٹھی گولی سے دبا کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روڈ و سلطان، جھنگ شہر لکی نو اور مختلف مقامات پر

علمائے کرام کا قتل جس بے دردی سے ہوا اسی بیدردی سے اس کو دفن کر دیا گیا اور قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی مظلوموں، بیواؤں، یتیموں کو سسکیاں بھرتے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور چند ٹکوں اور کھوٹے سکوں کی ہوس کے لئے ایسی قیمتی جانوں کا منٹوں میں ضیاع کرا دیتے ہیں جن کی تلافی صدیوں نہیں ہو سکتی۔

ان علماءؒ کا اور سنی شخصیات کا قصور صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ اصحاب رسول کی قندیلیں ان علاقوں میں روشن کرتے ہیں۔ جہاں شیعہ زمیندار اپنے نفاق اور اصحاب رسول دشمنی کی سنڈاس پھیلا کر پورے علاقے کو بدبودار کیے ہوئے ہیں۔

پورا ضلع جھنگ شیعہ زمینداروں اور وڈیرہ شاہی کی گرفت میں ہے وہاں پر حکومت کی مشینری ان کی رائے اور خوشنودی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی۔ ان سرکاری ملازمین کی ملازمتیں اور ترقیاں ان شیعہ وڈیروں کی مرہون منت ہیں۔ اس لئے وہ کوئی ایسی رائے نہیں دے سکتے اور کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتے جو شیعہ وڈیرہ شاہی کے مزاج کے خلاف ہو۔

نوکر شاہی کا یہ مزاج اور طریق کار نیا نہیں ہے۔ بلکہ انگریز کے دور سے ہے۔ بلکہ انگریز کے دور میں تو اور بھی شیعہ زمینداروں کی گرفت مضبوط تھی کیونکہ ضلع جھنگ کے اکثر شیعہ وڈیرے ایسے ہیں جن کو انگریز نے اپنی خدمات اور بوٹ صاف کرنے اور کعبہ پر گولیاں چلانے کے عوض سرداریاں اور جاگیریں عطا کی تھیں۔ اس لئے ان کو تحفظ دینا اور ان کی رائے کو ترجیحی بنیادوں پر ماننا اور منوانا انگریز حکمران کی بنیادی پالیسی تھا کیونکہ ضلع جھنگ کے شیعہ وڈیرے انگریز کے خود کاشتہ پودے تھے۔ جن کی آب یاری اس کا فرض منصبی تھا اور انہیں پھلتے پھولتے دیکھنا انگریزی حکمرانوں کی عین منشاء اور قلبی تمنا تھی۔

یہی وجہ ہے کہ شیعہ زمینداروں نے پورے ضلع میں پوری قوت اور طاقت صرف کر کے سنی قیادت کو جنم ہی نہیں لینے دیا۔ اگر کوئی سر ان کی مرضی کے بغیر اونچا ہوا اسے فوراً قلم کر دیا گیا اور اپنے راستے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اہل سنت کی یہی بے بسی ہے جسے ضلع جھنگ کا سنی محسوس تو کرتا تھا مگر اس کے لئے حوصلہ نہیں پاتا تھا کہ وہ کس طرح وڈیرہ شاہی سے ٹکرائے اور ان انگریز کے

لگائے ہوئے ناقابل تسخیر پودوں کو سیاسی اور دینی طور پر جڑ سے اکھاڑ پھینکے۔ اوران ظلم وستم کے قلعوں کو مسمار کر دے جن کو انگریزوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے تعمیر کیا تھا۔

# المیہ فاروق نگر

## (گڑھ مہاراجہ)

جھنگ پاکستان کا ایک کم ترقی یافتہ ضلع ہے اور گڑھ مہاراجہ (فاروق نگر) اس ضلع کا مشہور ترین قصبہ ہے۔ جس کی آبادی تقریباً دس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جس میں نسبتاً ۴۰ فیصد شیعہ اور ۶۰ فیصد اہل سنت ہیں۔ جب کہ شیعہ مسلک اکثر زمیندار طبقہ ہے لیکن سنی غریب اور متوسط طبقہ ہے۔

شیعہ زمیندار خصوصاً گڑھ مہاراجہ کا ایک خاندان اپنی شہرت اور مقامی انتظامیہ کو مرعوب کر کے اپنے جائز اور ناجائز کام کروانے کے لئے مذہب کی آڑ میں فرقہ وارانہ فساد کراتے ہیں۔ جن کا طریقہ کار یہ ہے کہ پیشہ ور مولوی۔ ذاکر۔ سوزی وغیرہ بلوا کر دین محمدیؐ کے خلاف تقاریر جس میں صحابہ کرامؓ کے متعلق غلیظ الفاظ اور غلیظ پروپیگنڈہ کر کے مذہبی منافرت پھیلاتے ہیں اور نت نئے دن عجیب شعبدہ بازی کو عبادت کا نام دے کر سر عام بازاروں، گلیوں، کوچوں، چوکوں اور سڑکوں پر رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یعنی سینہ کوبی، سنگلیوں، چھریوں، تلواروں اور بلیڈوں کے ساتھ ماتم کرتے ہیں اور انہی علاقوں کو سر عام نئے نئے فیشن کے ساتھ ماتمی جلوس لے کر چلتے ہیں۔ لہٰذا ان کے یہ کرتب سر عام اور صحابہ کرامؓ کے خلاف غلیظ تقریریں اور پروپیگنڈہ سن کر کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ جس کے سلسلہ میں المیہ گڑھ مہاراجہ بلکہ پاکستان بھر میں ایسے المیات مختلف جگہوں پر رونما ہوتے ہیں۔ اس کے لئے وہ ایران کے خمینی انقلاب کے دن سے یہ روز بروز مزید تقویت پاتے جا رہے ہیں اور ایک تخریبی تحریک جو کہ وطن عزیز پاکستان کے خلاف بھی محسوس ہوتی ہے۔

قصبہ گڑھ مہاراجہ (فاروق نگر) میں بھی ایران کے تربیت یافتہ لوگ موجود ہیں اکثر ایرانی یہاں کا دورہ کرتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ شیعیت کا گڑھ مہاراجہ کو مرکز بنایا جا رہا ہے

جس کے سلسلہ میں مورخہ ۸۲-۱۱-۲۶ بروز جمعہ کو خمینی انقلاب کی تخریب کاری کی ابتدائی مشق کو آزمایا گیا۔

## المیہ گڑھ مہاراجہ کے اسباب

محرم الحرام کے بعد یہ لوگ صفر کے مہینہ میں حضرت امام حسینؓ کا رسم چالیسواں مناتے ہیں۔ جب کہ ان کے پروگرام علاقہ میں مختلف جگہوں مختلف تاریخ مقرر کر کے ایک جگہ پر اپنی اکثریت کے بل صحابہ کرامؓ کے خلاف پر زور پروپیگنڈہ اور خلاف اسلام تقاریر کرنا مقصود ہوتی ہے اسی طرح ۹ صفر کا دن گڑھ مہاراجہ کے لئے مخصوص ہے۔

## المیہ گڑھ مہاراجہ کے واقعات

۹ صفر بروز جمعہ صبح اہل تشیع نے اپنے سوچے سمجھے پروگرام کے تحت اہل سنت کی مرکزی جامع مسجد کے سامنے سے ایک جلوس گزارنے کے لئے اور مسجد کے سامنے دروازے پر اہل سنت کے جذبات مجروح کرنے کے لئے سنگلی ۔ برچھیوں۔ چھریوں کا ماتم کیا۔ اور اس کے سامنے صحابہ کرامؓ کے خلاف نعرہ بازی کی۔ اسی سلسلہ میں دو ایرانی تربیت یافتہ۔ علی اور نجی اور آقائے ایمانی نے پہلے اس جگہ کا دورہ کیا۔ پھر پتن بازار جو کہ مرکزی مسجد کے دروازے کے سامنے ہے۔ ایک غیر قانونی جلوس لے کر چل پڑے اور اہل سنت کے احتجاج پر انتظامیہ نے جلوس کو روکا لیکن ان سے نہ روکا جا سکا۔ جس کے نتیجہ میں انتظامیہ اور اہل تشیع میں لاٹھی چارج اور پتھراؤ ہوا اس موقع کی آڑ میں مسلح تخریب کاروں نے اپنے پروگرام کے تحت اہل سنت کے مکانات و دوکانات کو آگ لگانا شروع کر دی۔ جس کے سلسلہ میں تقریباً سنیوں کا بیس لاکھ روپے کا نقصان ہوا اور سینکڑوں سنی گھروں اور دوکانوں میں (مرد، عورتیں، بچے) زخمی ہوئے۔ ان تخریب کاروں نے سنیوں کی جامع مسجد میں ہلہ بول دیا۔ جوتے سمیت اندر داخل ہو گئے۔ مسجد کے نلکے، ٹیوبیں اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کو توڑ پھوڑ دیا اور مسجد میں پڑے ہوئے قرآن مجید اٹھا کر باہر جلتی آگ میں پھینک دیئے اور شہر میں ایک گھنٹہ سنیوں کی املاک سے آگ کی مسلح آتشی اسلحہ تیل چھڑکنے والی پچکاریاں، ہتھوڑے، برچھیاں سے ہولی کھیلتے رہے۔ آگ بجھانے کے لئے جھنگ سے فائر بریگیڈ کی گاڑی

آئی۔ اس کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ اس طرح یہ تخریب کار ہولی کھیل کر اپنے مرکزی جلوس کی جگہ پر اکٹھے ہوئے اور اعلانات کئے کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ کے ماننے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے اور ان پر غلیظ بکواسات ساتھ خمینی زندہ باد اور خمینی انقلاب زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے

## قرآن پاک کا نذر آتش کرنا

جب یہ تخریب کار آتش زنی میں مشغول تھے تو ایک دوکان حکمت والی کو آگ لگا رہے تھے۔ ان کو بتایا گیا کہ تلاوت کے لئے قرآن مجید پڑا ہے۔ وہ اٹھا لینے دو تو اس کے سر پر ڈنڈا مارا اور بے ہوش کر دیا گیا اور قرآن مجید آگ میں جل گیا۔ اس طرح اہل سنت کی مرکزی جامع مسجد کے سامنے ایک قاعدے، سپارے، قرآن مجید و دیگر سامان بیچنے والا کھوکھا تھا۔ اس کو بھی آگ لگائی گئی اور کھوکھے والے کے احتجاج پر کہ خدا کیلئے اس میں قرآن مجید اور سپارے ہیں۔ ان کو آگ نہ لگائیں۔ اس پر اس کو زدوکوب کیا اور کہا کہ یہ قرآن شرابیوں کے ہیں اہل سنت کے نہیں ہیں ان کو جلا دینا ہی اچھا ہے۔ اس طرح مسجد سے اٹھائے ہوئے قرآن مجید بھی کھوکھے کی آگ میں پھینک دیئے اور خمینی انقلاب کے نعرے لگاتے ہوئے آگے نکل گئے۔

## مسجد کی بے حرمتی

اہل سنت کے مرکزی جامع مسجد مین بازار میں واقع ہے اس کا بڑا دروازہ پٹن بازار کے سامنے دروازے کے آگے کھلا چوک ہے جہاں کہ اہل تشیع کا اپنے پروگرام کے مطابق ننگا ماتم ذوالجناح جلوس اور صحابہ کرامؓ کے خلاف غیظ بکواسات کرنے کا پروگرام تھا۔ لیکن انتظامیہ کے ساتھ تصادم ہونے کے باعث پروگرام پایہ تکمیل کو نہ پہنچا۔

بلکہ سنی املاک کو آتش زنی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ بمعہ جوتے مسجد میں داخل ہو گئے اور ہم سنیوں کی مسجد کی اشیاء مثلاً پنکھے، بلب، ٹیوبز وغیرہ کی توڑ پھوڑ کی۔ مسجد کی الماری توڑ کر لاؤڈ سپیکر کو توڑا پھوڑا مائیک اور ایمپلی فائر اٹھا کر لے گئے۔ الماریوں میں پڑے ہوئے بوسیدہ اوراق دور دور اٹھا کر پھینکے۔ ہلڑ بازی کی اور کچھ قرآن مجید غلافوں سے پکڑ کر مسجد سے باہر کھوکھے والی

آگ میں پھینکے اور خمینی انقلاب کے زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔

## زخمیوں کی حالت زار

جب تخریب کار غلافوں سے پکڑ پکڑ کر قرآن شریف آگ میں پھینک رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ شرابیوں کے قرآن ہیں اور کہتے ہوئے آگے نکل گئے۔ جب صابریاں گلی کے سامنے پہنچے تو ایک سنی خاتون مریداں بی بی اپنی بچی کی تلاش میں آرہی تھی تو تین تخریب کار اس پر ٹوٹ پڑے اور حضرت عائشہ کا نام سے منسوب کر کے گندی گالیاں بکیں اور مار مار کر بیہوشی کی حالت میں مردہ سمجھ کر گھسیٹا اور بے حرمتی کی۔ بعد ازاں اس خاتون کو ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ مقامی ڈاکٹر نے خطرناک حالت دیکھ کر جھنگ جانے کی ہدایت کی لیکن حالت بہت نازک ہونے کے باعث جھنگ کی بجائے فیصل آباد لے گئے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ زخمی ہوئے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | نام زخمی | جگہ | حالت |
|---|---|---|---|
| ۱ | محمد یوسف قریشی | گھر | شدید |
| ۲ | زوجہ محمد یوسف قریشی | گھر | شدید |
| ۳ | مسرت دختر محمد یوسف قریشی | گھر | شدید |
| ۴ | پروین دختر محمد یوسف قریشی | گھر | شدید |
| ۵ | شیخ انیس احمد | گلی | شدید |
| ۶ | رانا گلزار احمد | بازار | شدید |
| ۷ | عبدالرشید عرف فوجی | گھر | شدید |
| ۸ | زوجہ عبدالرشید فوجی | گھر | شدید |
| ۹ | گڈی دختر عبدالرشید فوجی | گھر | شدید |
| ۱۰ | رانا عبدالمجید | بازار | شدید |
| ۱۱ | افتخار حسین عرف افی | بازار | شدید |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲ | محمد یونس | گلی | شدید |
| ۱۳ | مریداں بی بی | بازار | بہت شدید |
| ۱۴ | عبدالشکور | بازار | ضعیف |
| ۱۵ | محمد اختر عرف چاند | بازار | شدید |
| ۱۶ | حسن محمد عرف بھیا | بازار | غعیف |
| ۱۷ | محمد عارف میو | مسجد | شدید |
| ۱۸ | محمد اختر | بازار | شدید |
| ۱۹ | چوہدری واہلے خاں میو | مسجد قاضی | ضعیف |
| ۲۰ | غلام محمد ارائیں | بازار | ضعیف |
| ۲۱ | شیر محمد لوہار | بازار | ضعیف |
| ۲۲ | چوہدری ولی محمد جٹ | قاضی مسجد | ضعیف |
| ۲۳ | حاجی قادر بخش لنگاہ | مرکزی مسجد | ضعیف |
| ۲۴ | ڈاکٹر اختر حسین | بازار | شدید |
| ۲۵ | ڈاکٹر فضل الرحمن عابد | بازار | ضعیف |

ان کے علاوہ اور بھی کافی، بزرگ، نوجوان، بچے، عوتیں گلی کوچوں میں اور گھروں میں داخل ہو کر زخمی کیں، مارا پیٹا، لوٹ کھسوٹ اور آتش زنی کی اور کافی لوگوں نے ہسپتال میں داخلہ لیا اور کافی لوگوں کو مرہم پٹی کر کے واپس کر دیا گیا۔

ایک گلی کے سامنے مریداں بی بی کو حضرت عائشہؓ کے نام سے منسوب کر کے غلیظ بکواسات کئے۔ زدوکوب کیا اور اس گلی میں گھسیٹا گیا اور بے حرمتی کی گئی

# نقصانات کی تفصیل

تخریب کاروں نے وسیع پیمانہ پر سنی املاک کو بذریعہ آتش گیر مادہ نقصان پہنچایا اور لوٹ کھسوٹ کی۔ گھروں اور دوکانوں کو آگ لگائی جس میں لاکھوں روپے کا نقصان ہوا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

| نمبر شمار | نام مالک | دکان یا مکان | تخمینہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ عبدالمجید | ڈپو | ۲۰۰۰۰ | لوٹا گیا |
| ۲ | ملک نذیر اعوان | مکان | ۱۶۰۰۰ | لوٹا گیا |
| ۳ | عبدالحمید حجام | حمام | ۵۰۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۴ | عبدالرشید | دکان | ۱۲۰۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۵ | محل خاں ولد بھولے خاں | ٹال لکڑی | ۲۵۷۰ | لوٹ لیا |
| ۶ | خالد حمید ولد شیخ مجید | دکان | ۳۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۷ | رانا محمد عظیم ولد شیر محمد | دکان | ۱۵۰۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۸ | محمد سرفراز ولد شریف | دکان خیاری | ۶۳۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۹ | عبدالرحمن نیازی | دکان خیاری | ۸۰۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۱۰ | محمد سلیمان ولد شموں | دکان خیاری | ۲۱۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۱۱ | شیخ محمد فاروق | کھوکھا مٰیاری | ۳۸۰۰ | تمام جل گیا |
| ۱۲ | محمد شریف ولد امانت | آٹا سٹور | ۳۹۱۰ | گلہ اٹھا کر لے گئے |
| ۱۳ | محمد صفدر کریانہ مرچنٹ | کریانہ مرچنٹ | ۳۶۰ | ۷ لوٹی گئی ٹوٹ پھوٹ |
| ۱۴ | محمد افضل ولد گل محمد | ہوٹل | ۱۳۳۹ | لوٹی گئی ٹوٹ پھوٹ |
| ۱۵ | مقبول حسین | ہوٹل | ۴۵۰۰ | لوٹی گئی ٹوٹ پھوٹ |
| ۱۶ | حکیم فضل الرحمن عابد | دواخانہ | ۴۲۰۰ | جلا دیا گیا |
| ۱۷ | عبدالرشید | ہوٹل | ۸۰۰۰ | توڑ پھوڑ آگ لگائی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸ | رانا محمد اختر | کھوکھا قاعدے سپارے | ۴۷۵۰۰ | جل کر راکھ ہو گیا |
| ۱۹ | غلام محمد | دکان | ۶۱۰۰ | لوٹی گئی |
| ۲۰ | عبداللہ موچی | کھوکھا | ۱۰۰۰ | جلا دیا گیا |
| ۲۱ | شیر محمد | دکان برتن | ۱۷۰۰۰ | توڑ پھوڑ کر جلا دی گئی |
| ۲۲ | عبدالغنی جٹ | دکان | ۱۶۰۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۲۳ | مستری محمد جمیل | دکان | ۹۰۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۲۴ | چوہدری محمد مختار خلیل | دفتر | ۱۳۹۰۰ | توڑ پھوڑ |
| ۲۵ | محمد رمضان | دکان بجلی | ۸۲۰۰۰ | توڑ پھوڑ جلا دیا گیا |
| ۲۶ | محمد امین ٹیلر | دکان درزی | ۳۶۰۰ | توڑ پھوڑ جلا دیا گیا |
| ۲۷ | غلام حبیب | بوٹ | ۲۴۵۰۰ | توڑ پھوڑ جلا دیا گیا |
| ۲۸ | محمد رمضان ہوٹل والا | ہوٹل والا | ۱۱۵۰۰ | توڑ پھوڑ جلا دیا گیا |
| ۲۹ | افضل جنرل سٹور | دکان | ۶۸۰۰۰ | بالکل جلا دی گئی |
| ۳۰ | چوہدری محمد صدیق جٹ | دکان | ۱۱۵۰۰ | لوٹ مار جلا دی گئی |
| ۳۱ | حکیم اختر حسین | دواخانہ | ۱۳۰۰۰۰ | بالکل جلا دی گئی |
| ۳۲ | رانا گلزار ولد لبھو | دکان خیاری | ۲۲۰۰۰ | توڑ پھوڑ دی گئی |
| ۳۳ | رانا محمد خوشی محمد | مکان رہائشی | ۱۵۴۰۰ | توڑ پھوڑ دی گئی |
| ۳۴ | محمد صدیق اینڈ برادرز | دکان کریانہ | ۴۳۲۰۰ | توڑ پھوڑ دی گئی |
| ۳۵ | رانا محمد انور | کلاتھ ہاؤس | ۴۳۵۰۰۰ | تمام جل کر راکھ |
| ۳۶ | چوہدری عبدالحق | کلاتھ ہاؤس | ۴۴۲۰۰۰ | تمام جل کر راکھ |
| ۳۷ | محمد اکرم ولد منگل خاں | کلاتھ ہاؤس | ۲۲۵۰۰۰ | لوٹ مار تمام جلا دیا |
| ۳۸ | رانا مراد علی | چلی آٹا | ۱۹۰۰۰ | توڑ پھوڑ جلایا گیا |

# جھنگ کے شیعہ زمیندار انگریز کے لگائے ہوئے پودے ہیں

ضلع جھنگ کے شیعہ زمیندار و جاگیردار انگریزی حکومت کے لگائے ہوئے پودے ہیں۔ یہ بات میں نے جذباتی انداز میں نہیں کی بلکہ تاریخ نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ اس طرح شیعہ وڈیرہ شاہی کا کردار کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ ان وڈیروں نے کس طرح انگریز کی حکومت کو سہارا دیا اور برصغیر میں انگریز کی آمد کے لئے کس طرح راہیں ہموار کیں اور کس طرح انگریزی حکمرانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس کی راہ میں پلکیں بچھائیں۔

مجھے ضلع جھنگ کے شیعہ وڈیروں کا شرمناک کردار صفحہ قرطاس پر لاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے کہ ان نام نہاد محبت اہل بیت کا نعرہ لگانے والوں نے انگریزوں کی خدمت کے عوض بڑی بڑی جاگیریں حاصل کر کے کس طرح اس قوت کو اسلام اور اصحاب رسول اور اہل سنت کے خلاف استعمال کیا

شرم تم کو مگر نہیں آتی

پاکستان کے مشہور صحافی بلال زبیری نے تاریخ جھنگ کے نام سے ایک نہایت تاریخی اور معلوماتی کتاب لکھی ہے۔ جس نے شیعہ زمینداروں کی انگریز پرستی اور کعبہ پر گولیاں چلانے کا بھانڈا بیچ چوراہے کے پھوڑ دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس تاریخی کتاب کے چند اقتباسات نذر قارئین کردوں تا کہ ضلع جھنگ کے شیعہ زمینداروں کا تاریک اور شرمناک پہلو آشکار ہو سکے۔

## خاندان سیال اور انگریز

انگریزوں نے اس کا خاتمہ کرنے کے لئے نواب اسماعیل خاں سیال کو مقرر کیا۔ نواب اسماعیل نے انگریزی حکومت کے نمائندے کے طور پر جیس مل کا مقابلہ کیا۔ کبھی میں ان کے درمیان کئی بار تصادم ہوا اور نواب اسماعیل بالآخر کامیاب ہو گیا۔ جیس مل نے راہ فرار اختیار کی۔ مگر اس شخص نے اس قدر روپیہ اور سونا لوٹ لیا تھا کہ سات خچروں پر لاد کر تھل کی طرف بھاگ گیا ادھر سے فارغ ہونے کے بعد نواب اسماعیل خاں اپنی فوج لے کر ملتان گیا۔ جہاں دیوانِ مولراج کے

مقابلہ میں انگریزوں کے ساتھ مل کر لڑائی میں شرکت کی جن رؤسا نے ملتان کے معرکہ میں انگریزوں کی حمایت کی تھی ان سب کو ۱۸۶۰ء کے بندوبست مال میں جاگیریں عطا کی گئیں۔

اور جن لوگوں نے انگریزوں کی مخالفت کی تھی ان کی جاگیریں بھی جو مغل عہد سے چلی آرہی تھیں ضبط کرلی گئیں۔

جھنگ شہر کے نواب اسماعیل سیال کو انہی خدمات کے صلے میں مزید پانچ سو روپے کی خلعت خان بہادر کا خطاب اور دو ہزار روپے کی مستقل جاگیر دی گئی۔

## رؤسا جھنگ کو انگریز نے جاگیریں دی!

پنجاب پر قبضہ کرنے کے بعد انگریزوں نے مختلف اضلاع کے زمینداروں رؤسا اور دیگر صاحبان اثر کی فہرستیں مرتب کیں۔ جھنگ میں سیالوں، سیدولا، کاٹھیوں، کھرلوں، اعوانوں، چنیوٹ کے خوجوں اور بعض رؤسا کے نام کمشنر ملتان کو بھیجے گئے۔ جنھوں نے برطانوی حکومت سے مکمل وفاداری کا اعلان کیا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں کو سرکاری قافلہ میں ملتان پہنچایا گیا۔ جہاں پر کمشنر ایڈورڈ نے نام بنام ہر شخص کی حیثیت متعین کر کے چیف کمشنر پنجاب کرنل لارنس کو آگاہ کیا۔ جنوری ۱۸۵۷ء میں پنجاب کے ان امراء کو لاہور چیف کمشنر کے سامنے پیش کیا گیا۔ جہاں اس نے ان خوشامدیوں اور ملک دشمنوں کو جاگیریں عطا کیں۔

رائے بہادر

خان بہادر

خان صاحب وغیرہ کے خطابات دیئے گئے۔ کچھ صوبائی درباری بنائے گئے اور کچھ ڈسٹرکٹ درباری مقرر ہوئے اور کچھ کرسی نشین ٹھہرے چنانچہ ان غداروں کے ذریعے انگریزوں نے اس علاقہ کا نظم ونسق چلایا۔ ضلع جھنگ کے جن روساء کو انعام یافتہ قرار دیا۔ ان میں نواب اسماعیل خاں سیال اور اس کے بھائی مہر رجب خاں، محمد حسین قریشی، دولت خاں اعوان، احمد خاں ہراج، احمد یار لشاری بلوچ، شیخ محمد احمد اور رجوعہ کے حیدر شاہ اور بہادر شاہ وغیرہ شامل تھے۔

## ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور رؤسائے جھنگ کا کردار

جس وقت دیوان مولراج کے مقابلہ میں انگریزوں نے قلعہ ملتان پر فتح پائی تھی۔ اسی وقت ملتان، جھنگ، ساہیوال اور مظفر گڑھ کے روساء کی ہمدردیاں انگریزوں کے ساتھ تھیں۔

## شاہ جیونہ کے شیعہ وڈیروں نے انگریزوں کا ساتھ دیا

ستمبر ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمگیر جنگ سروع ہوئی۔ جرمنی کا ڈکٹیٹر ہٹلر برطانیہ اور امریکہ سے ٹکرا گیا۔ ہندوستان کا متاثر ہونا بھی ضروری تھا۔ چنانچہ آل انڈیا مسلم لیگ نے برطانوی حکومت کی حمایت کا اس جنگ میں فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ کے تحت پنجاب اور جھنگ کے مسلم لیگیوں میجر مبارک علی شاہ، کرنل عابد حسین نے اپنے اثر و رسوخ سے برطانوی فوج کے لئے چندے اور رنگروٹ فراہم کئے۔ اس طرح اعزازی میجر و کرنل کے عہدوں سے نوازے گئے۔

یاد رہے! کہ کرنل عابد حسین بیگم عابد حسین کے والد تھے جنہیں انگریز نے ان کی خدمات کے صلے میں کرنل کا خطاب دیا تھا۔ کرنل عابد حسین اور ان کے خاندان نے پوری تندہی سے انگریزوں کا ساتھ دیا اور انگریزوں کی خدمات کے لئے ہر وقت وقف رہے اور کوئی لمحہ اور دقیقہ فروگذاشت نہیں گیا۔

کرنل عابد حسین کی بیٹی بیگم عابد حسین نے مولانا حق نواز کے مقابلہ میں الیکشن لڑا تھا اور صرف چند ہزار ووٹوں کے فرق سے شکست سے بچ گئیں۔

## کعبہ پر گولیاں برسانے میں ضلع جھنگ کے وڈیرے بھی شامل تھے!

انگریزی دور میں جبکہ برطانوی حکومت مسلمان ملکوں کو غلام بنانے میں مصروف عمل تھی اور ہندوستان کے غلام مسلمانوں کا ٹوڈی طبقہ چندہ اور بندہ کا غلامانہ اور خوشامدانہ مہم شامل تھا۔ جھنگ سے بھی کچھ خاندانوں کے افراد اس مہم میں شریک ہوئے ان میں ایک صاحب پہلی عالمگیر جنگ کے وقت برطانوی حکومت میں پولیٹیکل افسر تھے۔ بعد میں فوج میں شامل ہوئے اور خانہ کعبہ پر گولیاں برسانے والوں میں شریک ہوئے اور اس خدمت کے عوض اعلیٰ مراعات حاصل کیں۔

ان کے علاوہ ضلع کے آٹھ افراد کو غیر اسلامی خدمات کے صلے میں وکٹوریہ کراس کے برابر اعزاز عطا کئے گئے تھے۔ اور ان کو اراضی کے عطیات بھی ملے۔ جو اب تک ان کی اولاد کے پاس ہیں۔

## جھنگ کے شیعہ وڈیروں سے ایک اہم سوال

جھنگ کے شیعہ وڈیروں سے اہل سنت کو ذاتی دشمنی یا کوئی ذاتی رنجش نہیں ہے۔ بلکہ جھنگ کی وڈیرہ شاہی سے صرف اس قدر سوال ہے کہ جب آپ کا کوئی قومی کردار نہیں ہے۔ آپ کی اسلامی اور دینی خدمات نہیں ہیں۔ آپ نے اپنے ضلع کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کبھی کوئی سماجی کام نہیں کیا۔ ضلع بھر میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ تعلیمی اور ترقیاتی اعتبار سے ضلع جھنگ ایک پسماندہ ترین ضلع سمجھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود صدیوں سے آپ اپنی دولت اور ثروت اور سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے اہل سنت کے حقوق کو پامال کر رہے ہیں۔ اہل سنت کے علماءؒ کو قتل اور سنی مزارع کو بے دست و پا کر کے اس کے دینی اور معاشی حقوق پر شب خون مار رہے ہیں۔

تمہارے منہ کو علماءؒ اور سنی عوام کا خون کیوں لگ گیا سنی عوام کے ووٹوں سے جیت کر سنی عوام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہو۔ سنی عوام ہی کو اپنے تشدد کا نشانہ بناتے ہو۔ ان کو مذہبی آزادی دینے کو تیار نہیں ہو۔ انہیں اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے کی جازت نہیں دے رہے۔ انہیں سر اٹھا کر چلنے کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں اپنے عقائد اور نظریات کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اہل سنت سے ووٹ بھی لیتے ہو۔ انہی کے بزرگوں کی توہین کرتے ہو۔ اہل سنت کے بزرگوں کے پتلے جلاتے ہو۔ اہل سنت کے بزرگوں کو گالیاں دیتے ہو،

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

ایسا کیوں کرتے ہو؟

تمہیں اصحاب رسول سے بغض کیوں ہے؟

تمہیں فاروق اعظمؓ سے دشمنی کیوں ہے؟

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تم نے دیکھا نہیں ہے۔

ان سے تمہاری کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔

تم ان کے نام سے اس قدر کیوں بدکتے ہو۔

تم اگر اتنے ہی غیرت مند ہو تو تم اپنی تاریخ پر نظر ڈال کر اپنے کردار اپنے اعمال کا جائزہ لو تاکہ تمہیں اس بات کا احساس ہو سکے کہ جو لوگ انگریزی دور کے انعام یافتہ ہوں۔ جو خود ظالم اور اسلام دشمن لابی کی پیداوار ہوں۔ انہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ ضلع جھنگ اور پنجاب میں اہل سنت کے ووٹوں سے سیاسی قوت حاصل کر کے انہی کی گردنوں پر سوار ہو جائیں۔ کیوں نا اب پبلک کے سامنے کھلے عام تمہاری ماضی کے کردار کو بیان کیا جائے۔

کیوں نا تمہاری اسلام دشمنی۔

عوام دشمنی۔

وطن دشمنی طشت از بام کی جائے۔

اور عوام کو بتایا جائے یہی لوگ ہیں جنہوں نے کعبہ پر گولیاں برسائیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریز کا ساتھ دے کر اس سے جاگیریں حاصل کیں اور پورا وزن انگریز کے پلڑے میں ڈالا۔ اب ان کا پاکستان پر اسلام پر اخلاقی قدروں پر کوئی حق نہیں ہے۔ انہیں معاشرے میں کوئی سیاسی اور دینی احترام نہ دیا جائے۔ یہ انہی خدمات کا صلہ پا چکے ہیں۔ ان کا سنی عوام پر کوئی حق نہیں۔ یہ اپنی جداگانہ بستیاں آباد کریں اور وہاں اپنی دنیا آباد کریں۔ ان کا مسلم معاشرے میں رہنا اب ناسور ثابت ہوگا۔ جس کی بدبو سے معاشرہ ایک تکلیف دہ تعفن کا شکار ہو جائے گا۔

## شیعہ وڈیروں کی لکھنو میں تبرا تحریک میں شرکت

آپ اس بات پر شاید معمولی سی حیرت محسوس کریں یا دل میں ایک بوجھ سا محسوس کریں کہ انگریز کے زمیندار ٹوڈی تو پورے پنجاب میں موجود ہیں۔ مگر یہ خاص طور پر جھنگ کے شیعہ وڈیروں پر اس شدت سے تنقید کی جا رہی ہے؟

آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ کا یہ سوال درست ہے اور اس قابل ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔

آپ کے اس سوال کا کئی طرح جائزہ پیش کیا جاسکتا ہے کہ یوں تو ملک بھر میں انگریز کے ٹوڈیوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے مگر انہوں نے اہل سنت کے خلاف کوئی محاذ قائم نہیں کر رکھا اور نہ ہی ان کے شب و روز سنی حقوق کو پامال کرنے کی سوچ میں بسر ہوئے ہیں۔ ان کا منشور صرف اور صرف زیستن برائے خوردن ہے مگر ضلع جھنگ کے زمینداروں اور وڈیروں کی سوچ تمام ملک کے تمام زمینداروں سے مختلف ہے۔

جھنگ کا زمیندار اور وڈیرہ شیعہ پہلے ہے۔ باقی سب کچھ بعد میں ہے۔ اس کے شیعہ عقائد میں اس قدر منفی سوچ ہے کہ یہ اہل سنت کے مسلک اور عقائد کو نہ برداشت کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے فروغ پاتا دیکھ سکتا ہے۔ جھنگ کے شیعہ زمیندار کی ترجیحی بنیادوں پر یہ رائے طے شدہ ہے کہ جھنگ شیعہ اسٹیٹ کے بطور قائم رہے اور یہاں پر اسے کسی دوسرے عقائد رکھنے والے کو پنپنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ جھنگ کا زمیندار اصحاب رسول سے دشمنی اور ان پر تبرا اپنے مذہب کا حصہ سمجھتا ہے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اس مہذب دنیا میں اسے کیا کہا جائے گا۔ اسے تو صرف اس بات سے لگاؤ ہے کہ یاران رسول کی دل کھول کر توہین کی جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے بندوں گالیاں دی جائیں۔ صحابہ کرام کی گلی گلی، قریہ قریہ تبرا کیا جائے۔ خواہ اس کو اس کے لئے کتنے ہی جتن کرنے پڑیں۔

علمائے اہل سنت کو قتل کرایا جائے۔ ان کے بال بچوں کو بے سہارا کیا جائے۔ ان کے والدین کو رنج و غم میں مبتلا کر کے سسک سسک کر مرنے دیا جائے۔

ان مقدمات کو حکمرانوں کی ملی بھگت سے اندھے کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔ ان کے خلاف کسی آواز کو بلند ہونے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ سیاسی طور پر سرزمین جھنگ کو اپنے مخالفین کے لئے بانجھ بنا دیا جائے۔

اصحاب رسولؐ کی توہین کر کے اہل سنت کے دلوں کو بار بار چھلنی کیا جائے اور شیعہ ازم کو دولت اور اقتدار کے بل بوتے پر پھیلایا جائے اور تبرا کھلے عام کیا جائے۔

شیعہ زمیندار اس مسئلہ میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ متحدہ ہندوستان میں جب لکھنو کے شیعہ نے اصحاب رسولؐ پر تبرا کیا اور برصغیر کے عظیم خطیب حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی غیرت ایمانی اور مجاہدانہ للکار سے شیعہ کی یاران رسولؐ پر تبرا کا سختی سے نوٹس لیا اور لکھنؤ پہنچ کر اعلان کیا کہ سرزمین لکھنؤ پر صحابہ کو گالیاں بکنے والوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے گا۔

حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری کی آواز پر ہزاروں نوجوانوں نے لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہ چلائی اور شیعہ کی صحابہ کرام کے خلاف ہرزہ سرائی کو بند کرنے کے لئے جیلیں بھر دیں اور شیعہ کو اصحاب رسولؐ پر تبرا کرنے سے جرأت اور بہادری سے پسپا کر دیا اور انہیں صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبرا کرنے سے بند کر دیا۔ تو ان دنوں پورے ہندوستان میں جھنگ کے شیعہ زمیندا اور وڈیرے تھے جنہوں نے لکھنؤ میں صحابہ کرام کو گالیاں دینے والے شیعہ کا کھل کر ساتھ دیا اور اس کے لئے مال و دولت کے ساتھ ساتھ ہزاروں شیعہ نوجوان لکھنؤ بھیجے۔ جنہوں نے لکھنؤ پہنچ کر اصحاب رسول کو گالیں بکنے والے شیعہ کی تحریک میں بھرپور حصہ لے کر اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا چنانچہ تاریخ جھنگ کے صفحات اس وقت بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ جھنگ میں پاکستان کے مشہور صحافی بلال زبیری رقمطراز ہیں کہ!

## تبرّا ایجی ٹیشن

ہندوستان کے صوبہ یوپی میں پنڈت گوبند بلبھ نے کانگریس وزارت سنبھال لی۔ اس نے صوبہ میں لکھنؤ کے اہل شیعہ کے مطالبہ پر بعض صحابہ کرام کے اسمائے گرامی پر برسرعام بولنے یا لکھنے پر پابندی لگا دی۔ مجلس احرار نے اس کے خلاف تحریک شروع کی۔ مولانا مظہر علی اظہر اس تحریک کے قائد تھے۔ کانگریس حکومت نے (شاہ جی) کی تحریک سے خوفزدہ ہو کر اپنا حکم واپس لے لیا۔ لیکن اس دوران پنجاب کے شیعہ بھڑک اٹھے اور انہوں نے تبرا ایجی ٹیشن شروع کر دی پنجاب سے ہزاروں شیعہ لکھنؤ گئے اور گرفتار ہوئے۔

اس ایجی ٹیشن کو جھنگ میں میجر مبارک علی شاہ نے منظم کیا اور ایک ہزار کے قریب شیعہ جھنگ سے یوپی پہنچے اور گرفتار ہوئے۔ یہ ایسی تحریک تھی جس سے انگریز کو فائدہ پہنچا۔

تاریخ جھنگ کے حوالہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ جھنگ کے شیعہ زمیندار اور وڈیرے انگریز حکمرانوں کے لگائے ہوئے پودے اور مسلمانوں کے غدار ہونے کے ساتھ ساتھ متعصب شیعہ اور سفاکی اور درندگی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اہل سنت کو قتل کرنا کرانا ان کا محبوب شغل ہے۔ بیگم عابدہ حسین کے وڈیروں کو اصحاب رسول کی توہین اس قدر پسند ہے کہ ان کا یہ شغل اگر اپنے علاقے میں پورا ہوتا نظر نہیں آتا تو وہ اس غذا کو پورا کرنے کے لئے ہندوستان کے دور دراز علاقے لکھنؤ تک پہنچتے ہیں۔ جس سے ان کو فکری اور نظریاتی تسکین حاصل ہو سکے۔

یا اسفیٰ

## مولانا حق نواز خدائی آواز بن کر آئے

اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اس ظلم وستم کی شیعہ سٹیٹ میں ضرورت تھی کہ کوئی مرد قلندر اٹھے اور عظمت اصحاب رسول کی قندیلوں سے پورے ماحول کو روشن کر دے اور شیعہ زمینداروں اور وڈیروں کی اکڑی ہوئی گردنوں کو خم کر دے۔ اصحاب رسول کی عظمتوں کا پھریرا اس انداز سے لہرائے کہ اہل سنت کے دلوں کی امنگ اور آرزو اس کی آواز اور انداز میں مچلتی ہوئی نظر آئے۔ شیعہ زمیندار ظلم سے ہاتھ روک لے اور اس کی اصحاب رسول کی طرف نکلی ہوئی زبان اور ہانپتی ہوئی آواز میں لرزش پیدا ہو جائے۔ انگریز کا لگایا ہوا پودا سوکھنا شروع ہو جائے اور اس کی زبان بولنے سے بکنے سے تبرا تولنے سے پہلے سو بار سوچے کہ مجھے اس کئے پر پچھتانا پڑے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں ٹوڈیوں قوم کے غداروں اسلام کے دشمنوں کے خلاف مولانا حق نواز کو خدائی آواز بنا کر سرزمین جھنگ میں بھیجا۔ جس کی آواز سے شیعہ وڈیروں کے محلات اور حویلیوں اور درباروں میں جاء الحق وزھق الباطل کے نعرے بلند ہونے لگے اور صدیوں پر محیط تاریخ سمٹ کر ایک نقطے میں جمع ہونے لگی کہ حق نواز ہم سب کے لئے خدائی آواز بن کر آیا ہے۔

یہ وجوہات ہیں یہ تاریخی ردعمل ہے جس نے جھنگ میں ایک چھوٹے سے وجود میں ہمالیہ جتنا بڑا دل رکھنے والے حق نواز کو جنم دیا۔ جس نے جامع مسجد پپلیانوالی سے تحریک مدح صحابہ کے

ساتھ ساتھ شیعیت کی اسلام اور دین کے خلاف چیرہ دستیوں سازشوں کو بے نقاب کرنا شروع کیا۔ پوری دنیا حیرت زدہ ہوگئی کہ اس طرح شیعیت کا مکروہ چہرہ ہمیں آج تک کسی نے نہیں دکھایا جس طرح مولانا حق نواز نے شیعت کو برہنہ کیا ہے اور اس کا اصل کردار اور حقیقی روپ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔

## مولانا حق نواز کا طریق کار

مولانا حق نواز نے مسجد پپلیانوالی میں جب کام شروع کیا تو مسجد کی انجمن سے شروع میں صرف ایک شرط منوائی کہ مجھے عظمت اصحاب رسول کھل کر بیان کرنا ہے اور دشمنان اصحاب رسول کا کھل کر محاسبہ کرنا ہے۔ اس لئے مری اس نظریاتی اور خالص دینی جدوجہد میں کوئی مداخلت نہ کی جائے۔ مجھے اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنے کا موقعہ دیا جسے مسجد کی انجمن نے شرح صدر سے قبول کیا نہ صرف قبول کیا بلکہ آخر تک نہایت بہادری اور جرأت سے مولانا حق نواز کا ساتھ دیا اور انہیں کسی وقت بھی تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ مولانا حق نواز نے پہلے پہل توحید باری تعالیٰ کے عقیدہ پر محنت کی اور اس کے لئے شرک و بدعت کے خلاف پوری قوت اور استدلال سے اپنی جدوجہد کو آگے بڑھایا مگر آپ نے بہت جلد محسوس کر لیا کہ آپ کا ماحول توحید وسنت کی روشنی سے پہلے سے مستنیر ہے اور علمائے حق کی شبانہ روز محنت اور دینی کاوشوں سے اہل جھنگ پر توحید وسنت کا کافی رنگ چڑھا ہوا ہے۔ اس ضلع اور شہر میں شرک و بدعت کے مریضوں کی بہ نسبت رفض اور بغض صحابہ کا مرض بہت زیادہ ہے اور وہ مرض بھی اس قدر پھیل چکا ہے اور اس قدر پرانا اور خطرناک ہو چکا ہے کہ اب اس کا علمی آپریشن ہونا چاہیئے۔ صرف دوائی اور غذا دینے سے اس مریض کو شفاء نہیں ہوسکے گی۔ بلکہ اس مریض کا علمی آپریشن کرتے وقت عوام وخواص کو بھی اس کی سڑانداس کی غلاظت اور اس گندے جراثیم سے دور رہنے کی ترغیب دی جائے۔ پراپیگنڈہ کیا جائے۔ بات کو دور دور تک پھیلایا جائے تا کہ لوگ اس کے متعدی مرض سے بچ جائیں اور وہ اس مرض سے بچ کر دوسرے لوگوں کے لئے بھی تسکین کا سامان بہم پہنچا سکیں۔

اس کے لئے مولانا حق نواز نے دو طریقے اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔

☆ رفض کا علمی آپریشن

☆ عظمت اصحاب رسول کا مرہم شفاً

## رفض کا علمی آپریشن اور شیعیت کا حقیقی روپ

شیعیت کیا ہے اور اس کے نظریات وعقائد کیا ہیں۔ ان باتوں کا علم علمائے کرام اور اہل فکرو نظر کو تو معلوم تھا۔ اس پر کافی لٹریچر اور ذخیرہ موجود ہے۔ شیعہ مذہب کی جن کتابیں چونکہ عربی اور فارسی میں لکھی گئیں ہیں۔ اس لئے عوام کو عربی اور فارسی سے عدم واقفیت کی وجہ سے شیعہ کے عقائد ونظریات معلوم نہ ہوسکے۔ جب سے ایران میں خمینی کا انقلاب آیا ہے۔ شیعہ لٹریچر کو پاکستان میں نہایت کثرت سے اردو میں شائع کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ شیعہ مذہب کی قدیم اور جدید کتابیں اس قدر کثرت سے اردو میں چھاپ دی گئیں ہیں کہ اب معمولی اردو دان طبقہ بھی آسانی سے شیعہ مذہب کے لٹریچر کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

☆ دوسری بات جواب سامنے آئی ہے وہ پہلے شیعہ مذہب کے مصنفین کے اندر جو جذبہ جو خیالات اور جو نظریات موجود تھے۔ ان کو بالکل بلا خوف وجھجک ظاہر کردیا اور اسے پہلے شیعہ کی طرح چھپانے کی بالکل کوشش نہیں کی۔ اگر متقدمین شیعہ مصنفین نے کسی بات کو گول مول کر کے تقیہ کا سہارا لیتے ہوئے لکھا تھا۔ تو اس دور کے شیعہ مصنف نے بالکل اسی بات کو دیدہ دلیری سے لکھا اور نتائج کی بالکل پرواہ نہیں کی یہی وجہ ہے کہ موجودہ شیعہ جارحیت کے اس مقام پر آگئے کہ اُسے شرافت کا منہ چڑانا یا رزالت کا ننگا ناچ کہا جاسکتا ہے۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے شیعت کا اصل روپ دکھانے کے لئے ان کے اس گندے لٹریچر کو اپنے استغاثہ کے مستدلات بنایا اور انہیں پیش کر کے شیعہ عقائد ونظریات کو طشت ازبام کر کے رکھ دیا کہ

صنم بھی پکارے ہری ہری

☆ مولانا حق نواز نے عوام کو بتایا کہ شیعہ اسلام کی ان بنیادی چیزوں کو نہیں مانتے۔

مثلاً شیعہ کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن صحیح نہیں ہے اس میں ردوبدل کر دیا گیا ہے

☆ شیعہ کا عقیدہ توحید وہ نہیں ہے جو انبیاء علیہم السلام نے محنت شاقہ سے امتوں کو دیا تھا اور

سرکار دو عالم ﷺ نے مکی زندگی میں ہزاروں مصائب برداشت کر کے امت کو عقیدہ توحید سے مالا مال فرمایا تھا۔

☆ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کی طرح امام بھی معصوم تھے۔ اس طرح رسول اور غیر رسول کو ایک ہی مقام پر لا کھڑا کیا۔

☆ شیعہ نے حضور اکرم ﷺ کی اس قدر اپنے لٹریچر میں گستاخیاں کی ہیں کہ اس کی وجہ سے ان کا اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں رہ جاتا۔

☆ شیعہ صحابہ کرام کو مسلمان نہیں سمجھتے۔

☆ شیعہ صحابہ کرام کو مادر زادننگی گالیاں دیتے ہیں۔

☆ شیعہ نہ صرف صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں بلکہ شیعہ کے نزدیک تمام وہ مسلمان کافر ہیں۔ جو حضرت علی کو خلیفہ بلافصل نہیں مانتے۔

☆ شیعہ کا کلمہ وہ نہیں ہے جسے تمام امت مسلمہ ایمان اور اسلام کی اساس اور بنیاد سمجھتے ہیں۔ بلکہ شیعہ پوری امت مسلمہ سے الگ تھلگ کلمہ رکھتے ہیں۔ جس کے کلمات اس طرح ہیں کہ۔

**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ و خلیفتہ بلافصل**

☆ شیعہ کی اذان مسلمانوں سے جدا ہے اور وہ اس طرح سے پکارتے ہیں۔

**اشھد ان امیر المومنین و امام المتقین علیاً ولی اللہ و خلیفتہ بلافصل**

☆ شیعہ کی نماز کی ترکیب تمام امت سے جداگانہ ہے۔

☆ شیعہ کی فقہ تمام مسلمانوں سے علیحدہ ہے۔

☆ شیعہ خمینی کو امام معصوم سمجھتے ہیں۔

☆ خود خمینی ایرانی شیعہ کو اصحاب رسول اور حضرت حسین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما سے افضل اور بلند ترین سمجھتے ہیں۔

☆ خمینی ایرانی قوم کو بدر اور احد میں شرکت کرنے والے اصحاب رسول سے بہترین سمجھتے ہیں۔

☆ مولانا حق نواز نے اپنی تقاریر میں جہاں شیعہ کی مذہبی غلاظتوں اور کثافتوں سے عوام میں شیعہ کا اصلی چہرہ دکھایا وہیں پر سیاسی طور پر انہیں اہل سنت کے حقوق کے غاصب اور مسلمانوں اور عالم اسلام کے خلاف یہودی لابی کا ایجنٹ ثابت کیا۔ مولانا حق نواز کا یہ حملہ اس قدر شدید اور بھرپور تھا کہ شیعہ قوم اس کی تاب نہ لاسکی اور مولانا حق نواز کے دلائل نے ان کے نظریات اور افکار کا تار پود بکھیر کے رکھ دیا۔ شیعہ صدیوں سے اہل سنت کا مذہبی اور سیاسی استحصال کر رہے تھے۔ مگر دلائل سے نہیں صرف اپنے اثر ورسوخ کے بل بوتے پر اور اپنی خاندانی مذہبی سازشوں کے ذریعہ اہل سنت کے ووٹوں سے سیاسی قوت حاصل کی اور اہل سنت کے خلاف دینی اقدار کے خلاف اس طاقت کو استعمال کیا جاتا تھا۔ مولانا نے تمیز بندہ و آقا ختم کرنے کی کوشش کی۔ شیعہ زمیندار شیعہ وڈیرہ شاہی شیعہ مجتہد، شیعہ ذاکر، شیعہ واعظ اور شیعہ عوام میں مولانا حق نواز کی تقریروں سے پہلے تو حیرانگی پیدا ہوئی کہ یک لخت ان پر اس قدر شدید حملہ کرنے کی ایک غریب سنی مولوی کو کس طرح جرأت ہوئی۔ پھر حیرانگی سراسیمگی میں بدلنا شروع ہوئی۔

اور جوں جوں مولانا حق نواز کی آواز جھنگ شہر سے نکل کر پورے ضلع میں پھیلتی گئی توں توں شیعہ وڈیرہ شاہی پر پرزے نکال کر اس کی آواز کے اثرات زائل کرنے پر غور میں لگ گئی مگر یہ مولانا حق نواز کی آواز سچائی اور حق کی آواز تھی۔ مولانا حق نواز کی آواز سالوں پر پھیلے ہوئے شیعہ ظلم وستم کا ردعمل تھی اور آئے دن شیعہ کی طرف سے اصحاب رسول پر تبرا کی وجہ سے سنی کے قلوب چھلنی ہو چکے تھے۔ ان کے دل و دماغ زخمی ہو چکے تھے۔ کہ اچانک مولانا حق نواز نے آواز کی ڈھارس بندھائی اور پورے ملک کے سنی نوجوان میں بیداری کی لہر پیدا ہوگئی۔ وہ قلوب جو مردہ ہو چلے تھے ان میں زندگی کی چمک پیدا ہوگئی۔ وہ روح جو افسردہ ہوگئے تھے ان میں انبساط پیدا ہوگئی۔ ہر طرف مولانا حق نواز کے اردگرد اہل سنت کے فدائیوں کا ایک حلقہ پیدا ہوگیا اور پورے ملک کے سنی نوجوانوں نے پروانہ وار مولانا حق نواز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مولانا پر بے مثال محبت وعقیدت کے پھول نچھاور کرنا شروع کردیئے اور مولانا حق نواز کے عقیدت مندوں کا حلقہ جھنگ سے نکل کر آہستہ آہستہ پورے ملک میں پھیلنا شروع ہوگیا۔

## حکومت لرزہ براندام

جونہی کوئی غیرت مند عالم دین مسلمانوں کی بے بسی باطل پرست فرقوں اور حکمرانوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور بداعمالیوں کا محاسبہ کرتا ہے۔ سب سے پہلے ضلع اور صوبہ کے افسران میدان میں آتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمام باطل فرقوں کا دفاع ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر اور صوبائی انتظامیہ کے ذمہ واجب ہے۔ مرزائیت کی ختم نبوت کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے تو افسران بالا حرکت میں آجاتے ہیں۔ اصحاب رسول کے دشمنوں کی طرف سے صحابہ کرام پر تبرا کیا جاتا ہے تو علمائے کرام اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے ان کا محاسبہ کرتے ہیں۔

لیکن

مقابلے میں حکمران دفاع کیلئے نکل پڑتے ہیں۔ منکرین حدیث منکرین رسالت، منکرین اسلام کوئی سی بھی خلاف اسلام حرکت کرتے ہیں تو ضروری ہے کہ علمائے کرام ان کا احتساب کریں ان کی ہرزہ سرائی کا جواب دیں۔ مگر کیا کیا جائے کہ ان اسلام دشمن طاقتوں کے دفاع اور حوصلہ افزائی کے لئے ہر ضلع کی انتظامیہ اور پولیس بندوقوں سنگینوں لاٹھیوں سمیت میدان عمل میں اتر آتی ہے۔ اور وہ اسلام دشمن طاقتوں کا ساتھ دینا اپنا فرض منصبی سمجھتی ہے۔

اور ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر باطل فتنوں کا ساتھ دیتے ہیں اور اسلام دوست افراد اور علماء پر لاٹھیاں برسا کر اس طرح خوشی محسوس کرتے ہیں گویا کہ انہوں نے انڈیا کی فوج پر فتح حاصل کی ہے۔ پاکستان کی پولیس کا یہ رویہ اور یہ پالیسی صرف ایک ضلع اور ایک خطہ پر محیط نہیں بلکہ ان کی یہی پالیسی پورے ملک میں جاری وساری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل حق علماء اور حکمرانوں میں کبھی محبت اور پیار کی فضا نہیں بن سکی۔

بلاشبہ حکمرانوں کی اس پالیسی کی جس قدر مذمت کی جائے وہ کم ہے اور حکمرانوں کو اپنی پالیسی بدلنے پر مجبور کرنا چاہیے کیونکہ منبر ومحراب ایک عظیم طاقت ہے اور اس کا عوام سے رابطہ اس قدر گہرا ہے کہ عوام ان کے راستے میں پلکیں بچھاتے ہیں۔ ان کے ارشادات کو بغور سمجھتے ہیں۔

مولانا حق نواز کے اس طرز عمل اور طرز طریق سے حکومت کا برہم ہونا اور لرزہ براندام ہونا

حکمرانوں کا طے شدہ طریق کار اور راہ عمل تھا۔

چنانچہ مولانا حق نواز کی تقریروں کا سختی سے نوٹس لیا جانے لگا اور اس کے متعلق وہی طریقے دہرائے جانے لگے جو ہر دور میں علمائے حق کے خلاف دہرائے جاتے رہے ہیں۔

## دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

جونہی کسی مقام پر مولانا حق نواز کی تقریر کا اعلان ہوتا یا کسی جلسہ عام کا اعلان کیا جاتا تو ضلعی افسران فوراً دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیتی۔ ضلعی انتظامیہ کے پاس کسی دینی تحریک کو روکنے اور اسے فروغ پذیر ہونے سے دبانے کا آزمودہ نسخہ یہی دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے۔ انگریز کے دور میں دفعہ ۱۴۴ کافر تھی۔ اس لئے اسے مسجد میں داخل ہونا منع تھا۔ مگر جب سے پاکستان بنا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کو مسلمان کر لیا گیا ہے۔ اس لئے اب دفعہ ۱۴۴ بلا تکلف مسجد میں داخل ہو جاتی ہے اس کے لئے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ اگر کسی مقام پر دفعہ ۱۴۴ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے شرماتی ہے تو پولیس نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی سے دفعہ ۱۴۴ کو جوتوں سمیت خود مسجد میں لے کر داخل ہو جاتی ہے اور منتظمین جلسہ اور مقرر اور سامعین دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں کہ پولیس کے جیالے دفعہ ۱۴۴ کا ورد کرتے ہوئے سامعین کو وہ مزہ چکھاتے ہیں کہ انگریز اور دفعہ ۱۴۴ خود منہ پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔

مسجد کی بے حرمتی اور عبادت گاہ کا تقدس اس بری طرح پامال کیا جاتا ہے کہ

صنم بھی پکارے ہری ہری

مسلم مسجد لاہور کا روح فرسا واقعہ پورے ملک کے لئے عبرت آموز ہے کہ کس طرح پولیس نے تحریک نظام مصطفٰی میں داخل ہو کر نمازیوں پر ڈنڈے برسائے اور صحن مسجد کو علماء کے خون سے رنگین کر دیا اور اسی پر بس نہیں بلکہ نمازیوں کو داڑھیوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر مسجد کی چھت سے نیچے پھینکا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ پاکستان کی پولیس اور ملازم نہیں بلکہ ہندو۔ سکھ یہودی درندے اور بھیڑئے ہیں جو کسی دشمن ملک کے عوام پر حملہ آور ہیں اور صدیوں کا غصہ نکال رہے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْن

یہی دفعہ ۱۴۴ مولانا حق نواز کے اجتماعات اور مذہبی جلسوں کو بند کرنے کے لئے استعمال کی گئی مگر مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس دفعہ ۱۴۴ کو شکست دینے کی ٹھان لی اور فیصلہ کیا کہ دفعہ ۱۴۴ کے باوجود جلسے کئے جائیں اور دفعہ ۱۴۴ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دی جائیں۔ جب لیڈر آتش جواں ہو۔ جب لیڈر جرأت و بہادری کا پیکر ہو تو عوام بھی اس پر پروانہ فدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ عوام نے مولانا کے اس جرأت مندانہ فیصلہ کا ساتھ دیا اور انتظامیہ نے اگر ۱۴۴ کا سہارا لے کر مولانا حق نواز کے تبلیغی جہاد کو روکنے کی کوشش کی تو نوجوانوں نے سرعام کانفرنسوں کا انعقاد کر کے دفعہ ۱۴۴ کے پرخچے اڑا دیئے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو یہ باور کرا دیا کہ اصحاب رسول کے تحفظ اور ان کی عظمتوں کو عام کرنے کے لئے کسی قانونی رکاوٹ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

اس یورش۔ اس جہاد۔ اس عزیمت۔ اس استقلال کا یہ نتیجہ نکلا کہ پورے ملک میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص عظمت صحابہ کانفرنسوں کا جال لگا جس سے عظمت اصحاب رسول کے جذبے کو جلا ملی اور یوں یہ جذبہ دن بدن فروغ پانے لگا۔ اور مولانا حق نواز نے اپنے مشن کو زندہ رکھنے کے لئے بلکہ آگے بڑھانے کے لئے خود ہی قربانی دے کر اپنے مشن کو ولولہ تازہ دیا اور سنی نوجوان میں شعور کی تازہ قندیل روشن کی دی۔

بلکہ یوں کہیئے کہ رفض اور آمریت اور نوکر شاہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں جگنو کی طرح روشنی کی مدھم مگر مستحکم روشنی فراہم کر دی۔

## داخلے بند

نوکر شاہی نے جب دفعہ ۱۴۴ کی عصمت دری ہوتے دیکھی تو انہوں نے اس ممنوعہ کو بے بس ہوتے دیکھ کر اسے تو کوٹھے پر بٹھا دیا۔ پھر نوکر شاہی کا پرانا نسخہ آزمایا گیا کہ مولانا حق نواز جس ضلع کا رخ کرتے تو وہاں ان کا داخلہ بند کر دیا جاتا اور اس کے لئے یوں کیا جاتا کہ یونہی ضلعی انتظامیہ کو مولانا حق نواز کے متعلق خبر ملتی کہ وہ کسی شہر میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں تو ضلعی انتظامیہ فوراً اس ضلع میں مولانا کے داخلہ پر پابندی لگا دیتی اور مولانا سے اس آرڈر پر تعمیل کرانے کے لئے پولیس ٹیمیں بنا دی جاتیں جو اپنی روایتی کوششوں سے مولانا حق نواز سے تعمیل کرا لیتیں۔

اس طرح اہل سنت کے تبلیغی اجتماع کو ختم کر دیا جاتا۔ جس میں یاران رسول اور اہل سنت کی عظمت بیان ہوتا تھی۔ اور ہزاروں لوگوں کو صحابہ کرام کی مقدس اور ایمان افروز سیرت سے اپنے ایمان کو حلاوت بخشتا تھی۔

اس طرح اگر چہ وقتی طور پر اہل سنت کا جلسہ یا اجتماع ضرور ختم کر دیا جاتا مگر اس کے ردعمل کے طور پر

☆ صوبائی انتظامیہ

☆ ڈویژنل انتظامیہ

☆ ضلعی انتظامیہ

☆ اور مقامی انتظامیہ

کے خلاف اس قدر زبردست اشتعال اور نفرت پیدا ہوتی کہ شاید جلسہ ہونے پر یوں ردعمل سامنے نہ آتا۔ جو ردعمل جلسہ نہ ہونے پر علاقے بھر میں اشتعال اور نفرت کی شکل میں سامنے آیا۔ نوکر شاہی مسائل حل نہیں کرتی۔ بلکہ تجربہ یہ ہے کہ یہ خود مسائل پیدا کرتے ہے۔ اس طرح بگاڑ اور فساد کی جس قدر آگ بھڑکتی ہے اس میں ۹۸ فیصد حصہ نوکر شاہی اور مقامی افسروں کا ہوتا ہے۔ کاش یہ نکتہ سیاسی حکومتیں سمجھ لیں تو انہیں خود ان مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جس سے وہ اچانک دوچار ہو جاتے ہیں۔

پنجاب میں جس قدر داخلے بند ہوئے اور پنجاب پولیس نے اس میں جس قدر بھیانک رول ادا کئے۔ مولانا حق نواز کی تحریک کو کامیاب کرانے میں پنجاب پولیس اس رول کا اہم حصہ ہے جو تحریک سالوں میں عوام تک جاتی پنجاب پولیس کے ظلم و تشدد ناعاقبت اندیشانہ فیصلوں اور ظلم و تشدد پر مشتمل ہتھکنڈوں کی وجہ سے مولانا حق نواز کی یہ تحریک مہینوں میں عوام وخواص کے دلوں کی آواز بن گئی اور یوں اضلاع میں حکمرانوں کا داخلہ بندیوں کا فیصلہ مولانا کے راستے نہ روک سکا اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ نوکر شاہی کے اس ہتھکنڈے اور تحریک مدح صحابہ کے راستہ میں ان کے خلاف استعمال ہونے والے ہتھیار کو غیر مؤثر بنا دیا جائے گا۔

## داخلہ پر پابندی قبول نہیں کی جائے گی

مولانا حق نواز نے اپنا میدان خود بنایا۔ انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اپنا طریق کار بھی خود طے کیا اور لائحہ عمل بھی خود ہی مرتب کیا اور اپنے لئے جس کٹھن راستہ کا تعین کیا۔ اس پر چلنے کے لئے اپنا طرز بھی خود ہی طے کیا۔ اور راستے کے کانٹے چن چن کر آگے بڑھنے کا فیصلہ بھی خود ہی فرمایا۔

چونکہ آپ اپنے ارادے اور عمل میں مخلص اور بے باک تھے اس لئے اپنے لئے راہ عمل طے کرنے کے بعد اپنے رب اپنے مشکل کشا اپنے حاجت روا مولیٰ سے نصرت طلب کی۔ اسی اور صرف اسی کے سہارے پر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے ان کے راستے کی دشواریاں آسان ہوتی گئیں۔ ہوا اور فضا ناہموار ہونے کے باوجود ان کی کشتی آگے بڑھتی گئی۔ طوفان بھی ان کا راستہ نہ بدل سکے۔ بلکہ طوفانوں کا رخ میرے خدا نے موڑ دیا اور مولانا حق نواز آگے بڑھتے گئے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

نوکر شاہی نے دفعہ ۱۴۴ کا ہتھیار استعمال کیا تو مولانا حق نواز کے اخلاص نے انہیں سنی نوجوانوں کا ایسا حلقہ عطا فرما دیا جن کے تعاون اور ساتھ نے دفعہ ۱۴۴ کا ہتھیار بیکار کر دیا اور پورے ملک میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود اصحاب رسول کی عظمت اور رفعت کا تذکرہ عام ہو گیا۔ اجتماعات اور کانفرنسوں کا جال بچھ گیا اور پورا ملک صحابہ کرام کے ذکر سے گونج اٹھا۔ اصحاب رسول کے دشمنوں کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ حکومتوں کی سرپرستی میں پھلنے اور پھولنے والے افکار وعقائد دبک گئے۔ دھبے پڑنے لگے۔ چہروں پر افسردگی آ گئی۔ دلائل کا زور ٹوٹنے لگا۔ حکمرانوں کی ساحرانہ تدبیریں ایک ایک کر کے ناکام ہونے لگیں اور سبائیت کے محلات میں زلزلہ برپا ہونے لگا۔ یہودی لابی بے بس ہو گئی۔ قاتلانِ حسین کے روحانی فرزند افسردہ نظر آنے لگے۔

سرزمین جھنگ میں انگریز کے لگائے ہوئے پودے جواب تن آور درخت ہو چکے ہیں۔ ان کے پتے زرد اور پتے پانی ہونے لگے۔ مگر مولانا حق نواز کو اللہ تعالیٰ نے وہ پذیرائی اور عزت بخشی کہ ان کی شہرت نہ صرف ملک بلکہ بیرون ملک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آسمان سے باتیں کرنے لگی۔

من كان لله كان الله له

جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک کی جھلکیاں نظر آنے لگیں۔

☆ داخلہ بندی بہت بڑا ہتھیار ہے جو نوکر شاہی استعمال کر کے اہل حق کا راستہ روکتی ہے۔ جب بھی جہاں کسی شخصیت کو کسی راہنما کو کسی جگہ کسی مقام کسی شہر کسی سٹیج سے حق بات کہنے سے روکنا ہوتا ہے۔ ضلع کا ڈپٹی کمشنر آسانی سے ایک کاغذ پولیس کے ہاتھ میں تھما دیتا ہے۔ کہ فلاں شخصیت فلاں عالم دین کا میرے ضلع میں تین ماہ کے لئے داخلہ بند ہے۔ وہ نہ تو اس ضلع میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی تقریر اور کسی جلسہ کو خطاب کر سکتے ہیں۔

اس طرح دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے بھی جان چھوٹ گئی۔ کسی الجھاؤ کا بھی خطرہ نہ رہا اور کسی جلسہ اور جلوس سے متعلقہ شخصیت کے خطاب کا بھی خدشہ نہ رہا۔

نہ رہا بانس نہ بجی بانسری

چٹکیے تمام مسئلہ حل ہو گیا اور ڈپٹی کمشنر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو گیا۔ سنی مکتب فکر کے کاز پر ایک ضرب کاری بھی لگ گئی۔ اصحاب رسول کے دشمن بھی خوش ہو گئے اور نہ لگی ہینگ اور نہ لگی پھٹکری۔ ایک کام دو کاج ہو گئے۔ مولانا حق نواز نے داخلہ بندی کے ہتھیار کو بھی غیر مؤثر بنانے کا فیصلہ کر لیا اور طے کر لیا کہ جس ضلع میں داخلہ بند ہو گا وہاں ڈپٹی کمشنر کے اس حکم کو نہیں مانا جائے گا۔ اس پر انہوں نے استدلال یہ قائم کیا کہ چونکہ اصحاب رسول اور قرآن وسنت کی تبلیغ کرنا۔ دین اسلام کی تبلیغ کرنا۔ مسلمان کے فرائض میں شامل ہے۔ کہ کسی حکمران کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلام اور قرآن وسنت کی تبلیغ پر پابندی لگائے یہ پابندی خلاف اسلام حرکت ہے۔ دین کے خلاف

سازش ہے اور پاکستان جیسی مملکت کے بنیادی اور اساسی نظریہ کے خلاف ہے۔ اس لئے کسی حکمران کو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اسلامی اور مذہبی عقائد میں مداخلت کر کے اسلام کے احکامات سے انحراف کرے۔

لہٰذا اس قسم کا حکم غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہے چنانچہ مولانا حق نواز نے ضلع میں داخلے کی پابندی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح اب ضلعی حکمرانوں اور مولانا حق نواز میں براہ راست تصادم ہو گیا۔

☆ حکام تو پہلے ہی گھبرائے بیٹھے تھے۔ مولانا حق نواز کی تقریریں عام طور پر تبرا باز فتنہ پرور سبائی ٹولہ کے ان غلیظ عقائد و نظریات کے حامل مجتہدوں، مبلغوں، واعظوں، ذاکروں۔ ملنگوں کے خلاف ہوتی تھیں۔ جو اصحاب رسول اور ازواج مطہرات اور یاران رسول کو بازاری گالیاں بکتے تھے۔ اس سے ان کے نظریات و عقائد کے خلاف ایک تحریک ایک طوفان برپا ہو گیا تھا۔ وہ اپنی پناہ گاہیں بنا رہے تھے ان کی سب سے بڑی پناہ گاہ نوکر شاہی۔ وڈیرہ شاہی اور افسروں کے وہ افراد کرتے تھے۔ جو افسر ہونے کے باوجود افسر بعد میں تھے اور شیعہ پہلے تھے۔ اس لئے ان کے لئے مولانا حق نواز کا یہ پہلو بالکل ہی حیرت ناک تھا۔ کیونکہ اس جرأت اور بہادری کو انہوں نے اپنے مذہبی رہنماؤں میں دور دور تک نہیں دیکھا تھا۔

مولانا حق نواز نے جب داخلہ بندی کے احکامات کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس سلسلے میں ضلعی حکام اور مولانا حق نواز کے درمیان الجھاؤ کے واقعات سامنے آنے لگے تو اس سبائی لابی کو حکام کے کان بھرنے کا موقعہ ملا کہ یکھو جی سنی لیڈر تو اور بھی سینکڑوں ہیں مگر مولانا حق نواز کی طرح انہوں نے کبھی قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا ہے؟

انہوں نے بھی کبھی اس طرح فساد کی بات کی ہے؟

انہوں نے بھی کبھی شیعہ کی تکفیر کی ہے؟

انہوں نے بھی کبھی وہ مطالبات کئے ہیں جو مولانا حق نواز کر رہے ہیں۔ یہ تنہا ہیں ان کے ساتھ کوئی نہیں ہے اور یہ خود ملکی اور مذہبی حالات کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ بریلوی علماء شیعہ کی

تکفیر نہیں کرتے بلکہ شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر کام کرتے ہیں۔ اس طرح کی باتیں حکام کے دل کی باتیں تھیں۔ حکام چاپلوسی کے نہایت ہی پستی کی حد تک عادی ہوتے ہیں وہ کوئی ایسی بات سننے کا خانہ ہی نہیں رکھتے جو ان کی مبارک رائے کے خلاف ہو، انہیں چکنی چکنی باتیں اور ستائش و تعریف کی باتیں بہت ہی مرغوب ہوتی ہیں۔ من پسند شہد سے زیادہ میٹھی اور دودھ سے زیادہ لذیذ۔ اپنا من پسند قصیدہ سننا ہی ان کی مرغوب ترین عادت ہوتی ہے اس سے باطل کے نمائندے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں تصویر کا ہر وقت وہ رخ دکھاتے ہیں جو ان کے حاشیہ نشینوں نے بنایا ہوتا ہے اور پھر یہی چھوٹے افسر بڑے افسروں کا وہی ذہن بناتے ہیں جو ان کے ذہنوں میں نقش ہوتا ہے اگر کبھی کبھار کوئی نیک طینت افسر سچا افسران بڑوں کو صحیح بات بتاتا ہے تو اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسے بنیاد پرست کہہ کر خاموش کرادیا جاتا ہے۔

☆ واقعات کے تجزیہ کا ایک یہ پہلو بھی اس قابل ہے کہ اس پر اہل حق غور کریں اور باطل پرستوں کے مقابلے میں سچ بولتے افسروں کی حوصلہ افزائی اور فتنہ پرور اور فرقہ پرست حکمرانوں کی حوصلہ شکنی کی تدبیر بروئے کار لائی جائے۔

قادیانی افسر، شیعہ افسر اور بے دین افسر یہ سب ایک لابی ہیں۔ ان کی قدر مشترک یہ ہے کہ پاکستان میں اسلام اور خلفائے راشدین کا نظام نہ آئے۔ پاکستان اور مسلمان کی لابی پاکستان کو کب سے بیچ باچ کر دام کھرے کر چکی ہوتی۔

مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ان کی تدبیروں کو خاک میں ملایا ہے۔ مولانا حق نواز کے خلاف جب ایک مضبوط لابی بن گئی اور ان کے راستے روکنے کے لئے تمام توانائیاں صرف کرنے کے فیصلے ہوگئے تو مولانا حق نواز کے دوستوں نے مخلصین نے مل بیٹھ کر نوجوانوں کی ایک جماعت تشکیل کرنے کا فیصلہ کیا جو رفض اور سبائی لابی کا بھرپور عملی محاسبہ کرے اور انہیں اصحاب رسول اور ازواج رسول پر تبرا اور گستاخی سے روکنے کے لئے ایک بھرپور جدوجہد کا آغاز کرے۔ جس کے نتیجے میں پاکستان اسلام اور یاران رسول کی لائی ہوئی بہاروں سے بہرہ ور ہوسکے۔

## انجمن سپاہ صحابہؓ کی بنیاد

شیعہ پاکستان میں اس قدر دلیر ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی مجالس میں اپنی تقاریر میں لٹریچر میں کھلم کھلا صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ جن اصحاب رسول کی بیش بہا قربانیوں سے دین پھیلا ہے۔ ان کے خلاف سب وشتم کرتے ہیں اور ان پر تبرا کرنا شیعہ کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے

اگر شیعہ کی اس دیدہ دلیری کے خلاف۔ اس جارحیت کے خلاف اس گستاخی کے خلاف۔ اس دین دشمنی کے خلاف۔ اس کھلے کفر اور نفاق کے خلاف احتجاج کیا جاتا ہے تو انتظامیہ حکمران اور پریس آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں کہ لیجئے صاحب!

طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔

انتشار اور اشتعال کی فضا پیدا ہو گئی۔

لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔

امن عامہ کو خطرہ لاحق ہو گیا۔

بھئی کیوں!

یہ صورت حال پیدا ہوئی؟

اس کی وجہ کیا ہے؟

جی ایک فرقہ کے خلاف احتجاج سے صورت حال خراب ہو گئی ہے۔ اس نوع کی باتیں اس وقت شروع کی جاتی ہیں۔ جب شیعہ مقررین اور مصنفین کی طرف سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف سوقیانہ بازاری زبان استعمال کر کے کروڑوں سنی عوام کے دلوں کو مجروح کیا جاتا ہے۔

حکمران اصلاح احوال کی بجائے شیعہ جارحیت کا ساتھ دیتے ہیں۔ سنی علماء پر پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ ان کے اضلاع میں داخلے بند کرتے ہیں۔ ان کی آزادی تقریر و تحریر سلب کرتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کرتے ہیں۔ پابند سلاسل کرتے ہیں۔ جیل کی چار دیواری میں پابند کر دیتے ہیں۔ تصویر کا یہ رخ اس قدر تاریک بوجھل اور بھیانک ہے کہ اسے بیان

کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ مگر افسر شاہی کے ماتھے پر بھی ندامت کے ہلکے پھلکے آثار بھی نظر نہیں آتے۔

مولانا حق نواز ان حالات سے گزر رہے تھے ان کا حالات کی نبض پر ہاتھ تھا۔ وہ اہل سنت کے خلاف اس ہونے والے ظلم وستم سے بخوبی واقف تھے! وہ ضلع جھنگ میں قیام پذیر تھے۔ جہاں آئے دن صحابہ کرام کی توہین کے شرمناک واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ وہ شیعہ جارحیت کے فلسفے کو سمجھتے تھے اور ان کے خوفناک منصوبوں سے بھی واقف تھے۔ انہیں اس بات کا بھی شدت سے احساس تھا کہ شیعہ جارحیت کا منہ توڑ جواب ہونا چاہئے وہ سنی راہنماؤں کی مسلسل اصحاب رسول کے بارے میں بے حمیتی اور لاپرواہی سے بھی واقف تھے اور انہیں اس بات کا بھی احساس تھا کہ سنی علماء اس سلسلہ میں ساکت وصامت ہیں وہ بھی سکوت پیہم کا شکار ہیں وہ بارہا جھنجھوڑنے کے باوجود خواب غفلت سے بیدار ہونے کے لئے تیار نہیں۔ ان تمام تر نازک حالات میں انہوں نے نہایت بہادری اور جرأت سے عام سنی نوجوان کے دروازے پر دستک دی۔ اسے جھنجھوڑا اسے بیدار کیا اسے اصحاب رسول کی عزت وعظمت کے لئے جدوجہد کے لئے آمادہ کرنے کے لئے منتخب کیا۔

جھنگ کا نوجوان تحریک مدح صحابہ میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ مولانا حق نواز کی تقریروں سے اس کی ذہنی آب یاری ہو چکی تھی۔ وہ اصحاب رسول کی عزت وحرمت پر مرمٹنا اپنے لئے سعادت اور نجات اخروی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ مولانا حق نواز نوجوان کھیپ سے بہت سی امیدیں وابستہ کئے ہوئے تھے اور نوجوان بھی مولانا کی تحریک مدح صحابہ سے بے حد متاثر تھے اور ہر طرح قربانی دینے کے لئے تیار تھے۔

## سپاہ صحابہ پاکستان کا قیام

چنانچہ! ۶ ستمبر ۱۹۸۴ء کو مسجد پپلیانوالی جھنگ صدر پاکستان میں انجمن سپاہ صحابہ کے نام سے ایک نوجوان تنظیم کی بنیاد رکھ دی گئی۔ جس کا مقصد پاکستان میں صحابہ کرام کے ناموس کا تحفظ اور شیعہ جارحیت کی روک تھام اور خلفائے راشدین کے نظام کے نفاذ کے لئے فضا کو ہموار کرنا تھا۔

☆ انجمن سپاہ صحابہ نوجوان تنظیم تھی۔ اس میں ابتداء ہی سے ایسے نوجوان جماعتی نظام کو چلانے کے لئے منتخب کئے گئے جو ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال تھے اور جن کے عزائم اور حوصلے اپنے مشن کے فروغ کے لئے نہ صرف قابل ستائش بلکہ نہایت ہی قابل رشک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زبردست صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ ان میں ہر وہ خوبی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جو اس قسم کی تحریک کی قیادت کے لئے ضروری اور لازمی ہوا کرتی ہیں چنانچہ انجمن سپاہ صحابہ نے شیخ حاکم کو صدر اور محمد یوسف مجاہد کو جنرل سیکرٹری اور حضرت مولانا حق نواز صاحب کو سرپرست اعلیٰ بنایا۔

☆ انجمن سپاہ صحابہ کے انتخابات کے وقت اگرچہ پروگرام میں اس کو ملک گیر جماعت بنانا تھا مگر حالات اور واقعات سے اس قدر توقع نہیں تھی کہ یہ جماعت ملک گیر حیثیت حاصل کر جائے گی۔

مولانا حق نواز کی عادت اور معمول تھا کہ وہ کوئی اہم قدم اٹھانے سے پہلے مجھ سے مشورہ ضرور کرتے تھے۔ یہ ان کا مجھ پر اعتماد تھا اور تعلق خاطر تھا۔ جسے وہ عمر بھر نبھاتے رہے ان کے قریبی ساتھیوں اور حلقے کو اس کا بخوبی علم تھا اور علم ہے۔ مجھے بھی مولانا حق نواز کے ساتھ ان کی مخلصانہ دین کے لئے جدوجہد کی وجہ سے حد درجہ محبت اور تعلق خاطر تھا۔ میں ان کے اخلاص اور دینی جدوجہد کی قدر کرتا تھا اور انہیں نہایت ہی احترام و محبت کے جذبات سے دیکھتا تھا۔ میں نے کبھی اس بات کا انہیں احساس نہیں ہونے دیا کہ میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزت و احترام کی انہی بلندیوں کو پایا ہے۔ جو خداوند قدوس نے انہیں عطا کی ہیں۔ میں نے ان کے کام کی نسبت سے ان کو اپنی نگاہ میں وہ مقام دیا تھا۔ جو کسی بھی بڑے رہنما کو دیا جاتا ہے۔ اس بات کا مولانا کے قریبی حلقوں کو بخوبی علم ہے کہ میرے اور مولانا حق نواز کے ساتھ یہی مخلصانہ تعلقات تھے۔ جو آخر دم تک قائم رہے اور اس میں الحمدللہ کبھی کوئی خراش نہیں پڑی۔

مولانا حق نواز نے اللہ کا نام لے کر انجمن سپاہ صحابہ کی داغ بیل ڈال دی اور کام شروع کر دیا۔ مولانا یہ چاہتے تھے کہ شیعہ جارحیت کا منہ توڑ جواب ہونا چاہیئے۔ اور شیعہ کی اصحاب رسول کے

خلاف گستاخانہ سرگرمیاں بند ہونی چاہئیں۔ اس لئے انجمن سپاہ صحابہ کی بنیاد رکھی گئی۔ جوان کی توقعات اور امیدوں پر پوری اتری۔

سپاہ صحابہ کے نوجوانوں نے اپنے کام کی ابتداء آل پاکستان دفاع صحابہ کانفرنس کے انعقاد سے کی جو جھنگ کے ایک وسیع وعریض میدان میں ہوئی۔ جس میں پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کے سربراہ جید علماءٔ رہنما خطباءٔ اور جمعیۃ علمائے اسلام۔ اشاعۃ توحید وسنت۔ تنظیم اہل سنت کے ممتاز زعماء شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے مقاصد میں اس بات کو اہمیت دی گئی کہ شیعہ جارحیت کے مقابلہ کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم قائم کیا جائے جو اپنی جماعتوں کے کاز اور منشور کے ساتھ ساتھ شیعہ جارحیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کرے اس کانفرنس میں جن جید علمائے کرام نے شرکت فرمائی اس میں حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ مولانا صاحبزادہ قاضی احسان الحق صاحب۔ اشاعۃ توحید وسنت راولپنڈی۔ مولانا عبدالستار صاحب توحیدی مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی۔ مولانا امیر حسین شاہ گیلانی اور سینکڑوں علمائے کرام شامل تھے۔

دفاع صحابہ کانفرنس سے ایک دن قبل علماء کنونشن تھا۔ جو حضرت مولانا حق نواز صاحب نے بلایا تھا اور سپاہ صحابہ کے ذمہ اس کے تمام انتظامات تھے۔ کانفرنس اور علماء کنونشن کا انتظام مثالی تھا۔ جس سے محسوس ہوتا تھا۔ کہ سپاہ صحابہ مولانا حق نواز کی قیادت میں ایک مثالی تنظیم ثابت ہوگی۔ علماء کنونشن میں ایک چار رکنی کمیٹی بنائی گئی جو مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی سربراہی میں ملک بھر میں ایک ملک گیر نہایت جامع کنونشن کا اہتمام کرے گی اور مضبوط اور فعال پلیٹ فارم قائم کرے گی۔

جو شیعہ کی طرف سے اصحاب رسول پر گالی گلوچ اور سب وشتم کا موثر دفاع کرے گی۔ اس طرح علمائے اہل سنت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے مولانا حق نواز نے ایک تعمیری اور اساسی کام کا آغاز کیا۔ آپ نے تمام مندوب علماء سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔

کہ میں نے آپ کو جھنگ میں اس وقت زحمت دی ہے جب کہ جھنگ کے شیعہ وڈیروں نے ہم پر قافیہ حیات تنگ کر دیا ہے۔ آئے دن کوئی نا کوئی ایسا واقعہ ضرور رونما ہوتا رہتا ہے۔ جس سے شیعہ کی طرف سے سنی کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نشانہ سب و شتم بنایا جاتا ہے۔

مولانا حق نواز نے گلوگیر آواز میں علمائے کرام سے اپیل کی کہ اس نازک دور میں آپ میری سرپرستی فرمائیں اور میرا اور میری جماعت کا حوصلہ بڑھائیں اور مجھے اپنی سرپرستی عطا فرمائیں۔ تاکہ میں اور بلند حوصلے اور عزم جواں سے تحریک مدح صحابہ کے کام کو آگے بڑھا سکوں۔ علمائے کرام نے بھی اسی اخلاص اور محبت سے مولانا حق نواز کو قدم قدم پر ساتھ دینے کا یقین دلایا اس طرح یہ دفاع صحابہ کانفرنس جس میں لاکھوں فرزندان توحید نے شرکت فرمائی۔ اہل سنت کے کاز۔ مشن۔ پروگرام کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوئی۔ جس کے اثرات پورے پاکستان میں مرتب ہوئے اور مختلف مقامات پر سپاہ صحابہ کے دفاتر کھلنے لگے اور سپاہ صحابہ کو پورے پاکستان میں مقبولیت حاصل ہونے لگی۔

## مولانا حق نواز اور پولیس مقابلے

دفاع صحابہ کانفرنس کی کامیابی کے بعد مولانا حق نواز نے فیصلہ کیا کہ اب کسی ضلع میں داخلہ کی پابندی قبول نہیں کی جائے گی۔ ظاہر بات ہے کہ یہ فیصلہ نہایت جرأت مندانہ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت خطرناک بھی تھا۔ کوئی بھی ضلعی انتظامیہ نہیں چاہتی کہ اس کے فیصلہ کو چیلنج کیا جائے اور اسے قبول نہ کیا جائے مگر مولانا کا یہ فیصلہ تھا اور انہوں نے بہر حال اس پر عمل کرنا تھا ان کے لئے جیل کی کوٹھری اور حوالات کی سلاخیں کوئی نئی نہیں تھیں۔ ایوب خاں کے دور سے وہ مسلسل قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہتے تھے۔

مارشل لاء دور میں کئی دفعہ جیل گئے تھے۔ لاہور جیل ڈیرہ غازی خاں جیل کے مزے لوٹ چکے تھے۔ حاجی اللہ وسایا جوان کے جیل چلے جانے کے بعد ان کے تمام تر مقدمات کی پیروی کیا کرتے تھے۔ وہ بے چارے کا غذات اٹھائے کچہریوں اور تھانوں کے چکر کاٹتے رہتے تھے۔ کبھی

کبھار مجھ سے بھی ملتے اور حال احوال دینے لینے کے بعد جو کچھ میں کر سکتا تھا۔ کیا کرتا تھا اور یوں مولانا حق نواز ان مصائب میں مبتلا ہو کر قدم بڑھاتے ہوئے نہایت تیزی سے منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہے۔

حکام نے انتظامیہ نے مولانا کا راستہ روکنے کے لئے پوری منصوبہ بندی کر لی اور فیصلہ کر لیا کہ مولانا حق نواز کو سختی سے رستہ روکا جائے اور انہیں کسی قیمت پر ملک میں منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں شرکت کا موقعہ نہ دیا جائے۔

## حکمرانوں کی سکھا شاہی

نوکر شاہی اگر سمجھ بوجھ سے کام لے تو مسئلہ الجھنے کی بجائے سلجھ سکتا ہے۔ معلوم ایسے ہوتا ہے کہ افسروں کو الجھاؤ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ سلجھاؤ کی نہیں۔ مثلاً ایک چھوٹے سے قصبے کی مسجد میں کوئی جلسہ ہوتا ہے اور حکومت اسے بند کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے تین حربے استعمال کرے گی۔

☆ جلسہ بند ہر چہ بادا باد

☆ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

☆ مقررین کا داخلہ بند

ان تینوں حربوں سے جلسہ تو بند ہو سکتا ہے مگر اس انداز سے جو منفی اثرات مرتب ہوں گے وہ پھیلتے جائیں گے اور جس جماعت کا جلسہ ملتوی ہوا وہ اپنی قوت مجتمع کرتی رہے گی۔ پھر اسے جوں ہی موقعہ ملے گا وہ پوری قوت سے جلسہ کرے گی اور اس کے اثرات اس کے حق میں اس قدر مثبت نکلیں گے کہ انتظامیہ ہزار جتن کے باوجود ان کو نہیں روک سکے گی۔ اکثر اوقات جلسہ روک دینے سے حکومت اور متعلقہ ایجنسیوں کے خلاف اس قدر نفرت پیدا ہو جاتی ہے کہ پھر سیاسی حکومتوں کے لئے اس کے کانٹے نکالنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے افسروں کو عقل کے ناخن لینے چاہئیں اور دینی جماعتوں کے ساتھ ان کا سلوک بدلنا چاہئے۔ بجائے جلسے روکنے داخلے بند کرنے کے کھلے دل سے اجازت نامے جاری کرنے چاہئیں اور علمائے کرام کو قرآن وسنت کی تبلیغ کھلے

بندوں کرنے کی اجازت ہونے چاہئیے۔ عیسائیت۔ قادیانیت اور رافضیت پر پابندی لازمی ہونے چاہئیے۔ کیونکہ ان کے اجتماعات اور مجالس میں تبلیغ نہیں ہوتی۔ بلکہ فرزندان اسلام کی توہین وتنقیص ہوتی ہے۔ جس کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

☆ تجربہ یوں ہی سامنے آیا ہے کہ اکثر انتظامیہ کے کلیدی عہدوں پر قادیانی۔ رافضی یا بے دین افسروں کا قبضہ ہوتا ہے۔ انہیں دین۔ اسلام اور پاکستان نام کے کسی لفظ سے کوئی محبت اور کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ صرف افسر ہونا ہی معراج سمجھتے ہیں۔ انہیں صرف صاحب بہادر کے آرڈر کی تعمیل چاہئیے۔ فرعونی فلسفہ ذہن میں ہوتا ہے۔ ان کے ہاں اصلاح احوال کی بجائے احوال میں فساد برپا کرانا مقصود ہوتا ہے۔ وہ گولی اور لاٹھی چلانے کا فیصلہ اور اپنے ہی بہن بھائیوں کو تشدد کا نشانہ بنانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اکثر اضلاع میں حالات کی خرابی ان کی وجہ سے ہوتی ہے اور وہ سڑکوں کو خون مسلم سے رنگین دیکھ کر بہت خوشی محسوس کرتے ہیں اور ان کی اوپر کی سطح پر کوئی گوشمالی بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی ان سے کوئی پوچھنے والا ہوتا ہے۔ جس سے ان کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور ان کا ظلم وستم بڑھتا چلا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ کبھی کوئی دباؤ بڑھا تو ان کا تبادلہ ہو جاتا ہے۔ یا انکوائری کا اندھا اور ناقابل عمل اعلان ہو جاتا ہے جو وقتی طور پر وقوع پذیر معاملے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ بعد میں کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس افسر کا کیا ہوا اور وہ انکوائری کہاں گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حالانکہ بات صرف اس قدر تھی کہ اگر جلسہ ہو جاتا اور منتظمین جلسہ سے افہام وتفہیم ہو جاتی کہ بھئی دیکھو لاؤڈ سپیکر جلسہ گاہ تک رکھو۔ جلسہ کسی چاردیواری میں رکھ لو یا مسجد میں یا کسی ایسے میدان میں رکھ لو جہاں ٹریفک وغیرہ کے مسائل نہ پیدا ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ علاقہ بھر میں کوئی اشتعال پیدا ہو۔ جلسہ بھی ہو جائے گا اور امن وسکون پر بھی کوئی حرف نہیں آئے گا۔

لیکن انتظامیہ ایسا نہیں کرتی اور نہ ایسا کرنا اس کی ضرورت ہے وہ خود فتنہ فساد پیدا کرتی ہے بعد میں قوت استعمال کر کے افسران بالا سے نمبر بناتی ہے کہ جناب والا ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ اگر ایسا اقدام نہ کیا جاتا تو زمین آسمان پھٹ پڑتے۔ ان یکطرفہ رپورٹوں پر افسران بالا انہی مفسد حکام کو شاباش دیتے ہیں اور اہل سنت عوام اور علماء کو مغلظات نکالتے ہوئے ان کے خلاف

سنگین نوعیت کے مقدمات بنانے سے بھی نہیں چوکتے۔ یہی کچھ مولانا حق نواز کے ساتھ جھنگ کی ضلعی انتظامیہ بالخصوص پنجاب اور پاکستان کی صوبائی اور وفاقی انتظامیہ بالعموم ایسا کرتی رہی اور دیگر علمائے کرام کے ساتھ ہمیشہ اسی قسم کا سلوک کیا جاتا ہے۔ یاللعجب۔

جس سے حالات سدھرنے کی بجائے بگڑے اور اصلاح کی بجائے ان میں فساد پیدا ہوا۔ افسروں کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آتی۔ غالباً افسر صاحبان اپنے ملکی عوام کو انسان نہیں سمجھتے اس لئے ان سے انسانوں جیسا سلوک کرنا ان کی شان کے خلاف اور ان کی تربیت کے برعکس ہے۔

شائد ان سطور کی حکام اور افسر شاہی بھی کسی وقت مجبوراً پڑھے یا انہیں مطالعہ کے شوق سے نہ سہی تو فرائض کی انجام دہی کے لئے پڑھنا پڑے۔ ان کے سامنے چند ایسی افسر شاہی کی بدتدبیری کی مثالیں سامنے آجائیں تو وہ مستقبل کی پیش بندی کے لئے ان کا نوٹس لے سکیں۔

☆ مثلاً جن ملزموں کو پکڑنا تھا۔ گرفتاری کی حد تک تو ان کی تدبیریں درست سہی۔ مگر ملزموں کی گرفتاری کے بعد ان کے ناک میں نکیل ڈال کر پورے شہر میں جلوس نکالنا یہ کون سے قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے کیا گیا۔ جس سے پورے ملک میں ایک طوفان برپا ہو گیا۔

☆ اگر کوئی منتظم جلسہ لاؤڈ سپیکر بغیر اجازت کے چلاتا ہے اس کے لئے قانون موجود جلسہ ختم ہونے کے بعد دوسرے دن قانون کے مطابق لاؤڈ سپیکر بلا اجازت چلانے پر چالان ہو سکتا ہے اور قانونی کاروائی ہو سکتی ہے۔

مگر عین جلسہ کے دوران پولیس کا جلسہ گاہ میں داخل ہونا لاؤڈ سپیکر پر قبضہ کرنا اور عوام سے کھلی جنگ مول لینا یہ کہاں کی دانائی ہے اور ایسا کرنا کیوں ضروری ہے۔ ایسا غیر دانشمندانہ قدم اٹھانے سے پولیس اور عوام کے درمیان پورا دن یا پوری رات آنکھ مچولی جاری رہتی ہے۔ جس کی زد میں بے گناہ شہری بھی آجاتے ہیں اور درجنوں عوام زخمی ہو جاتے ہیں۔ خود پولیس کے آدمی بھی زخمی ہو جاتے ہیں۔ یہ صرف اس افسر یا حاکم کی نالائقی اور بے سمجھی اور حماقت کی وجہ سے ہوا۔ جس افسر کو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ امور مملکت کس طرح چلائے جاتے ہیں۔ اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اسے عوامی پوسٹ پر تعینات کیا جائے۔

اس طرح حالات کے بگاڑ کی صورت حکومت کے ایک اہل کار کی وجہ سے رونما ہوئی۔ جس کی تمام تر ذمہ داری اس افسر پر ہوگی۔ نہ کہ کسی دینی یا مذہبی اور سیاسی رہنما پر۔ اس نالائقی کا ذمہ دار وہ افسر ہے اگر وہ ایسا نہ کرتا تو حالات کبھی خراب نہ ہوتے۔

☆ لاہور میں جو احتجاجی جلوس نکلتے ہیں وہ مسجد شہداء سے شروع ہوتے ہیں۔ جلوس نکالنے والے یا تو اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرے کا ارادہ رکھتے ہوں گے اور یا گورنر ہاؤس جانا چاہتے ہیں۔ پولیس کا اصرار ہوتا ہے کہ نہ تو اسمبلی ہال کے سامنے جانے دیا جائے گا اور نہ ہی گورنر ہاؤس تک جانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اس پر فریقین میں تکرار بڑھتی ہے اور معاملہ تو تکار تک جاتا ہے۔ دست و گریبان پکڑنے کی نوبت آتی ہے۔ آخری فیصلہ معرکہ آرائی میں ہوتا ہے۔

☆ پولیس اور وکلاءٗ کا۔

☆ پولیس اور طلباء کا

☆ پولیس اور سیاسی رہنماؤں کا۔

☆ پولیس اور مذہبی راہنماؤں کا۔

☆ پولیس اور علماء کا۔

☆ پولیس اور صحافیوں کا۔

تصادم ہوتا ہے۔ کچھ مرتے ہیں۔ کچھ زخمی ہوتے ہیں۔ اخبارات کی جلی سرخیاں لگتی۔ دوسرے دن کے اخبارات اس پولیس اور عوام کے کھلے مقابلے کی تصویریں چھاپتے ہیں۔

ظلم وستم کے یہ معرکے اور چند افسروں کے غلط فیصلے عوام اور حکومت میں خلیج پیدا کر دیتے ہیں۔ فاصلے بڑھتے ہیں اور کدورتیں بڑھتی ہیں۔ حالانکہ حسن تدبیر سے ان مسائل کا دوسرا حل بھی موجود تھا۔ مسئلہ نہایت آسانی سے حل ہوسکتا تھا۔ مگر ایسا حاکم ضلع نے نہ کیا۔ حالات ابتر ہوگئے۔ پورا علاقہ فساد کی زد میں آگیا۔ اعلیٰ حکام اس کی ذمہ داری اپنے ماتحت افسروں پر ڈال کر عہدہ برآء ہوجاتے ہیں۔

## ڈپٹی کمشنروں کو رویہ بدلنا چاہئیے

پورے ملک کے ڈپٹی کمشنر اگر اپنا رویہ تبدیل کر لیں اور خود قانونی اخلاقی حدود سے تجاوز نہ کریں تو فسادی جھگڑے کی عدم اطمینان کی لہروں کو روکا جا سکتا ہے۔ مگر یہ بات حکمرانوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور نہ آ سکتی ہے۔

اس لئے اہل حق علمائے ربانی سے حکمرانوں کا جھگڑا چلتا رہتا ہے۔ مگر مولانا حق نواز شہید کے بارے میں پنجاب حکومت کا یہی رویہ تھا۔ جس کی وجہ سے کشیدگی پیدا ہوئی اور ہر ضلع میں مار پٹائی گرفتاری اور تو تکار تک نوبت پہنچی۔ ڈپٹی کمشنر مولانا کا داخلہ بند کرتا تھا۔ اور اس کے لئے فرمان شاہی جاری کرتا تھا۔ اس میں قانونی سقم ہوتے تھے۔ اس آرڈر کی تعمیل کے لئے غلط اور احمقانہ طریق کار اختیار کیا جاتا تھا۔

مثلاً داخلے پر پابندی پر عملدرآمد کا ایک مناسب طریق کار یہ ہو سکتا تھا کہ کسی سمجھدار پولیس افسر کو کاغذات تعمیل کرانے کے لئے دیئے جائیں۔ اور وہ افسر جس عالم یا دینی راہنما سے تعمیل کرانا چاہتا ہے وہ نہایت ادب اور احترام سے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے گھر اس آرڈر کی تعمیل کرائے۔ اس سے کوئی الجھاؤ نہیں ہوگا۔ کوئی مقابلہ نہیں ہوگا۔ بروقت اطلاع سے تعمیل بھی احسن انداز سے ہو جائے گی اور مقرر اور منتظمین جلسہ کو بھی کئی ایک دقتوں اور مشکلات سے دوچار نہیں ہونا پڑے گا۔

مگر ہوتا یوں ہے کہ تعمیل کرانے کے لئے ایک اجڈ اور ان پڑھ ملازم کو بھیجا جاتا ہے۔ پہلے تو اسے خود انگریزی پڑھنا نہیں آتی۔ اس آرڈر میں یقیناً کچھ غلطیاں ہوتی ہیں۔ جب ان کی نشاندہی کر کے اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ وہ پولیس مین اپنی انا کی خاطر وہیں میں نہ مانوں کا راستہ اختیار کر لیتا ہے اور اگر کچھ سمجھ بوجھ ہوتی ہے تو پھر واپس ہو جاتا ہے اور رپورٹ کرتا ہے کہ متعلقہ لیڈر رہنما۔ عالم تعمیل کرنے سے انکاری ہے۔ جس کے نتیجے میں حکمران مشتعل ہو جاتے ہیں اور پھر وہ غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں جو سراسر ان کی خودسری اور حماقتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ اپنا آرڈر یا اغلاط نامہ درست کرنے کی بجائے خود اغلاط نامہ بن جاتے ہیں اور اب تعمیل کا طریق کار یہ اختیار کرتے ہیں کہ جس راستہ سے متعلقہ رہنما نے آنا ہوتا ہے۔

اس کی ناکہ بندی کر دی جاتی ہے اور تمام دن سڑکوں پر رواں دواں بسوں اور کاروں کی سختی سے چیکنگ جاری رہتی ہے۔ عوام کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور خود پولیس ملازمین کی چاندی بنتی ہے یوں پورا دن حکومت کے خلاف شدید نفرت پیدا ہوتی ہے اور اس کا باعث وہ پولیس مین اور افسران ہوتے ہیں۔ جنہوں نے یہ غلط اور غیر دانشمندانہ راستہ اختیار کیا ہوتا ہے۔

مجھے خود اس کا تلخ تجربہ ہے کہ ایک مرتبہ میں سرگودھا شہر میں ایک کانفرنس کو خطاب کر رہا تھا کہ اچانک پولیس مسجد میں گھس آئی۔ اسٹیج پر آ کر ایک تھانیدار نے کہا کہ آپ کا ضلع سرگودھا میں داخلہ بند ہے۔ آپ یہاں تقریر نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو داخلہ بندی کے آرڈر کی اطلاع نہیں ہے اس لئے میں عالم الغیب تھوڑا ہی ہوں کہ نہ جاننے کے باوجود میں نہ آتا۔

تھانیدار نے کہا کہ میرے پاس آپ کی داخلہ بندی کا آرڈر ہے۔ میں نے اس آرڈر کو دیکھ کر اس کو بتایا کہ اس آرڈر میں لکھا ہوا ہے کہ مولوی ضیاٗ الحق کا دو ماہ کے لئے داخلہ بند کیا جاتا ہے۔ میں مولوی ضیاٗ الحق نہیں ہوں۔ میرا نام تو محمد ضیاٗ القاسمی ہے۔ یا تو یہ میرا نام نہیں ہے اور اگر اس سے میں ہی مراد ہوں تو کاغذات صحیح کرا کے لاؤ۔ اس پر متعلقہ تھانیدار نے باہر جا کر اعلیٰ حکام کو فون کیا کہ مولوی ضیاٗ القاسمی تعمیل حکم سے انکاری ہے۔ اس لئے بھاری نفری پولیس بھیجی جائے تاکہ جلسہ کے بعد اس کو آسانی سے گرفتار کیا جا سکے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مجھے جلسہ کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن پولیس والوں نے اپنا غلط رویہ۔ غلط طریق کار اور سکھا شاہی جیسا پروگرام ہی جاری رکھا اگر یہ کام اس طرح انجام دیا جاتا کہ جلسہ شروع ہونے سے پہلے مجھ سے تعمیل کرائی جاتی تو اس قسم کا واقعہ پیش ہی نہ آتا۔

اس سے یہ نقصان ہوا کہ جس روز سرگودھا میں مجھے گرفتار کیا گیا اس کے دوسرے روز فیصل آباد دھوبی گھاٹ میں جامعہ قاسمیہ کا سالانہ جلسہ شروع ہو رہا تھا۔ جس میں ملک بھر کے علماء مشائخ شریک ہو رہے تھے۔ اس طرح میں جیل میں تھا اور مدرسہ کا سالانہ جلسہ میرے بغیر شروع تھا۔ مجھے بلا جواز صرف پولیس کی انانیت۔ ضد۔ ہٹ دھرمی اور جہالت کی وجہ سے جیل میں رہنا پڑا اور پورے دو سال کچہری میں پیشیاں بھگتنا پڑیں۔ اس کا نہ تو کوئی اخلاقی جواز ہے اور نہ قانونی یہ

صرف اور صرف حکمرانوں کی زیادتی اور فرعونیت کی وجہ سے سب کچھ ہوا۔

یہی رویہ پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں نے مولانا حق نواز کے ساتھ اپنایا اور اپنی حماقتوں کی وجہ سے پورے پنجاب کے ماحول میں کشیدگی اور تناؤ کی فضا پیدا کردی۔

اعلیٰ حکمرانوں کو چاہیئے کہ افسر شاہی کو ان غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہتھکنڈوں سے باز رکھے اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھانے دیا جائے جس سے عوام میں اور حکام میں نفرت کی خلیج وسیع کرے۔ مولانا حق نواز صاحب نہایت متین شریف الطبع بہادر اور جراتمند خاندانی روایات کے حامل عالم دین تھے۔ انہوں نے پابندی توڑنے اور ڈپٹی کمشنروں کے آرڈرز نہ ماننے کا فیصلہ صرف اور صرف حکام کی انہی دھاندلیوں اور غیر دانشمندانہ طریق کار سے تنگ ہوکر کیا تھا اور پھر دنیا بھر نے دیکھ لیا کہ پولیس اور ضلع حکام کی کسی تدبیر کو مولانا حق نوازؒ نے نہ کامیاب ہونے دیا اور مولانا حق نوازؒ پابندی کے باوجود جلسہ گاہ پہنچے اور پولیس منہ تکتے اور ہاتھ ملتے رہ گئی۔

یہ آغا شورش کاشمیری اور احرار راہنماؤں یا مولانا ظفر علی اور انگریز دشمن راہنماؤں کا طریق کار تھا جو انہوں نے فرنگی پولیس کے اسی طریق کو شکست وریخت کے عمل سے دوچار کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف مقامات پر مولانا حق نواز شہید اور پولیس کے درمیان مقابلوں کے دلچسپ واقعات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔ مولانا حق نواز کی بہادری جرأت اور روشن کردار کی عظیم الشان جھلکیاں ہونے کے ساتھ پولیس کی جہالت خیرہ چشمی اور بزدلی کی بھی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

# چیچہ وطنی میں پولیس مقابلہ

چیچہ وطنی میں مولانا حق نواز کے جلسہ کا اعلان ہوا۔ پولیس کو اور ضلعی انتظامیہ کو اطلاع ہوئی تو ڈپٹی کمشنر نے آپ کا ساہیوال کی حدود میں داخلہ بند کردیا۔ مگر اس کی اطلاع مولانا حق نواز کو نہ کی گئی۔ جو قانونی اعتبار سے ضروری تھی۔ مولانا حق نواز تک داخلہ بندی کی اطلاع نہیں پہنچائی گئی تھی۔ اس لئے مولانا حق نواز اپنے رفقاً کے ہمراہ چیچہ وطنی کے لئے روانہ ہوگئے۔ جب مولانا حق نواز چیچہ وطنی کے قریب راوی پل پر پہنچے تو پولیس نے زبردست فورس کے ساتھ ناکہ بندی کررکھی تھی۔ جونہی مولانا کی گاڑی پہنچی تو پولیس افسر نے آگے بڑھ کر سوال کیا کہ آپ میں مولانا حق نواز

کون ہیں؟

مولانا حق نواز نے پولیس افسر کو بتایا کہ حق نواز میرا نام ہے۔ پولیس افسر نے بتایا کہ آپ چیچہ وطنی نہیں جاسکتے۔ آپ کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

مولانا حق نواز نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ لائیے مجھے آرڈر کے کاغذات دکھلایئے اور ایک دستخط شدہ کاپی آپ لے لیں اور جو کاپی مجھے دینی ہے وہ مجھے دے دی جائے۔ پولیس افسر نے کہا کہ میرے پاس تو ایک ہی کاپی ہے۔ آپ اس پر دستخط کر دیں۔

جو کاپی آپ کو دینی ہے۔ وہ میرے پاس نہیں ہے۔ وہ کسی وقت آپ کو بھیج دی جائے گی۔

اس پر مولانا نے فرمایا کہ آپ خود قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ کیونکہ قانون یہ ہے کہ آرڈر کی ایک کاپی دستخط کرا کے پولیس لے جاتی ہے اور ایک کاپی اس متعلقہ شخص کو دے دی جاتی ہے۔ آپ اپنی کاپی تو لے آئے اور میری کاپی دینے کے لئے لائے ہی نہیں۔ جائیے جب تک آپ میری کاپی نہیں لائے۔ میں بھی دستخط نہیں کرتا۔ یہیں سے وہ کشیدگی پیدا ہوگئی جو حالات کو خراب کرتی ہے۔ مگر اس کا ذمہ دار کون ہے اس کا ذمہ دار وہ تھانیدار ہے۔ جو غیر قانونی قدم اٹھاتے ہوئے کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا اور بلا تکلف اس خلاف قانون رویئے کو جاری رکھنے پر بضد ہو جاتا ہے جو پولیس کا مشہور وطیرہ ہے۔

مولانا حق نواز تھانیدار کے اس غیر قانونی رویہ اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے واپس آجاتے ہیں۔ مگر پولیس کے اس غیر اخلاقی رویہ نے مولانا کے دل و دماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا کہ جب قانون نافذ کرنے والے ادارے ہی قانون کی دھجیاں بکھیرنے پر اتر آئیں تو عوام بے چارے کیا کر سکتے ہیں۔

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

مولانا راوی سے دو میل کمالیہ کی جانب سفر کر کے رک جاتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ ہر چہ بادا آج چیچہ وطنی میں پولیس کے اس غیر اخلاقی غیر قانونی رویہ کے خلاف ضرور احتجاج کرنا ہے۔ چنانچہ آپ جنگل میں ہی ایک ساتھی کے ہمراہ ٹھہر جاتے ہیں اور دوسرے رفیق کو چیچہ وطنی منتظمین

جلسہ کو پیغام بھیجتے ہیں کہ آپ دو آدمی سکوٹر لے کر میرے پاس پہنچ جائیں اور جلسہ جاری رکھا جائے میں انشاءاللہ کسی نہ کسی طرح آپ کے پاس جلسہ میں پہنچ جاؤں گا۔

چنانچہ آپ کے رفیق سفر نے چیچہ وطنی کے منتظمین جلسہ کو اطلاع کر دی اور وہ سکوٹر لے کر مولانا کے پاس پہنچ گئے۔

مولانا حق نواز راستہ بدل کر کسی ایسے مقام سے جہاں دریائے راوی کو کشتیوں کے ذریعہ عبور کیا جاتا تھا۔ دریا عبور کر کے مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے اور پولیس کو خبر تک نہ ہونے دی۔ پولیس کو اس وقت خبر ہوئی جب مولانا حق نواز نے تقریر شروع کر دی اور عوام نے پر زور نعروں سے مولانا حق نواز کا سٹیج پر استقبال کیا۔ پولیس کے تمام محاصرے۔ تمام ہتھکنڈے۔ تمام غیر قانونی حربے ناکام ہو گئے۔ اور پاسبان ناموس صحابہ اپنا پیغام سنی بھائیوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔ بہادر پولیس نے اپنی نااہلی۔ ناعاقبت اندیشی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے مولانا حق نواز کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں پریشان کرنا شروع کر دیا مگر جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔ پولیس ہار گئی اور مولانا حق نواز جیت گئے۔

# احمد پور شرقیہ کا دلچسپ واقعہ

احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں مولانا حق نواز کا داخلہ بند کر دیا گیا۔ پولیس نے وہی احمقانہ رویہ اپنایا کہ مختلف راستوں کی ناکہ بندی کر کے مولانا حق نواز کا راستہ روک لیا۔ مگر مولانا حق نواز ایک دلچسپ انداز سے اپنا لباس تبدیل کر کے کسی جلسہ میں جانے والے سامع کے ساتھ ہو کر جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ اور پولیس کو خبر تک نہ ہو سکی۔ مولانا حق نواز جلسہ گاہ پہنچ کر عجیب انداز میں اسٹیج پر نمودار ہو گئے۔

آپ نے جونہی تقریر شروع کی تو مجمع سے آوازیں آنا شروع ہو گئیں کہ طلاق ہو گئی۔ طلاق ہو گئی۔ مولانا نے تقریر روک کر مجمع سے پوچھا؟ کہ یہ طلاق ہو گئی کے نعرے کیوں لگ رہے ہیں۔ اس پر سامعین نے بتایا کہ احمد پور کا ایک پیشہ ور مولوی اپنی تقریر میں کہتا تھا کہ مولانا حق نواز احمد پور کے جلسہ میں تقریر نہیں کر سکتا۔ اگر وہ یہاں آ کر تقریر کر دیں تو میری بیوی کو طلاق۔ یہ تقریر عوام

کے ذہن میں تھی اس لئے عوام نے کہنا شروع کر دیا کہ مولوی صاحب کی بیوی کو طلاق ہو گئی۔

اب نہیں معلوم کہ مولوی صاحب نے تجدید نکاح کی یا نہیں کی۔ مگر اس حاسد ملاں کا خانہ خراب ہو گیا۔

## حاسد ملاّں ایک مصیبت

ایسے لگتا ہے کہ جب بھی کوئی مجاہد۔ جرأت مند شخص اخلاص سے دین کی خدمت کے لئے میدان میں اترتا ہے اور اس کی جرأت اور دین میں اخلاص وللّٰہیت کی وجہ سے لوگ پروانہ وار اس کے گرد جمع ہوتے ہیں تو پیشہ ور مولویوں کی رگ رقابت اور حسد وبغض کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ وہ بے چارے اگر حسد کی آپ میں اپنے مدرسہ۔ مسجد اور تدریس کے ماحول تک جلتے بھنتے رہیں تو چلو ایک دائرے تک ان کی آتش حسد دیکھی جائے گی۔ مگر ان کا اسٹیج پر آ کر اس قسم کی تقریریں کرنا۔ ایسی غلیظ اور مذموم حرکتیں کرنا شرافت کے نام پر بدنما داغ بن جاتی ہیں۔ مجھے خود اپنے متعلق ایسے بے شمار واقعات کا علم ہے جو حاسد واعظوں اور پیشہ ور مقررین اور نام نہاد مذہبی راہنماؤں نے گھڑ کر صرف اپنی آتش حسد کی وجہ سے عوام وخواص میں پھیلائے اور اس سے اپنی آگ میں جلتی ہوئی گندی ذہنیت کو بظاہر سکون بخشا اور ابدی طور پر اپنے لئے جہنم کا سامان جمع کیا اور میری بخشش اور مغفرت کا سامان پیدا کیا حاسدین کا یہ مکروہ طبقہ جو خود تو دین کا کام کرتا نہیں اور دوسروں کو کام کرتے دیکھ نہیں سکتا وہ جو کام قادیانی رافضی اور دوسرے اسلام دشمن طبقے نہیں سرانجام دے سکتے بڑی خوشی سے وہ سرانجام دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مولانا حق نواز شہید جہاں قادیانیوں شرک۔ بدعت پسند اور رافضیوں کے ظلم وستم کا شکار تھے۔ وہیں پر اپنے حلقہ کے پیشہ ور ضمیر فروش اور قرآن فروش مولویوں اور واعظوں کے حسد کا بھی شکار رہے۔

کچھ خطیب العصر کہلانے والے پیشہ ور راہب تو مستقل طور پر مولانا حق نواز کی توہین کرنا اور ہر جلسہ میں مولانا حق نواز کے مشن کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ حالانکہ ان نام نہاد واعظوں کو یہ کرتے اور کہتے ہوئے شرم کرنا چاہئیے تھی اور ان کو معلوم ہونا چاہئیے تھا کہ جن اصحاب رسول کا نام لے کر آپ نے توندیں بڑھائیں۔ پیٹ کی آگ بجھائی کوٹھیاں بنائیں اور

ٹرانسپورٹ چلائی اور لاکھوں روپے کے بینک اکاؤنٹ کھولے اور اندرون ملک و بیرون ملک صحابہ کے نام پر چندے جمع کیے لوگوں کی جیبیں کاٹیں۔ مولانا حق نواز شہید اپنی مختصر عمر انہی صحابہ پر قربان کر کے قربانی اور ایثار کے روشن مینار قائم کر گئے اور کبھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذات کو تجارت کا ذریعہ نہیں بنایا۔ مجھے نہایت ہی افسوس ہے کہ قوم نے بھی ان پیشہ ور راہبوں کا نوٹس نہیں لیا۔ بلکہ سونے اور پیتل کو ایک ہی ترازو سے تولا قوم کو بھی انصاف کرنا چاہیے اور گندی مچھلیوں کو تالاب سے نکال باہر کرنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دن تنگ ہو کر مولانا حق نواز شہیدؒ نے راولپنڈی ٹرنک بازار کے ہزاروں کے اجتماع میں اس پیشہ ور طوطا چشم بہروپے خطیب العصر کو للکارتے ہوئے کہا کہ اپنی ان حاسدانہ بزدلانہ مذموم سازشوں اور حرکتوں کو چھوڑ دو۔ ورنہ میں تمہارے یورپ کے غلیظ سفروں کا بھانڈا چورا ہے میں پھوڑ دوں گا۔ تب جا کر وہ حسد کی جلی بھنی غلیظ زبان چپ ہوئی۔

## یا اسفٰی

اس قسم کے بیدین پیشہ ور واعظ تھے۔ جو ہر وقت مولانا حق نواز کے خلاف مکروہ پراپیگنڈہ میں مصروف رہتے۔ مگر

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف کندریشش سوزد

احمد پور شرقیہ کا پیشہ ور راہب کوئی اسی صنف کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر واقعات نے ثابت کر دیا کہ مولانا حق نواز شہید پاسبان ناموس صحابہؓ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت و عظمت کا وہ مقام رفیع عطا فرمایا کہ حسد کے مارے معاندین کے پاس جلنے اور مرنے کے سوا کوئی طریق زندگی باقی نہ رہا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آتش حسد میں جلتے مرتے رہے۔

## قل موتوا بغیضکم

علمائے کرام اور ہم عصر علماءؒ کو بھی ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لئے اسی نوعیت کے رجال پیدا کیے ہیں۔ نظام فطرت اسی طرح چلتا آیا ہے کہ

ہر کسے راہبر کارے ساختند

☆ کوئی معلم ہے کوئی مقرر

☆ کوئی خطیب ہے تو کوئی مدرس

☆ کوئی قاری ہے تو کوئی حافظ

☆ کوئی مجاہد ہے تو کوئی غازی

☆ کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی طبیب

☆ کوئی سرجن ہے تو کوئی نبض شناس

حکومت کے تمام محکموں کا جائزہ لیا جائے تو مختلف ڈیپارٹمنٹ نظر آئیں گے۔

سکولز۔ کالجز۔ تجارت بلکہ پوری کائنات کا نظام مختلف شعبہ ہائے زندگی پر مشتمل ہے۔ اور ہر شعبے کا انچارج اور چیف الگ الگ ہے۔ ان پر کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ ایک ڈاکٹر صرف آنکھوں کا معائنہ کرتا ہے۔ آنکھوں کو چیرتا پھاڑتا بھی ہے اس کو کسی نے کبھی قابل گردن زنی قرار نہیں دیا کہ ہا ہا دیکھو بھائی یہ تم نے آنکھوں کو چیرنا پھاڑنا کیوں شروع کر دیا ہے۔ کیا آپ مریض کو ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے محروم کر دینا چاہتے ہیں۔ وہاں سب خاموش رہتے ہیں اور سب مل کر اس ڈاکٹر کی تعریف کرتے ہیں کہ ماشاءاللہ بہت اچھا ڈاکٹر ہے۔ بہت اچھا اپریشن کرتا ہے۔

اسی طرح علماءؔ میں بھی ایک طبقہ لا علاج مریضوں کے اپریشن کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ مولانا حق نواز بھی انہی سرجن علماءؔ میں شامل تھے۔ جو رفض کے مریض کا علاج کر کے اسے محبین صحابہ کے شفاءؔ یاب افراد میں شامل کرنا چاہتے تھے اس آسان سی بات کو کیوں نہیں سمجھا جاتا۔ اور اس پر علمائے حق اور مجاہد فی سبیل اللہ مقررین پر کیوں زبان طعن دراز کی جاتی ہے۔ حالانکہ جہاں اصحاب رسول کی صفت رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ بیان کی گئی ہے وہیں پر اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کی صفت بھی انہی قدوسی صفات اصحاب رسول ہی کی بیان کی گئی جو ان کی پاکیزہ اور عنداللہ مقبول صفت کی غمازی کرتی ہے۔

## پولیس بغیر وضو جماعت میں کھڑی ہوگئی

ترنڈہ محمد پناہ کے قریب ایک بستی میں جلسہ تھا۔ مولانا حق نواز صاحب کا داخلہ بند کر دیا گیا وہ اپنے طے شدہ منصوبہ کے مطابق جلسہ میں شریک ہوگئے اور عوام کو خطاب فرمایا مگر پولیس کو جلسہ کے اختتام پر معلوم ہوا کہ مولانا حق نواز تو کسی دوسرے راستے اس بستی میں پہنچ گئے ہیں۔ نہ صرف بستی میں پہنچ گئے ہیں بلکہ وہاں پر مولانا نے تقریر بھی کر لی ہے۔ دن کو جلسہ تھا جلسہ ختم ہو چکا تھا اور عوام عصر کی نماز کے لئے کھڑے ہو چکے تھے۔ پولیس نے معلوم کیا ہوگا تو کسی نے بتایا کہ مولانا حق نواز جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔ پولیس والوں نے بھی لوگوں کے ساتھ ہی نیت باندھ لی۔ مولانا حق نواز کسی مکان میں وضو کر رہے تھے۔ انہیں بتایا گیا کہ پولیس پہنچ چکی ہے اور انہوں نے بھی جماعت کے ساتھ نیت باندھ دی ہے آپ کوئی تدبیر کر لیں تاکہ آپ کو گرفتار نہ کیا جا سکے۔

مولانا نے اپنے رفقاء کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر چند بچوں سے کہا کہ آپ اس گاڑی کے پیچھے حق نواز زندہ باد کے نعرے لگائیں اور ڈرائیور سے کہا کہ آپ تیزی سے گاڑی لے جائیں۔ جونہی ساتھی گاڑی میں سوار ہوئے۔ چند نوجوانوں نے جیوے جیوے حق نواز کے نعرے لگانے شروع کر دیئے اور ڈرائیور نے گاڑی چلانا شروع کر دیا۔ پولیس نے نماز میں ہی یہ سمجھا کہ مولانا حق نواز تو نماز میں تھے ہی نہیں وہ گاڑی میں سوار ہو کر روانہ ہو گئے ہیں۔ تو پولیس والوں نے نماز توڑ کر اپنی گاڑی مولانا کی گاڑی کے تعاقب میں لگا دی۔ وائرلیس کے ذریعے آگے اطلاع بھی کر دی کہ مولانا حق نواز کو گرفتار کر لیا جائے وہ اس طرح ہمارے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ پولیس نے آگے ناکہ بندی کر لی اور مولانا کی گاڑی کو روک لیا۔

گاڑی روک کر پولیس نے کہا کہ مولانا حق نواز صاحب تشریف لے آئیں۔ ہم انہیں گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ گاڑی میں مولانا کے رفقاً باہر آگئے اور پولیس کو بتایا کہ ہم میں کوئی بھی حق نواز نہیں ہے۔ بلکہ مولانا تو جلسہ کے بعد تقریر کر کے کسی اور سواری کے ذریعہ آپ کے ضلع سے باہر جا چکے ہیں۔ جس پر پولیس اپنا سا منہ لے کر رہ گئی اور شرمندگی سے پسینہ پسینہ ہو گئے۔

## شجاع آباد کا دلچسپ واقعہ

شجاع آباد ضلع ملتان میں سپاہ صحابہ کا جلسہ تھا۔ پولیس نے بھی ملتان سے آنے والے ہر راستہ

پر مضبوط نا کہ بندی کر رکھی تھی مولانا حق نواز شجاع آباد سے کچھ دور فاصلے پر گاڑی سے اتر گئے۔ گاڑی بھجوادی گئی اور خود ایک رہبر کے ساتھ دیہاتی لباس پہن کر پیچ در پیچ راستوں سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ بہادر پولیس کو کانوں کان خبر نہ ہوسکی۔ اس وقت معلوم ہوا جب مولانا حق نواز تقریر کے لئے کھڑے ہوگئے اور عوام نے زبردست استقبالیہ نعروں سے مولانا کا استقبال کیا۔ تقریر کے بعد جو صورت حال سامنے آئی وہ نہایت دلچسپ ہے۔ پولیس چاہتی تھی کہ مولانا جونہی مسجد کے دروازے کے باہر آئیں گے تو انہیں گرفتار کرلیا جائے گا۔ مگر کارکنوں نے مسجد کے عقب سے چارپائی رسیوں سے باندھ کر ایک کارکن کے گھر اتار دیا۔ مگر دلچسپ صورت یوں پیدا ہوگئی کہ جس گھر میں مولانا اترے وہ اس کارکن کا گھر نہیں تھا۔ جس میں مولانا اترنا چاہتے تھے۔ گھر والوں نے جب مولانا کو اچانک گھر میں دیکھا تو وہ گھبرا گئے اور کسی حادثے کے سے حالات پیدا ہوگئے۔ مگر مولانا اس صورتحال کو سمجھ گئے اور فوراً اشارے سے ان کو کہا کہ آپ خاموش رہیں۔

میں مولوی حق نواز ہوں۔ میرے پیچھے پولیس ہے اور میں صرف چند منٹ آپ کے پاس رہوں گا اور چلا جاؤں گا۔ آپ میرے بہن بھائی ہیں اور میں آپ کا مہمان ہوں۔

حق نواز............ اپنے بیگانے کی پہچان بن چکا تھا۔ سنی آپ کا فدائی تھا۔ گھر والے اس پریشانی میں مولانا حق نواز کو درمیان میں پا کر خاموش ہوگئے۔ مولانا نے انہی کے ذریعے منتظمین کو اس واقعہ کی خبر کرائی تو اہل خانہ نے مولانا کو پہچاننے اور جاننے کے بعد آپ کا بہت ہی اعزاز کیا اور رات کا کھانہ اور قیام پھر اصرار کے ساتھ وہیں رکھا۔ اس طرح شجاع آباد میں پولیس کی تمام چیرہ دستیاں ناکام و نامراد ہوگئیں۔

لوگ مدتوں مولانا حق نواز کی ان فتوحات کو یاد کرتے رہیں گے۔

## ڈیرہ اسماعیل خاں کا عجیب واقعہ

ڈیرہ اسماعیل خاں اہل سنت کا عظیم مرکزی شہر ہے وہاں کے سنی نوجوانوں نے نہایت محبت و اخلاص سے مولانا حق نواز کو اپنے ہاں خطاب کی دعوت دی۔ پولیس نے داخلہ بند کردیا۔ اور مولانا حق نواز سے تعمیل کرانے کے لئے دریائے سندھ کے پل پر ناکہ بندی کرلی تا کہ مولانا حق نواز شہر

میں داخل نہ ہوسکیں۔ مولانا حق نواز بھی اب بیسیوں پولیس مقابلوں کے بعد مستعد ہو چکے تھے۔ پولیس اپنی پوری تیاری کے بعد مولانا حق نواز سے تعمیل کرانے میں ناکام رہتی تھی۔ مولانا کے استقبال کے لئے لوگ دریائے سندھ کے پل پر پہنچے ہوئے تھے۔ مولانا نے یونہی پولیس کو دیکھا اپنی گاڑی پر ساتھیوں کو کہا کہ آپ لوگ بیٹھے رہیں اور خود ٹوپی اتار کر جلوس میں شریک ہوکر نعرے لگانے والوں میں شریک ہوگئے۔

کہ جیوے جیوے حق نواز

مولانا حق نواز زندہ باد

اس طرح پل عبور کر کے پولیس کے ہاتھوں سے نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ پولیس اپنی مورچہ بندی کے باوجود ناکام ہوگئی اور مولانا حق نواز رات کو جلسہ عام سے خطاب کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

## مظفر گڑھ

ضلع مظفر گڑھ انجمن سپاہ صحابہ کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ وہاں کے نوجوانوں نے کئی بار مولانا حق نواز کو تقریر کی دعوت دی مگر ہر بار ڈپٹی کمشنر مولانا کے داخلہ پر پابندی لگا کر مولانا کی تقریر کو ناممکن بنا دیتا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کی مسلسل تنگ نظری دین دشمنی سے کارکن اور مولانا حق نواز خود پریشان تھے اور چاہتے تھے کہ سنی عوام تک مولانا کی آواز کو ضرور پہنچایا جائے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ نے فیصلہ کیا کہ اس دفعہ جونہی مولانا کی داخلہ بندی کی میعاد ختم ہوئی تو اللہ تعالٰی کی نصرت سے مولانا حق نواز کی لازماً تقریر کرانی ہے۔ چنانچہ جلسہ کا وقت طے ہوگیا اور اشتہارات تقسیم ہوگئے اور مولانا کو لانے کا منصوبہ اور شہر میں داخلے کی تدبیر اور جلسہ گاہ پہنچنے کا طریقہ طے کرلیا گیا۔ پروگرام کے مطابق مولانا حق نواز کو ملتان روڈ پر شہر کے قریب ایک بستی میں لا کر ٹھہرایا گیا۔ ابھی دوسرے پروگرام کا مرحلہ وار طے کرنا تھا کہ پولیس کو بستی میں مولانا کے قیام کا علم ہوگیا۔ پولیس نے اپنی منصوبہ بندی سے مولانا کی قیام گاہ کا محاصرہ کرلیا اور یقین ہوگیا کہ مولانا اب کسی طرح بھی نہیں نکل سکتے۔ مگر پولیس جب مکان میں داخل ہوئی تو مولانا کے دیگر

رفقاً تو موجود تھے۔ مگر مولانا حق نواز غائب تھے۔ معلوم ہوا کہ مولانا پولیس کی آمد کی اطلاع ملتے ہی تنہا ایک باغ میں چلے گئے تھے۔ اور پولیس ایک دوسرے کا منہ دیکھتی رہی۔ اس طرح پولیس رات گئے تک پورے شہر میں عوام اور کارکنوں سے آنکھ مچولی کھیلتی رہی۔ مگر مولانا بچتے بچاتے جلسہ میں پہنچ گئے اور پھر رات لاکھوں کے اجتماع میں بے مثال خطاب فرمایا۔ بعد میں پرچہ درج کر کے پولیس مگرمچھ کے آنسو روتی رہی۔ مگر بروقت کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہو سکی۔

## جھاوریاں ضلع سرگودھا

جھاوریاں ضلع سرگودھا۔ گوجرانوالہ شہر۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مختلف شہروں میں ایسے ہی بے شمار واقعات پیش آئے جن کی وجہ سے مولانا حق نواز اور حکومت میں بھی خاصی کشیدگی پیدا ہو گئی۔ حکومت کے لئے یہ واقعات اس لئے شدید ناراضگی کا باعث تھے کہ وہ سمجھتی تھی کہ اس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اور مولانا حق نواز یہ سمجھتے تھے کہ حکومت شیعہ کو خوش کرنے کے لئے اس قسم کے واقعات اور حالات کو پیدا کر رہی ہے۔ اس میں قصوروار حکومت ہے۔ مولانا نہیں ہیں۔

## قصور کس کا؟

پولیس افسر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان اپنا غیر دانشمندانہ رویہ چھپانے کے لئے اور شیعہ وڈیروں کی دوستی نبھانے کے لئے اعلیٰ حکام کو جھوٹی اور من گھڑت کہانیاں اور سٹوری سنا کر کاغذات کا پیٹ بھرتے رہے اور یوں ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھنے والے افسر عوام کا سرمایہ خرچ کر کے عوام پر لاٹھیاں برساتے رہے اور ہر مقام پر اپنی کوتاہ اندیشی تنگ نظری کو چھپانے کے لئے سو فیصد جھوٹا رویہ پہنچاتے رہے۔

اگر ذرہ برابر دیانتداری اور بردباری سے کام لیا جاتا اور ڈاکوؤں اور چوروں کی طرح ناکہ بندی کر کے ایک ممتاز عالم دین کا راستہ نہ روکا جاتا تو حالات کی خرابی کا کوئی واقعہ پیش آ ہی نہیں سکتا تھا۔

## سانحہ لیّہ

لیّہ پاکستان کا مشہور شہر ہے۔ وہاں پر اہل سنت نہایت بہادر اور سنی کاز سے نہایت مخلص اور جذبہ اخلاص وایثار کا بے مثال مرقع ہیں۔ سنی اور دینی تحریکوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ دوسرے ملکوں کی طرح وہاں بھی سنی کاز کے فروغ کے لئے مولانا حق نواز کی تقریر کا پروگرام بنایا گیا۔ جمن شاہ لیہ کے قریب ایک چھوٹا سا ریلوے سٹیشن ہے۔ مولانا کو ایک دینی مدرسہ کے سالانہ جلسہ کے لئے مدعو کیا گیا۔ مولانا حق نواز کی آمد کا سن کر انتظامیہ بھی مستعد ہوگئی۔ اور وہ تدبیر جوان کے بس میں تھی۔ اختیار کر لی گئی۔ مگر مولانا حق نواز ان تمام پابندیوں کے باوجود پہنچ گئے اور جلسہ میں کامیاب تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد ایک مکان پر مولانا کو پولیس کی آنکھوں سے بچا کر ٹھہرا دیا گیا۔ مگر اس مکان کی کسی طرح مخبری ہوگئی۔ اس طرح پولیس سپیدہ صبح نمودار ہونے سے قبل مولانا حق نواز کو گرفتار کر لیا۔ اس طرح مولانا کے ساتھ ان کی گرفتاری پر احتجاج کرنے پر سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو بھی گرفتار کر لیا۔ جن میں مولانا عبدالصمد اور قاری منور شامل تھے۔ مولانا کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقے میں پھیل گئی اور رفتہ رفتہ پورے ملک میں پھیل گئی۔

## میری تقریر

دوسرے دن جمن شاہ مجھے تقریر کرنا تھی۔ میں اپنے پروگرام کے مطابق جمن شاہ پہنچا مگر وہاں اداسی۔ مایوسی۔ بے چینی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ جلسہ کے منتظم اور مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد رمضان صاحب وہاں موجود تو تھے مگر ان پر ایک چلہ کشی کی سی کیفیت تھی۔ جیسے ابھی کسی خفیہ مقام سے چلہ کاٹ کر آئے ہوں۔ عوام تسبیح کے دانوں کی طرح بکھرے پڑے تھے۔

مسجد کا لاؤڈ سپیکر پولیس گرفتار کر چکی تھی اور وہاں پر ہو کا عالم طاری تھا۔ پولیس کا حکم تھا کہ صاحب نے حکم دیا ہے۔ اب جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ مسجد میں بھی کوئی مقرر تقریر نہ کرنے پائے جو بھی تقریر کرے اسے گرفتار کر لیا جائے بازار میں پولیس دھرنا مار کر بیٹھی تھی۔ لوگ پولیس کی پرواہ کئے بغیر مسجد میں آتے جاتے تو تھے مگر ان حالات میں جلسہ شروع کرانے لے لئے کوئی تیار نہیں

تھا۔ ان حالات میں جمن شاہ مسجد اور مدرسہ میں پہنچ گیا۔ احمد بخش چشتی نعت خوان میرے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ منتظمین جلسہ سے کہا جائے کہ جلسہ شروع کیا جائے تاکہ میں ظہر کے پہلے اجلاس میں تقریر کرسکوں کیونکہ آگے بھی سفر کرنا تھا۔ مگر میرے اور چشتی صاحب کے اصرار کے باوجود جلسہ نہ شروع ہوا اور نہ ہونا تھا۔ یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوگئی۔ ظہر کے بعد عوام کا تو خاصا رش تھا مگر منتظمین جلسہ تقریر کرانے کے موڈ میں نہیں تھے۔ کیونکہ پولیس نے سپاہ صحابہؓ اور جمن شاہ مدرسہ کے کافی طلباء حراست میں لے لئے تھے۔ اس سے ایک خوف وہراس کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ حالات میں جب زیادہ ہی سنگینی اور مایوسی دیکھی گئی تو میں نے چشتی صاحب سے کہا آپ مسجد میں اعلان کریں کہ سب لوگ جلسہ گاہ میں جمع ہوجائیں۔ جو صحن مسجد میں ہی تھا تاکہ جلسہ کی کاروائی شروع کی جاسکے۔ اور میری تقریر کا اعلان کردیں۔ چشتی صاحب نے اعلان کیا تو تمام مجمع جمع ہوگیا۔

اس طرح جلسہ شروع ہونے کے امکانات پیدا ہوگئے۔ چشتی کو میں نے کہا آپ خود ہی تلاوت شروع کردیں اور خود ہی نعت پڑھ کر میری تقریر کا اعلان کردیں۔ چنانچہ چشتی صاحب نے ہمت کی۔ جس کی توقع نہیں تھی۔ اس کی تلاوت اور نعت کے بعد میں نے تقریر شروع کردی۔ جس میں ان تمام ترکشیدہ حالات کی ذمہ داری موجودہ انتظامیہ پر ڈالتے ہوئے ڈپٹی کمشنر اور انتظامیہ کو چیلنج کیا آؤ میری تقریر بند کرکے دکھاؤ تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ کس طرح بہادر لوگ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ میری اس تقریر میں اصحاب رسول کی عظمت کے ساتھ ساتھ موجودہ ضلع انتظامیہ کی ناعاقبت اندیشی اور فرعونیت کے خلاف تھی۔ جس سے عوام کے حوصلے بڑھے اور غالباً انتظامیہ کو بھی اپنی حماقتوں کا احساس ہوا ہوگا کہ پولیس جو باہر ڈیرے جمائے بیٹھی تھی وہ سٹینڈ اپ تو ضرور ہوگئی مگر اسے مسجد میں داخل ہونے اور میری تقریر روکنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ میں نے تقریر گھنٹہ سوا گھنٹہ کی مگر انتظامیہ یا پولیس کا کوئی آدمی میرے قریب نہیں آیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اہل سنت میں رات کی پائی جانے والی مایوسی ختم ہوگئی اور ہم سب لوگ بغیر کچھ کھائے پیئے۔ بغیر منتظمین جلسہ کی زیارت سے مشرف ہوئے خود ہی ایک کامیاب

جلسہ کر کے واپس آ گئے۔ غالباً میرے بعد جلسہ ختم کر دیا گیا اور عوام گھروں کو چلے گئے۔ مولانا حق نواز ملتان جیل میں قید کر دیئے گئے۔

# مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے تحریک

مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے پورے ملک میں احتجاجی جلسے اور احتجاجی مظاہرے ہوئے مگر حکومت نے اس احتجاج پر کوئی توجہ نہ دی اور تمام احتجاجی جلسے۔ جلوس حکومت کے خلاف صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ اہل سنت میں بے حد بے چینی تھی۔ سنی نوجوان بہت ہی مضطرب تھا مگر حکومت اپنی ضلعی انتظامیہ پر مکمل اعتماد کئے بیٹھی تھی اور مولانا حق نواز کے لئے ان کے دل میں ذرہ برابر نرم گوشہ نہیں تھا۔

مولانا حق نواز کی گرفتاری کا سب سے زیادہ دکھ اور صدمہ انجمن سپاہ صحابہ کو تھا۔ پورے ملک میں زبردست احتجاج ہو رہا تھا۔ لوگ اضطرابی کیفیت میں مبتلا تھے۔ نوجوانوں کا جوش و خروش قابل رشک تھا۔

جیوے جیوے حق نواز

اور

حق نواز زندہ باد

کی صداؤں اور نعروں سے پورا ملک گونج رہا تھا۔ حکومت صرف ضلع انتظامیہ کی رپورٹوں سے مطمئن اس کو سب اچھا کا خوش کن اور افیون آمیز جملہ سنا کر خواب غفلت میں مبتلا کر دیا تھا۔

سپاہ صحابہؓ کی مرکزی قیادت نے ان حالات کے پیش نظر ایک تاریخ ساز مظاہرے کا فیصلہ کیا جو جھنگ سے شروع ہو گا اور ایک عظیم قافلے اور جلوس کی شکل میں لیہ پہنچ کر احتجاجی جلسہ پر اختتام پذیر ہو گا۔

چنانچہ جھنگ مسجد پپلا نوالی میں انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کا مرکزی اجلاس شیخ حاکم صاحب کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ جس میں انجمن کے تمام مرکزی رہنما اور کارکن شریک ہوئے۔ جس میں مولانا حق نواز کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ایک تاریخ ساز مظاہرہ کرنے

کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کی تفصیلات انجمن کے رہنما اور اس وقت مولانا حق نواز کے قائم مقام سرپرست کی زبانی مجلہ اصحاب رسول میں تفصیل کے ساتھ اس طرح بیان کیے گئے ہیں۔

# لیہ اور جھنگ میں انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے کارکنوں پر پولیس تشدد کی کہانی

## ۱۹ جون جمعۃ المبارک کے واقعات

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی قائم مقام سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی بلاجواز نظر بندی اور ان سے ملاقات پر پابندی کے باعث فوری طور پر انجمن کے مرکزی دفتر جامع مسجد پپلانوالی جھنگ صدر میں ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ لیہ کے ڈی سی کی بلاجواز اشتعال انگیزی اور مولانا حق نواز کے ہمراہ لیہ انجمن کے ۱۵ علماء اور کارکنوں کی نظر بندی کے خلاف پرامن احتجاج کیا جائے۔ اس احتجاج کے لئے اشتہارات کے ذریعے پنجاب بھر کے انجمن کے تمام کارکنوں کو لیہ جانے کا حکم دیا گیا۔

پروگرام کے مطابق ۱۹۔ جون کو جھنگ۔ فیصل آباد۔ لاہور کے کارکن صبح سات بجے مرکزی دفتر جھنگ میں جمع ہوئے۔ ایک طویل جلوس جس میں ۲۰ بسیں ۵۶ ویگنیں اور چھ کاریں شامل تھیں۔ صبح سات بجے جھنگ سے روانہ ہوا۔ جھنگ سے ۴۸ میل دور گڑھ موڑ تک فاصلے میں اضافہ ہوتا رہا۔ انجمن کے تمام کارکن مولانا حق نواز جھنگوی کی رہائی اور ڈی سی لیہ کی اشتعال انگیزی کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ میں نے انجمن سپاہ صحابہؓ کے قائم مقام سرپرست ہونے کی حیثیت سے گڑھ موڑ لیہ روڈ پر جلوس کے شرکاء میں تمام شاخوں کے امراء اور نگرانوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ ان سے پرامن احتجاج اور لیہ میں جلسہ کے علاوہ کسی قسم کی اشتعال انگیزی سے اجتناب کا عہد لیا۔ اس وقت جلوس اتنا طویل تھا کہ اس کا سر انظر نہ آتا تھا۔

ہم نے باہمی مشاورت سے تمام حلقوں کے علیٰحدہ علیٰحدہ نگران مقرر کئے۔ خلفاء راشدین۔ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی محبت سے لبریز یہ قافلہ لیہ کی جانب روانہ ہوا۔ قافلہ میں میرے علاوہ جن علماء اور قائدین نے انجمن کے اس جلوس کی قیادت کی ان میں حضرت مولانا قاری محمد

حیات تونسوی۔ حضرت مولانا غلام حسین صاحب۔ حضرت مولانا رشید احمد مدنی۔ انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مرکزی کنونیر قاری محمد ایثار القاسمی شاعر اسلام طاہر جھنگوی اور خالد جھنگوی کے علاوہ انجمن کے مرکزی صدر شیخ حاکم علی اور جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد شامل تھے۔ گڑھ مہارلیہ سے رانا مراد وغیرہ سینئر نائب صدر جھنگ شریک ہوئے۔

## لیّہ کی حدود میں داخلہ

گڑھ موڑ سے چند میل کے فاصلے پر جب ہمارا قافلہ لیہ کی حدود کے پاس پہنچا تو معلوم ہوا کہ بیریل لگا کر آگے کا راستہ بند کر دیا گیا۔ ایک سو سے زائد پولیس کی جمعیت ایک ڈی۔ ایس۔ پی اور اسسٹنٹ کمشنر چوبارہ کی معیت میں موجود تھی۔

میرے سمیت انجمن کے چار ذمہ دار حضرات سے انتظامیہ کے مذاکرات ہوئے۔ ہم نے انتظامیہ کو بار بار یقین دہانی کرائی کہ ہمارا مقصد نہ تخریب کاری نہ علاقہ کے امن کو تباہ کرنا ہے۔ ہم اپنے قائد کی نظر بندی کے خلاف پر امن احتجاج کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمارا راستہ نہ روکیں۔ انتظامیہ کے افراد نے کہا۔ ہم اوپر کی ہدایت کے منتظر ہیں۔ آپ کچھ دیر انتظار فرمائیں۔ کچھ دیر بعد یعنی تقریباً گیارہ (بارہ) بجے ہمارے کارکنوں نے آگے بڑھ کر بیریل کھول دیا۔ اس طرح پولیس کی مداخلت اور مخالفت کے باوجود تمام قافلہ لیہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ اس موقعہ پر پولیس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔

چوک نواں کوٹ روڈ پر ہمارے قافلے کو پھر روکنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ہم کسی کے روکنے سے نہ رکے اور چوک اعظم جب ہم گذر رہے تھے تو پولیس کی کئی گاڑیاں اور لیہ کی انتظامیہ کے تمام اہل کار بڑی تیزی کے ساتھ ہمارے قریب سے گذر گئے۔ ہمیں چوک اعظم ہی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ کروڑ لعل عیسن۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ رحیم یار خاں ملتان اور مظفر گڑھ کی طرف سے آنے والے تمام قافلے روک کر پولیس نے علماء اور کارکنوں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ شورکوٹ کی ایک بس کے ٹائروں میں فائر مار کر اسے ناکارہ بنا دیا گیا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ تمام قافلوں کے علماء اور اہم کارکنوں کو گرفتار کر کے دور دراز مقامات پر پہنچا دیا گیا۔

پولیس کے بلا جواز اور ڈپٹی کمشنر کی نااہلی۔ کم عقلی۔ ناعاقبت اندیشی کے باعث ایک پر امن احتجاج کو خوف وہراس اور پورے علاقہ کو سراسیمگی میں مبتلا کر دیا گیا تھا۔

تین بجے ہمارا جلوس اور قافلہ لیہ شہر میں داخل ہوا۔ ہم نے موتی مسجد کے سامنے احتجاجی جلسہ کا آغاز کیا۔ جلسہ کے دوران ہمیں معلوم ہوا کہ کبیر والہ سے نوجوانوں کے ایک قافلے کو پولیس نے کئی میل دور بسوں سے اتار دیا ہے۔ بے پناہ تشدد کے باعث کئی نوجوان زخمی ہو گئے ہیں۔ ہماری دو گاڑیاں نوجوانوں کو لانے کے لئے بھیج دی گئیں۔

جلسہ کے دوران ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایک لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا گیا کہ انتظامیہ مذاکرات اور باہمی گفت وشنید کے ذریعے آپ کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انجمن کے مرکزی جنرل سیکرٹری یوسف مجاہد کو ہم نے مذاکرات کی تفصیل طے کرنے کے لئے بھیجا۔ مولانا ایثار قاسمی بھی ان کے ساتھ تھے۔ بالآخر جلسہ کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ ٹھیک پانچ بجے مذاکرات کا آغاز ہوا۔ یہ مذاکرات مین بازار لیہ میں موتی مسجد کے سامنے ایک بیکری کی دوکان میں ہوئے۔ مذاکرات میں ڈپٹی کمشنر سرفراز الحق بیگ۔ محمد شفیع ایس پی۔ اے‘ ڈی‘ سی‘ جی اور میاں جمشید ڈی‘ ایس‘ پی ہیڈ کوارٹر شریک ہوئے۔ جبکہ ہماری طرف سے میرے علاوہ حضرت مولانا غلام حسین۔ حضرت مولانا قاری محمد حیات تونسوی۔ قاری محمد ایثار القاسمی‘ محمد یوسف مجاہد۔ اور قاری عبدالرحمن بھی شریک تھے۔

مذاکرات کے آغاز ہی سے ڈی‘ سی صاحب نے بتایا ہمارے اے‘ سی چوبارہ کو تم نے اغواء کیا ہے‘ پہلے اس مسئلہ پر بات ہو۔ ہم نے واضح کیا کہ اے‘ سی کے اغواء کے بارے میں ہمیں کسی قسم کی معلومات نہ ہیں۔ ہم نے کہا اگر واقعی ہمارے کسی کارکن نے یہ شرارت کی ہے اس کی واگذاری میں آپ سے تعاون کریں گے۔ اس اغواء کے بارے میں ہمارے کسی ذمہ دار ساتھی کو کوئی معلومات نہیں۔

مذاکرات میں طے ہوا کہ دوسرے روز یعنی ۲۰۔ جون صبح دس بجے تک مولانا حق نواز جھنگوی کو رہا کر دیا جائے گا۔ ڈی۔ سی صاحب نے مولانا کی نظر بندی کا حکم اس وقت واپس لے لیا تھا۔ لیکن

جمعہ کی وجہ سے تمام انتظامی امور طے نہ پا سکتے تھے اور پھر مولانا حق نواز بھی ملتان سنٹرل جیل میں پابند سلاسل تھے۔ اتنی جلدی ان کا باہر آنا قانونی پیچیدگیوں کے باعث ممکن نہ تھا۔ دوسرے روز کا وقت مقرر کرنے کے بعد ڈی سی صاحب نے کہا۔ اے' سی کی واپسی کے لئے ایک ڈی۔ ایس پی میاں جمشید صاحب آپ کے ساتھ جائیں گے۔ آپ اپنی مجلس شوریٰ کا اجلاس فوری بلا کر اے۔ سی کو واپسی کے سلسلے میں فیصلہ کریں ہم نے بار بار انتظامیہ پر واضح کیا کہ اے' سی کے اغواء کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہمارے کسی کارکن نے اگر یہ کام کیا ہوتا ہم ضرور آپ سے تعاون کریں گے۔ اس طرح مذاکرات کی کامیابی کے بعد ہم نے کارکنوں کو پر امن واپسی کی تلقین کی کارکنوں نے ہماری بات ماننے سے انکار کیا اور انہوں نے کہا ہم مولانا حق نواز کو لے کر ہی جائیں گے۔ ہم نے موتی مسجد میں پھر اجلاس کیا۔ کارکنوں کو مطمئن کیا۔ ان کے سامنے تمام باتیں رکھیں۔ انتہائی تاکید اور اصرار کے ساتھ کارکنوں کو راضی کیا گیا۔ مولانا غلام حسین کی دعا کے بعد تمام کارکن اپنے علاقے کی طرف روانہ ہو گئے۔ چونکہ میں اور قاری ایثار القاسمی انجمن کے باہمی مشورہ سے ڈی' ایس' پی کے ہمراہ جھنگ کی طرف روانہ ہوئے تا کہ مجلس شوریٰ طلب کریں۔ اس طرح حضرت مولانا غلام حسین۔ مولانا محمد حیات تونسوی۔ مولانا رشید احمد مدنی اور یوسف مجاہد کی قیادت میں تمام قافلہ جھنگ کی طرف روانہ ہوا۔

چونکہ بہت سارے لوگ جا چکے تھے۔ اب ان کی تعداد بمشکل تین صد رہ چکی تھی۔ قائدین اور انجمن کے کارکنوں پر چوک اعظم اور چوبارہ کے درمیان پولیس کی اندھا دھند فائرنگ سے چشم زدن میں تین ہمارے کارکن شہید ہوئے۔ ڈپٹی کمشنر نے مذاکرات کے بعد دھوکہ دہی سے ہمارے کارکنوں کو صحرا میں تنہا گولیوں کا نشانہ بنایا۔

اس موقعہ پر عینی گواہ یوسف مجاہد مرکزی سیکرٹری جنرل انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کی زبانی پولیس کی بربریت اور غنڈہ گردی کا حال سماعت فرمائیں۔

## ڈپٹی کمشنر اور ایس' پی نے کامیاب مذاکرات کے بعد

# دھوکا دہی سے ہمارے ۳ کارکنوں کو شہید اور ایک زخمی کر دیا

مذاکرات کامیاب رہے تو قائدین نے جلوس کو پرامن طور پر واپسی کا حکم دیا۔ دوران مذاکرات ڈی' سی لیہ نے بتایا کہ تمہارے لوگ ہمارا اے۔ سی اٹھا کر لے گئے ہیں۔ چونکہ مذکراتی ٹیم کو علم ہی نہ تھا کہ اے سی کو کب کہاں سے اور کس نے اٹھایا۔ لہذا مذاکراتی ٹیم نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس پر مولانا فاروقی۔ مولانا ایثار القاسمی اور میاں جمشید ڈی ایس۔ پی بمعہ پولیس جھنگ کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے چند میل پیچھے پیچھے جلوس آ رہا تھا۔ جونہی پولیس اور قائدین جلوس کی گاڑی نے چوبارہ عبور کیا تو ہدایات کے مطابق پولیس نے تھانہ چوبارہ کے قریب سڑک پر ڈرم پھینک کر سڑک بلاک کروی اور مسلح پولیس والوں نے پوزیشنیں سنبھال لیں۔

جب جلوس کا ایک حصہ جو کہ تقریباً اڑھائی تین سو کے لگ بھگ تھا اس مقام پر پہنچا تو روڈ بلاک دیکھ کر تشویش ہوئی کہ ایسا کیوں ہے؟ اسی دوران پیچھے سے پولیس کے ٹرک ڈی۔ سی لیہ اے۔ ڈی۔ سی۔ جی لیہ اور دیگر افسران کی گاڑیاں عقب سے آئیں۔ آناً فاناً پورے جلوس کو گھیرے میں لے کر بغیر کسی وارننگ کے فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ اندھا دھند کی گئی۔ جب ڈی۔ سی اور ایس' پی نے فائرنگ کی بندش کا حکم دیا تو پھر آنسو گیس اور لاٹھی چارج شروع ہوا جو کافی دیر تک جاری رہا۔

جہاں چند شہادتیں ہوئیں وہاں درجنوں لوگ زخمی ہوئے اور بقیہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

ظلم کی انتہاء یہ کہ جس جگہ گھیر کر خدام اصحاب رسول کو گولیوں سے چھلنی اور لاٹھیوں سے زخمی کیا گیا ہے ایک ریگستان ہے۔

لاٹھی چارج کے بعد کے واقعات اس سے بھی گھناؤنے اور اذیت ناک تھے کہ زخمی سڑک اور ریت پر خون میں لت پت تڑپتے اور پھڑکتے رہے۔ بہت سے بچوں اور بوڑھوں کو ٹھوکریں ماری گئیں نوجوانوں کے بازو باندھ کر پیٹا گیا۔ گالیاں دی گئیں۔ کپڑے پھاڑ دیئے گئے۔ پولیس اہل

کاران نے اصحاب رسول کا نام لے کر تبرا کیا اور کہا کہ اب لاؤ تمہارے صحابہ کہاں ہیں۔ بلاؤ اپنے صحابہ کو ان کا بھی یہی حال............

علماء کی داڑھیاں نوچی گئیں۔ زمین پر لٹا کر پیٹا گیا۔ نا قابل تحریر مغلظات دی گئیں۔ جب زخمی بچے امی امی کرتے تو کہا جاتا (او بے غیرت ماں دے پترو) تمام کارکنوں کی جیبوں سے رقوم نکال لی گئیں اور گھڑیاں اتار لی گئیں۔

ایک ایک کو اٹھا کر تلاشی کے بہانے جسم کے نازک حصوں کو اذیت دی گئی اور پھر زدوکوب کر کے ریت اور سڑک پر لٹا دیئے گئے۔ یہاں سے لوگوں کو گرفتار کر کے مختلف تھانوں میں لے جایا گیا اور زخمیوں کو غائب کر دیا گیا۔ چند لوگوں کو جو بہت ضعیف تھے چھوڑ دیا گیا۔ جو بے چارے ساری رات بھوکے پیاسے سڑک پر ہی رہے۔ کیونکہ ٹریفک مکمل طور پر بند تھی۔

مختلف تھانوں میں پھر وہی ظلم وتشدد جاری رکھا گیا۔ بھوکے پیاسے جب شدت پیاس سے پانی طلب کرتے تو پیشاب پینے پر مجبور کیا جاتا اور کہا جاتا تمہیں یہی تحفہ ملے گا۔ ایک ٹب میں لوگوں سے پیشاب کروایا جاتا اور جب زخموں سے چور شدت پیاس کے مارے دیار غیر میں پانی طلب کرتے تو کہا جاتا تازہ پینا ہے تو کسی بھی شخص کی ٹونٹی کو منہ لگا لو اور باسی پینا ہے تو ٹب میں پڑا ہے۔

ننگے پاؤں دھوپ میں کھڑا کیا جاتا۔ دھوپ میں کپڑے اتار کر لٹایا جاتا۔ رسّوں سے باندھ کر اذیت دی جاتی۔ سگریٹ جسم کو لگائے جاتے جب کوئی بے ہوش ہو جاتا تو دوسروں سے کہا جاتا اسے گھسیٹ کر آگے لاؤ۔

## شہادت ضیاءالرحمٰن ساجد

ضلع فیصل آباد کے ایک جرأت مند اور بہادر فرزند کو ہاتھ اٹھا کر اصحاب رسول پر تبرا کرنے کو کہا گیا مگر اس نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ مسلسل اصرار کے جواب میں مسلسل انکار کا عمل جاری رہا۔ حتیٰ کہ اس عاشق اصحاب رسول کو اس کے انکار کی سزا گولی مار کر دی گئی اور وہ حُب صحابہ رحمت اللہ بغض صحابہ لعنت اللہ پڑھتے ہوئے خون میں نہا گیا۔ جام شہادت نوش کر کے سنی

مطالبات میں اپنا خون تک صرف کر دیا۔

انتہائی جدوجہد اور کوشش کے بعد ضیاءُ الرحمٰن ساجد کی لاش کی تلاش شروع ہوئی۔ خطیب پاکستان مولانا ضیاءُ القاسمی کی انتھک محنت کے بعد ۲۶ جون شام پانچ بجے لیہ کے قبرستان سے ساجد شہید کی لاش نکال کر فیصل آباد رحمن آباد میں جنازہ کے بعد دفن کر دی گئی۔

## انتہائی افسوسناک بربریت اور چنگیزیت

قبر سے لاش نکالنے والے اصحاب عینی گواہ ہیں کہ ضیاءُ الرحمٰن ساجد کے قد سے قبر تنگ ہونے کی وجہ سے اس کی ٹانگوں کو مروڑ کر دو پرانی چادروں میں بغیر غسل اور بغیر جنازہ کے دفن کیا گیا تھا۔

## لیّہ میں دو اور قبریں

کبیر والہ کے محمد بخش اور عبدالحکیم کے عبدالغفور کی لاشیں تاحال اس طرح بغیر غسل بغیر جنازہ کے لیہ کے قبرستان میں دفن ہیں۔ جن کا حصول انجمن سپاہ صحابہؓ کی اولین کوشش ہے۔ آخرالذکر دونوں شہداء کی عمریں ۵۰ سال سے زائد بتائی جاتی ہیں۔

## لیّہ اور جھنگ کے حالیہ واقعات

کے بارے میں انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مطالبات۔

۱: ضلع لیہ میں پولیس کی فائرنگ سے شہید ہونے والے تین افراد کے قتل اور تقریباً سو زخمیوں کو زدوکوب کرنے کا مقدمہ فوری طور پر درج ذیل افراد پر قائم کیا جائے۔

(ا) سرفراز الحق بیگ ڈپٹی کمشنر لیہ۔ ڈی۔ آئی۔ جی ڈیرہ غازی خان۔

(ب) چوہدری محمد شفیع ایس، پی لیہ۔ کمشنر ڈیرہ غازی خان۔

(ج) انسپکٹر پولیس تھانہ چوبارہ (ایس۔ ایچ۔ او)

(د) ایس۔ ایچ۔ او تھانہ چوک اعظم۔

۲: لیہ کے سانحہ کی انکوائری کے لئے ہائیکورٹ کا ایک جج مقرر کیا جائے۔

۳: شہدائے لیہ کو لاوارث قرار دے کر لیہ کے قبرستان میں دفن شدہ لاشیں ان کے ورثا کے حوالے کی جائیں۔

۴: لیہ کے سانحہ سے متعلق ۱۰۰ سے زائد گرفتار شدگان کو جو کروڑ لعل عیسن، تھانہ چوبارہ ڈسٹرکٹ جیل ڈیرہ غازی خان، ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ، سنٹرل جیل ملتان، ڈسٹرکٹ جیل ملتان میں موجود اسیران پر تمام مقدمات ختم کر کے انہیں فوراً رہا کیا جائے۔

۵: مولانا حق نواز جھنگوی اور انکے ۱۵، ۱۶ ساتھیوں کی نظر بندی ختم کر کے ان کو فوراً رہا کیا جائے۔

۶: ضلع لیہ کے علماً اور انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر بے پناہ تشدد کرنے والے پولیس افسران اور سپاہیوں کو فوراً برطرف کر کے ظلم وتشدد کی پاداش میں ان کے خلاف مقدمات قائم کئے جائیں۔

۷: ہلاک شدگان میں ہر شخص کے وارثان کو پانچ پانچ لاکھ روپے معاوضہ ادا کیا جائے۔

۸: زخمیوں کو فی کس چالیس ہزار روپے معاوضہ ادا کیا جائے۔

## ۱۱جولائی کو تعلیم الابرار ملتان میں انجمن کا احتجاج جلسہ ہوگا علمأ کرام مقررین خطبا اور انجمن سپاہ صحابہ کی تمام شاخوں سے اپیل

مذکورہ مطالبات کے لئے ملک بھر میں اشتہارات، ہینڈ بل چاکنگ اور جلسے کئے جائیں۔ انتظامیہ لیہ کی غنڈہ گردی اور بربریت کے خلاف سخت احتجاج کیا جائے۔ علماً کی ڈاڑھیاں نوچنے، کارکنوں کو پیشاب پینے پر مجبور کرنے اور نوجوانوں کو رسوں سے باندھ کر ریت پر لٹانے اور دھوپ میں کارکنوں کو درختوں سے باندھنے کے خلاف ملک بھر میں صدائے احتجاج بلند کی جائے۔

# لیّہ کے مظاہرہ پر ایک نظر

☆ لیہ کے مظاہرہ میں تین نوجوان شہید ہوئے۔

☆ ۱۰۰ نوجوان بوڑھے بچے زخمی ہوئے۔

☆ ۱۰۰ نوجوانوں کو مختلف مقدمات میں گرفتار کیا گیا۔

☆ گرفتار ہونے والے نوجوانوں پر ۳۰۲ اور ۳۰۷ قتل اور ارادہ قتل کی دفعات لگائی گئیں۔

☆ گرفتار ہونے والے سپاہ صحابہ کے نوجوانوں پر بے پناہ تشدد کیا گیا۔ ننگا کر کے زدوکوب کیا گیا۔

☆ بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پہنا کر پٹائی کی گئی۔

☆ الٹا لٹکایا گیا اور پانی مانگنے پر انہیں پیشاب پینے کے لئے کہا گیا۔

☆ انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر اے سی کو اغوا کرنے کا الزام لگایا گیا۔

☆ پولیس نے تھانہ چوبارہ کے قریب اہل سنت کے قافلہ کو روک کر ان پر گولی چلائی۔ جس کی پاداش میں انجمن سپاہ صحابہ کے تین قیمتی کارکن جام شہادت نوش کر گئے۔

شہدائے کرام کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| ☆ ضیاء الرحمن ساجد شہیدؒ | سمن آباد ضلع فیصل آباد |
| ☆ عبدالغفار شہیدؒ | عبدالحکیم ضلع خانیوال |
| ☆ محمد بخش شہیدؒ | تحصیل کبیر والہ ضلع فیصل آباد |

☆ تینوں شہدائے کرام کو پولیس نے گڑھے کھود کر بغیر جنازہ پڑھائے رات کی تاریکی میں دفن کر دیا اور قبروں کا طول وعرض شہداء کے قد کے مطابق نہیں تھا۔

☆ شہداء کے ورثا کو بھی ان کے کفن دفن کی اطلاع نہیں دی گئی۔ بلکہ پورے پاکستان کے عوام کو لیہ میں داخل ہونے پر پوچھ کچھ اور تلاشی کی مصیبت سے دوچار کر دیا گیا۔

## ہے تم میں کوئی انصاف پسند

اگر انصاف پسند طبعیتیں ابھی ختم نہیں ہوئیں اور اپنے اندر ضمیر اور انصاف نام کی کوئی چیز مخفی رکھتی ہیں تو خدارا بتائیں کہ مولانا حق نواز کے صرف اس جرم کی پاداش میں کہ وہ اپنے ہی ملک کے ایک ضلع میں تقریر کے لئے آئے۔ انتظامیہ لیہ نے ان کو جھنگ پہنچ کر اطلاع نہ دی کہ آپ ضلع لیہ کی حدود میں داخل ہو کر کوئی تقریر نہ کریں۔

مولانا کا تشریف لانا اس قدر جرم بن گیا تھا کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے ساتھ کئی کارکن گرفتار کر لئے گئے اور اہل سنت نے اپنے حقوق مولانا کی رہائی کے لئے مظاہرہ کیا تو تین آدمی شہید کر دیئے اور ۱۰۰ آدمی گرفتار کر لئے اور ان کے خلاف قتل کے مقدمات درج کر لئے گئے۔

☆ شہداء کو گڑھے کھود کر دفن کر دیا گیا۔

☆ شہداء کے والدین اور بیوی بچوں کو خبر تک نہ کی گئی۔

☆ بے دریغ گولی چلائی گئی۔

☆ آنسو گیس اور لاٹھی گولی کا کھلم کھلا آزادانہ استعمال کیا گیا۔

یہ لیہ کی انتظامیہ کی درندگی۔ سفا کی۔ غنڈہ گردی۔ فرعونیت ظلم وتشدد اور کھلی جارحیت اور بربریت نہیں ہے تو اور کیا ہے اس کے خلاف جس قدر نفرت کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ اس کو جس قدر انسانیت سوز قرار دیا جائے کم ہے۔ اس کے خلاف جس شدومد سے احتجاج کیا جائے کم ہے۔ خدا کی دھرتی پر ظلم وتشدد فرعونیت اور یزیدیت کا کھلا مظاہرہ تھا۔ جس پر پورا ملک آتش فشاں بن گیا۔ ہر بچہ بوڑھا جوان صدائے احتجاج بن کر میدان میں اتر آیا۔ لیکن ائیر کنڈیشنڈ محلات میں بیٹھنے والے امراء وزرائس سے مس نہ ہوئے وہ اپنے اقتدار کے مزے لوٹتے رہے۔ نواز شریف کو اپنے اقتدار کے مزے علماً اور اہل سنت کے لٹتے سہاگ بھی حیاً نہ دے سکے۔ اس کی رگ حمیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس کا خون شہداء کے رنگ سے اور بھی ٹمٹمانے لگا۔ اس کی آتش حسد اور بھی تیز ہوگئی۔ اس نے اپنے لغاریوں' مزاریوں' بوٹ پالشیوں کے ذریعہ پیغام بھیجے کہ لیہ رہے نا رہے مجھے امن چاہیئے۔ مجھے اقتدار کے لئے سکون کی فضا چاہیئے۔

مجھے نوجوان بیواؤں کے لٹنے والے سہاگ عزیز نہیں' مجھے تو اپنی لیلائے اقتدار کے ہولناک

لمحات چاہئیں۔ خدا ایک دن ضرور لائے گا جب فرعون مزاج حکمرانوں کا محاسبہ خود قانون فطرت کرے گا اور ان کی کرتوتیں ان کے نامۂ اعمال کو سیاہ کردیں گی اور یہ خود اپنے ہاتھوں خودکشی کرکے اپنے اعمال کو پہنچیں گے۔ خون شہداء رائیگاں نہیں جاتا۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ خدا کے ہاں دیر ضرور ہے اندھیر نہیں ہے۔

## پس چہ باید کرد

ان حالات میں کیا کرنا چاہئے جبکہ سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی؟

میں اگرچہ سپاہ صحابہ کا رکن نہیں تھا مگر مولانا حق نواز سے ذاتی تعلقات نہایت گہرے تھے۔ میں مولانا حق نواز کے مشن کا پرجوش حامی تھا اور اب بھی حامی ہوں۔ مولانا حق نواز کو جس طرح دشمن نے صدمے پہنچائے۔ اسی طرح اپنوں نے بھی ان کے خلاف مسلسل ہرزہ سرائی کی۔ ان کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کیا۔ انکے خلاف ہروقت زہریلا پروپیگنڈہ کرتے انہیں ذہنی اذیت میں مبتلا کرنے کے لئے تشدد کیا جاتا۔ طریق تبلیغ سے نابلد کہا جاتا۔ شہرت وعزت کا بھوکا کہا جاتا۔ حاسد راہبوں نے اور شرعی بہروپیوں نے ان کے مشن کو غبار آلود کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

الحمد للہ!

میں نے ہمیشہ دین کا مخلصانہ کام کرنے والوں کے لئے دل کے دروازے کھلے رکھے۔ ان کی ہرطرح سے حوصلہ افزائی کی۔ مولانا حق نواز بھی میرے لئے ان مخلص دوستوں میں تھے۔ جن کو میں نے ہمیشہ احترام کی نظر سے دیکھا۔ ان کی حوصلہ افزائی کی۔ انہیں کوئی صدمہ پہنچا تو ان کی ڈھارس بندھائی۔ انہیں قید وبند کی صعوبتوں میں مبتلا پایا تو آگے بڑھ کر ان کے کام آیا۔ انہیں حوصلہ دیا۔ انہیں ظلم وتشدد سے نجات دلانے کے لئے جو کچھ بس میں ہوا کر گزرا۔ جس کے نتیجہ میں انہیں دکھ سے سکھ ملا۔ وہ جیل میں گئے ان کی رہائی کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاکر ان کی رہائی کرائی۔ وہ مقدمات میں مبتلا ہوئے تو ان کے مقدمات ختم کرانے میں اپنے تمام تعلقات استعمال کرکے ان کے دکھ میں شریک ہوا۔ جو کچھ میرے بس میں ہوتا کرتا تھا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی

رضا کے لئے ایسا کرتا تھا۔ کیونکہ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ مولانا حق نواز کا مشن صحیح ہے۔ درست ہے۔ اس میں تلخی صرف اس لئے محسوس کی جارہی ہے کہ رفض پر یہ کھلا اور مدلل حملہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ ورنہ آج تک علماء نے اہل سنت کا صرف دفاع کیا ہے۔ خود اہل تشیع کی مکروہ تصویر عوام و خواص کو نہیں دکھائی جس کی وجہ سے تلخی محسوس کی جارہی ہے۔ اس لئے مولانا حق نواز کا ساتھ دینا میں اپنا دینی۔ اخلاقی اور دوستانہ فرض سمجھتا تھا۔ اس لئے سانحہ لیہ میں قیامت برپا ہونے کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ مولانا حق نواز اور سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر جو ظلم وستم ہوا ہے اس کے خلاف ہر ممکن قدم اٹھایا جائے۔ جس سے ظلم وستم کے شکار کارکنوں کے زخموں پر مرہم رکھی جاسکے۔

چنانچہ اس مسئلہ پر تین مسئلے فوری توجہ کے حامل تھے۔

☆ شہداء کی لاشیں والدین تک پہنچانا۔

☆ مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے تحریک چلانا۔

☆ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو رہا کرانا اور مقدمات ختم کرانا۔

# ضیاء الرحمٰن ساجد شہیدؒ

ضیاء الرحمٰن ساجد شہیدؒ نہایت بہادر۔ خوش عقیدہ کڑیل جوان تھا۔ فیصل آباد کے مشہور عالم دین مولانا منظور احمد صاحب کا فرزند اور دینی تحریکوں کے ہراول دستے کا جرنیل تھا۔ فیصل آباد میں میری ان تمام کاوشوں اور جدوجہد میں شریک رہتا۔ جو باطل فتنوں کے استیصال کے لئے کی جاتیں۔ دین کے لئے ایثار وقربانی کا جذبہ اس نوجوان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مولانا حق نواز نے جب سے رفض اور سبائیت کے خلاف تحریک شروع کی تھی یہ ان کے ہراول دستے میں شریک تھا۔

مولانا حق نواز بھی اس نوجوان سے بہت خوش تھے۔ اسے اپنی تحریک کا جواں سال جرنیل سمجھتے تھے۔ فیصل آباد میں سپاہ صحابہؓ کی داغ بیل اسی نوجوان سے ڈالی۔

خدا بخشے بڑی تھیں خوبیاں اس مرنے والے میں

لیہ کے جلوس پر جب لیہ پولیس کے فرعونی سپاہیوں نے گولی چلائی تو ضیاء الرحمٰن ساجد ان کا

اولین نشانہ بنے۔ ضیاء الرحمٰن ساجد شہیدؒ کے ساتھیوں کا بیان ہے کہ ایک یہودی صفت رافضی سپاہی نے ضیاء الرحمٰن شہید سے کہا کہ صحابہ پر تبرا کرو اگر میری گولی سے بچنا چاہتے ہو۔ مگر اس مرد مجاہد نے صدیق اکبر زندہ باد کا نعرہ لگا کر اس موذی دشمن رسول سپاہی نے سیدھی گولی مار کر ضیاء الرحمٰن کو صدیق اکبرؓ کے حضور جنت میں پہنچادیا۔

خونے نہ کردہ ام و کسے رانہ کشتہ ایم
جرم ہمیں است کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم

ضیاء الرحمٰن شہید کے ساتھ سپاہ صحابہؓ کے دو کارکن محمد بخش اور عبد الغفار بھی شہید ہوئے جن کا تعلق خانیوال اور عبد الحکیم سے تھا۔ میں نے دوستوں کے مشورہ کے بعد طے کیا کہ ضیاء الرحمٰن شہید کو لیہ پولیس نے بغیر جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہے۔ سب سے پہلے اس مرد مجاہد کی لاش کو لایا جائے اور جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے۔ تا کہ والدین کو بھی سکون ملے اور شہید کی نوجوان بیوہ کو بھی اپنی زندگی کے سرمایہ کو ہاتھوں سے رخصت کرنے کا موقعہ مل سکے۔ جس بیوہ کا جوانی میں سہاگ لٹ گیا۔ نوجوان خاوند شہید ہو گیا۔ بغیر جنازہ پڑھائے اس شہید خاوند کو دفن کر دیا اس کا حق بنتا تھا کہ اس کی اشک شوئی کی جائے اور اس دعائیں لی جائیں۔

مولانا منظور احمد جن کے بڑھاپے کا سہارا ساجد تھا۔ ان کے دل و دماغ پر غم واندوہ نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ وہ اپنے کڑیل جوان بیٹے کی شہادت پر صبر وشکر کا مجسمہ بنے بیٹھے تھے۔ ان پر ایک سکتے کا عالم طاری تھا۔ وہ فضاؤں میں اس طرح گھور رہے تھے جس طرح ضیاء الرحمٰن کو تلاش کر رہے ہوں۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔ مگر کیا کیا جائے اور کیسے کیا جائے۔ لیہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ پولیس کسی داڑھی والے کو چھان پھٹک سے پہلے لیہ کی حدود میں داخل نہیں ہونے دے رہی تھی اور اس کے بغیر کوئی راستہ نہیں تھا۔ ان تمام حالات پر غور وخوض کے بعد فیصلہ ہوا کہ فیصل آباد کی انتظامیہ سے مل کر ذاتی تعلقات کی بنیاد پر تعاون حاصل کیا جا سکے۔ چنانچہ میں نے اور مولانا محمد اشرف ہمدانی نے ضلعی انتظامیہ کے سربراہ سے ملاقات کا فیصلہ کیا۔

# ڈپٹی کمشنر فیصل آباد سے ملاقات

ان دنوں فیصل آباد میں جناب طارق فاروق صاحب ڈپٹی کمشنر تھے۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی صاحب کی رفاقت میں ڈپٹی کمشنر صاحب سے ملاقات کی۔

ڈپٹی کمشنر صاحب سے میرے اور ہمدانی صاحب کے دوستانہ تعلقات تھے۔ انہوں نے پہلے تو اصرار کیا کہ ضیاء الرحمن ساجد کا فیصل آباد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں حکومت کی مختلف ایجنسیوں سے یہی باور کرایا تھا۔ کہ لیہ کے شہداء میں یا زخمیوں میں فیصل آباد کا کوئی شخص نہیں ہے۔ لیکن ہمارے اصرار پر جب انہوں نے اپنی تمام ایجنسیوں سے معلومات حاصل کیں تو رفتہ رفتہ انہیں اس بات کا یقین ہوگیا کہ ان کو غلط اور جھوٹی معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے ساجد شہیدؒ کی میت لانے کے لئے پوری معاونت کا نہ صرف یقین دلایا بلکہ دو گھنٹے کی پوری کوشش کے بعد ڈی۔ سی لیہ سے ساجد شہیدؒ کی میت لانے کی اجازت حاصل کر لی اور ہمیں کہہ دیا کہ اپنے آدمی بھیج دو۔ وہاں پر انتظام ہوگیا ہے کہ ساجد شہیدؒ کی میت آپ کے آدمیوں کے حوالے کردی جائے گی۔

چنانچہ ہم نے اپنے آدمیوں کو اطلاع کردی وہاں کی انتظامیہ نے میت ان کے حوالے کردی۔ جو ایک کرائے کے ٹرک پر فیصل آباد لائی گئی۔

ایک جوان شہید کی میت جب سمن آباد ان کے گھر پہنچی اس وقت جو سماں تھا اس کو قلم بیان کرنے سے قاصر ہے عظمت اصحاب رسول پر شہید ہونے والا یہ نوجوان اپنی آمد سے ایسے نقوش ثبت کر گیا جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

تمہیں سے اے مجاہد و جہان کا ثبات ہے
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

عشاء کے قریب شہید ساجد کا جنازہ سمن آباد کے ایک وسیع گراؤنڈ میں پڑھا گیا۔ صرف چند گھنٹوں کی اطلاع پر کوئی تیس ہزار کے لگ بھگ عوام کا جم غفیر ہوگیا۔ جن کو جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ جنازہ جب گراؤنڈ سے قبرستان کی طرف جا رہا تھا تو کسی دل جلے نے آواز

لگادی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

لوگوں کی آہیں اور سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔ جو اندر ہی اندر شہیدؒ کو خراج تحسین پیش کر رہی تھیں۔ مولانا حق نواز کو جب حادثہ کی اطلاع ملی تو آپ کئی روز تک مغموم رہے اور جب میری اس کاروائی کی اطلاع ہوئی تو کسی آدمی کے ہاتھ مجھے ایک چٹ بھیجی جس پر لکھا ہوا تھا کہ

آپ نے میرا دل جیت لیا ہے

یہ میرا فرض تھا۔ ایسے کاش ہر سنی عالم اپنا فرض پہچانے اور جانے۔ حسد و عناد کے خول سے باہر آئے۔ میں جناب ڈپٹی کمشنر فیصل آباد طارق فاروق صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے نہایت اخلاص سے ہمارے ساتھ تعاون کر کے ساجد شہید کی میت لیہ سے فیصل آباد لانا ممکن بنایا۔

# آل پارٹیز سنی کنونیشن ملتان

میرے خیال میں لیہ میں سپاہ صحابہؓ اور مولانا حق نواز پر ظلم و ستم غنڈہ گردی اور سفاکی کے جو پہاڑ توڑے گئے تھے۔ اہل سنت کی تمام دینی جماعتوں کو مل بیٹھ کر ان کی تلافی کے لئے کوئی حل تلاش کرنا چاہیے تھا۔ ایک ایسا لائحہ عمل ضرور طے کرنا چاہیے تھا۔ جس سے اہل سنت کے حقوق کا تحفظ اور اہل سنت کے خلاف حکومت اور شیعہ کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر بند باندھا جا سکے۔

چنانچہ میں نے اس مسئلہ کے لئے فیصلہ کیا کہ ملک گیر سطح پر تمام دینی جماعتوں کا ایک کنونیشن بلایا جائے جو فی الحال دیو بندی مکتب فکر کی جماعتوں پر مشتمل ہو اور اس میں مل بیٹھ کر ایک لائحہ تیار کر لیا جائے۔ جس کی روشنی میں مستقبل میں جدوجہد کی جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں میری پہلی مشاورت پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سے ہوئی۔

☆ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ ایسی شخصیت ہیں جن کے جسم میں ایسا باطل تحریک کے ابھرنے سے ان کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے اور انہیں ٹیس سی لگتی ہے۔

اس وقت ملک کی تمام دینی تحریکوں کی سرپرستی فرما رہے ہیں کام دین کا ہو۔ اخلاص سے اس

کی بنیاد اٹھائی جائے۔

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ اس کی کامیابی کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف فرما دیتے ہیں۔ مولانا خان محمد صاحب روایات سلف کے امین اور قافلہ حق وصداقت کے پاکستان میں ہدی خواں ہیں۔ مجھ سے ہمیشہ شفقت ومحبت سے پیش آتے ہیں۔ میں نے حاضر ہو کر یہ کی تمام داستان غم سنائی اور درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کی طرف سے ملتان میں پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کا مشترکہ کنونیشن بلا کر اس میں مولانا حق نواز کی رہائی اور سپاہ صحابہؓ اور اہل سنت کے کارکنوں کی رہائی اور مقدمات کی پیروی کے لئے مشترکہ جدوجہد کا آغاز کیا جائے۔ کیونکہ ملکی حالات کا تقاضا یہی ہے کہ باطل کے سامنے بند باندھنے کے لئے مشترکہ جدوجہد ضروری ہے۔

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے مجھے اس بات کی خوشی سے اجازت مرحمت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دفتر ختم نبوت ملتان میں اجلاس رکھ لیا جائے اور میری طرف سے رابطہ سیکرٹری کے فرائض تم ادا کرو تاکہ یہ کام مکمل ہو سکے۔ میں نے حضرت مولانا خان محمد صاحب کے حکم کے مطابق پاکستان میں دیوبندی مکتب فکر کی تمام دیوبندی جماعتوں کے صدر اور جنرل سیکرٹری صاحبان کو حسب ذیل دعوت نامہ جاری کر دیا۔

# سنی کنونشن ۱۱ جولائی ۱۹۸۷ء ملتان

دعوت نامہ کے مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو ملتان تمام دینی سنی جماعتوں کا ایک بھرپور اجلاس ملتان دفتر ختم نبوت میں انعقاد پذیر ہوا۔ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے ناظم جماعت مولانا عزیز الرحمٰن کو جو (بڑے باپ کے چھوٹے بیٹے) ہیں۔ میزبانی کے فرائض سرانجام دینے کا حکم فرما دیا تھا۔ جس کی وجہ سے دفتر ختم نبوت میں کھانے پینے اور رہائش کا نہایت اچھا انتظام تھا۔

اَلحمدللہ!

ملک بھر سے علمائے کرام نے نہایت جوش وخروش سے اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ جن جماعتوں یا شخصیات نے اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: مجلس تحفظ ختم نبوت

۲: جمعیۃ علمائے اسلام (فضل الرحمٰن گروپ)

۳: جمعیۃ علمائے اسلام (درخواستی گروپ)

۴: تنظیم اہل سنت پاکستان

۵: مجلس تحفظ حقوق اہل سنت

۶: مجلس علمائے اہل سنت

۷: سواد اعظم اہل سنت پاکستان

۸: سپاہ صحابہ پاکستان

۹: مجلس علماء

۱۰: شبان اہل سنت پاکستان

۱۱: تحریک احیائے سنت

۱۲: سنی مجلس عمل ڈیرہ اسماعیل خان

۱۳: مجلس خدام صحابہ ملتان

۱۴: انٹرنیشنل ختم نبوت اکیڈمی فیصل آباد

۱۵: انٹرنیشنل خدام الدین

سنی کنونشن کے دو اجلاس ہوئے پہلا اجلاس حضرت مولانا خان محمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے مندرجہ ذیل خطبہ صدارتی دیا تمام جماعتوں کے ذمہ دار حضرات نے سانحہ لیہ کے واقعات اور شیعہ جارحیت پر زبردست تنقید کرتے ہوئے زور دیا کہ لیہ اور ملک بھر کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے زبردست مشترکہ جدوجہد شروع کی جائے۔

پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کا صدارتی خطبہ:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**الحمد لله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ:**

حضرات گرامی!

میں آپ حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری دعوت پر اپنی گراں قدر مصروفیات چھوڑیں، سفر اور گرمی کی تکلیف برداشت کر کے تشریف لائے۔

آپ حضرات کو یہ زحمت اس لئے دی گئی کہ ۱۹ جون کو تھل کے راہگزاروں میں انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں کا ناحق خون بہایا گیا بغیر کسی جواز کے ان کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا۔ تین کارکن شہید اور بیسیوں زخمی ہوئے اور لیہ کی انتظامیہ نے قتل کے مقدمات بھی شہیدوں کے رفقاء پر قائم کر دیئے۔ پنجاب گورنمنٹ نے ان ظالم افسروں سے کوئی بازپرس نہیں کی۔ بلکہ ان کو پورا تحفظ دیا جا رہا ہے۔ ان حالات کے متعلق ہم مل بیٹھ کر سوچیں اور کوئی متفقہ لائحہ عمل تیار کریں۔

اللہ تعالیٰ نے جن علماء کرام کو تبلیغ کے میدان میں کام کرنے کی سعادت بخشی ہے وہ ہمیشہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مختلف قسم کی پابندیوں سے دوچار ہوتے رہتے ہیں اور انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اور عوام یا جماعتوں کی طرف سے کوئی غیر معمولی ردعمل بھی نہیں ہوتا۔ ۱۲۔۱۳ جون کو جمن شاہ لیہ میں جلسہ تھا۔ ۱۲ جون کو عشاء کے وقت مولانا حق نواز صاحب کی تقریر ہوئی اور اس اجلاس کے ختم ہوتے ہی پولیس نے پکڑ دھکڑ شروع کر دی۔ ۱۳۲ افراد

کے خلاف ایک سے زیادہ دفعات کے تحت مقدمہ درج ہوا۔

مولانا حق نواز سمیت سترہ کارکنوں کو اسی دن گرفتار کرلیا گیا مولانا حق نواز۔ مولانا عبدالصمد آزاد اور قاری محمد منور کے خلاف اس مقدمہ کے علاوہ تین تین ماہ کی ملتان جیل میں نظر بندی کے بھی احکامات صادر ہوئے۔ الزام یہ تھا کہ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر بغیر اجازت کے استعمال ہوا اور مولانا حق نواز صاحب کے خلاف ضلع لیہ میں داخل نہ ہونے کے احکامات جاری ہوئے ہیں اور انہوں نے آکر تقریر کرلی۔ حالانکہ مولانا سے کوئی تعمیل نہیں کرائی گئی۔ اتنی سی بات پر وسیع پیمانے پر گرفتاریاں اور تین ماہ کی نظر بندی کا کوئی جواز نہ تھا۔ اس صریح زیادتی کے خلاف ۱۹ جون کو لیہ میں احتجاج مظاہرہ کرنے کا پروگرام بنا۔ ۱۹ جون کو کئی اضلاع کی پولیس لیہ میں اکھٹی کرلی گئی۔ پورے ضلع کی ناکہ بندی کی گئی۔ مختلف مقامات سے مظاہرہ میں شرکت کے لئے آنے والی بسوں اور ویگنوں کو واپس کردیا گیا۔ جھنگ سے آنے والے جلوس لیہ پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔ شہر میں پورے امن سے مظاہرہ ہوا۔ اور مظاہرہ کے بعد ڈی' سی لیہ نے سرکردہ حضرات کو بلاکر باقاعدہ مذکرات کیے اور مولانا حق نواز صاحب کی رہائی کا بھی وعدہ کیا گیا۔ مظاہرین بڑے اطمینان اور خوشی کے عالم میں واپس ہوئے۔ اور واپسی میں اتنا نظم و نسق قائم نہ رکھ سکے۔ پہلا قافلہ تین بسوں اور چند ویگنوں پر مشتمل تھا۔ یہ قافلہ چوبارہ کے قریب پہنچا تو سڑک بلاک تھی۔ ہر طرف سے پولیس کا محاصرہ تھا۔ بلوچ نیوی بھی موجود تھی۔ یہ رکے تو ان پر گولیوں کی بارش ہونے لگی۔ ایک قیامت برپا ہوگئی۔ اسی مقام پر صوفی محمد بخش کبیر والا۔ عبدالغفار ساکن کبیر والا اور ضیاء الرحمن ساجد فیصل آبادی شہید ہوئے اور بہت سارے لوگ زخمی ہوئے۔ فائرنگ بند کرنے کے بعد پولیس نے ان کارکنوں کا گھیرا تنگ کرکے ان کو قابو میں لے لیا۔ نقدی اور گھڑیاں وغیرہ سب کچھ چھین لیا اور لاٹھیوں سے سب کو بے تحاشا مارا۔ متشرع لوگوں کی داڑھیاں نوچیں اور بعض بدبختوں نے یہ الفاظ بھی کہے کہ اب ابوبکرؓ و عمرؓ کو بلاؤ وہ تمہاری مدد کریں یہ کاروائی ساڑھے سات بجے شام سے ساڑھے دس بجے رات تک جاری رہی۔ پھر زخمی لوگوں کو رکھ کر باقی سب کو چھوڑ دیا گیا۔ چوک اعظم اور حیات مائنر کے قریب چاہ بھکس کے مقام پر بھی بغیر کسی جواز اور بغیر کسی وارننگ کے

لاٹھیوں اور رائفلوں کے بٹوں سے کارکنوں کو پیٹا اور حراست میں لیا گیا۔ قتل اور مقدمہ قتل وغیرہ کے الزامات میں ایک سو سے زیادہ کارکنوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔

ان حالات سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ حالات کو لیہ انتظامیہ نے جان بوجھ کر خود بگاڑا ہے اور اب قتل وغارت کے ارتکاب سے اپنے آپ کو بری الذمہ ٹھہرانے کے لئے کئی قسم کے حربے استعمال کئے جا رہے ہیں' تازہ اطلاع ہے کہ صوفی محمد بخش شہید کے ورثاء سے پولیس نے دستخط لئے ہیں اور انہیں خون بہا کی رقم کا جھانسہ دیا ہے۔ انتظامیہ کی تمام کوششیں اس خون کو دبا دینے کی ہیں۔ اگر ہم لوگوں نے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے بھرپور جدوجہد نہ کی اور اپنے طور پر رسمی احتجاج کرتے رہے تو یہ خون بھی اسی طرح دبا دیا جائے گا۔ جس طرح ماضی میں ہمارے خون رائیگاں جاتے رہے ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں باب عمرؓ جھنگ کا قصہ ماضی قریب کا معاملہ ہے۔ کتنے اہل سنت کو گولیوں سے بھون دیا گیا سیت پور وغیرہ میں کس بے دردی سے اہل سنت کو خاک وخون میں تڑپایا گیا پچھلے سال محرم میں کبیر والا۔ خیر پور ٹامیوالی۔ ڈیرہ اسماعیل خان اور لاہور کے مقامات پر اہل سنت کا کتنا خون بہایا گیا۔

ان کے علاوہ بھی آپ ہی خونی حادثات گنا سکتے ہیں لیکن آپ یہ نہیں بتا سکیں گے۔ آپ کا کوئی ایک قاتل بھی کیفر کردار کو پہنچا ہو۔ آج آپ حضرات واقعات کے اس پہلو پر غور فرمائیں کہ آپ کے خون کو اتنا سستا کیوں سمجھ لیا گیا ہے۔ آپ کے قاتل کیوں سزا نہیں پاتے۔ آپ کی چیخ وپکار اور فریاد کیوں بے اثر رہتی ہے۔

آپ اپنے گردوپیش اور عالمی حالات پر نظر ڈالیں تو آپ کو یہ بات ماننی پڑے گی کہ آج کے دور میں اسی آواز کا وزن مانا جاتا ہے جس کے پیچھے مضبوط قوت عمل کے ساتھ سیاسی قوت بھی کار فرما ہو۔ اب سے چند سال پہلے فقہ جعفریہ کے خالص مذہبی اور فقہی نام پر جس تحریک کا آغاز ہوا تھا باوجود ایک مذہبی حکومت کی پشت پناہی کے وہ سیاست کی وادی میں اترے بغیر کامیابی کا تصور نہیں کر سکتی۔ اپنے مدمقابل فریق کی اس تحریک کی چند سالہ کاروائیاں آپ کے سامنے ہیں۔ اگر آپ خلاف ادب نہ خیال فرمائیں تو اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ان لوگوں کی آواز اتنی بے اثر نہیں

رہی جتنی ہماری آواز بے وزن رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو دعوت وارشاد کے مبارک منصب پر فائز فرمایا ہے۔ آپ کی زبان بے شمار خدمات اور کام کی عظمت کا ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مسائل کے حل اور مشکلات کے مقابلہ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ آپ کی تمام تنظیمیں ایسے امور کے لئے یکجان ثابت ہوں اور آپ کی وہ دینی جماعتیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سیاسی وزن عطاء فرمایا ہے۔ وہ بھی آپ کی ہمنوا ہوں۔ آپ حضرات کی خدمت میں جو دعوت نامہ ارسال کیا گیا ہے۔ اس میں اجلاس کا مقصد صرف لیہ کے سانحہ پر غور وخوض اور اس کے متعلق مشترکہ جدوجہد ہی لکھا گیا ہے۔ لیکن آپ اس میں وسعت پیدا کرنے کے مجاز ہیں۔ اگر آپ حضرات ماضی کے تجربات کی روشنی میں غور فرماتے اور کوئی مستقل لائحہ عمل تجویز فرماتے ہیں تو یہ اور زیادہ خوشی اور اطمینان کی بات ہوگی۔ لیہ کے حادثہ نہ پہلا واقعہ ہے نہ آخری' ایسے حالات سے ہمیشہ سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ اگر آپ مستقبل کے لئے کوئی مستقل اجتماعی شکل اختیار کر لیتے ہیں تو اس سے ہمیشہ کے لئے متعلقہ امور میں بروقت راہنمائی فرما سکیں گے۔

وشاورهم في الامر فاذا عزمت فتوكل على الله

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا مل بیٹھنا قبول فرمائے اور ہمیں آپس کے اتحاد اور کامیابی اور قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ، ۱۱ جولائی ۱۹۸۷ء

# مشترکہ جدوجہد کیلئے ایک سنی کمیٹی کی تشکیل

مشترکہ جدوجہد کے لئے ایک سنی ڈیفنس کمیٹی بنادی جائے جس کے لئے ایک کنوینر متفقہ طور پر منتخب کرلیا جائے تاکہ اس کی سربراہی میں کام کو تیز سے تیز کردیا جائے تاکہ جلد از جلد تمام جدوجہد کے ثمرات مرتب ہوسکیں۔ ایکشن کمیٹی کے کنوینر کے لئے مختلف نام سامنے آئے مگر کسی ایک نام پر اتفاق رائے نہیں ہوسکا۔

پورے ہاؤس نے طے کیا کہ حضرت مولانا خان محمد صاحب جس کو کنوینر نامزد کردیں۔ پورا ہاؤس اسے متفقہ طور پر کنوینر منتخب کرلے گا۔ مگر مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ میں ایسے نہیں کرسکتا۔ ووٹنگ کے ذریعے فیصلہ کرلیا جائے گا۔ ووٹنگ میں یہ طے ہوا کنوینر کے لئے نام پیش ہوچکے ہیں۔ براہ راست ووٹ دے دیئے جائیں۔ جس کے ووٹ زیادہ ہوں گے مولانا خان محمد صاحب اپناووٹ اور غیر جانبدار ووٹ اس کو دے دیں گے۔

چنانچہ کنوینر کے لئے دونام سامنے تھے۔

☆ سید عبدالمجید صاحب ندیم

☆ محمد ضیاء القاسمی (یعنی راقم الحروف)

☆ ۱۳ ووٹ مجھے دیئے گئے (محمد ضیاء القاسمی)

☆ غالباً ۱۱ ووٹ حضرت مولانا خان محمد صاحب کو دیئے گئے کہ وہ جس کو پسند کریں اس کو دے دیئے جائیں۔

☆ ایک (۱) ووٹ سید عبدالمجید شاہ صاحب کو ملا............اور وہ ووٹ محمد ضیاء القاسمی کا تھا۔

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے اپنا اور اپنے تمام رفقاء کے ووٹ مجھے (یعنی محمد ضیاء القاسمی) کو دے دیئے اس طرح پورے ہاؤس نے ووٹ کے ذریعے۔ انتخاب کے ذریعے کثرت رائے سے پاکستان سنی ڈیفنس کمیٹی کا مجھے (یعنی محمد ضیاء القاسمی) کو کنوینر منتخب کرلیا اور اس کا اعلان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمایا۔ اس پورے ہاؤس میں لطیفہ یہ تھا کہ جس جماعت انجمن سپاہ صحابہ اور اس کارکنوں کے لئے ان کے قائد مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے یہ سب کچھ

میں صرف اور صرف رضائے الہیٰ کے لئے محنت اور جدوجہد اپنی جیب سے اخراجات خرچ کر کے کررہا تھا۔ اس کے رکن مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے مجھے ووٹ نہیں دیا۔ گویا کہ انجمن سپاہ صحابہ کے ایک رکن کے لیے اس کوشش کو اور اس جد جہد کو میرے ہاتھوں سرانجام پانا منظور نہیں کیا۔

فاروقی صاحب کے علاوہ مولانا حق نواز اور پوری جماعت کی بھرپور تائید میرے حق میں تھی۔ اس میں کیا راز تھا۔ فاروقی صاحب ابھی تک اس سے پردہ نہیں اٹھا سکے۔

میرے اخلاص پر اللہ جانے انہیں اعتماد نہیں ہوگا۔ کیونکہ میرا ہر لمحہ سپاہ صحابہ اور مولانا حق نواز کی خدمت کے لئے وقف تھا اور وقف ہے۔ مولانا فاروقی اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ میرے یا چند ایک علماء کے سوا ملک بھر کے علماء مولانا حق نواز کی خلوت اور جلوت میں مخالفت کرتے تھے اور انکے مشن کی اب تک مخالفت کرتے ہیں۔ آج نہیں تو قیامت کے دن دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو کر رہے گا۔

ڈیفنس کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ ۳۱ جولائی کو لیہ میں مظاہرہ کیا جائے۔ جس میں تمام جماعتوں کے قائدین یا نمائندے شرکت کریں گے اور اس مظاہرے میں مولانا حق نواز کی رہائی اور سنی کارکنوں کی رہائی اور ان پر کئے گئے مقدمات کی واپسی کا بھرپور مطالبہ کیا جائے۔

اور ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی ہوا کہ مولانا حق نواز اور ان کے رفقاء کی گرفتاری اور اسیری کو ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا جائے۔ تاکہ قانونی طور پر بھی حکومت پنجاب اور لیہ کی ضلعی انتظامیہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جائے۔

# سنی کنونشن میں شامل ہونیوالی جماعتیں۔ راہنما شخصیّات

۱۱ جولائی ۱۹۸۷ کو جو شخصیات سنی کنونیشن ملتان میں شریک ہوئیں ان کے اسمائے گرامی۔

۱۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

۲۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری (رحمۃ اللہ)

۳۔ مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان۔

۴۔ مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب۔ درخواستی

۵۔ مولانا محمد سلیمان صاحب طارق۔

۶۔ مولانا منظور الحق صاحب رحمانی۔ جمعیۃ علمائے اسلام

۷۔ قاری حماد اللہ صاحب شفیق۔ تحریک فقہ حنفیہ

۸۔ مولانا یار محمد صاحب عابد۔ مرکزی مبلغ مجلس علمائے اہل سنت

۹۔ مولانا عبدالخالق صاحب جھنگ صدر

۱۰۔ مولانا عبدالقدوس صاحب ایم' پی' اے ڈیرہ اسماعیل خاں

۱۱۔ مولانا عبدالروف صاحب ربانی۔ خطیب جامع مسجد مکی رحیم یار خاں۔

۱۲۔ مولانا سیف اللہ صاحب خالد۔ جامعہ المنظور الاسلامیہ لاہور

۱۳۔ منیر احمد صاحب فاروقی۔ شبان اہل سنت پاکستان فیصل آباد

۱۴۔ مولانا فیض احمد صاحب۔ جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۵۔ مولانا عبدالغنی صاحب کراچی انجمن سپاہ صحابہ

۱۶۔ مولانا محمد یوسف صاحب بہاولپور تحفظ حقوق اہل سنت

۱۷۔ حافظ محمد اکرم صاحب طوفانی۔ سرگودھا مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت

۱۸۔ مولانا کرم الٰہی فاروقی۔ مبلغ تحفظ حقوق اہل سنت

۱۹۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر۔ جمعیۃ علمائے اسلام (فضل الرحمن گروپ)

۲۰۔ مولانا رشید احمد لدھیانوی' ناظم جمعیۃ علمائے اسلام پنجاب (فضل الرحمن گروپ)

۲۱۔ مولانا مفتی محی الدین صاحب۔ چیئرمین تحریک نفاذ فقہ حنفیہ کراچی

۲۲۔ مولانا عبدالحئی صاحب جامپوری۔ صدر تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان

۲۳۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم صاحب۔ ناظم اعلیٰ تحفظ حقوق اہل سنت

۲۴۔ مولانا اسفندیار صاحب۔ جنرل سیکرٹری سواد اعظم اہل سنت کراچی۔

۲۵۔ مولانا عبدالعزیز صاحب شجاع آباد

۲۶۔ مولانا محمد حسین صاحب مبلغ تحفظ حقوق اہل سنت

۲۷۔ حافظ سلطان احمد صاحب۔ مبلغ ونعت خواں تحفظ حقوق اہل سنت

۲۸۔ پروفیسر دلاور حسین نیازی' انچارج سپاہ فاروق اعظمؓ پاکستان۔

۲۹۔ مولانا محمد حسین صاحب حیدری' صدر المبلغین حقوق اہل سنت پاکستان۔

۳۰۔ جناب محمد شکیل خاں صدر' سپاہ فاروق اعظم ملتان

۳۱۔ مولانا غلام سرور شاکر' مبلغ حقوق اہل سنت مظفر گڑھ

۳۲۔ مولانا خدا بخش صاحب۔ خطیب اعظم ربوہ ضلع جھنگ

۳۳۔ مولانا سلطان محمود صاحب ضیاء' صدر انجمن سپاہ صحابہ ملتان

۳۴۔ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب۔ نائب ناظم جمعیۃ علمائے اسلام (فضل الرحمن گروپ)

۳۵۔ محمد سعید خان صاحب راولپنڈی

۳۶۔ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب' خانقاہ سراجیہ کندیاں

۳۷۔ صاحبزادہ محمد عابد صاحب' خانقاہ سراجیہ کندیاں

۳۸۔ جناب ابومعاویہ محمد احمد صاحب

۳۹۔ ابوالرشید۔ غلام کبریا صاحب ضلعی سیکرٹری سپاہ صحابہ رحیم یار خاں

۴۰۔ شیخ عزیز الرحمن صاحب نائب صدر حقوق اہل سنت پاکستان ڈیرہ اسماعیل خان۔

۴۱۔ مولانا عبدالرحمن صاحب۔ مدرسہ اشرف المدارس لیہ

۴۲۔ مولانا محمد اسلم صاحب نیازی۔ مبلغ حقوق اہل سنت پاکستان۔

۴۳۔ مولانا عبدالحق صاحب مجاہد' صدر سنی ڈیفنس کمیٹی ملتان

۴۴۔ چوہدری شبیر احمد خاں صاحب۔ کنوینر سنی ڈیفنس کمیٹی ڈیرہ اسماعیل خان۔

۴۵۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب' مسجد تقویٰ جھنگ

۴۶۔ مولانا محمد حیات تونسوی صاحب' جھنگ

۴۷۔ مولانا محمد اشرف صاحب، مبلغ مدرسہ اشرف العلوم فقیروالی

۴۸۔ مولانا بشیر احمد صاحب، شورکوٹ

۴۹۔ جناب محمد اکرم صاحب صدیقی جھنگ

۵۰۔ مولانا غلام حسین صاحب جھنگ

۵۱۔ مولانا ولی محمد صاحب، فقیروالی ضلع بہاولنگر

۵۲۔ مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب، جھنگ صدر

۵۳۔ مولانا عبداللہ صاحب، ازہر بہلوی

۵۴۔ مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری

۵۵۔ سید کفیل بخاری صاحب، مجلس خدام صحابہ ملتان

۵۶۔ جناب ریاض الحسن صاحب گنگوہی، ڈیرہ اسماعیل خان

۵۷۔ مولانا اللہ وسایا صاحب مبلغ ختم نبوت پاکستان

۵۸۔ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب، حجازی مجلس علمائے اہل سنت

۵۹۔ مولانا عزیز الرحمن صاحب، ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

۶۰۔ مولانا عارف سیال صاحب تنظیم اہل سنت پاکستان

۶۱۔ جناب محمد زاہد صاحب، جمعیۃ علمائے اسلام ڈیرہ اسماعیل خان

۶۲۔ مولانا محمد اجمل قادری صاحب، صدر جمعیۃ علمائے اسلام پنجاب

۶۳۔ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی صاحب قائم سرپرست انجمن سپاہ صحابہ پاکستان

۶۴۔ مولانا ایثار القاسمی صاحب، مرکزی کنوینر انجمن سپاہ صحابہ پاکستان

۶۵۔ مولانا غلام قادر صاحب، ناظم اعلیٰ تنظیم اہل سنت پاکستان

۶۶۔ مولانا عطاء المنعم صاحب ختم نبوت اکیڈمی

۶۷۔ قاری عبدالغفار صاحب خیر المدارس ملتان

اَلحَمدُ لِلّٰہ !

سنی کنونیشن نمائندگی کے اعتبار سے ملک بھر کا نمائندہ اجتماع تھا۔ اور شیعہ جارحیت کے متعلق پورے اجلاس کی رائے تھی کہ اس کو روکنے کے لئے ملک میں پوری مستعدی سے جدوجہد کرنی چاہیئے اور حکومت نے جو جانبدارانہ رویہ اپنائے رکھا ہے۔ اس کا مشترکہ طور پر مقابلہ کیا جائے اور اصحاب رسول کے خلاف تبرا اور صحابہ کرام کی توہین ناقابل برداشت ہے۔ اس کا سد باب ہونا چاہیئے۔ ماتمی جلوس مستقل فساد اور لڑائی جھگڑے اور جنگ وقتال کا باعث ہیں ان میں مکمل پابندی ہونی چاہیئے۔

پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دینے اور مولانا حق نواز کی غیر مشروط رہائی۔ انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر مظالم اور جھوٹے مقدمات کی اپیل کی گئی اور انتظامیہ لیہ کے رویہ کی بھرپور مذمت کی گئی۔ پورے اجلاس نے ۳۱ جولائی کو لیہ میں سنی ایکشن کمیٹی کی طرف سے مظاہرے کا فیصلہ کر کے اس کا اعلان کر دیا اور طے پایا کہ آئندہ تاریخ میں کسی دن سنی ایکشن کمیٹی کا اجلاس کیا جائے گا۔ جس میں لیہ کے مظاہرے کا طریق کار اور روٹ اور تمام امور اور تفصیلات طے کی جائیں گی۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ اسی اجلاس میں ایک سنی ایکشن کمیٹی قائم کر دی گئی۔ جس کا چیئرمین مجھے (یعنی محمد ضیاء القاسمی) کو منتخب کر لیا گیا۔ اس طرح یہ تاریخی انقلابی اجلاس ختم ہو گیا جس سے سنی نوجوانوں کے حوصلوں کو جلا ملی۔

انجمن سپاہ صحابہ نے ۳۱ جولائی کو لیہ میں ہونے والے مظاہرے کا اعلان ایک اشتہار کے ذریعے کر دیا۔ جس کا عکس درج ذیل ہے۔

# سانحہ لیہ پر احتجاج کی لہر

## اخبارات کی جھلکیاں

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

روزنامہ نوائے وقت ملتان

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

ملتان، لاہور، راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

| جلد | شمارہ | رجسٹرڈ ایل نمبر | | قیمت | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | ۱ | ۵۹۹م | پیر ۲ ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء ۱۵ اساڑھ ۲۰۴۳ب<br>فون نمبر: ۸۱۱۴۴۴۰، ۳۳۱۶۳۴، ۳۰۴۹۳ | ۲ روپے | صفحے ۲ |

## لیہ کے واقعات سے متعلق ملتان میں ۱۱ جولائی کو ملک گیر کنونشن منعقد کیا جائے گا

### لیہ کے واقعات کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے، مولانا ضیاء القاسمی کا مطالبہ

ملتان ۱۰ جون (نامہ نگار خصوصی) سنی ڈیفنس کمیٹی پاکستان کے کنوینر مولانا محمد ضیاء القاسمی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ لیہ میں ہونے والے واقعات کی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج سے کرائی جائے اور تنظیم سپاہ صحابہؓ کے مرکزی سرپرست مولانا حق نواز جھنگوی سمیت تمام افراد کو جلد رہا کیا جائے۔ وہ آج پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے اس پریس کانفرنس میں جامعہ خیر المعاد کے مہتمم قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا نعمان محمد کندیاں، انجمن سپاہ صحابہؓ کے قائم مقام سرپرست مولانا ضیاء الرحمن فاروقی مرکزی کنوینر مولانا ایثار قاسمی اور مولانا عبدالحق مجاہد بھی شریک ہوئے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے مزید کہا کہ ملتان میں ۱۱ جولائی کو ایک ملک گیر کنونشن منعقد ہوگا اس میں لیہ کے واقعات کے سلسلے میں لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ لیہ کے واقعات میں ملوث انتظامیہ کو فوری معطل کیا جائے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کارکنوں کو ہراساں کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گرفتار افراد کو جلد رہا نہ کیا گیا تو پھر عدالت عالیہ میں رٹ دا[ئر] کی جائے گی اس ضمن میں وکلاء کی ڈیفنس کمیٹی بھی قائم کر [دی] گئی ہے انہوں نے بتایا کہ لیہ کے جلوس کے شرکاء پر جو مظا[لم] کی گئی۔ متعدد افراد جاں بحق ہوئے اور ابھی تک بعض افر[اد] کا کوئی سراغ نہیں مل رہا ہے انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت ڈیڑھ سو افراد جیل میں بند ہیں اور یہ بات درست نہیں ہے کہ جلوس کے شرکاء کا جو بارہ گھنٹے اسسٹنٹ کمشنر کو اغوا کر کے نعیم لے گئے تھے انہوں نے کہا کہ اسسٹنٹ کمشنر خود مسجد تک گئے ایم این اے شیخ محمد یوسف کے ہاں گئے تھے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۲ر جولائی ۱۹۸۷ء)

# انجمن سپاہ صحابہ کے ۳ کارکنوں کے قتل کے الزام میں سرکاری اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے

## لیہ کے واقعات کے بعد گرفتار کئے جانے والے تمام افراد کو رہا کیا جائے

### ملتان میں سنی ایکشن کمیٹی اور انجمن سپاہ صحابہؓ کے احتجاجی جلسے کی قرار دادیں

ملتان ۱۱ جولائی (نمائندہ خصوصی) سنی ایکشن کمیٹی اور انجمن سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام آج رات جامعہ تعلیم الابرار میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مختلف قرار دادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ لیہ میں ۱۹ جون کو جاں بحق ہونے والے تین کارکنوں کے قتل کا مقدمہ سرکاری اہلکاروں کے خلاف درج کیا جائے۔ دوسری قرارداد میں کہا گیا کہ عالیہ واقعات کے بعد نظر بند یا قید ہونے والے تمام افراد کو غیر مشروط طور پر رہا کرنے اور مقدمات واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تیسری قرارداد میں انجمن سپاہ صحابہ کے قائد مولانا حق نواز جھنگوی [illegible]

باقی صفحہ آخر کالم ۸ پر

## ہائی کورٹ نے انجمن سپاہ صحابہؓ کے لیڈروں کی نظر بندی سے متعلق ریکارڈ طلب کر لیا

ملتان ۱۱ جولائی (نمائندہ خصوصی) لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ نے انجمن سپاہ صحابہ کے رہنماؤں مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا [illegible] قاری منور حسین کی جانب سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لیہ کے احکامات کو چیلنج کرنے کی رٹ درخواست پر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو ہدایت کی کہ وہ ۱۹ جولائی کو نظر بندوں کے خلاف ریکارڈ پیش کریں۔ رٹ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ نظر بندوں کو ۲۱ جون کو گرفتار کیا گیا جبکہ ان کی نظر بندی کے احکامات ۲۳ جون کو جاری کئے گئے ہیں۔ جو بدنیتی پر مبنی اور غیر آئینی اقدام ہے۔ رٹ میں مزید کہا گیا کہ ۱۹ جون کو سرکاری انتظامیہ اور پولیس نے انجمن

باقی صفحہ آخر کالم ۱ پر

THE DAILY SANG-E-MEEL MULTAN

روزنامہ سنگ میل ملتان (پاکستان)

عوام کا اخبار

فون ۳۲۳۶۴

جلد ۲۲ | ۲ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ بروز سوموار ۲۹ جون ۱۹۸۷ء | شمارہ ۱۴۷

# مولانا جھنگوی کی رہائی کیلئے ملک گیر تحریک چلائی جائے گی :

## لیہ کے واقعہ کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے، سنی ڈیفنس کمیٹی کی پریس کانفرنس

ملتان (پ ر) سنی ڈیفنس کمیٹی پاکستان کے مرکزی … قاسمی۔ مولانا محمد خان … اور مولانا ضیاء الرحمن نے آج ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر مولانا حق نواز کو جلد رہا نہ کیا گیا تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی ۱۱ جولائی کو ملتان میں ملک گیر کنونشن منعقد ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز ایک بہت بڑے عالم دین ہیں جو عظمت صحابہ کے لئے پورے ملک میں کام کر رہے ہیں۔ اور بعض اسلام دشمن عناصر انہیں اس مقدس مشن سے دور رکھنا چاہتے ہیں لیکن مولانا حق نواز اور ان کے مریدین اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جان کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مولانا حق نواز ایک جلسے سے خطاب کرنے کے لئے جھنگ شاہ گئے ہوئے تھے کہ پولیس نے انہیں ان کے (۱۵) ساتھیوں سمیت گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل میں ۳ ایم پی او کے تحت نظر بند کر دیا۔ جس واقعہ …

اسے … تنظیم … کی … اور کچھ قانون شکن عناصر … داخل ہو گئے اور جب احتجاج کے بعد وہ واپس جا رہے تھے۔ تو پولیس نے ان پر فائرنگ کی جس سے (۵) آدمی موقع پر ہلاک ہو گئے اور (۲) کو گرفتار کر لیا گیا۔ جن کی تعداد اب ۱۵۰ سے زائد ہو چکی ہے جبکہ … تھی۔ اس کے علاوہ پولیس نے ہلاک ہونے والوں کو لاوارث قرار دے کر بغیر کفن کے انہیں گڑھوں میں دفن کر دیا۔ جو اسلامی قوانین کے منافی تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ میں ملوث پولیس انتظامیہ کے ذمہ دار افراد کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔ اور ان کے خلاف ۳۰۲ کا مقدمہ درج کیا جائے۔ اور اس واقعہ کی ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔ اور مولانا حق نواز سمیت ان کے (۱۵) ساتھیوں پر قائم کئے گئے مقدمات واپس لے کر انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔ پریس کانفرنس میں مولانا عبدالحق مجاہد، مولانا اعجاز … قاسمی اور مولانا عزیز … موجود تھے۔

ملتان اور لاہور سے بیک وقت شائع ہونے والا آزاد قومی روزنامہ
روزنامہ
آفتاب ملتان
DAILY AFTAB MULTAN
چیف ایڈیٹر ممتاز طاہر
جلد ۱۲ | اتوار یکم ذیقعد ۱۴۰۷ھ ۲۸ جون ۱۹۸۷ء | شمارہ ۲۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱۰۲ فون نمبر ۳۰۷۸ قیمت ڈیڑھ روپیہ

# لیہ کے واقعات کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے

## مولانا ضیاء القاسمی کی سربراہی میں سنی ڈیفنس کمیٹی قائم کر دی گئی!

۱۱ جولائی کو ملک بھر کے علماء و دینی جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس ہوگا، ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے: علماء کے اجلاس کا فیصلہ

ملتان (سٹاف رپورٹر) سنی ڈیفنس کمیٹی پاکستان کے کنوینر مولانا ضیاء القاسمی کے زیر صدارت ملتان میں ایک نمائندہ اجتماع منعقد ہوا جس میں مولانا قاضی محمد حنیف جالندھری۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔ مولانا سید منظور احمد شاہ حجازی۔ علامہ عبدالحق مجاہد۔ مولانا اللہ وسایا، ڈاکٹر غازی خان۔ مولانا محمد عارف سیال۔ مولانا قاضی محمود الحق شفیق رحیم یار خان۔ مولانا بشیر احمد سکھر۔ مولانا سعید اشرف راجن پور۔ مولانا سید عطاء المنعم فیصل آباد۔ مولانا منظور احمد سیکرٹری تحفظ اہلسنت۔ مولانا عم سلطان محمود۔ مولانا شمس الحق قمر۔ قاری محمد نادر رحیمی کے علاوہ بہت سے جید علماء نے شرکت کی اجلاس میں لیہ کے حالیہ واقعات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں سنی ڈیفنس کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے کنوینر مولانا ضیاء القاسمی کو منتخب کیا گیا۔ اجلاس میں وکلاء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو حالیہ واقعات کے بارے میں پالیسی مرتب کرے گی۔ اجلاس میں ...

قرار دادیں پیش کی جائیں گی۔ ۱۱ جولائی کو ملک بھر کے علماء اور دینی جماعتوں کے سربراہان کا ایک اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ اجلاس نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ لیہ کے ضلعی انتظامیہ کو فوری طور پر منتقل کیا جائے۔ واقعات کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔ اجلاس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی اور ان کے رفقاء کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور ان پر قائم کئے گئے جھوٹے مقدمات کو بلا تاخیر واپس لیا جائے۔ اور پولیس سپاہ صحابہ کے کارکنان کو جو ہراساں کر رہی ہے۔ فوراً اس رویئے کو تبدیل کرے ورنہ اسکا ...

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

THURSDAY JULY 2, 1987

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

۱۲ صفحات

جلد ۷ | جمعرات ۵ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ ۲ جولائی ۱۹۸۷ء ۱۸ ہاڑ ۲۰۴۴ب | نمبر ۲۳۵

## جن افراد نے سنت رسول رکھی ہوئی تھی ان پر زیادہ تشدد کیا گیا

### لیہ کے واقعہ کے متعلق ۵ رکنی کمیٹی کی رپورٹ

جھنگ (نمائندہ جنگ) جمعیت علمائے اسلام پاکستان نے جھنگ میں انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے کارکنوں کے ساتھ ہونے والے واقعہ کے حقائق جاننے کے لئے جو کمیٹی قائم کی تھی نے اپنی رپورٹ گزشتہ روز جمعیت العلمائے اسلام کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کر دی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر اور پولیس نے مظاہرہ کرنے والوں کو واپسی پر چوبارہ چوک اعظم میں گھیرے میں لے لیا اور انہیں ہتھیار پھینکنے کا حکم دیا۔ ہتھیاروں کی واپسی کے بعد ان کارکنوں پر آنسو گیس کے گولے پھینکے اور بعد ازاں گرے ہوئے لوگوں پر بلاجواز فائرنگ کر کے تین افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان میں جن افراد نے سنت رسول رکھی ہوئی تھی ان پر زیادہ تشدد کیا گیا۔ مجلس عاملہ جمعیت العلمائے اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت پنجاب نے ۹ جولائی تک اس سلسلے میں مقدمات اور گرفتار شدگان کو رہا نہ کیا اور مولانا حق نواز مرکزی رہنما کی نظر بندی ختم نہ کی تو اس کے بعد جمعیت العلمائے اسلام پاکستان کے علماء کرام کا ایک فوری اجلاس طلب کرے گی اور راست اقدام کا فیصلہ کیا جائے گا۔

THE DAILY SANG-E-MEEL MULTAN ★★★

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

روزنامہ سنگ میل
عوام کا اخبار
ملتان (پاکستان)

فون ۳۲۲۶۴

| | | |
|---|---|---|
| جلد ۲۴ | ۶ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ بروز جمعہ ۳ جولائی ۱۹۸۶ء | شمارہ ۱۸۱ |

# انجمن سپاہ صحابہ کے جلوس پر پولیس فائرنگ بلاجواز تھی

## اس واقعہ کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے: غلام فرید مرانی

لیہ (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ کے جلوس پر پولیس فائرنگ بلاجواز تھی جس سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور بے شمار لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ میں نے ضلعی انتظامیہ سے صحیح صورت حال معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے صحیح صورت حال بتانے سے بھی دریغ کیا۔ یہ بات غلام فرید مرانی ایم این اے نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ جس روز یہ واقعہ رونما ہوا اس دن میں اسلام آباد میں تھا میں نے صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے ٹیلیفون پر انتظامیہ سے رابطہ کیا لیکن انہوں نے مجھے واقعات نہیں بتائے میں نے لیہ آکر ضلعی انتظامیہ اور مقامی لوگوں سے ان واقعات کی تحقیقات کی جس میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں میں نے اپنے طور پر معلوم کیا ہے اس میں فائرنگ کا کوئی جواز نہیں تھا۔ جس کے نتیجہ میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور بے شمار لوگ زخمی ہوئے ہیں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس واقعہ کی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج سے کرائی جائے تاکہ صحیح حقائق سامنے آئیں اور قصورواران کو سزا دلائی جائے۔ تاکہ آئندہ کے لیے کشیدگی کی فضا ختم ہو سکے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ جہانیاں، جھنگ اور دیگر جگہوں سے مسلح لوگ لیہ آتے ہیں ان کے اس فعل کی بھی مذمت کرتا ہوں۔

# لیہ میں پولیس کی وحشیانہ فائرنگ کی تحقیقات کرائی جائے

## مولانا حق نواز جھنگوی کو رہا کیا جائے: مولانا محمد سلیمان طارق

جہانیاں (نامہ نگار سنگ میل) مرکزی تحریک اہل سنت پاکستان کے سربراہ اور ڈسٹرکٹ خطیب تعمیر مولانا محمد سلیمان طارق نے آزاد کشمیر کے تبلیغی دورے سے واپسی پر ... لیہ اور جھنگ میں پولیس کی فائرنگ اور پولیس کی وحشیانہ فائرنگ اور مولانا حق نواز جھنگوی کی گرفتاری کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس انتظامیہ کی فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور متعدد

نوجوان زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کی جلد از جلد تحقیقات کرائی جائے۔ اور پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جائے مولانا محمد سلیمان طارق نے کہا کہ اگر انتظامیہ کی یہ جانبدارانہ پالیسی رہی تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔ مولانا نے کہا کہ چور، ڈاکو اور غنڈے آزاد ہیں اور ملک دشمن عناصر دندناتے پھرتے ہیں۔ اور علماء کرام حکومت کے تشدد کا شکار ہیں۔ جو انہیں مسلسل گرفتار کرنا حکومت کی ناکامی کا ثبوت ہے۔ انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو رہا کیا جائے۔

DAILY
NAWA-I-WAQT
MULTAN

روزنامہ
نوائے وقت
ملتان
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی
ملتان، لاہور، راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| صفحات ۱۲ | قیمت ۲ روپے | منگل ۲ ذوالقعدہ ۱۴۰۷ھ ۳۰ جون ۱۹۸۷ء / ۱۶ اساڑھ ۲۰۴۴ب<br>فون نمبر: ۷۱۱۸۴۴، ۳۳۱۶۴۳، ۳۰۴۹۳ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹۹م | شمارہ ۱۱ | جلد ۱۰ |

# انجمن سپاہ صحابہؓ اور لیہ انتظامیہ کے مابین کوئی معاہدہ نہیں ہوا

## مولانا ضیاء الحق قاسمی، شیخ حاکم علی اور دیگر رہنماؤں کا مشترکہ بیان۔

ملتان (۲۹ جون۔ نمائندہ خصوصی) سنی ڈیفنس کمیٹی پاکستان کے سربراہ مولانا محمد ضیاء القاسمی، انجمن سپاہ صحابہؓ کے صدر شیخ حاکم علی مرکزی رہنما مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا ایثار القاسمی نے ایک مشترکہ بیان میں اس بات کی سختی سے تردید کی ہے کہ لیہ کی انتظامیہ اور انجمن سپاہ صحابہؓ کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ لیہ انتظامیہ نے شیخ محمد یوسف کو انجمن سپاہ صحابہؓ کا نمائندہ ظاہر کر کے کوئی نام نہاد معاہدہ کیا ہوگا جس کا تعلق انجمن سے نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کا معاہدہ کرنا ان افراد کے ساتھ غداری کے مترادف ہے جنہوں نے ناموس صحابہؓ پر اپنی زندگیاں تک قربان کر دی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ لیہ کے واقعہ میں ملوث سرکاری ملازمین کے خلاف قتل عمد کے تحت مقدمہ درج کیا جائے تحقیقات کے لئے عدالت عالیہ کا جج مقرر کیا جائے مولانا حق نواز اور دوسرے گرفتار شدگان کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک بند کیا جائے ان کی نظربندی کا حکم جلد واپس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملتان میں ۱۱ جولائی کو آل پاکستان سنی کنونشن منعقد ہوگا۔

3۰/جون 1987

محمد ضیاء القاسمی

THE DAILY SANG-E-MEEL MULTAN
روزنامہ سنگ میل
عوام کا اخبار
ملتان (پاکستان)
فون ۳۲۲۶۴
جلد ۲۴ ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ بروز اتوار ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء شمارہ ۱۹۰

# ملتان میں انجمن سپاہ صحابہ کے احتجاجی اجتماع کے موقع پر سخت حفاظتی انتظامات

## جلسہ گاہ کے ارد گرد اور اس کی طرف جانے والی تمام سڑکوں پر پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی۔

ملتان (سٹاف رپورٹر) آج ملتان میں انجمن سپاہ صحابہ کے احتجاجی اجتماع کے سلسلے میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ اس سلسلے میں حضوری باغ کو جانے والی تمام سڑکوں، جہاں یہ اجتماع ہونا تھا اور جلسہ گاہ کے ارد گرد پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی۔ تاہم رات گئے تک کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی تھی۔

احتجاجی اجتماع میں گیارہ مختلف دینی تنظیموں نے حصہ لیا

### مولانا حق نواز جھنگوی کو رہا کیا جائے: مولانا فضل الرحمٰن

ملتان (سٹاف رپورٹر) مولانا فضل الرحمٰن نے ... علماء دین کی گرفتاریوں سے پورا ملک احتجاجی مظاہروں کی لپیٹ میں آ جائیگا۔ انہوں نے حکومت کو ... افراد کی گرفتاریوں کی بجائے تخریب کاروں اور ملک

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC CERTIFIED
پاکستان کے ہر روزنامے سے زیادہ

MONDAY, JULY 13, 1987.

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ۱۶۰ فون

۱۲ صفحات

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

جلد ۷ | پیر ۱۶ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ ۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء ۲۹ ہاڑ ۲۰۴۴ب | نمبر ۲۴۶

ملتان میں اٹھارہ دینی جماعتوں کے مشترکہ جلسہ عام کی صدارت مولانا خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف کر رہے ہیں جبکہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا قاری محمد حنیف، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالحق مجاہد، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد سلیمان، مجسٹریٹ منیر احمد، مولانا [illegible] قاسمی، مولانا عطاء المومن اور عبدالرشید خطاب کر رہے ہیں

## مولانا حق نواز جھنگوی سمیت دیگر علماء کو رہا نہ کیا گیا تو ملک گیر تحریک شروع کی جائے گی

### ملتان میں ۱۸ دینی جماعتوں کے اجتماع سے مقررین کا خطاب

ملتان (نمائندہ جنگ) ۱۸ دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی اور دیگر علماء کو فوری رہا کیا جائے اور دینی انتخابات کے ذمہ دار افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے ورنہ لیہ سے اسلام آباد اور کراچی تک ملک گیر تحریک شروع کی جائے گی۔ جامع تعلیم الاسلام میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سنی ایکشن کمیٹی کے کنوینر مولانا

ضیاء القاسمی نے مزید کہا کہ ایران سے غیر قانونی طور پر پاکستان آنے والے افراد فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث ہیں اور حکومت کو چاہئے کہ وہ ان عناصر کے خلاف سخت اقدامات کرے۔ جو شیعہ اور سنیوں کے درمیان بھائی چارہ کی فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ پوٹھوہار کی جمعیت کے رابطہ سیکرٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ موجودہ حکومت امن و امان کی صورت حال برقرار رکھنے میں ناکام ہوگئی ہے انہوں نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں سیدھے طور پر علمائے کرام پر [illegible] شہریوں کو قتل کر رہی ہیں۔ یہ ایجنسیاں سیاستدانوں کے پیچھے بھاگ رہی ہیں جبکہ انہوں نے تخریب کاروں کے خلاف کچھ نہیں کیا۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت — ABC CERTIFIED — پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

MONDAY, JULY 6, 1987.

رجسٹرڈ نمبر ۰۱۹۰ — فون [illegible]

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

۱۲ صفحات

جلد ۷ — پیر ۹ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ ۶ جولائی ۱۹۸۷ء ۲۲ ہاڑ ۲۰۴۴ب — نمبر ۲۳۹

## ۱۱ جولائی کو ملتان میں تمام سنی تنظیموں کا ملک گیر کنونشن منعقد ہوگا

جھنگ (نمائندہ جنگ) انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے رہنما سیکرٹری جنرل محمد بشیر نے ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد جھنگ واپس پہنچنے پر بتایا کہ ۱۱ جولائی کو ملتان میں تمام سنی تنظیموں کا ایک ملک گیر کنونشن منعقد ہوگا۔ اس میں لیہ اور جھنگ کے واقعات کے سلسلے میں لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سنی ایکشن کمیٹی کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی ہے جس کے کنوینر مولانا محمد ضیاء القاسمی مقرر کئے گئے ہیں۔ سنی ایکشن کمیٹی پاکستان کے کنوینر مولانا ضیاء القاسمی کی انٹرنیشنل ختم نبوت کے امیر مولانا خان محمد، انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سرپرست مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، انجمن سپاہ صحابہؓ کے مرکزی کنوینر مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا عبدالحق [illegible] نے گزشتہ دنوں ملتان میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور مذکورہ کنونشن کی تفصیلات بتائیں۔

## لیہ کے واقعہ کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی گئی

## لاوارث نعشوں کو غسل کے بغیر گڑھے میں پھینک دیا گیا — مولانا فاروقی

سمندری (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے قائم مقام سرپرست اعلیٰ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ لیہ کے حالیہ واقعات میں زخمی ہونے والے ۷ افراد مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کی جیلوں میں ڈاکٹری سہولتوں سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لیہ کی انتظامیہ نے جن تین لاشوں کو لاوارث قرار دے کر دفن کیا ان کو نہ غسل دیا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ تیسرے شہید ضیاء الرحمان ساجد کی میت جب قبر سے نکالی گئی تو صاف طور پر معلوم ہوا کہ ایک عام چادر میں لپیٹ کر انہیں ایک گڑھے میں پھینک دیا گیا تھا۔ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے بتایا کہ ان تینوں لاشوں کے غسل اور حالیہ واقعات کی تمام تفصیلات سے آگاہی کے لئے ملتان ہائیکورٹ میں اتوار کے روز رٹ دائر کر دی گئی ہے۔ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے واضح کیا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد لیہ کی انتظامیہ کے افسران کے تمام دعووں کی قلعی کھل جائے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ذمہ دار افسران کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جائے اور مجرمان کو فوری گرفتار کیا جائے۔

## تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی قرآن و سنت کانفرنس پر کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہیے: مولانا فضل الرحمٰن

لاہور (وقائع نگار خصوصی) جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے زیر اہتمام مینار پاکستان پر ہونے والی قرآن و سنت کانفرنس کے انعقاد پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ گزشتہ روز جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ایک جمہوری ملک ہے، جہاں ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کی آزادی ہے اس لئے کسی پر بھی پابندی عائد نہیں کرنی چاہئے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ کسی کی بات سے اختلاف رکھنا ہر ایک کا حق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کانفرنس کے وقت تمام فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو پر امن فضا قائم رکھنی چاہئے۔

## سانحہ لیہ کے سلسلے میں ۸۰ کارکن ابھی تک جیلوں میں ہیں: امیر حسین گیلانی

جھنگ (جمعیت علمائے اسلام پنجاب (فضل الرحمٰن گروپ) اور ایم آر ڈی کے رہنما مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا ہے کہ ملک کے کسی بھی شہری پر کسی بھی علاقہ میں پابندی لگانا بنیادی حقوق کے منافی ہے موجودہ حکومت کے وزیر اعظم کے اعلان کے باوجود ضلعی انتظامیہ شہریوں کے بنیادی حقوق سلب کر کے آئین کی خلاف ورزی کر رہی ہے علاوہ ازیں پر پابندی لگانے کا کوئی جواز نہیں ملک میں ۱۹۷۳ء کا آئین ہوتا تو ملک میں انتشار فتنہ گروہی عصبیت اور جرائم میں نمایاں کمی ہوتی ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامع مسجد جھنگ صدر میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ ایم آر ڈی میں شامل جماعتیں آئندہ ملک میں کسی مارشل لاء کو برداشت نہیں کریں گی اور تحریک میں سب جماعتیں اکٹھی رہیں گی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایم آر ڈی سے باہر تین جماعتوں جے یو پی، جمعیت اہل حدیث (احسان الٰہی ظہیر گروپ) اور این پی پی نے کل پارٹیز کانفرنس میں شمولیت پر آمادگی ظاہر کر دی ہے جبکہ ایئر مارشل (ریٹائرڈ) محمد اصغر خاں سے جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ ملاقات کریں گے اور انہیں اس کانفرنس کے لئے آمادہ کیا جائے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام (درخواستی گروپ) کے ساتھ بات چیت جاری ہے اور انشاء اللہ بہت جلد اپنا جھنڈا بنایا جائے گا انہوں نے مزید کہا کہ آل پارٹیز کانفرنس میں وہ مطالبات رکھے جائیں گے اور ان پر تمام پارٹیز کو اتفاق ہو گا انہوں نے کہا کہ ہمارا سب سے بڑا مطالبہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کا ہے سید امیر حسین گیلانی نے لیہ کے واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی کمشنر لیہ نے میعاد طور پر معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی کی اور انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نہتے لوگوں پر گولی چلائی گی اور تین افراد کو شہید کر دیا انہوں نے بتایا کہ ۱۵۰ افراد کو گرفتار کیا گیا تھا جس میں صرف ۳۰ افراد کو رہا کیا گیا ہے باقی ۸۰ کارکن مظفر گڑھ ڈیرہ غازی خان اور ملتان کی جیلوں میں قید ہیں انہوں نے مزید کہا کہ جو رکنی کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں جمعیت علمائے اسلام اپنے ایک اجلاس میں جو فیصلہ کر چکی ہے اس پر کاربند رہے گی اور اگر ان گرفتار شدگان کو جن میں جمعیت علمائے اسلام کے مولانا حق نواز بھی شامل ہیں رہا نہ کیا گیا تو ۹ جولائی کو جمعیت علمائے اسلام اپنے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی کیونکہ جمعیت حکومت کو نوٹس دے چکی ہے اور یہ اعلان مولانا محمد عبداللہ (بھکر) کنوینر کمیٹی کریں گے انہوں نے مطالبہ کیا کہ جاں بحق ہونے والے شہیدوں کے ورثاء کو معاوضہ دیا جائے انہوں نے اس بات کی بھی تردید کی کہ انہوں نے یا ان کی طرف سے کسی با اختیار شخص نے لیہ انتظامیہ سے صلح کر لی ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا انجمن سپاہ صحابہؓ کا اس کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں جس کے ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان ہیں انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں عدالت عالیہ سے رجوع کیا جا رہا ہے۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ
ABC CERTIFIED
THE DAILY JANG LAHORE
روزنامہ جنگ لاہور
WEDNESDAY, JULY 8, 1987.
قیمت فی پرچہ ۲ روپے
۱۲ صفحات
جلد ۷
بدھ ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ ۸ جولائی ۱۹۸۷ء
نمبر ۲۴۱

# لیہ کے واقعات پر ملتان میں ۱۷ دینی جماعتوں کا اجلاس طلب کر لیا گیا

## مولانا خان محمد نے اجلاس ۱۱ جولائی کو طلب کیا، مولانا ضیاء القاسمی دینی سربراہوں سے ملاقات کے لیے لاہور پہنچ گئے

فیصل آباد (پ ر) ضلع لیہ میں پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے اہل سنت پر مبینہ زیادتیوں کے خلاف غور و خوض کیلئے مولانا خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف نے ۱۱ جولائی کو ملتان میں ۱۷ دینی جماعتوں کا ایک اہم اجلاس طلب کیا ہے۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق مولانا محمد ضیاء القاسمی صدر سنی ایکشن کمیٹی مختلف دینی سربراہوں اور مشائخ سے ملاقات کرنے کیلئے لاہور پہنچ گئے ہیں انہوں نے گذشتہ روز لاہور میں مختلف رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں ۱۱ جولائی کے اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ دیا۔ پریس ریلیز کے مطابق گذشتہ دنوں لیہ پولیس نے اہل سنت کے ایک پر امن جلوس پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں تین نہتے شہری جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے جبکہ سینکڑوں کارکنوں کو پولیس نے گرفتار کر کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ مولانا ضیاء القاسمی نے مولانا حق نواز کی گرفتاری اور لیہ میں پولیس تشدد کی پرزور مذمت کی ہے

روزنامہ جنگ لاہور ( ۲ ) 8 جولائی ۱۹۸۷ء

# لیہ کے واقعات پر ملتان میں ۷ دینی جماعتوں کا اجلاس طلب کر لیا گیا

## مولانا خان محمد نے اجلاس ۱۱ جولائی کو طلب کیا، مولانا ضیاء القاسمی دینی سربراہوں سے ملاقات کے لیے لاہور پہنچ گئے

فیصل آباد (ب ب) ضلع لیہ میں پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے اہل سنت پر مبینہ زیادتیوں کے خلاف غور و خوض کیلئے مولانا خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف نے ۱۱ جولائی کو ملتان میں ۷ دینی جماعتوں کا ایک اہم اجلاس طلب کیا ہے۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق مولانا محمد ضیاء القاسمی صدر سنی ڈیفنس کمیٹی مختلف دینی سربراہوں اور مشائخ سے ملاقات کرنے کیلئے لاہور پہنچ گئے جہاں انہوں نے گزشتہ روز لاہور میں مختلف رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں ۱۱ جولائی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی۔ پریس ریلیز کے مطابق گزشتہ دنوں لیہ پولیس نے اہل سنت کے ایک پر امن جلوس پر فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں تین نہتے شہری جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے جبکہ سینکڑوں کارکنوں کو پولیس نے گرفتار کر کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ مولانا ضیاء القاسمی نے مولانا حق نواز کی گرفتاری اور لیہ میں پولیس تشدد کی پرزور مذمت کی ہے۔

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی

لاہور، کراچی، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

THURSDAY JULY 9, 1987

جلد ۴۷ | جمعرات ۱۲ ذیقعد ۱۴۰۷ھ ۹ جولائی ۱۹۸۷ء ۲۵ ہاڑ ۲۰۴۴ بکرمی | صفحات ۱۲ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۵۹۹ | شمارہ ۲۶۸
فون نمبر ۳۰۲۰۵۰ تا ۳۰۲۰۵۴ قیمت دو روپے

## لیہ کے واقعہ پر غور کیلئے ۷ دینی
## جماعتوں کا اجلاس ملتان میں ہو گا

لاہور ۸ جولائی (پ ر) ضلع لیہ میں پولیس اور انتظامیہ کے اہل سنت پر بے پناہ ظلم و ستم اور سفاکی کے خلاف غور و خوض کرنے کے لئے مولانا خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف نے ۱۱ جولائی کو دینی جماعتوں کا ایک اہم اجلاس طلب کر لیا ہے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی صدر سنی ڈیفنس کمیٹی مختلف دینی سربراہوں اور مشائخ سے ملاقات کرنے کے لئے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے آج لاہور میں متعدد رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں ۱۱ جولائی کے اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ دیا۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں لیہ پولیس نے اہل سنت کے ایک پر امن جلوس پر فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں تین نہتے شہری شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں کارکنوں کو پولیس نے گرفتار کر کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ مولانا ضیاء القاسمی نے مولانا حق نواز کی گرفتاری اور لیہ میں پولیس تشدد کی پر زور مذمت کی ہے اور ہائی کورٹ کے جج سے سانحہ لیہ کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔



ملتان اور لاہور سے بیک وقت شائع ہونے والا اردو روزنامہ

# امروز

ملتان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۹۳

پوسٹ بکس نمبر ۲۲۹

ٹیلیفون نمبر

۷۰۶۰۲

۷۰۵۳۳

ٹیلیکس نمبر

۴۲۷۹

قیمت ۱.۲۰ روپے

پیر

۱۳ شعبان ۱۴۰۷ھ

۱۳ اپریل ۱۹۸۷ء

۲۷ چیت ۲۰۴۳ بکرمی

شمارہ نمبر ۳۱۶

## سنی ڈیفنس کمیٹی کے زیر اہتمام ملک گیر کنونشن ۱۱ جولائی کو ہو گا

### ...کے تمام سرکاری افسروں کے خلاف مقدمہ قائم کیا جائے



# پاکستان کی ۱۸ مذہبی تنظیموں کا اجلاس ۱۸ جولائی کو ہوگا

## ملک کے اہم مسائل زیر بحث آئیں گے، آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا

فیصل آباد (۸ جولائی) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی صدر پیر طریقت مولانا خان محمد نے کہا کہ پاکستان بھر میں ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں پاکستان کی ۱۸ مذہبی تنظیموں کا اہم اجلاس ۱۸ جولائی ۱۹۸۷ء کو طلب کر لیا ہے۔ اس ... میں مولانا محمد ضیاء القاسمی جنرل ...

ملتان اور لاہور سے بیک وقت شائع ہونے والا آزاد قومی

روزنامہ آفتاب ملتان

DAILY AFTAB MULTAN

چیف ایڈیٹر ممتاز طاہر

جلد ۱۲ | اتوار ۱۵ ذیقعد ۱۴۰۷ ہجری ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء ۲۸ ہاڑ ۲۰۴۴ ب | شمارہ ۲۴۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱۰۲ فون نمبر ۳۲۰۷۸ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

# لیہ کے واقعات سے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو آگاہ کیا جائے گا!

## متحدہ سنی محاذ کو فعال بنایا جائے گا، لیہ کے واقعات میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے!

## ملتان میں متحدہ سنی محاذ کے اجلاس میں ملک بھر کے علماء نے شرکت کی!

ملتان (نمائندہ خصوصی) متحدہ سنی محاذ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ لیہ کے حالیہ واقعات سے صدر جنرل ضیاء الحق کو آگاہ کیا جائے گا۔ یہ اجلاس دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں ہوا جس کی صدارت مولانا خان محمد نے کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ متحدہ سنی محاذ کو مزید فعال بنایا جائے۔ جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ لیہ اور جھنگ سمیت دیگر علاقوں اور اسلام آباد، لاہور سمیت بڑے بڑے شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ۱۹ جولائی کو جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام جھنگ میں ہونے والے احتجاجی جلسہ کو بھرپور طریقے سے کامیاب بنایا جائے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ لیہ کے واقعات میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے اور بے گناہ افراد کو رہا کیا جائے۔ اجلاس میں مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اجمل قادری، مولانا محمد عبداللہ، مولانا نعمان، علامہ عبد المجید ندیم، مولانا عبد الشکور دین پوری، مولانا سلمان فاروقی، قاری محمد حنیف جالندھری، قاری نور الحق قریشی، مولانا فیض محمد، مولانا غلام قادر، مولانا حاکم علی، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی، مولانا عطاء اللہ، مولانا اسعد اللہ، مولانا اسفندیار، مولانا سیف اللہ خان، مولانا عبد الرحمان، مولانا عبد الغفور حقانی اور دیگر علماء نے بھی شرکت کی۔

ٹیلی فون نمبر ۲۵۸۱ د — جنت روڈ وسٹر جہانی سنا۔ — مرکزی نمبر ۱۳۲

# سانحہ لیہ کی ہائی کورٹ کے جج کے ذریعے تحقیقات کرائی جائے

## پولیس کی فائرنگ وحشیانہ ہے۔ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے

قائد جمعیت علماء اسلام مولانا سمیع الحق کا مطالبہ

قائد جمعیت علماء اسلام مولانا سمیع الحق نے چوبارہ ضلع لیہ میں انجمن سپاہ صحابہ کے جلوس پر پولیس کی وحشیانہ فائرنگ کی شدید مذمت کی ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ ایک سال سے مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا اشرف ہاشمی کے اغوا پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتے رہے ہیں اور پولیس اپنے ایک اے ایس آئی کے اغوا پر اس قدر غضب ناک ہو گئی ہے کہ اس نے سپاہ صحابہ کے جلوس کو گھیرے میں لے کر گولیوں سے بھون ڈالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کردار کسی مہذب ملک کی اپنی پولیس کا نہیں بلکہ حملہ آور غیر ملکی فوج کا ہوا کرتا ہے جس کا مظاہرہ چوبارہ ضلع لیہ میں پنجاب پولیس نے کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پولیس فائرنگ سے تین نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کا زخمی ہونا ایک دردناک المیہ ہے جس پر جس قدر کرب و اضطراب کا اظہار کیا جائے کم ہے اور ہم اس سانحہ کے غم و اضطراب میں سپاہ صحابہؓ اور زخمیوں کے خاندانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چوبارہ ضلع لیہ کے اس المناک سانحہ کی عدالتی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج کے ذریعہ کرا کے سانحہ کی تفصیلات کو منظر عام پر لایا جائے اور بے گناہ شہریوں کے خون کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں گرفتار شدہ تمام افراد کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

قائد جمعیت نے اس سانحہ میں شہید ہونے والوں کے لیے دعائے مغفرت کی ہے اور زخمیوں کے لیے دعائے صحت کرتے ہوئے ان کے خاندانوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

ملتان اور لاہور سے بیک وقت شائع ہونے والا اردو روزنامہ

# امروز

ملتان پاکستان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۹۳

اتوار
۱۵ر ذیقعد ۱۴۰۷ھ
۱۲ر جولائی ۱۹۸۷ء
۲۸ر ہاڑ ۲۰۴۴ب
جلد نمبر ۳۷ شمارہ نمبر ۲۲۹

## ملتان میں اٹھارہ دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس

### لیہ کے واقعات کے بارے میں آئندہ لائحہ عمل مرتب کر لیا گیا

امروز کے شاف رپورٹر سے

ملتان ۱۱ر جولائی (نامہ نگار) ملتان میں ختم نبوت کے زیر اہتمام اٹھارہ دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں سانحہ لیہ کے واقعات علماء کی گرفتاری اور لیہ انتظامیہ کے رویہ پر افسوس کیا گیا۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام درخواستی گروپ کے مولانا محمد جمیل قادری مولانا عماد اللہ شفیق، فضل الرحمٰن گروپ کے مولانا محمد عبداللہ مولانا رشید احمد حبیب نوری، تنظیم اہلسنت کے مولانا عبدالستار اور مولانا محمد رمضان، مجلس حقوق اہلسنت کے مولانا عبدالغنی حاجی پوری مولانا عبدالمجید ندیم، تحریک احیائے اہلسنت کے مولانا محمد شکیل فاروقی، انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا ایثار، قاسمی مجلس علمائے اہل سنت کے مولانا عبدالشکور دین پوری مولانا منظور حسین شاہ، مجلس احرار اسلام کے سید کفیل شاہ سید عطاء المحسن بخاری، اہل سنت فورس کے صادق حسین شاہ، جمعیت اہل سنت کے قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالحق، تحریک تحفظ مسلک علمائے دیوبند کے مولانا حبیب الرحمٰن ... اور مولانا عبدالجبار، سواد اعظم اہلسنت کراچی کے مولانا اسفندیار خلیق الدین، جمعیت مشائخ علمائے دیوبند کے مولانا سیف اللہ خالد، عبدالعزیز، بانی تحریک خدام ختم نبوت کے مولانا حبیب الغفور حقانی، مولانا رشید احمد، تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا ... اشاعت اسلام کے مولانا محمد لقمان علی پوری، تنظیم دینی مدارس کے مولانا فیض احمد، مولانا محمد اسحاق اور شبان اہل سنت کے حافظ منیر احمد فاروقی اور علماء اسلام کے علاوہ دیگر علماء، مشائخ اور رہنماؤں نے بھی شرکت کی ان علماء نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ۹ جولائی کو جھنگ میں اور ۱۳ جولائی کو لیہ میں احتجاجی جلسہ اور مظاہرہ کیا جائے گا اجلاس میں کہا گیا کہ جب تک لیہ انتظامیہ کے ذمہ دار افسروں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج اور سانحہ لیہ کی ہائیکورٹ کے جج سے عدالتی تحقیقات اور گرفتار شدہ علماء کو رہا نہیں کیا جاتا احتجاجی تحریک جاری رہے گی اجلاس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ سانحہ لیہ کے سلسلہ میں قائم کیے جانے والے تمام مقدمات فوری طور پر واپس لیے جائیں اجلاس میں اتفاق رائے سے مولانا محمد عبداللہ کو ... ایکشن کمیٹی کا کنوینر منتخب کیا گیا۔

# نظریاتی تحریکیں ظلم اور تشدد سے دبائی نہیں جا سکتیں

فیصل آباد (ہوائی رپورٹ) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی صدر رہبر شریعت مولانا خان محمد کندیاں شریف نے ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں پاکستان کی ۸ مذہبی تنظیموں کا اہم اجلاس ۱۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو صبح دس بجے طلب کر لیا ہے اس سلسلے میں مولانا محمد ضیاء القاسمی جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت مشن نے نامور علماء کرام کو دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس اجلاس میں گزشتہ دنوں لیہ پولیس کے ہاتھوں چار مسلمانوں کی المناک شہادت، ۷ سے زائد مسلمانوں کے زخمی ہونے پر ڈیڑھ سو سے زائد کی گرفتاری اور مولانا حق نواز کی ناجائز نظر بندی کے بارے میں مشترکہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ اگر حکومت نے لیہ پولیس کے خلاف مقدمہ قتل درج نہ کیا تو پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی جائے گی۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ نظریاتی تحریکیں تشدد اور ظلم سے دبائی نہیں جا سکتی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے والی ظالم نوکر شاہی کو برطرف کیا جائے۔ جو محرم سے قبل ہی ملک میں فرقہ وارانہ فضا قائم کر رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انجمن سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی
لاہور، کراچی، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

TUESDAY JULY 14, 1987

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جلد ۴۷ | منگل ۱۷ ذوالقعدہ ۱۴۰۷ھ، ۱۴ جولائی ۱۹۸۷ء، ۳۰ ہاڑ ۲۰۴۴ بکرمی<br>فون نمبر ۳۰۲۰۵۰ تا ۳۰۲۰۵۴ قیمت | صفحات ۱۲<br>دو روپے | رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۵۹۹ | شمارہ ۲۷۳ |

## ۱۸ دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس

فیصل آباد ۱۳ جولائی (نمائندہ خصوصی) ۱۸ دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس گزشتہ روز دفتر ختم نبوت ملتان میں زیر صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر عالمی ختم نبوت منعقد ہوا جس میں کثرت رائے سے مولانا محمد ضیاء القاسمی کو سنی ایکشن کمیٹی کا کنوینر منتخب کر لیا گیا۔ اجلاس میں مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا محمد اسفندیار، مولانا مفتی محی الدین، مولانا عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری، مولانا محمد سلیمان طارق، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، محمد منیر احمد فاروقی اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی بعد از نماز عشاء احتجاجی جلسہ عام میں سنی ایکشن کمیٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ اگر ہمارے مطالبات ۱۹ جولائی تک منظور نہ کئے گئے تو سنی ایکشن کمیٹی عظمت ناموس صحابہ کے لئے تحریک کا اعلان کرے گی اس سلسلہ میں ۳۱ جولائی کو لیہ میں آل پنجاب ناموس صحابہ کانفرنس اور احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔

# ۱۸ مذہبی تنظیموں کا اہم اجلاس ۱۱ جولائی کو منعقد ہوگا

## مولانا خان محمد کندیاں شریف اجلاس کی صدارت کریں گے

فیصل آباد (—) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی صدر پیر طریقت مولانا خان محمد کندیاں شریف نے ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں [illegible] طلب کر لیا ہے اس سلسلے میں مولانا محمد ضیاء القاسمی جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت مشن نے نامور علماء کرام کو دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں مولانا ضیاء القاسمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس اجلاس میں گزشتہ ماہ لیہ پولیس کے ہاتھوں چار مسلمانوں کی المناک شہادت دس سے زائد مسلمانوں کے زخمی ہونے پر ڈیڑھ سو سے زائد کی گرفتاری اور مولانا حق نواز کی بلاجواز نظربندی کے بارے میں مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ اگر گورنمنٹ نے لیہ پولیس کے خلاف مقدمہ قتل درج نہ کیا تو پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جیلوں میں انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے خلاف غیر انسانی سلوک روا رکھا جا رہا ہے اور پولیس انہیں بلاجواز تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ نظریاتی تحریکیں تشدد اور ظلم سے دبائی نہیں جا سکتیں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے والی ظالم نوکر شاہی کو برطرف کیا جائے جو محرم سے قبل ہی ملک میں فرقہ ورانہ فضا قائم کر رہی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ انجمن سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے

## سری لنکا میں ہنگامی حالات میں توسیع کر دی گئی

## روزنامہ نوائے وقت ملتان

### ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء

# دینی جماعتوں نے مولانا ضیاء القاسمی کو سنی ایکشن کمیٹی کا کنوینر منتخب کر لیا

**جھنگ اور لیہ میں احتجاجی جلسے۔ مظفر گڑھ، بھکر اور ڈیرہ اسماعیل خان میں منعقد کرنے کا فیصلہ**

ملتان (۱۱ جولائی) [illegible] ختم نبوت [illegible] میں [illegible] دینی جماعتوں کے مشترکہ اجلاس نے مولانا ضیاء القاسمی کو [illegible] ایکشن کمیٹی کا کنوینر منتخب کر لیا ہے۔ دینی جماعتوں کا یہ اجتماع [illegible] نے طلب کیا تھا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰ جولائی کو جھنگ میں اور ۱۳ جولائی کو لیہ میں احتجاجی جلسے [illegible] ہوں گے۔ اور ۱۳ جولائی سے قبل ہی مظفر گڑھ، بھکر اور ڈیرہ اسماعیل خان میں کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ [illegible] کے متفقہ [illegible] کے خلاف قتل عمد کا مقدمہ درج کیا جائے۔ ہائی کورٹ کے کسی جج سے اس پورے سانحہ کی تحقیقات کرائی جائے۔ سانحہ [illegible] کے سلسلے میں قائم شدہ مقدمات فی الفور ختم [illegible] واپس لئے جائیں۔ مولانا حق نواز جھنگوی اور دوسرے اسیروں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام درخواستی گروپ سے مولانا محمد اجمل قادری، مولانا قاری حماد اللہ شفیق، جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمان گروپ سے مولانا محمد عبداللہ بھکر اور مولانا رشید احمد لدھیانوی، تنظیم اہلسنت سے مولانا غلام قادر، مولانا محمد رمضان [illegible]، تحفظ حقوق اہلسنت سے مولانا عبدالغنی جاجروی، مولانا سید عبدالمجید ندیم، تحریک احیاء سنت سے مولانا محمد سلیمان طارق، انجمن سپاہ صحابہ سے مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا ایثار [illegible]

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC CERTIFIED
پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

THURSDAY, JULY 16, 1987.

۱۲ صفحات

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

جلد ۷ | جمعرات ۱۹ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ ۱۶ جولائی ۱۹۸۷ء یکم ساون ۲۰۴۴ب | نمبر ۲۳۹


## ۱۸ دینی جماعتوں نے مولانا ضیاء القاسمی کو متحدہ ایکشن کمیٹی کا کنوینر منتخب کر لیا

فیصل آباد (جنگ) گزشتہ روز ...

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

ABC CERTIFIED

پاکستان کے ہر روزنامے سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

SUNDAY, JULY 12, 1987.

۱۲ صفحات

جلد ۷

اتوار ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء ۲۸ ہاڑ ۲۰۴۴ب

نمبر ۲۲۵

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

## مولانا ضیاء القاسمی کو سنی ایکشن کمیٹی کا کنوینر منتخب کر لیا گیا

### ملتان میں ۱۸ دینی جماعتوں کے اجلاس میں لیہ سانحہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

### سانحہ لیہ کے خلاف جھنگ اور لیہ میں مظاہرے ہوں گے

ملتان (نمائندہ جنگ) گزشتہ روز ملتان میں ۱۸ دینی جماعتوں کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کر کے مطالبہ کیا گیا ہے کہ لیہ کی انتظامیہ کے ذمہ دار افسروں کے خلاف قتل عمد کا مقدمہ درج کیا جائے اور ہائیکورٹ کے کسی جج سے اس سانحہ کی تحقیقات کرائی جائیں مولانا حق نواز جھنگوی اور دیگر گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے اور قابل اعتراض لٹریچر ضبط کیا جائے۔ اجلاس کی صدارت مولانا خان محمد نے کی۔ اجلاس میں مولانا محمد اجمل قادری، قاری حامد اللہ شفیق، مولانا عبداللہ، مولانا رشید احمد میانوی، مولانا غلام قادر، مولانا محمد رمضان، مولانا عبدالحق جام پوری، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا محمد سلیمان طارق، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا ایثار القاسمی، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا سید منظور احمد شاہ، سید کفیل احمد شاہ، سید عطاء المومن، سید صادق حسین شاہ، مولانا غلام یٰسین، قاری محمد حنیف جالندھری، علامہ عبدالحق مجاہد، مولانا حبیب الرحمن درخواستی، مولانا عبدالصبور، مولانا محمد اسفند یار، مفتی محی الدین، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا عبدالغفور حقانی، علامہ رشید احمد، مولانا عزیز الرحمن، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد لقمان، مولانا فیض احمد، مولانا محمد اسحاق اور حافظ محمد طارق نے شرکت کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ ۱۹ جولائی کو جھنگ میں اور ۲۱ جولائی کو لیہ میں احتجاجی جلسہ اور مظاہرہ ہوگا اجلاس میں مولانا ضیاء القاسمی کو سنی ایکشن کمیٹی کا کنوینر منتخب کیا گیا۔

## مولانا حق نواز جھنگوی اور دیگر علماء کی نظربندی کو ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا گیا

ملتان (نمائندہ جنگ) لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ میں گزشتہ روز ایک درخواست دائر کر کے مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا عبدالصمد آزاد اور قاری منظور حسین کی نظربندی کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لیہ کے احکام کو چیلنج کیا گیا ہے عدالت عالیہ سے درخواست کی گئی ہے کہ ان احکام کو کالعدم قرار دیا جائے مسٹر جسٹس رشید اے سدھوا نے ابتدائی سماعت کے بعد ۱۹ جولائی کی تاریخ پیشی مقرر کی ہے۔

DAILY NAWA-I-WAQT MULTAN

روزنامہ

# نوائے وقت ملتان

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

ملتان، لاہور، راولپنڈی اور کراچی سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

| جلد | شمارہ | رجسٹرڈ ایل نمبر | | قیمت | صفحات |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | ۱۲ | ۵۹۹ ایم | جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ ۳ جولائی ۱۹۸۸ء ۱۹ اساڑھ ۲۰۴۵ب — فون نمبرز: ۴۵۱۴۴، ۳۳۱۶۳، ۴۰۴۹۳ | ۲ روپے | ۱۲ |

## لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ نے انجمن سپاہ صحابہؓ کے جنرل سیکرٹری کی رٹ درخواست پر ڈپٹی کمشنر لیہ سے رپورٹ طلب کر لی

ملتان ۲ جولائی (نمائندہ خصوصی) ہائی کورٹ ملتان بنچ نے انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد کی جانب سے دائر رٹ درخواست پر ڈپٹی کمشنر لیہ سے مفصل رپورٹ طلب کر لی ہے۔ فاضل عدالت میں تاج محمد لنگاہ، اطہر حسن خان اور ملک نورالحق قریشی ایڈووکیٹ نے رٹ درخواست دائر کرتے ہوئے استدعا کی کہ متعلقہ حکام کو ہدایت کی جائے کہ وہ درخواست دہندہ، مولانا حق نواز جھنگوی [illegible] انجمن کے کارکنوں کے خلاف درج مقدمہ کی تفصیل، چوبارہ لیہ کے قریب جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کی تفصیل، مطلوب [illegible] افراد کی نظر بندی یا گرفتاری کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے، جاں بحق ہونے والے افراد کی میتیں ورثاء کے حوالے کی جائیں اور متعلقہ حکام کو تنبیہ کی جائے کہ وہ انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو ہراساں کرنے سے باز رہیں۔ رٹ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا کہ درخواست دہندہ نے مذکورہ بالا تفصیلات کے لئے متعدد بار متعلقہ سول و پولیس حکام سے رابطہ کر کے استدعا کی مگر اس کی شنوائی نہیں ہوئی جس پر رٹ درخواست کی ضرورت پیش آئی۔ رٹ میں کہا گیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی سربراہی میں لیہ میں ہونے والے پر امن جلوس کے شرکاء جب اپنے گھروں کو واپس جا رہے تھے تو پولیس کی بھاری تعداد نے انہیں روک کر کہا کہ [illegible] شنو چوبارہ کو اغوا کر لیا گیا ہے اس لئے انہیں رہا کیا جائے۔ درخواست دہندہ اور ان کے ساتھیوں نے جب اس واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا تو پولیس نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں متعدد افراد جاں بحق اور زخمی ہو گئے تھے۔

## ملتان میں سنی کنونشن

### سنی ڈیفنس کمیٹی نے ۱۱ دینی اور سیاسی جماعتوں کو دعوت نامے جاری کر دیئے

ملتان ۲ جولائی (اسٹاف رپورٹر) سنی ڈیفنس کمیٹی نے ۱۷ جولائی کو ملتان میں منعقد ہونے والے کنونشن میں شرکت کے لئے گیارہ دینی و سیاسی جماعتوں کو دعوت نامے بھیج دیئے ہیں۔ یہ بات سنی ڈیفنس کمیٹی کے ایک پریس ریلیز کے ذریعے بتائی گئی ہے۔ اس کنونشن کی صدارت مولانا خان محمد آف کندیاں کریں گے۔ اس کنونشن میں گزشتہ دنوں لیہ میں ہونے والے واقعات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اور گرفتار افراد کی رہائی کے لئے لائحہ عمل ترتیب دیا جائیگا۔

## لیہ میں اغوا، بلوہ اور مختلف نوعیت کے مقدمات میں ملوث ۳۵ افراد کی ضمانت پر رہائی

لیہ ۲۰ جولائی (نامہ نگار) ضلع لیہ میں ۱۹ جون کو رونما ہونے والے سانحہ کے سلسلہ میں اغوا، بلوہ اور فائرنگ کے واقعے میں ملوث ۱۲۵ افراد کے خلاف مختلف نوعیت کے ۳۵ مقدمات درج کئے گئے ان میں سے جوڈیشل مجسٹریٹ کی نگرانی کے تحت ضلع بھر کی مختلف عدالتوں سے ۳۵ افراد کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ جن میں سے تھانہ چوک اعظم مقدمہ نمبر ۰ میں ملوث پانچ افراد الٰہ دتہ، محمد خان، محمد صدیق، اللہ دتہ اور ناظم حسین شامل ہیں۔ اسی طرح تھانہ چوک اعظم مقدمہ نمبر ۹۸ میں ملوث بارہ افراد محمد ایوب، محمد اعظم، سیدو، علی محمد فضل، سعادت علی، محمد نواز، عبدالخالق، حق نواز، سکندر حیات، رب نواز، محمد شریف، سلطان محمود کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح تھانہ چوبارہ مقدمہ نمبر ۹۵ میں ملوث پانچ افراد عبدالحمید، عبدالحی، محمد سجاد، خالد محمود اور محمد اعجاز شامل ہیں۔ تھانہ کوٹ سلطان مقدمہ نمبر ۰ میں ملوث بارہ افراد فیض محمد، حفیظ اللہ، غلام محمد، خدا بخش، امام بخش، عبدالرشید، غلام فرید، محمد بخش، ظفر اقبال، مقبول احمد، محمد طیب اور محمد رمضان کو رہا کر دیا گیا ہے اسی طرح چار سیمیں اور [illegible] جو کہ جلوس میں شامل تھیں اس یقین دہانی پر کہ وہ آئندہ کسی سیاسی مقصد یا جلوس میں شامل نہ ہوں گی کو شورٹی داری پر رہائی دلوائی گئی ہیں۔

## انجمن سپاہ صحابہ جہان پور کا احتجاجی اجلاس
## مولانا حق نواز جھنگوی کو رہا کرنے کا مطالبہ

جھنگ ۲ جولائی (نامہ نگار) گزشتہ روز انجمن سپاہ صحابہ جہان پور کا احتجاجی اجلاس عبدالرحمن ربانی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کی گرفتاری پر سخت احتجاج و مذمت کی گئی اور چوبارہ میں پولیس کی مبینہ پر تشدد کارروائی میں جس میں کئی بے گناہ افراد کو شہید کر دیا گیا اور بیسیوں افراد کو زخمی کر دیا کی بھی پر زور مذمت کی گئی۔ دریں اثنا انجمن سپاہ صحابہ جھنگ کا اجلاس محمد صدیق زرگر کی زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس میں مولانا حق نواز جھنگوی کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے چوبارہ میں تشدد سے جاں بحق ہونے والے افراد کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا اور [illegible] کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

## انجمن سپاہ صحابہ میلسی کے زیر اہتمام اجلاس
## میں مولانا حق نواز جھنگوی کی رہائی کا مطالبہ

میلسی ۲ جولائی (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہؓ میلسی کا ایک اجلاس زیر صدارت چوہدری علی نواز منعقد ہوا جس میں رحیم گلی، محبت پور، نظام آباد، فتح پور، جھانی اور اراضی والی سے تعلق رکھنے والے سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے شرکت کی اجلاس میں مولانا حق نواز جھنگوی کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ انجمن سپاہ صحابہؓ کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں اور مولانا حق نواز جھنگوی کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

## صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنیوالوں کو سزائے موت دی جائے: سردار غلام عباس

جتوئی ۲ جولائی (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہؓ جتوئی کے ممتاز راہنما اور ضلعی کونسلر سردار غلام عباس خان نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ آرڈیننس کو مؤثر بنانے کے لیے صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے افراد کے لیے کم از کم سزائے موت مقرر کی جائے تاکہ کسی بھی شخص کو صحابہؓ کے بارے میں گستاخی کرنے کی جرأت نہ ہو۔ انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کو فی الفور رہا کر دیا جائے اور فضا کو کشیدگی سے بچایا جائے۔

## "سنی ایکشن کمیٹی" کی جنرل کونسل کے ۳۲ ارکان کے ناموں کا اعلان

[illegible]

### کے خلاف احتجاجی جلسوں اور ریلیوں کا پروگرام

[illegible]

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامے سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

FRIDAY, JULY 17, 1987.

قیمت فی پرچہ ۳ روپے

۳۲ صفحات

جلد ۷ جمعہ ۲۰ ذیقعد ۱۴۰۷ھ ۱۷ جولائی ۱۹۸۷ء ۲ ساون ۲۰۴۴ نمبر ۲۵۰


# کل پاکستان سنی کنونشن ۳۱ جولائی کو لیہ میں ہوگا

## ۳۱ جولائی سے قبل تمام اضلاع میں عظمت صحابہؓ کانفرنسیں ہوں گی

فیصل آباد (نامہ نگار جنگ) ۳۱ جولائی کو لیہ میں کل پاکستان سنی کنونشن ہو گا۔ جس میں پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کے سرکردہ راہنما عوام الناس سے خطاب کریں گے۔ یہ بات تحریک سنی محاذ کے کنوینر مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایک ملاقات میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اگر لیہ پولیس کے ہاتھوں چار مسلمانوں کی مظلومانہ شہادت پر ڈپٹی کمشنر لیہ، ایس ایس پی لیہ اور انسپکٹر چوہدری کے خلاف مقدمہ قتل درج نہ کیا تو دفاع صحابہؓ کے نام پر پورے ملک میں شدید احتجاجی تحریک شروع کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ۳۱ جولائی سے قبل بھکر، جھنگ، شیخوپورہ، ساہیوال، مظفر گڑھ، ملتان، چوک اعظم اور دیگر اضلاع میں عظمت صحابہؓ کے نام پر کانفرنس کر کے حکومت کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ چار مسلمانوں کے قاتلوں کو فوری طور پر برطرف کر کے ان پر مقدمہ قتل چلایا جائے۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ مولانا حق نواز کو بغیر کسی جرم اور مقدمے کے ملتان جیل میں نظر بند کیا گیا ہے۔ جس سے ہزاروں مسلمانوں کو سخت اضطراب ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ فضا کو مکدر ہونے سے قبل ہی تمام گرفتار شدگان کو رہا کر دے ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۹۹ — اے بی سی سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت — ٹیلی فون نمبر
۳۲۸۴۳
۲۱۵۰ / ۴۰
ایڈیٹر انچارج تنویر شوکت
بانیٔ ریاست علی آزاد مرحوم
روزنامہ
فیصل آباد
غریب
چیف ایڈیٹر کنور شوکت ناز
ایڈیٹر محمد نصیر شیخ
جلد نمبر ۳۹ نمبر ۱۲ ۱۶ جولائی ۱۹۸۷ء ۱۹ ذیقعد ۱۴۰۷ھ یکم ساون ۲۰۴۴ب م قیمت ایک روپیہ شمارہ نمبر ۱۶۳

# لیہ میں کل پاکستان سنی کنونشن ۳۱ جولائی کو ہوگا

## پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کے سرکردہ رہنما عوام سے خطاب کریں گے

فیصل آباد ۱۵ جولائی، لیہ میں کل پاکستان سنی کنونشن ۳۱ جولائی کو ہوگا۔ جس میں پاکستان کی تمام دینی جماعتوں کے سرکردہ رہنما عوام الناس سے خطاب کریں گے یہ بات متحدہ سنی محاذ کے کنوینر مولانا محمد ضیاء القاسمی نے ایک ملاقات میں کہی مولانا ضیاء القاسمی کو ۱۱ جولائی کو ملتان میں دینی جماعتوں کے اجلاس میں سنی محاذ کا کنوینر منتخب کیا گیا ہے اور اس اجلاس میں پاکستان بھر سے نامور دینی رہنماؤں نے شرکت کی ہے مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ اگر گورنمنٹ نے لیہ پولیس کے ہاتھوں چار مسلمانوں کی شہادت پر ڈپٹی کمشنر لیہ ایس پی لیہ اور انسپکٹر چوبارہ کے خلاف مقدمہ قتل درج نہ کیا تو ناموس صحابہؓ کے نام پر پورے ملک میں شدید احتجاجی تحریک شروع کر دی جائے گی گورنمنٹ کی نوکر شاہی جان بوجھ کر قوم سے تصادم کی ایسے حالات پیدا کر رہی ہے جس سے پاکستان میں خانہ جنگی ہو مگر پاکستان کے باشعور ان بدنام زمانہ نوکر شاہی کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیں گے مولانا محمد ضیاء القاسمی نے مزید کہا کہ ۳۱ جولائی سے قبل جھنگ شیخوپورہ

نتیجہ پور، مظفر گڑھ، ملتان، جھنگ، خطم اور دیگر اضلاع میں عظمت صحابہؓ کے نام پر کانفرنسیں کر کے حکومت کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ چار مسلمانوں کے قاتلوں کو فوری طور پر برطرف کر کے ان پر مقدمہ قتل چلائے

پریس کانفرنس۔
منجانب سنی ڈیفنس کمیٹی
شرکاء کانفرنس
مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کنونیر سنی ڈیفنس کمیٹی پاکستان مولانا خان محمد صاحب کندیاں
مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان
علامہ عبدالحق مجاہد
مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی۔ قائم مقام سرپرست سپاہ صحابہ
مولانا ایثار القاسمی صاحب۔ مرکزی کنوینر انجمن سپاہ صحابہ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

معزز صحافی حضرات!

آج کی پریس کانفرنس کا مقصد آپ حضرات کے توسط سے ملک عزیز پاکستان کے سنی عوام کو لیہ کے افسوس ناک واقعہ سے آگاہ کرنا ہے۔ ارباب انصاف حل وعقد سے اس شرمناک واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف کاروائی کرنے کا مطالبہ کرنا ہے۔

مولانا حق نواز جھنگوی ایک بہت بڑے عالم دین ہیں۔ جو عظمت صحابہ کے لئے پورے ملک میں کام کررہے ہیں۔ انہوں نے اس مقدس مشن کے لئے ایک تنظیم سپاہ صحابہ قائم کررکھی ہے۔

مورخہ ۸۷-۶-۱۳ کو مولانا موصوف ایک جلسہ میں خطاب کے لئے جمن شاہ گئے ہوئے تھے کہ لیہ پولیس نے انہیں اور ان کے ۱۵ ساتھیوں کو گرفتار کیا اور مولانا حق نواز صاحب کو نیو سنٹرل جیل میں ۳ ماہ کے لئے نظر بند کردیا گیا۔

اس واقعہ سے سپاہ صحابہ تنظیم میں غصہ کی لہر دوڑ گئی اور شدید رد عمل ہوا اس لئے کہ وطن عزیز پاکستان جو اہل سنت والجماعت کی اکثریتی آبادی کا ملک ہے۔ اس میں اصحاب رسول کے ساتھ جو ظلم کیا جارہا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ رافضی فرقہ کے ذاکرین کی زبانیں شب وروز سب وشتم کرنے میں مصروف ہیں۔ ناپاک اور گندہ لٹریچر عام شائع کیا جارہا ہے اور حال ہی میں ایک ناپاک کتاب

مناظرہ بغداد شائع ہوئی جس میں بازاری زبان استعمال کی گئی۔ لیکن باوجود ان تمام زیادتیوں کے رافضی فرقہ کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی جاتی اور ہمیشہ اہل سنت کے علماء کو ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس سے پہلے حکومتوں نے بھی کوئی کمی نہ کی تھی۔ مگر موجودہ حکومت جسے اسلامی حکومت ہونے پر بڑا فخر ہے اس کے دور میں علماء اسلام اور دیگر مذہبی رہنماؤں کی جو تذلیل کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ آئے دن کے قتل، اغواء ایک مشغلہ بن چکے ہیں۔

مولانا حق نواز صاحب جھنگوی کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے لئے ایک جلسہ کا اہتمام مورخہ ۱۹۔۶۔۸۷ کو لیہ میں کیا گیا۔ جہاں شمولیت کے لئے پورے ملک سے قافلے آئے۔ لیہ کی ضلعی انتظامیہ نے اس احتجاجی پروگرام کو سبوتاژ کرنے کے لئے قافلوں کو راستے میں روکنے کی کوشش کی، مگر تمام قافلے شہر میں داخل ہوگئے اور نہایت پرامن احتجاج کرنے کے بعد واپس ہوگئے۔ سب سے بڑا قافلہ جو جھنگ سے آیا تھا جب تھل چوبارہ سے گزر رہے تھے اور چوک اعظم سے تقریباً ۱۲ میل دور ایک صحرا میں پہنچا تو منصوبے کے تحت سڑک میں رکاوٹ کر کے قافلے کو روکا گیا اور اندھا دھند فائرنگ شروع کردی گئی۔ جس کے نتیجے میں ۳ حضرات موقعہ پر شہید ہوگئے۔ لاتعداد زخمی ہوگئے اور سینکڑوں افراد کو پولیس نے گھیرے میں لے کر مارا پیٹا اور حوالات میں بند کردیا۔

شہداء کو بغیر غسل وکفن کے ایک گڑھے میں ڈال کر دبا دیا گیا۔ اور زخمیوں کو زخموں سے چور تڑپتے ہوئے چھوڑ دیا گیا اور کتنوں کو حوالات میں ڈال دیا گیا۔

جو حوالات میں تھے انہیں بھوکے پیاسے رکھا گیا۔ گالیاں دی گئیں۔ اور اصحاب رسول کے خلاف بدزبانی کے لئے مجبور کیا گیا۔ ان کے جسموں پر سگریٹ جلتے ہوئے لگائے گئے اور انہیں پانی کی جگہ پیشاب پینے کے لئے کہا گیا۔

ان واقعات سے پورے ملک میں رنج وغم اور غیض وغضب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ کل ملتان میں پورے ملک کے صدہا علماء کا ایک نمائندہ احتجاج ہوا۔ جس میں درج ذیل فیصلے ہوئے۔

۱۔ ایک ڈیفنس کمیٹی وکلاء پر مشتمل بنائی گئی۔ جس کے درج ذیل ارکان ہیں۔

جناب تاج محمد لنگاہ صاحب ایڈووکیٹ

جناب قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ

جناب اطہر خان صاحب

جناب سلیم بٹ ایڈووکیٹ

یہ کمیٹی اس واقعہ کے خلاف ہائیکورٹ میں رٹ دائر کرے گی۔

۲۔ پورے ملک میں احتجاج کے لئے مظاہرے ہوں گے۔قراردادیں ہوں گی۔

۳۔ ۱۱ جولائی کو ملتان میں ایک ملک گیر کنونیشن ہوگا جس میں راست اقدام کے لئے غور ہوگا۔

۴۔ ہمارے مطالبات درج ذیل ہیں۔

(۱) لیہ کے واقعات میں ملوث ضلعی انتظامیہ کے ذمہ دار افراد کو فوری طور معطل کیا جائے اور ان کے خلاف ۳۰۲ ت پ کا مقدمہ درج کیا جائے اور اس واقعہ کی ہائیکورٹ کے کسی جج سے تفتیش کرائی جائے۔

(۲) مولانا حق نواز اور ان کے تمام ساتھیوں پر قائم شدہ مقدمات کو فی الفور واپس کیا جائے۔

(۳) سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو پریشان کرنے کا رویہ ترک کیا جائے۔

## ملتان سنی کنونشن کے بعد حکومت کو ہوش آئی

ملتان میں ۱۱ جولائی کو ہونے والا سنی کنونیشن ملک گیر کنونیشن تھا۔اس کے اثرات پورے ملک میں مرتب ہوئے مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے ملک گیر سطح پر مظاہرے شروع ہوگئے اور ادھر لیہ میں سنی ایکشن کمیٹی نے ۳۱ جولائی کو سنی کنونیشن کا اعلان کر دیا۔جس سے حکومتی حلقوں نے پریشانی کا اظہار شروع کر دیا۔حکومت پنجاب نے اپنے ایم' پی' اے شیخ محمد یوسف کے ذریعہ ضلعی انتظامیہ کو یقین دلایا کہ اب کے کوئی مظاہرہ اور دل آزار تقریر نہیں ہوگی۔

اس کی ذمہ داری شیخ محمد یوسف نے قبول کر لی سپاہ صحابہ کو میں خود کنٹرول کرلوں گا اور اس قسم کا ایک اعلان اخبارات میں بھی شائع کر دیا گیا۔لیکن شیخ محمد یوسف صاحب کا یہ فیصلہ یک طرفہ تھا ابھی تک نہ تو مولانا حق نواز صاحب کی رہائی ہوئی تھی اور نہ ہی کسی کارکن یا رہنما کو رہا کیا گیا تھا اور نہ ہی کارکنوں پر کئے گئے مقدمات واپس لئے گئے تھے۔اس لئے شیخ محمد یوسف صاحب کی اس

یکطرفہ بات چیت کو مسترد کردیا گیا۔ میری طرف سے اور شیخ حاکم صاحب صدر سپاہ صحابہ پاکستان کی طرف سے ایک تردیدی اخباری بیان بھی شائع ہوگیا۔ جس میں ایسے کسی معاہدے کی تردید تھی جو سپاہ صحابہ یا حکومت کے مابین ہوا ہو۔

## مستقبل کا لائحہ عمل طے کرنے کیلئے سنی ایکشن کمیٹی کا اجلاس طلب کرلیا

میں نے ۳۱ جولائی کولیہ میں ہونے والے سنی کنونیشن کے لئے لائحہ عمل طے کرنے کے لئے ملتان میں ایک اجلاس طلب کیا۔ لیکن آپ حیران ہوں گے۔ سپاہ صحابہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سوا اس اجلاس میں کسی جماعت کا نمائندہ نہیں آیا محتاط سے محتاط الفاظ میں عدم شرکت کی ایک ہی وجہ ہوسکتی ہے کہ اس وقت لیہ کنونیشن میں شریک ہونا یا وہاں پر کسی کنونیشن کا انعقاد کرنا اپنے آپ کو ایک کڑی آزمائش میں مبتلا کرنا تھا۔ جس کیلئے قربانی سے گریز کرنے والے خطیب العصر اور ان کے ہم نوا تیار نہیں تھے۔ کیونکہ وہ صرف کاغذی اور اشتہاری شیر ہیں۔ تحریکوں میں حصہ لینا اور قربانی دینا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ صرف زبان درازی کرسکتے ہیں۔ میٹنگز میں بیٹھ کر آستینیں چڑھانا یا سازشیں کرنا تو خوب جانتے ہیں۔ مگر ان کا اگا شیر کا اور پیچھا گیدڑ کا ہے۔ وہ گلہ دین فروشی کی تجارت خوب جانتے ہیں۔

مگر باطل کا مقابلہ کرنا ان کے بس کا روگ نہیں۔ یہ حسد کے مریض اسی کام کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ دوسروں سے کہیں کہ

فاذھب انت وربک فقاتلا اناھھنا قاعدون

مولانا حق نواز پر نجی مجلسوں میں ان کی تنقید بلکہ تنقیص کے لئے زبانیں تو خوب کھلتی تھیں اور کھلتی ہیں۔ مگر شیعہ جارحیت کو للکارنے سے ان کی زبانیں گنگ ہیں اور تھیں۔ اسے وہ اسلامی طرز تبلیغ کے مزاج کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یا اگلی

سنی کنونیشن میں تو آتے۔

مگر جب اپنی خواہش کے مطابق منصب یا عہدہ نہ ملا تو بھاگ کھڑے ہوئے حسد کی بھٹی میں جلنے لگے۔

ارے بھیا! کام کرو گے تو عزت ملے گی۔ وقت' پیسہ دماغ۔ صحت اس راستے میں داؤ پر لگاؤ گے تو رفقاء ساتھی کارکن عزت واحترام دیں گے۔ آپ کے راستے میں پلکیں بچھائیں گے۔ لیکن ایسے ہی عزت تھوڑا مل جاتی ہے۔

ہم نے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ مطالبات کی منظوری تک تحریک جاری رہے گی۔ اور نہایت جرات اور استقلال سے تحریک کے اثرات کو جاری ساری رکھا جائے۔

# حکومت نے مذاکرات کی پیشکش کر دی

حکومت نے مذاکرات کے لئے مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی سے اور مجھ سے (راقم الحروف ضیاء القاسمی) سے مذاکرات کے لئے رابطہ کیا' کہ کیوں نا؟ سانحہ لیہ میں ہونیوالے المناک واقعات پر مذاکرات کر لئے جائیں۔ مولانا امیر حسین شاہ صاحب گیلانی چونکہ جمعیۃ علمائے اسلام فضل الرحمٰن صاحب پنجاب کے جنرل سیکرٹری تھے اور مولانا حق نواز ان کی جماعت کے نائب امیر تھے اس لئے ان سے رابطہ قائم کیا۔ مجھے چونکہ ملک کی تمام دینی جماعتوں نے سنی ایکشن کمیٹی کا کنوینئر منتخب کیا تھا۔ اس لئے مذاکرات کی دعوت دی گئی اور یوں بھی میں انفرادی طور پر اپنے ذاتی اثر ورسوخ سے مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے کوشش کرتا تھا اور ان کے لئے ہمیشہ مختلف حکام سے ملتا رہتا تھا۔ اس لئے مجھے بھی مذاکرات کی دعوت دی گئی۔

شاہ صاحب نے اپنی گفتگو کا آغاز ہوم سیکرٹری پنجاب سے وزیر اعلیٰ نواز شریف کی ہوم سیکرٹری کو ہدایت کے بعد کیا اور میں نے اپنے مذاکرات کا آغاز لیہ کی ضلعی انتظامیہ سے کیا۔ جس کے سربراہ ڈپٹی کمشنر لیہ تھے۔

## انتظامیہ لیہ کا موقف

انتظامیہ لیہ کا موقف تھا کہ سپاہ صحابہ ۳۱ جولائی کا مظاہرہ اور کنونیشن واپس لے لیں۔ ہم جن

کارکنوں پر ۳۰۲ یا ۳۰۷ کے مقدمات نہیں ہیں ان کو رہا کر دیتے ہیں۔

☆ آئندہ کوئی شیعہ ذاکر ضلعی حدود میں کوئی اشتعال انگیز تقریر نہیں کرے گا۔ نشاندہی پر گرفتار کر لیا جائے گا۔

☆ کوئی دلآزار لٹریچر اگر ہمیں دکھایا جائے تو اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ ضبط کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

☆ مولانا حق نواز کی رھائی چونکہ ہوم سیکرٹری نے کرنی ہے ہم ہوم سیکرٹری کو رہائی کی سفارش کر دیتے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ مذاکرات کر لیں۔ ہمیں فون آجائے تو مولانا کو فوراً رہا کر دیں گے۔

☆ مظاہرہ ملتوی ہونے کے بعد مقدمات کی واپسی ہو جائے گی۔

انجمن سپاہ صحابہ نے مجھے مذاکرات کے ایک چٹھی کے ذریعے مکمل اختیارات دے دیئے۔ مندرجہ ذیل خط میں مجھے مذاکرات کے اختیار دیئے گئے۔

بخدمت جناب حضرۃ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب سلام میمون!

سانحہ لیہ کے سلسلے میں انجمن سپاصحابہ کا موقف حسب ذیل ہے۔ اس کی روشنی میں آپ جناب کو لیہ کی انتظامیہ سے ہر قسم کے مذاکرات اور معاہدے اور فیصلے کا مکمل اختیار ہے۔

۱۔ ۱۹ جون کو لیہ میں ہونے والے انجمن سپاہ صحابہ کے تین شہید کارکنوں اور ۱۰ عدد شدید زخمیوں کے لئے معقول معاوضہ کی ادائیگی۔

۲۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کے تمام کارکنوں پر بلاامتیاز ہر قسم کے مقدمات ختم کئے جائیں۔

۳۔ انجمن کے کارکنون کے لائسنسی اسلحہ کی واپسی۔

ان تمام امور اور مطالبات کے تسلیم کے ساتھ ہی ڈی۔ سی لیہ اور اس دیگر ہمراہیان سے ہائی کورٹ کی رٹ واپس لینے کی پابند ہے۔

مذکورہ بالا تمام امور کے سلسلے میں آپ جناب یعنی مولانا محمد ضیاء القاسمی کو انجمن کی طرف سے ہر قسم کے اختیارات حاصل ہیں۔

دستخط اراکین

| | |
|---|---|
| قائم مقام سرپرست | قائم مقام سیکرٹری |
| سرپرست ضلع مظفر گڑھ، کنوینر پنجاب | قانونی لیہ |
| مرکزی پریس سیکرٹری | ناظم دفتر |

# میرا موقف اور اصرار

میرا موقف اور اصرار تھا کہ:۔

۱۔ مولانا حق نواز کو فوراً رہا کیا جائے۔

۲۔ انجمن سپاہ صحابہ کے تمام گرفتار کارکنوں کو رہا کیا جائے۔

۳۔ ان پولیس ملازمین پر مقدمات چلائے جائیں جنہوں نے جلوس پر فائرنگ کر کے تین کارکن شہید کئے۔

۴۔ انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر قائم کردہ ۳۰۲ اور ۳۰۷ کے مقدمات ختم کر کے انہیں رہا کیا جائے۔

۵۔ دوسری تمام دفعات میں گرفتار شدہ کارکن رہا کئے جائیں۔

۶۔ غلام پنجتن تھانیدار کو معطل کر کے لائن حاضر کر دیا جائے اور کارکنوں پر اس کے کئے جانے والے تشدد کی انکوائری کی جائے۔

۷۔ زخمی کارکنوں کو طبی امداد دی جائے۔

۸۔ شہداء کے ورثا کو ان کی میتیں حوالے کی جائیں۔

۹۔ شہداء کے ورثاء کو معقول معاوضہ دیا جائے۔

۱۰۔ کارکنوں پر تھانے اور جیل میں تشدد بند کیا جائے۔

۱۱۔ شیعہ کے اشتعال انگیز لٹریچر کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔

۱۲۔ علمائے کرام پر پابندیوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔ میں نے اپنا موقف نہایت دلائل سے انتظامیہ کے سامنے رکھا اور اس میں کوئی لچک تھی اور نہ ہی کوئی ابہام۔

ڈپٹی کمشنر نے نہایت سنجیدگی سے میرے موقف کو سنا اور پھر میری گفتگو کی روشنی میں کمشنر سے بات کی۔ کچھ مطالبات ایسے تھے جو ڈپٹی کمشنر خود پورے کر سکتا تھا اور کچھ مطالبات ایسے تھے جن کی منظوری کمشنر صاحب دے سکتے تھے اور کچھ مطالبات ایسے تھے جنہیں ہوم سیکرٹری صاحب پورے کر سکتے تھے۔

چنانچہ مجھے لیہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب سے ڈیرہ غازی خان میں کمشنر صاحب سے اور لاہور میں ہوم سیکرٹری سے مسلسل مذاکرات کرنا پڑے۔ جس کے بعد میں نے ملتان جیل میں مولانا حق نواز صاحب سے ملاقات کی اور انہیں انتظامیہ لیہ کمشنر اور ہوم سیکرٹری کے ساتھ ہونے والی تفصیلی ملاقات اور مذاکرات سے آگاہ کیا اور آپس میں مشورہ کیا کہ کیا کہ ان مطالبات کی منظوری کی صورت میں ہمیں مظاہرہ ملتوی کرنا چاہیے یا نہیں؟

## مولانا حق نوازؒ کی رائے

مولانا حق نوازؒ نے نہایت خندہ پیشانی سے میرے مذاکرات کی تحسین کی اور مجھے بے حد خراج تحسین و محبت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ہمارے دل جیت لئے ہیں اور مجھے زندگی بھر کے لئے ممنون کیا۔ میں پوری زندگی آپ کے احسانات کو فراموش نہیں کرسکتا۔ آپ نے میرے لئے اور انجمن سپاہ صحابہ کے مظلوم کارکنوں کے لئے جو تاریخ ساز معاہدہ کیا ہے۔
انجمن سپاہ صحابہ کی تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ ممنونیت کے جذبات سے یاد رکھا جائے گا اور ساتھ مجھے فرمایا کہ اب رٹ بھی واپس لے لی جائے اور مظاہرہ بھی ملتوی کردیا جائے۔ جیل کی اس تفصیلی ملاقات میں قاری منور صاحب اور مولانا عبدالصمد بھی موجود تھے۔ ملتان جیل میں مولانا حق نواز سے تین دفعہ ملاقات ہوئی۔ تین دفعہ ہی مولانا کو میں نے زبردست مجاہد اور صاحب استقامت پایا۔
وہ کوہ گراں معلوم ہوتے تھے اور ان کی طبیعت پر جیل کے شب و روز اور حکومت کے جبر و تشدد کا ذرہ برابر اثر نہیں تھا۔

مولانا حق نواز نے اس بات کو پسند فرمایا کہ ان مطالبات کی منظوری کے بعد مظاہرہ ملتوی کردیا جائے اور حکومت سے مطالبات پورے کرنے کی ضمانت لی جائے۔ میں نے مولانا حق نواز سے جیل میں ملاقات کرنے کے بعد ہوم سیکرٹری صاحب سے ملاقات کی۔ اور طے پایا کہ مسٹر عبدالقیوم اعوان وزیر محنت کی صدارت میں ایک میٹنگ کرکے مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے پروگرام طے کرلیا جائے۔ حکومت ان تمام مذاکرات کی منظوری کی ابتدا مولانا حق نواز کی رہائی

سے کرتی ہے۔

چنانچہ جھنگ میں جمعرات کو مسٹر عبدالقیوم صاحب اعوان وزیر محنت کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ اس میں مولانا حق نواز اوران کے دوسرے رفقاء کی رہائی کا فیصلہ ہوااور ہوم سیکرٹری نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر لیہ نے مولانا حق نواز کی رہائی کا حکم واپس لے لیا ہےاوراس کی ایک کاپی کوئی سرکاری اہل کار لیہ سے لے کرملتان جیل پہنچ رہا ہے۔لیکن جیل میں مختلف اضلاع کی پولیس نے مولانا حق نواز سے دوسرے مقدمات کی تعمیلیں کرا رکھی ہیں۔اس لئے ان کے لئے ملتان کے کسی اپنے دوست کو کہہ دیا جائے کہ وہ جیل پہنچ جائیں۔ ہمارا ایک مجسٹریٹ وہاں موجود ہوگا۔وہ اسی وقت مختلف کیسز میں تعمیل شدہ کاغذات کی ضمانتیں لے لے گا۔

چنانچہ مولانا محمد حنیف جالندھری کوفون کردیا گیا انہوں نے نہایت مستعدی سے جیل پہنچ کر مولانا کے مختلف مقدمات میں ضمانت ناموں پر دستخط کر دیئے۔جس سے رہائی میں کوئی رکاوٹ نہ رہی۔ ملک عبدالقیوم اعوان نے مجھے مبارک باد دی اور ملتان سپرنٹنڈنٹ کوفون کیا کہ (مولانا ضیاء القاسمی) آپ کے پاس آرہے ہیں۔ان کی نہایت تکریم کی جائے اورمولانا حق نواز کورہا کر کے ان کے حوالے کردیا جائے تا کہ مولانا حق نواز ان کے ساتھ جھنگ تشریف لے جائیں۔

☆ شیخ حاکم اور چند ساتھی میرے ہمراہ ملتان پہنچے جیل میں مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے تمام عملہ تیار تھا۔کاغذات کی تکمیل نہایت تیزی سے ہورہی تھی۔

مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری بھی جیل پہنچ گئے تھے۔مولانا حق نواز صاحب کوہم نے ڈیوڑھی میں بلالیا تھا۔گپ شپ ہوتی تھی اور ساتھ ہی کاغذات کی تکمیل بھی ہوتی رہی۔جیل کے سپرنٹنڈنٹ کا رویہ نہایت ہی اچھا تھا۔باہر ملتان کے نوجوانوں کوبھی کسی طرح مولانا کی رہائی کا علم ہوگیا تھا۔

غالباً یہ اشفاق صاحب کی ذہانت تھی کہ انہوں نے ملتان سے جھنگ تک راستے میں انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں کوخبر کردی تھی۔ چنانچہ مغرب کے بعد مولانا حق نواز کورہا کر دیا گیااور میں انہیں ساتھ لے کر جھنگ کے لئے روانہ ہوگیا۔

جیل کے دروازے پر مولانا حق نواز کا ہزاروں کارکنوں نے زبردست استقبال کیا اور فلک شگاف نعروں سے آپ کو خراج تحسین وعقیدت پیش کیا۔ کبیر والہ۔ پل ۱۲۔ شورکوٹ۔ موڑ ملہو۔ جھنگ صدر میں مولانا کا فقید المثال استقبال ہوا اور یوں سانحہ لیہ کا المناک' اندوہناک المیہ ایک تاریخ ساز نتیجے پر ختم ہوا۔

# چند ضروری وضاحتیں

مظاہرہ ملتوی کر کے ہم نے کیا حاصل کیا؟

۱۔ مولانا حق نواز رہا ہوئے۔

۲۔ مولانا حق نواز کے خاص رفقاء اور علماء کو رہائی ملی۔

۳۔ تقریباً ۳۰ کارکنوں پر ۳۰۲ کے مقدمات واپس ہوئے اور انہیں رہائی ملی۔

۴۔ تقریباً ستر (۷۰) انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر ۳۰۷ ارادہ قتل کے مقدمات واپس ہوئے۔

۵۔ ۳۰۲۔ ۳۰۷ دفعات کے علاوہ سینکڑوں کارکنوں پر مختلف مقدمات میں قائم شدہ مقدمات واپس ہوئے۔

۶۔ لیہ کے شہداء کے ورثاء کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ فی کارکن معاوضہ کی منظوری ہوئی۔

۷۔ اے۔سی کے اغواء کا مقدمہ ختم ہوا اور مقدمہ میں نامزد کارکنوں کے خلاف کوئی کاروائی نہ ہوئی۔

☆ مظاہرہ ہونے کی صورت میں ہاتھ تو کچھ بھی نہ آتا پہلے کی طرح کارکنوں کو اک نئے سرے سے کڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا۔ ان بھیانک اور خوفناک حالات سے نجات ملی۔ ہمیں صرف مظاہرہ ملتوی کر کے اس قدر وسیع وعریض مقاصد میں کامیابی نصیب ہوئی جو اپنی مثال آپ تھی۔ اس پر جس قدر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے ہم غریب تھے' نہتے تھے' بے وسائل تھے۔ تہی دامن تھے مگر یہ سب کچھ اصحاب رسول کی برکات اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم تھا۔ جس نے ہمیں قدم قدم پر سہارا دے کر کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔

الحمد للہ رب العلمین

# کچھ خناس لوگ

کچھ قرآن حکیم کی آخری سورۃ میں ارشاد ہوتا ہے۔

من شر سوالواس الخناس الذی یوسوس فی صدور النّاس من الجنة والنّاس

اس آیت کریمہ میں ایسے کمینہ سے اللہ کی پناہ............ میں آنے کی دعا ہے۔ جس کا شر موقع کی تلاش میں رہتا ہے کہ کسی نا کسی طرح اپنے مکروہ پراپیگنڈہ اور دل کی غلاظتوں سے کسی بھی دین کا کام کرنے والے کو بدنام کیا جائے اور کچھ نہیں تو چند مخلص نوجوانوں کو ہی گمراہ کرلیا جائے گا اور اپنی آتش حسد ہی ٹھنڈی کرلی جائے گی۔

ایسے لوگ ہر جگہ ہر مقام پر بہتات سے دستیاب ہیں۔ مگر علماء اور مولوی' خطیب اور مقرر کہلانے والے حلقے میں یہ جنس نہایت کثرت سے موجود ہے۔ مدرسہ مدرسہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ مسجد' مسجد کو نہیں دیکھ سکتی۔ جماعت جماعت کی دشمن۔ مولوی' مولوی کا دشمن۔ مدرس' مدرس کا اور اب تو دینی مدارس کے طلباء بھی اکثر اس مرض کا شکار ہوگئے ہیں۔ الا ماشاءاللہ

ہاں مگر کچھ ایسی شخصیت' ایسے چہرے' ایسے علماء ایسے خطیب' ایسے مدرس اور ایسے طلباء بھی موجود ہیں جو اس گئے گزرے دور میں بھی اخلاص کی دولت سے مالا مال ہیں اور حقائق کو حقائق کی نظر سے دیکھتے ہیں اور سچ اور جھوٹ' غلط اور صحیح میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اخلاص کی عینک سے حالات کا تجزیہ کر کے اعتدال کے ترازو میں واقعات کو تول کر فیصلے دیتے ہیں۔

# حاسدینِ عصرِ حاضر

حاسدین عصرِ حاضر نے اپنی آتش حسد کو بجھانے کے لئے یہ پراپیگنڈہ شروع کردیا۔ کہ لیہ میں انجمن سپاہ صحابہ کو بیچ دیا گیا ہے۔ ان کی جراتوں کا سودا کرلیا گیا ہے۔ معاہدہ کرنے والا بکاؤ مال ہے۔ سوداگر ہے وغیرہ وغیرہ۔

# آپ فیصلہ کیجئے!

آپ معاہدہ کی تفصیلات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ پہلے مظاہرہ میں ہم نے کیا کھویا تھا اور اس مظاہرہ کے التواء سے ہم نے کیا پایا ہے۔

میں دیانتداری سے یہ سمجھتا ہوں کہ اس مظاہرہ کے ہو جانے سے اور کوئی نقصان نہ بھی ہوتا۔ کوئی گرفتاری بھی نہ ہوتی بالفرض یہ مظاہرہ ہو جاتا اور اس میں کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تو پھر بھی پچھلے مظاہرے میں جو کچھ ہوا فریقین کی مزید ضد اور آمنے سامنے ہونے سے چند باتیں رنجیدگی کی یقیناً پختہ ہو جاتیں جن کا ازالہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا۔

☆ ۳۰۲ کے مقدمات واپس نہ ہوتے اور انجمن سپاہ صحابہ کے بے گناہ کارکن برس ہا برس جیل میں پڑے سڑتے رہتے ان کا پرسان حال کوئی نہ ہوتا۔

☆ ۳۰۷ کے مقدمات میں مبتلا بیسیوں کارکن جیل میں پریشانی کے عالم میں پڑے رہتے ان کے والدین ان کے پسماندگان ایک ناکردہ گناہ کی سزا میں مبتلا رہتے۔

☆ سو (۱۰۰) کے قریب کارکن مختلف دفعات میں گرفتار ہوئے اور پھر ہزاروں روپیہ خرچ کر کے ضمانتیں کرائی جاتی پھر ایک طویل عرصے تک کچہریوں میں پیشیاں بھگتنے میں مصروف رہتے۔ شہداء کا کچھ نہ ہوتا اور ان کی مقدس لاشیں واپس نہ ہوتیں۔

☆ اے۔ سی ایسے اغواء کے سلسلہ میں مقدمہ چلتا اور سپاہ صحابہ کی مرکزی قیادت مدتوں سزائیں بھگتنے پر مجبور ہوتی۔

الحمد اللہ!

اس معاہدہ سے ایسے تمام مثبت نتائج سامنے آ گئے جو انجمن سپاہ صحابہ کے مقاصد میں شامل تھے۔ جذباتی کارکنوں یا دوستوں کے سامنے حالات کی یہ تصویر ہوتی نہیں۔ اس لئے وہ ان حاسد بہروپیوں کی زہریلی مگر حقائق سے یکسر خالی گفتگو سے متاثر ہو کر ان کے فریب کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس پراپیگنڈہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ایسا پراپیگنڈہ اسلامی، دینی، اخلاقی ہر اعتبار سے ناجائز اور دینی روح کے خلاف ہوتا ہے۔ جو شخص خود اپنی طرف سے تمام اخراجات کر کے اپنا وقت،

اپنا سرمایہ اپنی صلاحیتیں صرف کر کے مولانا حق نواز کے مشن اور کاز کو آگے بڑھانے کے لئے محض رضائے الٰہی کے لئے کام کر رہا ہو۔ کارکنوں اور دوستوں کو اس کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے والوں کے مکروہ اور غلیظ ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہنا چاہئیے۔

حاسدین کرام کو تو میں کوئی مشورہ نہیں دیتا۔ انہیں صرف اس قدر عرض کرتا ہوں کہ قیامت کے دن انشاء اللہ تمہیں شرمندہ ہونا پڑے گا۔

میرے مولیٰ، میرے رب، میرے غفور، میرے رحیم کا معاملہ میرے ساتھ انشاء اللہ رحمت اور مغفرت ہی کا ہو گا۔

انا عند ظن عبدی بی!

کیونکہ میں نے سب کچھ اہل سنت کے مفاد میں کیا۔ احتجاج مفادات ہمیشہ اپنا رنگ جماتے ہیں۔

# مذاکرات کوئی انہونی بات نہیں ہیں

☆ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے متحدہ ہندوستان میں انگریز جیسے جابر و ظالم حکمرانوں کے ساتھ مذاکرات کئے اور اس کے نتیجے میں ہندوستان کی آزادی حاصل کی۔

☆ سیدی و مرشدی حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے جمعیۃ العلماء ہند کے وفود کے ہمراہ جس میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی شامل ہوا کرتے تھے۔ تقسیم ہند کے وقت انگریز حکمرانوں سے مذاکرات کئے۔

☆ جمعیۃ علمائے ہند کے اکثر علمائے کرام نے متعدد بار انگریز حکمرانوں سے مذاکرات کئے اور اچھے ثمرات اور نتائج مرتب ہوئے۔

☆ پاکستان میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے بھٹو جیسے آمر حکمران سے مذاکرات کئے۔

☆ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے کئی بار مختلف حکمرانوں سے مذاکرات کئے اور تحریک کے نتائج اور ثمرات کو صحیح خطوط پر مرتب کیا۔

☆ قادیانیوں کے خلاف اس وقت جو پابندیاں عائد ہیں یہ سب ایک مظاہرہ ملتوی کر کے حاصل کی تھیں۔ جس کے ثمرات دور رس ہوئے۔

☆ اس وقت بھی بیمار روحوں اور حسد کے مریضوں نے کہا تھا کہ مظاہرہ ملتوی کر کے مولانا خان محمد مدظلہ نے مسلمانوں کا سودا کر لیا ہے۔

ان لوگوں کی اصل حقیقت وہی ہے جو قرآن حکیم نے لفظ خناس میں بیان فرمائی۔ ان کا وجود امت مسلمہ کے لئے ایک ناسور کی حقیقت رکھتا ہے۔ اسے قبول کرنے کی بجائے مٹا ہی دینا چاہئیے۔ اس کے مٹانے کے لئے آخری سورۃ کے وظیفے سے بہتر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔

الحمد لله!

لیہ کے مظاہرہ کا التواء بہت سے مفید اور بہتر ثمرات سامنے لایا جس سے سینکڑوں کارکن اور علماء ایک بڑی اور ناگہانی مصیبت سے بچ گئے۔ الحمد لله . ثم الحمد لله.

☆ اس مقام پر میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ڈی۔ سی لیہ جناب سرفراز الحق صاحب بیگ کا جن کی خاندانی شرافت نے تمام معاہدے کو نہایت امانت و دیانت سے نبھایا۔ افسر شاہی سے میں نے بہت زخم کھائے ہیں۔ مگر بیگ صاحب کا تجربہ افسر شاہی سے جداگانہ سا ہوا کہ انہوں نے جو وعدہ کیا نہایت ایمانداری سے پورا کیا۔

اور کوئی جتلایا بھی نہیں۔ عہد شکنی بھی نہیں کی۔ آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے ایفائے عہد کرتے رہے۔

☆ کمشنر جناب اسلم سکھیر اصاحب کمشنر ڈیرہ غازی خان اور ڈی آئی جی مختار الملک صاحب بھی نہایت شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان کا رویہ بھی نہایت مشفقانہ بلکہ برادرانہ رہا۔ جس کی خصوصی کاوشوں سے ہم نے مصائب سے نجات پائی۔ الحمدللہ۔

☆ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب۔ مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب۔ مولانا سلطان محمود ضیاء۔ مولانا عبدالحق صاحب مجاہد مولانا ایثار القاسمی صاحب۔ شیخ حاکم صاحب صدر انجمن سپاہ صحابہ۔ قاری منور صاحب مختلف اوقات میں میرے معاون رہے۔ بلکہ لیہ میں ہونے والے مظاہرے کو ملتوی کرنے کا اعلان ملتان پریس میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب نے ہی کیا تھا۔ جو ملتان پریس نے نمایاں طور پر شائع کیا تھا۔ مولانا فاروقی اس وقت انجمن سپاہ صحابہ

پاکستان کے قائم مقام سرپرست تھے۔

## جذباتی کارکنوں سے درخواست

کسی بھی جماعت میں کارکن جماعت کا عظیم سرمایہ اور اثاثہ ہوتے ہیں۔ جن کی ایمانی اور تنظیمی قوت سے جماعت چلتی ہے۔ میں نے بڑی بڑی جماعتیں دیکھی ہیں۔ کارکن ہمیشہ اپنے رہنماؤں کا احترام بھی کرتے تھے اوران پر اعتماد بھی کرتے تھے۔

اسی طرح رہنما بھی کارکنوں کو محبت اور شفقت کی دولت سے سرفراز فرماتے تھے۔ مگراس دور میں مجھے وہ فضا نظر نہیں آتی کارکن اپنے رہنما کا احترام اوران پر اعتماد کرنے کی بجائے۔ ان کا گریبان پکڑنا اوراس کے منہ چڑھ کر بولنا اپنا بنیادی حق سمجھتا ہے۔

جو سیاسی جماعتوں میں تو شائد جائز ہے۔ دینی جماعتوں میں اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کارکن کارکن ہی ہوتا ہے۔ اس کا علم اس کا تجربہ اگراس قدر رہوتا جس قدر رہنما کا علم اور تجربہ ہے تو یہ کارکن ہی کیوں ہوتا۔ کارکن کو چاہیئے کہ اگر کسی راہنما یا کسی بڑے کا کوئی فیصلہ سمجھ میں نہ آئے تو تنہائی میں بیٹھ کراس سے سمجھ لے اور بار بار سمجھنے کے بعد بھی اگر سمجھ نہ آئے تو اپنے بڑے پر اعتماد کرے۔

کیونکہ بعض باتیں وقت گزرنے پر خود بخود سمجھ میں آجاتی ہیں۔ اس کی مثالیں اصحاب رسول کی پاکیزہ زندگی میں بہت سی ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر صلح حدیبیہ کے واقعہ کا ہی مطالعہ فرما لیجئے آپ کو اس کی روشنی میں ایسی زریں اور بے مثال راہنمائی ملے گی۔

کہ آپ کے دل و دماغ روشن ہو جائیں گے۔ اس لئے میری نہایت ادب سے کارکنوں سے گذارش ہے کہ اگر آپ کے بزرگ یا آپ کے راہنما کوئی ایسا فیصلہ کر دیں جو آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو غیر دانشمندانہ حرکتیں کرنے سے پہلے سو بار اپنے بزرگوں پر اعتماد کرتے ہوئے انہی سے بات سمجھ لیا کریں۔ شاید بات کا وہ پہلو آپ کے ذہن میں نہ ہو جو آپ کے راہنما کے ذہن میں تھا اس سے جماعت ایک اعتماد کی فضا میں ترقی کرتی رہتی ہے۔ ہمارے اکابر کا یہی طرز رہا ہے۔

اس وقت کے اصاغر کا بھی یہی طرز رہا ہے۔ جس سے ہمارے اسلاف ایک سیسہ پلائی دیوار

تھے۔ جن کو توڑنا یا کمزور کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

رائے کا اختلاف بھی ایک مسلمہ اصول ہے۔ آپ کا یہ مفروضہ درست نہیں ہے کہ جو بات جذباتی کارکن سوچیں وہ تو حق ہے اور جو بات منجھے ہوئے راہنما سوچیں وہ غلط ہے۔ ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے۔ مگر نعروں کے زور پر۔ جبر کے زور پر۔ مکروہ پراپیگنڈے کے زور پر اپنی رائے کو منوانا کوئی معقولیت نہیں ہے۔

اس دور میں معلومات کے سینکڑوں ذرائع موجود ہیں۔ اگر کوئی غلط فہمی ہو تو لیڈر یا راہنما سے فون پر پوچھی جا سکتی ہے۔ خطوط کے ذریعے پوچھی جا سکتی ہے۔ خود سفر کر کے حاضر ہو کر پوچھی جا سکتی ہے خود اندر ہی اندر غلط مفروضہ قائم کر لینا۔ سوءظن قائم کرنا اور غلط بنیاد رہنا اخلاقی شرعی اور روحانی اعتبار سے نہایت ہی غلط اور خدا اور رسول کی ناراضگی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے میں جذباتی مگر مخلص نوجوانوں سے گزارش کروں گا کہ اپنے بزرگوں، راہنماؤں، دوستوں اور ساتھیوں، عزیزوں، کے متعلق کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے اس کی اگر وہ زندہ ہوں تو انکوائری یا تحقیقات ضرور کر لیا کریں۔ اس سے عاقبت بھی سنورے گی اور خدا اور رسول کی رضا بھی حاصل ہوگی۔

مولانا حق نواز اور ان کی جماعت انجمن سپاہ صحابہ کی' سانحہ لیہ کے سلسلہ میں جو خدمت میں کر سکتا تھا ان کی تفصیلات آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ آخر میں میرے لئے ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں جن دوستوں نے اپنے بطور یا میرے گذارش پر مولانا حق نواز اور ان کی جماعت کے لئے اس کڑی آزمائش میں اپنا حصہ ڈالا۔ اور معاونت کی ان کا تذکرہ بھی ایک منصف مصنف کی طرح کرتا جاؤں کہیں اس غفلت یا تسامح یا عدم تذکرہ کو تعصب نہ قرار دے دیا جائے۔

برادرم مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی اس وقت جمعیۃ علمائے اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری تھے۔ انہوں نے جماعتی طور پر بھی اور ذاتی طور پر بھی مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے بہت کوشش فرمائی۔ بارہا نواز شریف صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب سے ان کی ملاقاتیں ہوئیں۔ نواز شریف صاحب سے بارہا کہا اور نواز شریف' مولانا فضل الرحمن صاحب نے بھی بات کو آگے بڑھانے کے لئے کہا مگر معلوم ہوتا تھا کہ نواز شریف کی ملاقات کے بعد حضرت مولانا سید امیر

حسین شاہ صاحب گیلانی کو ہوم سیکرٹری کے حوالے کردیا جاتا کبھی گرمی ہوجاتی اور کبھی سردی ہوجاتی مگر نتیجہ سامنے نہ آتا۔ میرا اپنا خیال ہے مولانا فضل الرحمٰن یا شاہ صاحب کو حکومت پنجاب کوئی مثبت جواب دینے کی بجائے لٹکائے رکھتی اور کوشش کرتی کہ انہیں مولانا حق نواز کے مسئلے پر نیچا دکھایا جائے اور ایسا کر دکھایا لیکن مولانا امیر حسین گیلانی قابل قدر شخصیت ہیں اور جمعیۃ کے مخلص ترین، نڈر، بے باک اور بڑوں کے اوصاف کے امین ہیں۔ انہوں نے مولانا حق نواز کا بہت ساتھ دیا۔ ان کے ساتھ کبھی کبھار برائے وزن بیت مولانا عبداللہ صاحب بھی ہوتے تھے۔ مگر ان کی حیثیت ردیف کی سی ہوتی تھی۔

لیہ کے واقعات میں جناب تاج محمد صاحب لنگاہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان۔ مولانا قاری نورالحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ ملتان کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جن کی قانونی گرفت نے لیہ اور پنجاب کی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔ ہائیکورٹ ملتان میں لیہ انتظامیہ کے خلاف اس قدر جاندار رٹ دائر کی کہ لیہ انتظامیہ پسپا ہونے پر مجبور ہوگئی میں سپاس گزار ہوں۔ جناب تاج محمد لنگاہ صاحب اور قاری نورالحق صاحب کا جنہوں نے آڑے وقت میں ہمارا ساتھ دے کر انجمن سپاہ صحابہ اور مولانا حق نواز کو ممنون فرمایا

جزاھم اللہ تعالیٰ

شاہی مسجد کے خطیب مولانا سید عبدالقادر آزاد اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے تمام اثر و رسوخ کو مولانا حق نواز کی رہائی کے لئے استعمال فرمایا اور کبھی بھی مجھے مایوس نہیں فرمایا۔ بلکہ کوئی مسئلہ بھی ہوا تو میری معاونت کے لئے مستعد ہوتے اور کبھی چہرے پر ملال نہیں آیا۔

مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن صاحب اشرفی جامعہ اشرفیہ اور مولانا فضل رحیم صاحب مہتم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد نہایت شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہر وقت میرا ساتھ دیا اور جب بھی مولانا حق نواز شہید پر کوئی سخت مقام آیا انہوں نے میرا بھرپور ساتھ دیا۔ اسی طرح مولانا سمیع الحق اور مولانا اجمل خاں اور مولانا میاں اجمل قادری۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی کو بھی ہمیشہ تعاون پر تیار پایا اور متعدد مرتبہ ان کا اثر و رسوخ بھی میرے کام آیا۔ میرا احساس اور بھی پختہ ہوگیا کہ اس گئے

گزرے دور میں بھی فرزندان دیوبند نہایت ہی قیمتی سرمایہ ہیں۔ اے کاش ان کی قوت اور طاقت تقسیم نہ ہوتی اور یہ سیسے کی طرح یکمشت ہو کر دشمن کے عزائم کو نیست و نابود کر دیتے۔ میرا تجربہ ہے کہ میدان اور میز دونوں میدان جنگ ہیں ایک کامیاب جرنیل ہو۔ اگر میدان میں رزم ضروری ہو تو وہاں ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرے اور دشمن کو آخری درجے کی شکست سے دوچار کر دے اور اگر ٹیبل ٹاک کا وقت آ جائے تو جرنیل اپنی ذہنی صلاحیتوں سے وہ تمام مقاصد حاصل کرے جو اسے میدان جنگ میں حاصل کرنا مقصود تھیں۔ کبھی دشمن کا مقابلہ طاقت سے کیا جاتا ہے اور کبھی دشمن کا مقابلہ بات چیت سے کیا جاتا ہے۔ ایک عمدہ ماہر جرنیل کے یہ دونوں ہتھیار ہیں۔ فوج کو اپنے جرنیل کے دونوں ہتھیاروں پر مکمل اعتماد کرنا چاہئے اور جو شخص افواہیں پھیلا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ ان کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

# مولانا حق نواز پر مقدمہ قتل

اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فیصلوں کو سمجھنا یا اس کی گہرائیوں تک پہنچنا یہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسانی تدبیریں کچھ ہوتی ہیں۔ آسمانی فیصلے کچھ ہوتے ہیں۔ مولانا حق نواز شہید کی لیہ اور تمام مقدمات سے رہائی کے لئے اس قدر بھاگ دوڑ اور جدوجہد کرنا پڑی کہ شب و روز اسی جہد مسلسل میں گزر گئے۔ آپ کی رہائی پر تمام اہل سنت کو عید کی مسرت نصیب ہوئی ہر طرف مسرتیں اور خوشیاں تھیں۔ لوگوں کے گروہ در گروہ جھنگ کی طرف امڈ آئے جھنگ میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ کوئی بہت بڑا جشن ہے۔ جس میں شریک ہونے کے لئے لوگ دور دراز سے آ رہے ہیں۔ بچے بوڑھے جوان گھروں سے نکل آئے۔ دوسرے دن جمعہ تھا دیہات میں خبر پہنچی تو لوگ سنی جرنیل کو دیکھنے کے لئے۔ زیارت کے لئے میلوں سفر کر کے جھنگ پہنچے۔ جھنگ کی تاریخ میں جمعہ کا اس قدر عظیم اجتماع نہیں دیکھا گیا جو مولانا حق نواز کی رہائی کے بعد پہلے جمعہ میں آیا۔ وہ تاریخی اہمیت حاصل کر گیا مگر معلوم ہوتا ہے کہ کسی بدنظر کی نظر لگ گئی اور مولانا حق نواز کی مسجد کے قریب ایک بدعتی، بدزبان مولوی کی اشتعال انگیز تقریر کی وجہ سے فساد ہو گیا۔ جس میں دو آدمی جاں بحق ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مولانا حق نواز جمعہ کی تقریر کر رہے تھے۔ جب فساد ہوا جمعہ کی جماعت ہونے سے پہلے پہلے وہ فساد ختم ہو گیا۔ اور جو واقعہ رونما ہوا وہ اپنے اختتام کو پہنچ گیا مولانا حق نواز کو اس کا علم تک نہیں۔ جمعہ کے خطبہ میں مصروف تھے۔ پورے شہر نے لاکھوں مسلمانوں نے دیکھا کہ مولانا اس وقوعے میں نہ شریک ہیں۔ نہ مشیر ہیں۔ وہ ابھی ایک دن قبل رہا ہو کر آئے ہیں۔ ابھی عشاق کے ہجوم میں گھرے ہوئے۔ انہیں اس بات کی بھی فرصت نہیں ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ اپنے چھوٹے بچوں اور بھائی بہنوں کے ساتھ کچھ بیٹھ سکیں۔ وہ ملاقاتیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

ان کی مسجد اور محلّہ کی دوسری جانب ایک واردات ہوتی ہے۔ ایک وقوعہ ہوتا ہے۔ ایک قتل ہوتا ہے۔ جس سے مولانا حق نواز بے خبر ہیں۔ انہیں اس کا تصور بھی نہیں ہے۔ مگر جب اس قتل کے واقعہ کو ہوئے ابھی چند گھنٹے گزرے تھے۔ اس کی گرفتاریاں شروع کر دی گئیں اور انجمن سپاہ صحابہ کے ذمہ دار حضرات کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ رات دو بجے کے بعد مولانا حق نواز اپنے گھر بچوں کے پاس گئے۔ جھنگ پولیس کے بداخلاق غنڈے اور ڈاکو پولیس مین دروازے توڑ کر مولانا حق نواز کے گھر میں داخل ہو گئے۔ پولیس کے بدقماش اور شرم وحیاء سے عاری پولیس ملازمین نے نہ تو گھر میں موجود خواتین کا کچھ لحاظ کیا اور نہ ہی مولانا حق نواز کے علم وفضل کا احترام کیا بلکہ گھر میں ہی مولانا کو ننگا کر کے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ ظلم وستم کی انتہا کر دی۔ ایک عالم دین کو اس انداز سے گرفتار کرنا۔ جس طرح کسی ڈاکو یا غنڈے کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ یہ جھنگ پولیس کی غنڈہ گردی کا شرمناک مظاہرہ تھا۔ اس پر جس قدر ناراضگی کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ جھنگ پولیس کے اہل کاروں کی۔ ملازمین کی سفاکی اور درندگی پر جس قدر شدید احتجاج کیا جائے کم ہے۔

# جھنگ کی انتظامیہ شیعہ وڈیروں کی مزارع ہے

جھنگ کی انتظامیہ خواہ وہ ڈی سی ہو خواہ ایس پی یہ اس وقت تک جھنگ میں رہ سکتے ہیں۔ جب تک

جھنگ کے شیعہ وڈیروں کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں۔ ان کے ناجائز اور قانون واخلاق سے گرے ہوئے اعمال بد کی تائید کرتے رہیں ان کی درندگی اور سفاکی۔ ظلم وتشدد۔ غنڈہ گردی اور قتل وغارت کی پردہ پوشی کرتے رہیں۔ انہیں اپنے منصب کے وقار اور حلف کے تقدس کا احترام نہیں رہتا انہیں اپنی نوکری کی فکر اور روشن مستقبل کے تحفظ اور بقاء کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ جھنگ کے اکثر وڈیرے شیعہ فرقہ کے رہنما ہیں۔ وہ شیعہ پہلے ہیں۔ باقی سب کچھ بعد میں۔ اس لئے وہ اسی تنگ نظری سے سنی غریبوں کے لئے وبال جان بنتے ہیں۔ ان کی انا کو تسکین ملنی چاہیئے۔ ان کی رجحان طبع کو ترجیح ملنی چاہیئے۔ افسر شاہی کو ان کی ہاں میں ہاں ملانی چاہیئے۔ ان کے ارادوں کی تکمیل چاہیئے۔ انہیں اس سے سروکار نہیں کہ اس سے قانون پامال ہوگا۔ اخلاق کی دھجیاں بکھر جائیں گی۔ انصاف کا خون ہو جائے گا اور پورا شہر پورا علاقہ بعض اوقات پورا ملک انارکی اور انتشار کا شکار ہو جائے گا۔

میں اس کی اور کیا تعبیر کر سکتا ہوں کہ مولانا حق نواز بھی ۲۴ گھنٹے پہلے رہا ہوئے انہوں نے اس کمال ہوشیاری سے ایک سازش بھی تیار کر لی اور آتے ہی ایک قتل بھی کرا دیا؟ اور تمام کا تمام پلان لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں سب کی آنکھوں میں دھول ڈال دیا۔ جس کی کانوں کان کسی کو خبر نہیں ہو سکی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

یہ ایک بہت بڑی سازش تھی جو مولانا حق نواز کے خلاف تیار کی گئی۔ جس میں جھنگ کے متعصب فرقہ پرست مولوی۔ شیعہ وڈیرہ شاہی، مقامی انتظامیہ، بددیانت، ضمیر فروش انتظامیہ کے افسر بھی شریک ہو گئے۔ جنہوں نے مولانا حق نواز کو ایک کڑی آزمائش اور امتحان میں مبتلا کر دیا اور اس طرح مولانا حق نواز کو دوبارہ گرفتار کر کے ان کے مکان پر اور تھانے میں نہایت تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اور ہلاکو خاں اور چنگیز خاں کی تاریخ انتظامیہ جھنگ نے دہرا دی۔ ہم لوگ بے بس اور بے وسائل ہیں۔ مگر سازش میں شریک افسروں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس ظلم وسفاکی کی وہ عبرتناک سزا دے گا کہ تمہارے خاندان بھی اس سے عبرت حاصل کریں گے۔ اور دنیا میں تمہیں

کبھی سکون نصیب نہیں ہوگا۔

سکون سب سے بڑی دولت ہے۔ یہ بنگلے۔ کوٹھیاں۔ نوکری افسری چند روزہ ہے۔ قیامت کے دن تمہارے کئے ہوئے اعمال تمہاری اکڑی ہوئی گردنیں جھکا دیں گے اور تمہیں جہنم کے ناقابل برداشت عذاب کو بھگتنا ہوگا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کے فیصلے ہیں کہ۔

من عادیٰ لی ولیا فقد آذنته با لحرب

جو میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہے میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔

☆ شیعہ وڈیرہ شاہی اور افسر شاہی کی ملی بھگت سے مولانا حق نواز کو گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے جی بھر کے تشدد کیا اپنے بڑے صاحب کے حکم کی تعمیل کی۔ اور دوسرے بڑے صاحب کا دل ٹھنڈا کرنے کے لئے مولانا کو ننگا کر کے زدوکوب کیا گیا۔ اور پینے کو پانی تک نہ دیا گیا اور وضو کے لئے پانی مانگا گیا تو مذاق کیا گیا۔

واہ مسلمان افسر اور مسلمان پولیس یہ ہے ان کا کردار۔ تذکرہ یزید کی سفاکی کا کرتے ہیں۔ تمہارا کردار تو فرعون' شداد اور نمرود ابوجہل سے بھی زیادہ تاریک دکھائی دیتا ہے۔ چند ٹکے حلال کرنے کے لئے جو تھانوں' چوکیوں میں پولیس کرتی ہے اس کی روئداد سن کر شرافت منہ پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ ان کالی بھیڑوں نے پولیس کے نیک اور فرشتہ خصلت افسروں اور ملازمین کو بدنام کر رکھا ہے۔ ورنہ کچھ لوگ تو ہر محکمے میں ایسے موجود ہیں۔ جن کی امانت و دیانت کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔ انہی کے وجود سے ان کالی بھیڑوں کی خیریت اور بچت ہو جاتی ہے۔ ورنہ یہ ایسا ناسور ہیں ان کا وجود ہی بدبودار ہے۔

☆ مولانا حق نواز مرحوم کو گرفتار کر کے پہلے حوالات میں چند گھنٹے رکھا گیا۔ پھر مار پیٹ کر پیاس بجھا کر' کپڑے پھاڑ کر براستہ موچیوالہ تھانہ میانوالی جیل بھیج دیا گیا۔

# میانوالی جیل کے شب و روز

انگریز کے دور میں میانوالی جیل بنائی گئی تھی۔ میانوالی جیل اس دور میں کالا پانی سمجھی جاتی تھی۔

میانوالی چونکہ ایک پسماندہ علاقہ تھا۔ دور دراز ریگستانی علاقہ میں واقع تھا۔ آمدورفت کے ذرائع محدود اور تکلیف دہ تھے ضلع کے اندر گھوڑوں اور اونٹوں کے ذریعے سفر کیا جاتا تھا۔ انگریز نے انہی خوفناک اور بھیانک علاقائی مناظر کی وجہ سے میانوالی میں جیل تعمیر کی تھی۔ تاکہ بآسانی اس تک قیدیوں کے متعلقین اور عزیز واقارب کی رسائی نہ ہو سکے۔ انگریز کے دور میں میانوالی جیل کو عبور دریائے شور کی سزا سے کم نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اب ضلع میانوالی پسماندہ نہیں رہا۔ بلکہ ریگستان سبزہ زاروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ پانی کی فراوانی ہے مگر میانوالی جیل کا خوف قیدیوں میں ابھی تک وہی بھیانک اور سخت تصورات رکھتا ہے۔ جس قیدی کو میانوالی جیل بھیجا جاتا ہے۔ اس کے متعلق عام تاثر یہی ابھرتا ہے کہ اسے کالا پانی بھیجا جارہا ہے۔ اسے سخت اور اذیت ناک حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

میانوالی جیل کا تصور قیدی میں طرح طرح کے خیالات جنم دیتا ہے۔ اس طرح منٹگمری (حال ساہیوال) کی جیل بھی متحدہ ہندوستان میں خطرناک اور سخت جیل تصور کی جاتی تھی۔ مولانا حق نوازؒ کو میانوالی جیل بھیجنے کی خبر سے مجھے خاصی تشویش ہوئی۔ کیونکہ میں نے بھی پنجاب کی مختلف جیلوں میں اسیری کے دن کاٹے ہیں۔ اس لئے میرے ذہن میں میانوالی جیل کے وہ تمام نقشے اور خیالات موجود تھے جو بزرگوں سے سن رکھے تھے۔ یا کتابوں میں پڑھے تھے۔

برصغیر کے عظیم دینی اور سیاسی راہنما میانوالی جیل میں رہے ہیں۔ سیدی ومرشدی شیخ العرب والعجم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ سبحان الہند، حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ۔ مولانا ظفر علی خانؒ۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ۔ آغا شورش کاشمیریؒ بھی میانوالی جیل میں قید رہے ہیں۔ مشہور عاشق رسول غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ بھی میانوالی جیل میں رہے ہیں۔ بلکہ غازی علم الدین شہیدؒ کو تو پھانسی کی سزا بھی میانوالی جیل میں ہی دی گئی تھی۔ اس اعتبار سے میانوالی جیل ایک تاریخ ساز اور انقلاب انگیز واقعات سے وابستہ ہیں۔ میانوالی جیل کچھ تو اپنے محل وقوع کی وجہ سے شہرت رکھتی ہے اور کچھ قدآور شخصیات کے میانوالی جیل میں قید رہنے سے اس کو شہرت ملی۔ برصغیر کے مشہور صحافی

عبدالمجید سالک نے اپنے ایام اسیری کے واقعات میں میانوالی جیل کے واقعات تحریر کیے ہیں۔ جن ہستیوں نے وہاں قید کاٹی ہے۔ان کے شب وروز کے واقعات کو بہت ہی دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔مولانا حق نواز شہید چونکہ اسی قافلہ حریت کے عظیم راہنماؤں کے روحانی فرزند تھے۔ اس لئے ان کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ اپنے اکابر کی بیتی ہوئی تاریخ کے لمحات کا جائزہ لینے کا موقع ملا۔میانوالی جیل میں آپ کو قید تنہائی میں رکھا گیا۔اور تمام سہولتوں سے محروم کردیا گیا۔ جیل کے قانون کے مطابق جو سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔وہ بھی چھین لی گئی۔آپ کو گرفتار تو ایک قتل کے مقدمے میں کیا گیا تھا اور آپ کو قتل کیس میں ملوث کر کے ایک گہری سازش کے ذریعے ایک طویل سزا دینے کا فیصلہ ہوا تھا۔مگر اللہ تعالیٰ نے دشمن کی تمام سازشوں کو خاک میں ملادیا۔ قتل کے کیس میں ملوث کرنے کے علاوہ آپ کو ایک دوسری دفعہ میں تین ماہ کے لئے نظر بند بھی کیا گیا تھا۔حکومت چونکہ چورتھی اور وہ یہ سمجھتی تھی کہ شاید کوئی عدالت اس جھوٹے مقدمے میں مولانا حق نواز کی ضمانت لے لے۔اس لئے انہوں نے نظر بندی کا آرڈر بھی ساتھ ہی جاری کر کے اپنے لئے قانونی دفاع بھی مشکل بنادیا۔یہ تھا اس وقت کے ڈپٹی کمشنر جھنگ کا کارنامہ جو خوف خدا سے عاری حاکم ضلع نے ایک غریب اور مظلوم عالم دین کے متعلق روا رکھا تھا۔نہیں معلوم ان حکمرانوں کو یوم حساب کا کیوں خیال نہیں؟ اور یہ کیوں بھول چکے ہیں کہ انہیں بھی اپنے کیے کی سزا محشر میں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور بھگتنا ہوگی۔بے گناہ۔مظلوم۔بے سہارا۔بے بس انسان۔کتنے ہی ان سفاک حکمرانوں کے ظلم اور دھاندلی کی وجہ سے جیلوں میں پڑے مر رہے ہیں۔ان کا تمام وبال ان حکمرانوں کے سر ہوگا۔جن کی خودسری کی وجہ سے مظلوم قیدی اندر پڑے کراہ رہے ہیں۔

## کمرہ محض

مولانا حق نواز کو میانوالی جیل میں جہاں رکھا گیا تھا اس کو کمرہ محض کہا جاتا ہے۔کمرہ محض کا معنی یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں محض ایک کمرہ ہے۔جس میں کوئی سہولت نہیں ہے۔گرمی اور سردی اسی کوٹھڑی میں گزارنا ہوگی۔گرمی ہے تو یہیں پر برداشت کرو اور سردی ہے تو یہیں پر برداشت کرو۔پیشاب وغیرہ بھی یہیں پر۔رہائش بھی یہیں پر گویا کہ لیٹرین بھی یہی ہے اور رہائش گاہ بھی یہی۔یہ بہت

ہی اذیت ناک کمرہ تھا۔ جس میں مولانا کو رکھا گیا۔ زندگی کی تمام سہولتوں سے محروم قبر سا نظام اور قبر کی تیاری کے لئے امتحان گاہ جس میں مولانا حق نواز نے میانوالی جیل کی قید کاٹی مگر ان تمام مصائب نے ان کے پائے استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہیں پیدا ہونے دی۔ اور ان کے پائے استقلال میں کوئی فرق نہیں آیا۔ میانوالی جیل میں آپ پہنچے تو آپ کے کپڑے پھٹ چکے تھے اور خون آلودہ تھے۔ جنہیں ایک پولیس افسر نے ازراہ ہمدردی اپنی طرف سے ایک شلوار قمیض دے کر بدلوا دیا تھا۔

پولیس میں بھی کچھ لوگ موجود ہیں جو اس گئے گزرے دور میں بھی اپنے اندر ایک انسانی ضمیر اور ایمان کی روشنی رکھتے ہیں۔ مگر گندے ماحول نے انہیں پیچھے دھکیل رکھا ہے۔ ایسے پولیس افسر اور ملازم جو خوف خدا اور انسانی احترام کا جذبہ رکھتے ہوئے حلال کی روزی پر گزر اوقات کرتے ہیں۔ وہ پولیس کے محکمے میں روشنی کے مینار ہیں۔ اکل حرام سے پیٹ پالنے والے پولیس افسر اگر ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی ترقی کے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں۔ ایسے ہی کسی نیک دل پولیس افسر نے مولانا حق نواز کا لباس اٹا پھٹا دیکھا تو اس نے اپنا ایک جوڑا مولانا کو دیا تاکہ وہ اپنے کپڑے پہنچنے تک اسے استعمال کر کے اپنا وقت گزار لیں۔

میں اس پولیس افسر کو سلام کرتا ہوں۔ اور اس کے زندہ ضمیر کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

☆ میانوالی جیل میں اگرچہ آپ اکیلے پہنچے تھے۔ مگر دو چار روز بعد آپ کے ساتھی شیخ حاکم علی صدر انجمن سپاہ صحابہ پاکستان۔ یوسف مجاہد سیکرٹری جنرل انجمن سپاہ صحابہ پاکستان اور شیخ محمد اشفاق ناظم سپاہ صحابہ پاکستان کو بھی میانوالی جیل بھیج دیا گیا۔ یہ سب اسی ایک مقدمہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔

☆ جیل میں جب تنہائی ہو تو اسے مختلف اوقات میں تقسیم کر کے گزارا جاتا ہے اور جب مختلف رفقاء بھی ساتھ ہوں تو وقت کو سلیقے سے تقسیم کیا جائے تو پھر شب و روز گزارنے آسان ہو جاتے ہیں۔ مولانا نے اپنا وقت اسی طرح تقسیم کر لیا۔ شیخ حاکم علی کے ذمے کھانا بنانا اور اس انتظامات لگادیئے۔ دیگر تمام امور پر نظر رکھنا اور سمیٹنا یوسف مجاہد کے ذمہ کر دیا گیا امور عامہ اشفاق کے

ذمے کر دیے نمازیں پڑھانا مولانا نے ذمہ لے لیا۔ اسلامی اور دینی مسائل پر مذاکرہ اور تفہیم مولانا نے اپنے ذمہ لے لی۔

☆ جدید شیعہ لٹریچر کا زیادہ تر مطالعہ آپ نے میانوالی میں ہی فرمایا۔ شیعہ کا قدیم لٹریچر بھی اصحاب رسول کے خلاف بہت زہر پھیلاتا ہے۔ مگر ایرانی انقلاب کے بعد شیعہ کا جو لٹریچر فارسی اور اردو میں منظر عام پر آیا ہے اس نے تو شیعت کا بھانڈہ بیچ چوراہے کے پھوڑ دیا ہے۔ اس قدر غلیظ اور ناپاک فحش زبان اصحاب رسول کے خلاف استعمال کی ہے کہ شرافت بھی منہ پیٹ کر رہ گئی ہے۔ علمائے کرام جو وقت کے تقاضوں کے پیش نظر شیعت کے مکروہ عزائم وعقائد سے بے خبر ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ شیعت کیا ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ مولانا حق نواز کو کوسنے کی بجائے شیعہ کے جدید اردو لٹریچر کا مطالعہ کریں تاکہ ان پر شیعہ کا کفر اور مکروہ چہرہ سامنے آسکے۔ دنیا کی کوئی غلیظ سے غلیظ گالی ایسی نہیں ہے۔ جو شیعہ نے اصحاب رسول کی مقدس شخصیات کو نہ دی ہو۔ خدا اور رسول اور دین مقدس کے متعلق وہ کچھ لکھا گیا ہے کہ کوئی مسلمان اس کے مطالعہ کے بعد شیعہ فرقہ کے متعلق حسن ظن قائم نہیں رکھ سکتا۔

ایران کے شیعہ راہنما خمینی نے نعرہ تو اسلامی انقلاب کا لگایا مگر اس اسلامی انقلاب کا جب علمائے کرام نے ایران پہنچ کر یا ایرانی لٹریچر کی وساطت سے مطالعہ کیا تو ایرانی انقلاب میں سوائے شیعی انقلاب کے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔

خود خمینی کی لکھی ہوئی کتابوں میں اصحاب رسول کی توہین میں لکھے ہوئے الفاظ اس طرح بدبو اور سنڈاس پھیلاتے ہیں۔ جو اصحاب رسول کے خلاف خمینی کے باطن میں موجود عداوت کے آئینہ دار ہیں۔ مولانا حق نواز نے میانوالی جیل میں نہایت ٹھنڈے دل ودماغ سے خمینی اور شیعہ ازم کا مطالعہ کیا جس نے ان کے قلب وجگر کو ہلا کے رکھ دیا۔ انہیں جو کچھ شیعہ عقائد ونظریات نظر آئے انہیں جیل سے رہائی کے بعد نہایت ولولے اور جوش سے عوام وخواص کے سامنے بیان کیا۔ جس سے شیعہ حلقوں میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا۔

میانوالی جیل میں مولانا حق نواز کی ملاقات پر بھی پابندی تھی۔ ڈپٹی کمشنر آپ کے اہل خانہ یا قریبی

رشتہ دار کو ملنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس کے علاوہ ملک بھر سے آپ کی ملاقات کے لئے جانے والوں کو نہیں ملنے دیا جاتا تھا۔ بعض لوگ کراچی اور پشاور سے ملاقات کے لئے جاتے تھے۔ مگر انہیں مایوس لوٹنا پڑتا تھا۔

ہوم سیکرٹری کی اجازت سے بھی ملاقات ہو سکتی تھی۔ میری کوشش تھی کہ آپ کی نظر بندی کا آرڈر ختم ہو جائے تاکہ آپ کی ملاقات میں دوستوں کی آسانی ہو جائے۔ اس غرض سے بہترین کوشش کی مگر حضرت مولانا امیر حسین شاہ صاحب گیلانی کے مشورے سے جو ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی گئی اس کی وجہ سے نظری بندی کی عمر اور بھی طویل ہو گئی۔ کیونکہ جب بھی اس سلسلہ میں متعلقہ حکام کو کہا جاتا تو وہ رٹ کا بہانہ بنا کر بات کو گول کر جاتے تھے۔ مجھے میانوالی جیل میں دو دفعہ مولانا سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ نہایت ہشاش بشاش رہتے مگر اپنے مشن کے فروغ کے لئے فکر مند رہتے مقدمے کے متعلق قانونی مشاورت ہوتی اور اپنے رفقاء کی رہائی کے لئے وکلاء کو مختلف مشوروں سے رہنمائی دیتے اور کبھی کبھی پولیس نے آپ کو سو فیصد جھوٹا مقدمہ قتل بنایا تھا اس پر برہمی کا اظہار فرماتے۔ اس طرح مولانا ایک مظلوم قیدی کی حیثیت سے میانوالی جیل میں اپنی قید کاٹ رہے تھے۔ مگر نہایت دلیری۔ بہادری اور جرات کے ساتھ اپنا وقت گزار رہے تھے۔ ملک بھر میں احتجاجی جلسے جلوس ہو رہے تھے۔ لیکن حکومت اپنی انانیت اور ہٹ دھرمی پر قائم تھی۔

## میانوالی کا ڈپٹی کمشنر

میانوالی کا ڈپٹی کمشنر طاہر زیدی ایک متعصب شیعہ تھا۔ یہ وہی شیعہ ڈی۔ سی تھا جو شورکوٹ اے۔ سی ہوتا تھا! سی شیعہ ڈپٹی کمشنر نے شورکوٹ میں کھلم کھلا تبرا کیا تھا اور عام طور پر کہتا تھا کہ میں شیعہ پہلے ہوں اور اے۔ سی بعد میں ہوں۔

☆ طاہر زیدی نے شورکوٹ میں صحابہ کرام پر کھلے عام تبرا کیا تھا۔ جس کی وجہ سے شورکوٹ کے سنی عوام نے اس کی جوتوں سے بھرے بازار میں پٹائی کی تھی وہ تو مولانا بشیر احمد خاکی نے مداخلت نہ کی ہوتی اور اسے عوام سے چھڑا کر کمرے میں بند نہ کیا ہوتا تو اس کو چھٹی کا دودھ یاد آ جاتا۔ مگر مولانا نے رحم کھاتے ہوئے اس کو نجات دلائی مگر اس نے الٹا مولانا پر ہی پرچہ کرایا جس سے اس کا

سبائی روپ سامنے آگیا۔

☆ مولانا حق نواز جن دنوں میانوالی جیل میں قید تھے۔ طاہر زیدی شیعہ وہاں ڈپٹی کمشنر تھا۔ اس نے جیل افسروں کی وساطت سے مولانا کو ہر ممکن تکلیف پہنچانے کی کوشش کی مگر جس کو اللہ رکھے۔ اس کو کون چکھے۔ مولانا حق نواز کو پروردگار عالم نے اپنی رحمت خاصہ سے اس کی ہر ناپاک سازش سے محفوظ رکھا۔ جیل کے تمام قیدی مولانا حق نواز پر پروانہ وار جان چھڑکتے تھے۔ اور جیل کا عملہ بھی آپ سے قانون کے دائرہ سے متجاوز نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح ایک مرتبہ ڈپٹی کمشنر جیل کے دورہ پر گیا تو تعصب کی انتہاء نہ رہی کہ وہ مولانا کے وارڈ میں نہیں گیا اور کہنے لگا کہ یہاں پر ایک متعصب مولوی رہتا ہے۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ وہ ضلع کا افسر تھا وہ وہاں جاتا۔ مولانا سے بات نہ بھی کرتا تو دوسرے قیدی تو وہاں موجود تھے۔ مگر تعصب کی انتہاء ہے کہ ایک شیعہ افسر اس قدر تعصب ہے کہ اسے اپنا عقیدہ اپنے منصب سے مقدم نظر آتا تھا۔

## سُنّی افسر

اوّل تو کوئی افسر سنی ہے ہی نہیں۔ سنی ہے سنی کہلاتا نہیں۔ سنی افکار نظریات سے اس کو کوئی سروکار ہی نہیں۔ اسے اپنی نوکری سے غرض ہے۔ اپنی ملازمت عزیز ہے۔ اپنے پیٹ کی پوجا مقصود ہے۔ وہ اپنے دین اور اپنے افکار و نظریات کو ظاہر کرنا۔ بیان کرنا ان پر پختگی اختیار کرنا غیر ضروری سمجھتا ہے۔ اس لئے کسی کو سنی افسر کہنا ہی غلط ہے اگر کوئی ہزاروں میں ایک ہے بھی تو طوطی کی نقار خانے میں کون سنتا ہے۔ وہ بے چارہ چپکے چپکے کڑھتا رہتا ہے اور اپنا وقت گزارتا ہے۔ میانوالی کا ڈپٹی کمشنر ایک ہی نہیں بلکہ اس قبیلہ کے ہزاروں افسر ہیں جو شیعہ یا قادیانی ہیں وہ بے خوف وخطرہ اپنے نظریات بیان کرتے ہیں۔ ماتحت عملے کو باتوں باتوں میں ترغیب بھی دیتے ہیں۔

ان کی حدود میں کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے تو وہ اپنے فرقے کو تحفظ دیتے ہیں اور سنی نظر آنے والے افسروں کو اس زہر کا علم بھی نہیں ہونے دیتے بسا اوقات اپنے افسر کو اس طرح شیشے میں اتارتے ہیں کہ وہ شیعہ ازم یا قادیانی ازم کی اس سے بھی زیادہ ترغیب و اشاعت اور تحفظ کا کام دیتا ہے۔

# سنی علماء کیا کریں؟

جس سنی عالم کو اللہ تعالیٰ نے دل دیا ہے۔ سنی کاز کے لئے فکر مند کیا ہے۔ وہ کیا کرے اور کہاں جائے۔ کس طرح اپنے دل کے پھپھولے دکھائے۔ اور سنی افسر کو قائل کر سکے۔

اس وقت کے شیعہ ڈپٹی کمشنر جیسے ہزاروں افسر موجود ہیں مگر وہ اقتدار پر قابض ہیں وہ من مرضی کرتے ہیں اور وہ کر سکتے ہیں۔ مگر ان سے باز پرس کرنیوالا کوئی نہیں ہے۔

جھنگ میں مولانا پر تشدد

آخر آپ ہی بتائیں کہ جھنگ میں مولانا کی گرفتاری کے وقت ان کے گھر میں پولیس کے رات کو داخل ہونے کا کیا جواز تھا۔

☆ رات کو گھر میں مولانا کو دھکے دے کر سیڑھیوں پر گرانے اور ان پر لاٹھیاں برسانے کا کیا جواز تھا۔

☆ پھر بازار میں لاکر مولانا کو پیٹنا مارنا کیا جواز رکھتا ہے۔

پھر تھانے میں مولانا کو بے عزت کرنا اور ان پر تشدد کرنا کہاں کی شرافت تھا۔

پھر مولانا کے ساتھیوں کو ایک دوسرے کے سامنے ننگا کرنا اور الٹا لٹکا کر مارنا پیٹنا کہاں کی حیاء ہے۔

یہ سب کچھ کسی شیعہ افسر وڈیروے۔ ایم۔ این۔ اے ایم۔ پی۔ اے کے حکم پر ہوا اور نام لیا گیا کہ ہمارا بڑا کہتا ہے کہ تشدد کی انتہا کر دو۔ اس شرمناک فعل اور پولیس اور شیعہ افسر شاہی اور نواز شریف کے ملازموں کی غنڈہ گردی پر جس قدر نفرین بھیجی جائے وہ کم ہے۔

مولانا حق نواز آٹھ ماہ کے لگ بھگ میانوالی جیل میں قید رہے۔ چونکہ ضمانت کے لئے سپاہ صحابہ کے احباب نے عدالتوں سے رجوع کر رکھا تھا۔ اشفاق کو سیشن کورٹ نے رہا کر دیا۔ اسی طرح اس کے بعد یوسف مجاہد کو ایک عدالت نے ضمانت پر رہا کر دیا۔

کچھ ماہ بعد ہائیکورٹ نے مولانا حق نواز کو رہا کر دیا اس طرح مولانا ایک نہایت کڑے امتحان سے سرخرو ہو کر ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے اپنے عقیدت مندوں میں آ کر سرگرم عمل

ہو گئے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

# میانوالی جیل سے رہائی کے بعد

مولانا حق نواز میانوالی جیل سے رہائی کے بعد میرے گھر تشریف لائے اور مستقبل کے لائحہ عمل کے لئے مجھ سے طویل مشورہ کیا۔ میری ہمیشہ سے سوچی سمجھی رائے تھی کہ مولانا حق نواز کو کئی محاذوں پر چومکھی لڑائی لڑنے کی بجائے صرف شیعت کے محاذ پر جم کر استقامت سے جدوجہد کرنا چاہئیے۔ اس طرح وہ زیادہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ کئی محاذوں پر لڑیں گے تو قوت تقسیم ہو جائے گی۔ ان کے مشن اور کاز میں کمزوری پیدا ہو جائیگی۔ مولانا نے بھی اس بات کو محسوس کر لیا تھا کہ جس راستہ کو انہوں نے منتخب کیا ہے۔ اس میں کانٹے زیادہ ہیں پھول کم۔ مصائب زیادہ ہیں۔ آرام کم۔ دشمن زیادہ ہیں۔ دوست کم۔ الجھنیں زیادہ ہیں' سلجھاؤ کم۔ حوصلہ شکنی زیادہ ہے' حوصلہ افزائی کم۔ بیگانے زیادہ ہیں' اپنے کم۔ بیوپاری زیادہ ہیں' مخلص کم۔ اس لئے انہوں نے ذہنی منصوبہ بندی کر لی تھی کہ اپنے مشن کو زندہ رکھنے کے لئے آگے بڑھانے کے لئے آئندہ کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنا فکری خاکہ تیار کیا اور اس کا اپنے دوستوں سے مشورہ بھی کرنا شروع کر دیا۔

☆ مستقبل میں جن امور کو انجمن سپاہ صحابہ کے سٹیج سے سرانجام دینا چاہئیے تھے وہ کچھ اس طرح تھے۔

☆ انجمن سپاہ صحابہ کے لئے علمائے کرام کی سرپرستی۔

☆ انجمن سپاہ صحابہ کی ملکی سطح پر تنظیم۔

☆ انجمن سپاہ صحابہ کی صاحب رائے اور باوقار اہل نظر و فکر پر مشتمل مجلس شوریٰ

☆ سپریم کونسل سپاہ صحابہ کی تشکیل۔

☆ مبلغین سپاہ صحابہ کونسل۔

# مولانا حق نواز اور جمعیۃ علمائے اسلام

مولانا حق نواز تحریک مدح صحابہ اور مذمت رفض کے ساتھ ساتھ ملکی سیاست میں موثر کردار ادا کرنے کے بھی خواہشمند تھے۔ اگر چہ وہ اس بات کو بخوبی جانتے اور سمجھتے تھے کہ پنجاب نے کبھی کسی غریب گھرانے میں آنکھ کھولنے والے کو اسمبلی میں نہیں پہنچنے دیا۔ پنجاب ہمیشہ زمینداروں اور وڈیروں کی گرفت میں رہا ہے۔ زمیندار کی مزارعین پر گرفت اس قدر مضبوط اور شدید ہے۔ کہ مزارع بے چارہ اپنے وڈیرے کے خلاف ووٹ دینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن ضلع جھنگ کے حالات اس سے ذرا مختلف ہیں۔ جھنگ کے عوام میں غربت کے باوجود مذہب اور دین سے لگاؤ بہت زیادہ ہے۔ ضلع جھنگ کے عوام دینی اقدار کا فروغ اور علمائے کرام کا احترام اپنی زندگی کا لازوال حصہ سمجھتے ہیں۔ ضلع جھنگ کے عوام تہذیب فرنگ کی بنسبت تہذیب مشرق سے وابستہ ہیں۔ اس لئے علمائے کرام کی محبت و عظمت ان کے دلوں میں اتر چکی ہے۔ مولانا حق نواز کا خیال تھا کہ ضلع جھنگ نے جس طرح میرا دینی اور مذہبی تحریکوں میں ساتھ دیا ہے۔ اسی طرح مجھے دینی سیاست میں فراموش نہیں کریں گے۔ یہ ان کا خیال غلط بھی نہیں تھا۔ چنانچہ مولانا نے جب ۸۸ء کے انتخابات میں ضلع کی ایک جاگیردار شیعہ خاتون کا مقابلہ کیا تو مولانا حق نواز کو ۳۹۰۰۰ ووٹ ملے۔ شیعہ خاتون موروثی طور پر اس علاقہ کی ملکہ سمجھی جاتی تھی لیکن اس کے باوجود ایک فقیر مگر دلوں پر بادشاہی کرنے والے حق نواز نے بیگم عابدہ حسین کو ذہنی طور پر شکست و ریخت کے عمل سے دوچار کر دیا۔

مولانا نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز جمعیۃ علمائے اسلام کے سٹیج سے کیا۔ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کی تمام دینی سیاسی جماعتوں میں ایک الگ تھلگ اور ممتاز مقام رکھتی تھی۔

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری (قدس سرہ) کی وفات کے بعد اس کی باگ دوڑ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی شبانہ روز محنت اور انتھک جدوجہد سے جمعیۃ علمائے اسلام ملک گیر دینی سیاسی جماعت کی حیثیت اختیار کر گئی۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (نور اللہ مرقدہ) بھی حضرت مولانا ہزاروی کی خواہش پر جمعیۃ

علمائے اسلام میں شامل ہوئے تھے اور پھر انہیں عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔

مولانا حق نواز جب جمعیۃ علمائے اسلام میں شامل ہوئے۔ اس وقت جمعیۃ علمائے اسلام کا سیاسی دبدبہ زوال پذیر تھا اور جمعیۃ شکست وریخت کے عمل سے دوچار تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا جمعیۃ کے حلقے مختلف مایوسیوں سے گزرتے ہوئے گروپوں اور ٹکڑیوں میں بٹتے چلے گئے اور جب مولانا حق نواز کے کھل کر کام کرنے کا وقت آیا تو مولانا حق نواز جمعیۃ کے اس گروپ میں شامل ہوگئے۔ جس کی قیادت مولانا فضل الرحمٰن کررہے تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن باصلاحیت نوجوان ہیں۔ سرحد۔ بلوچستان اور سندھ میں انہیں خاصی پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہے۔ مگر پنجاب نے انہیں تسلیم نہیں کیا۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں۔ ان سب وجوہات کو نظرانداز کر کے ایک بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ پنجاب کے دینی حلقے نے پیپلز پارٹی کو قبول نہیں کیا۔ پنجاب کا سرمایہ دار زکواۃ دینے والا حلقہ شروع سے پیپلز پارٹی کو اسلام دشمن پارٹی سمجھتا رہا ہے۔ دینی مدارس اور مساجد انہی سرمایہ داروں کے زیراثر ہیں اس لئے پنجاب کے علمائے کرام کھل کر سیاسی اور مذہبی اختلافات کی نوعیت اپنے عقیدت مندوں کو نہیں سمجھا سکے بلکہ وہ زکوۃ دینے والوں کی غضب ناک نظروں سے ہمیشہ خائف رہے اور مولانا فضل الرحمٰن کی تائید سے خائف رہے۔

ادھر علمائے کرام کی نئی کھیپ جو میرے زمانے میں جمعیۃ علمائے اسلام کے ورکر ہوتے تھے۔ جن کے ذمے جلسوں کا انتظام کرنا لاؤڈ سپیکر لگانا۔ جلسہ کا انتظام اور رکشے پر اعلان کرنا ہوا کرتا تھا وہ موجود جمعیۃ کی قیادت پر قابض ہوگئے۔ چونکہ ان کی تربیت نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے اپنے اکابر کا طرز زندگی۔ خودی اور استغناء نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے انہوں نے حکومت کی دستار فضیلت باندھنا ہی عظمت وسیادت سمجھا۔

حکومت کی چھتری تلے پناہ لی۔ حکومت کی ہاں میں ہاں ملانا۔ حکومت کی دہلیز پر حاضری دینا اور حکومتی ایوانوں کی حاضری اور حکمرانوں کی دریوزہ گری کرنے کو زندگی کی معراج سمجھا۔ اس سلسلہ میں اس قدر شرمناک داستانیں منصۂ شہود پر آئیں کہ تاریخ اسلاف بھی سراپا احتجاج بن گئی۔ جمعیۃ کے دوسرے گروپ کی اس پالیسی کو اسلاف کی تاریخ سے باخبر حلقوں نے پسند نہیں کیا۔ اس لئے

اس میں وہ توانائی پیدا نہ ہو سکی جو علمائے حق کا طرہ امتیاز تھی۔ میں حیران ہوں کہ جب مجھے اور حضرت ہزاروی صاحب کو جمعیۃ سے اختلاف ہوا تھا۔ اس وقت جمعیۃ کے حلقوں نے ہماری کردار کشی کرنے کے لئے وہ الزامات اور جھوٹ تراشتے تھے کہ شرافت وصداقت بھی سر پیٹ کے رہ گئی تھی۔ حالانکہ ہم نے جمعیۃ سے بالخیر علیحدگی کے بعد جمعیۃ علمائے اسلام ہزاروی گروپ کے پلیٹ فارم سے کام کیا تھا۔ مسلم لیگ یا جماعت اسلامی کا دم چھلہ نہیں بنے تھے۔ مگر الزامات کی ایک بارش تھی جو ہم پر کی گئی۔ حکومت کے ایجنٹ اور بکاؤ مال جیسے الفاظ سے حضرت ہزاروی اور مجھے مطعون کیا گیا۔ بڑے مزے لے لے کر جمعیۃ کے مقدس ارکان ان الفاظ سے ہمیں مطعون کرتے اور انہیں کبھی خوف خدا محسوس نہیں ہوا کہ انہوں نے ہر کہی ہوئی بات کا اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ حضرت ہزاروی کی ایسی آہ جمعیۃ علمائے اسلام کو لگی کہ آج پوری جماعت تتر بتر ہو کر رہ گئی اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا جو الزامات اور بے بنیاد الزامات اور گستاخی ہمارے لئے روا رکھی گئی وہی غلیظ زبان اس وقت کے نوجوان جمعیۃ کے ورکر ایک دوسرے گروپ کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ یا اسفیٰ۔

حالانکہ اس وقت بھی دیدہ دلیری۔ بے شرمی اور اخلاق باختہ گفتگو غلط تھی اور آج بھی غلط ہے بڑے چھوٹے کی تمیز اس وقت بھی ضروری تھی اور آج بھی ضروری ہے۔ رہنما اور ورکر کا فرق اس وقت بھی ضروری تھا اور آج بھی ضروری ہے۔ خدام الدین بانٹنے والے ورکر اور مفتی محمود میں اس وقت بھی فرق تھا اور آج بھی وہ فرق موجود ہے۔ اس حیثیت اور امتیاز کو اسلام نے بھی قائم رکھا ہے۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

میرے نزدیک جمعیۃ علمائے اسلام میں زوال کی بڑی وجہ یہی ہے کہ چھوٹوں نے بڑوں کی تعظیم نہیں کی اور بڑوں نے چھوٹوں کو شفقت نہیں دی۔ جس کی وجہ سے اعتماد واحترام کی فضا ختم ہو کر رہ گئی۔ اسی وجہ سے وہ تاریخ ساز جماعت جمعیۃ علمائے اسلام اپنی ساکھ کھو بیٹھی۔ اپنی تاریخ پر پانی پھیر دیا۔ اپنی صفوں کو انتشار کا شکار کر دیا ورنہ عوام وخواص کو یاد ہوگا کہ جب مجھے پنجاب جمعیۃ

علمائے اسلام کا جنرل سیکرٹری ہونے کا شرف حاصل تھا اس وقت جمعیۃ کے زیر اہتمام موچی دروازہ لاہور میں آئین شریعت کانفرنس ہوئی تھی۔ جس میں لیبیا کے سفیر بھی شریک ہوئے تھے۔ باخبر حلقوں کو معلوم ہوگا کہ موچی دروازہ سے شیرانوالہ دروازہ سے آگے تک جمعیۃ کے خیمے اور کیمپ لگے ہوئے تھے۔ لاہور کے اخبارات نے لکھا تھا کہ لاہور کی آبادی میں اضافہ ہوگیا ہے اور اخبارات یہ لکھنے پر مجبور ہوگئے تھے کہ جمعیۃ علمائے اسلام ملک کی بہت بڑی سیاسی جماعت ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے بطور تحدیث نعمت عرض کرتا ہوں کہ اس کانفرنس کو عظیم بنانے میں میری جدوجہد کا بہت بڑا حصہ تھا۔ میں نے ملک بھر کے دن رات ایک کرکے دورے کئے کارکنوں کو بزرگوں کو راہنماؤں کو لاہور تشریف لانے کے لئے ترغیب دلائی‘ مجبور کیا۔ جس کے نتیجے میں پورا ملک سیلاب کی طرح اُمڈ آیا اور لاہور جمعیۃ علمائے اسلام کی نگری بن گیا۔

☆ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جب سرحد کے وزیر اعلیٰ بنے میں نے پشاور میں یوم تشکر منانے کا فیصلہ کیا پنجاب سے ہزاروں بسوں کا جلوس لے کر سرحد گیا۔ اٹک کے پل سے لے کر نوشہرہ تک جلوس لمبا تھا۔ مولانا مفتی محمود کو اٹک سے پشاور لے کر گئے۔ ولی خان نے جب ہمارے جلوس اور جلسہ کو دیکھا تو وہ حیران وششدرہ گئے اور مجھے گلے لگا کر اس محنت پر مبارکباد دی۔ لیکن بُرا ہو حسد وعناد کا اسی کام اور جدوجہد کو میرے لئے ہدف تنقید بنا کر وہ مکروہ حربے استعمال کئے گئے کہ میں آج تک نہیں سمجھ سکا کہ میرے ساتھ جمعیۃ نے ناروا سلوک کیوں کیا؟ اور اپنے رہنماؤں سے سیاسی اختلاف رائے کا کفر اور اسلام کا مسئلہ بنا کر ذاتی اناء اور وقار کا مسئلہ کیوں بنایا گیا اور اس طرح جمعیۃ علمائے اسلام کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی مکروہ کوشش کیوں کی گئی۔

مولانا حق نواز شہیدؒ نے بھی میرے طرح جمعیۃ علمائے اسلام سے کچھ لیا نہیں بلکہ جمعیۃ علمائے اسلام کو ایک بہت بڑا حلقہ اپنے عقیدت مندوں کا دیا۔ اپنے شیدائیوں اور فدائیوں پر مشتمل نوجوانوں کی ایک ٹیم جمعیۃ کے حوالے کردی۔ میں یہ بات نہایت وثوق سے کہتا ہوں کہ جمعیۃ کے پاس پوری جماعت کی جو افرادی قوت تھی۔ مولانا حق نواز نے تنہا وہ افرادی قوت جمعیۃ علمائے اسلام کو عطا کی۔ مگر جب مولانا حق نواز کو دستار فضیلت باندھنے کا وقت آیا تو جمعیۃ کی لیڈر

شپ نے ہی گروہی سیاست کا مکروہ ہتھکنڈہ استعمال کر کے مولانا حق نواز کو اس منصب سے دور کر دیا۔ جس کے وہ جماعتی محنت کی وجہ سے حقدار تھے اس کا جس قدر افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔

مولانا حق نواز نے اس دینی جماعت کے غیر دینی حربے اور سازش کو بری طرح محسوس کیا اور انہیں ذہنی طور پر شدید جھٹکا لگا۔ وہ جمعیۃ کی قیادت اور پلیٹ فارم سے بری طرح متنفر ہو گئے اور سوچنا شروع کر دیا کہ اگر دینی جماعتیں بھی گروہی اور مکروہ سازشوں کا شکار ہیں تو غیر دینی جماعتوں کا کیا حال ہوگا۔ اس لئے میانوالی جیل سے رہائی کے بعد وہ جہاں اور باتیں سوچتے رہتے تھے وہاں پر وہ اس بات پر سنجیدگی سے سوچ رہے تھے کہ جمعیۃ کے پلیٹ فارم سے ہٹ کر ایک نیا سیاسی پلیٹ فارم کیا جائے۔ جس سے سنی قوم ایک سیاسی قوم بن کر ابھرے اور وہ پلیٹ فارم سپاہ صحابہ کے پلیٹ فارم سے الگ تھلگ ہو۔ سپاہ صحابہ کو صرف مذہبی جماعت کی حیثیت حاصل رہنی چاہیئے۔ انہوں نے اس پر سوچنا اور اپنے حلقوں میں کہنا شروع کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے جمعیۃ علمائے اسلام کے حلقوں نے ان پر اور سپاہ صحابہ کے حلقوں نے جمعیۃ پر پھول پھینکنے شروع کر دیئے تھے اور اب پھولوں کی بجائے چھوٹی موٹی کنکروں کا تبادلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ جس سے مولانا فضل الرحمن اور مولانا حق نواز میں بدمزگی اور کشیدگی کی فضا پیدا گئی تھی۔ مولانا حق نواز اگر زندہ رہتے اور زندگی ان سے وفا کرتی تو مجھے یقین ہے۔ جس سنی سیاسی پلیٹ فارم کی وہ بنیاد رکھتے اسے بہت جلد پذیرائی حاصل ہوتی اور اہل سنت کو ایک مضبوط سیاسی پلیٹ فارم ملتا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

## سپاہ صحابہ کی تنظیم و تربیت

مولانا حق نواز شہیدؒ نے میانوالی جیل سے رہائی کے بعد جو منصوبہ بندی کی تھی اس میں سپاہ صحابہ کی تنظیم اور تربیت کا پروگرام بھی شامل تھا۔

تاریخ شاہد ہے کہ طوفان اور تحریک میں تنظیم نہیں ہوا کرتی بلکہ طوفان اور تحریک پر گہری نظر رکھنے والا قائد اور راہنما طوفان اور تحریک سے جنم لینے والے افراد کو چن چن کر ان کی تنظیم کرتا ہے فکری اور نظریاتی رہنما کے سامنے کام کے جس قدر شعبے سامنے ہوتے ہیں۔ باصلاحیت افراد کو چن چن کر

ان شعبوں کا کام سپرد کیا جاتا ہے۔ وہ افراد جماعت کی فکری اور نظری لڑیوں کو پرو کر ایک منظم کام کی شکل دیتے ہیں۔ مولانا حق نواز سپاہ صحابہ کے طوفان اور تحریک میں نوجوانوں کا گروہ در گروہ شامل ہونا جہاں خوش آئندہ سمجھتے تھے وہیں پر انہیں کسی نظم کا پابند کرنا اتنا ہی ضروری سمجھتے تھے۔ جتنا کارکنوں کا وجود ضروری ہے۔

کارکن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے امیر۔ اپنے بڑے کے حکم کی بجا آوری کرے۔ امیر کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرے جس بات کا امیر حکم دے وہ کیا جائے اور جس کام سے امیر روکے اس سے رک جانا چاہیئے۔ اس طرح ایک ڈسپلن اور جماعتی نظم وضبط قائم ہوگا۔ جس سے طوفان اور تحریک ایک منظم جماعت بن جائیں گے۔

منظم جماعت ہی طوفانوں کا مقابلہ کرسکتی ہے کیونکہ وہ فکری اور نظری طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ جذباتی خاکے ٹوٹتے پھوٹتے رہتے ہیں۔ مگر نظریاتی خاکے کوہ ہمالیہ بن جاتے ہیں۔ کوہ ہمالیہ کی بلندیوں کو تو ہمت اور جرات سے سر کیا جاسکتا ہے۔

مگر نظریاتی بلندیوں کو پامال نہیں کیا جاسکتا۔ سپاہ صحابہ میں جو نوجوان گروہ در گروہ شامل ہوتے ان کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ ہر شخص بڑا نہیں ہوسکتا۔ ہر بچے کو کہنہ مشق بوڑھے کے مقابلے میں دانشور نہیں قرار دیا جاسکتا۔ بڑے اور چھوٹے کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے بڑا اپنے تجربے کی بنیاد پر راستہ تجویز کرتا ہے اور چھوٹا ان باتوں سے بے خبر ہوتا ہے وہ اپنی سمجھ کے مطابق ضد کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں جماعت عظیم نقصان کا شکار ہوجاتی ہے۔ اس لئے نوجوانوں کو کسی ایک مرکز اور محور کی اطاعت کا سبق سکھانا ضروری ہوتا ہے۔ جب تک یہ نہیں ہوگا۔ جماعت جماعت بن ہی نہیں سکتی۔

## تربیّت

جس طرح جماعتوں میں نظم وضبط ضروری ہے۔ اسی طرح جماعتی کارکنوں کی جماعتی منشور اور دستور کے مطابق تربیت ضروری ہے۔ مولانا حق نواز سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو جماعتی دستور کے مطابق ڈھالنا بھی ضروری سمجھتے تھے۔ کیونکہ کسی تحریک اور طوفان میں آئے ہوئے کارکن کسی دستور

کے پابند نہیں ہوتے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں میں جذبہ ولولہ جوش وخروش تو ہے۔ مگر ان کی جماعت کے قواعد کے مطابق جماعت کے دستور کے مطابق تربیت نہیں ہے۔ مولانا حق نواز اس کو شدت سے محسوس کرتے تھے۔ مثلاً مولانا حق نواز نہیں چاہتے تھے کہ مکانوں کو آگ لگائی جائے۔ بسوں کو توڑا جائے اور قومی املاک کو نقصان پہنچایا جائے وہ جماعت کو ان آلودگیوں سے پاک رکھنا چاہتے تھے۔ اس لئے ان کا خیال تھا کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے کارکنوں کی تربیت کا انتظام کیا جائے تاکہ سپاہ صحابہ کے کارکن مثالی کارکن بن جائیں۔ اس کے لئے اگر انہیں مہلت ملتی اور زندگی ملتی تو بہت جلد وہ قدم اٹھانے والے تھے مگر موت اور شہادت ان کے تمام منصوبوں کی تکمیل میں آڑے آ گئی۔

## سوچنے کی بات

سپاہ صحابہ کی قیادت اور کارکنوں کو اب بھی انہی خطوط پر چلنا چاہیئے۔ جو ان کے لئے مولانا حق نواز شہید متعین کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت عدم تنظیم اور عدم تربیت کا یہ عالم ہے کہ قیادت بھی بے خبر ہے کہ کہاں کہاں جماعت تشکیل ہو چکی ہے اور کون لوگ کس عقیدہ اور مسلک کے لوگ اس کے کارکن ہیں ان کا ماضی اور حال کیا ہے۔ اس طرح عام تاثر یہ ہے کہ بعض کارکن اس قدر بے لگام دیکھے گئے ہیں کہ وہ انجمن کے قواعد وضوابط اور دستور کی بھی پرواہ نہیں کرتے بلکہ وہ خود ہی سربراہ ہیں۔ خود ہی قائد ہیں اور خود ہی قوت فیصلہ اور قوت نافذہ کے مالک ہیں۔ ان کا کوئی محاسبہ کرنے والا نہیں بلکہ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ بعض شر پسند سپاہ صحابہ کی مقبولیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے انجمن میں شامل ہو گئے ہیں اور جماعت کی بنیاد پر چندہ اکٹھا کرتے ہیں۔ جس کا نہ مرکز کو علم ہے اور نہ ہی صوبے کو جہاں ان کا داؤ لگتا ہے۔ جماعت کے نام پر مولانا حق نواز شہیدؒ کے بچوں کے نام پر چندہ جمع کر کے ہضم کر رہے ہیں۔ اس قسم کی کالی بھیڑیں جماعت کو بری طرح بدنام کریں گی۔ ان کا محاسبہ ہونا چاہیئے نہ صرف محاسبہ بلکہ ان کا سختی سے مواخذہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ جماعت کی دیانت وامانت پر آنچ نہ آنے پائے۔

مولانا حق نواز شہید میں جہاں اور بے شمار خوبیاں تھیں ان میں یہ خوبی تھی کہ پیشہ ور واعظوں اور

خطیبوں کی طرح چندہ اکٹھا نہیں کرتے تھے۔ نہ ہی پیشہ ور جماعتوں کی طرح لوگوں کی دی ہوئی رقم کو ناجائز صرف کرتے تھے۔ وہ دیانت دار اور سچے اور صاف رہنما تھے۔ وہ اپنے خاص دوستوں کو جماعت کے فنڈ کے لئے فرماتے تھے اور ان کے دوست ان سے اپنی بساط کے مطابق تعاون کرتے تھے۔ جس سے جماعت کے اخراجات پورے ہوتے تھے۔

خود مولانا حق نواز اور ان کے خصوصی رفقاء پر قتل کے مقدمات تھے۔ اس کے لئے اچھے خاصے فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر مولانا نہایت دیانت و امانت سے اس شعبہ کو بھی صاف ستھرا رکھتے تھے۔ چندہ اور پھر قومی سطح پر بڑوں بڑوں کو ہلا دیتا ہے۔ اسی سے بڑے بڑے جغادری لیڈر اور خطیب پھسل گئے۔ اور لاکھوں روپے دین کے نام پر حاصل کر کے انہیں ہڑپ کر گئے۔ قوم نے جس خلوص سے دیا تھا۔ انہوں نے نہایت بیدردی سے اس کو اپنی ذات اور اپنے مفادات پر خرچ کیا اس کے نتائج جب چندہ دینے والوں کے سامنے نہ آئے تو انہوں نے اچھے اداروں اور معتمد مدارس اور جماعتوں کو چندہ دینے سے ہاتھ کھینچ لیا جس سے دینی کام کو بہت نقصان پہنچا اس کی تمام تر ذمہ داری پیشہ ور خطیبوں واعظوں اور دین کے سوداگروں پر عائد ہوتی ہے۔ جو جھوٹے چندے اکھٹے کر کے دین کے صحیح اداروں کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ مولانا حق نواز شہید کی جماعت کو اور کارکنوں کو ایسے غلیظ لوگوں پر نظر رکھنی چاہیئے جو ناجائز چندے کے مکروہ کاروبار میں ملوث ہوں اور انہیں عوام میں ننگا کرنا چاہیئے اس میں ذرہ بھر کسی کی رعایت نہیں کرنی چاہیئے۔

خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ انشاء اللہ اس سے جماعتی فنڈز میں برکت پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل ہوگی۔

مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد اس وقت جن لوگوں کے ہاتھ میں انجمن سپاہ صحابہ کی باگ دوڑ ہے ان کو مولانا حق نواز کے ان تمام منصوبوں کی تکمیل کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے بلکہ اب تو اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ کارکنوں کے سر سے ایک عظیم قائد کا سایہ اٹھ گیا ہے اور کارکن ہر مقام پر اپنی سوچ کے مطابق قدم اٹھاتے ہیں۔ پھر اس سوچ کے مطابق ہی نتائج سامنے آتے ہیں۔ جس سے کارکنوں پر تشدد ہوتا ہے۔ مقدمات قائم ہوتے ہیں اور جب ان پر مصائب کے

پہاڑ ٹوٹتے ہیں تو وہ مرکز کو آگاہ کرتے ہیں۔ مرکز اور کارکن ایک دوسرے کی توقعات پر پورے نہیں اترتے تو باہمی اعتماد مجروح ہوتا ہے۔ اس طرح بددلی اور مایوسی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ جو جماعت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے جماعت کے تمام شعبوں میں باصلاحیت نوجوان بٹھائے ہر شعبہ اپنے مرکز کی پالیسی کے مطابق تمام مسائل کو حل کرے تاکہ جماعت مضبوط بنیادوں پر استوار ہو جائے۔

☆ شعبہ تنظیم سپاہ صحابہ

☆ تبلیغ کونسل سپاہ صحابہ

☆ شعبہ تربیت کارکنان سپاہ صحابہ

☆ شعبہ احتساب سپاہ صحابہ

☆ شعبہ منظم

☆ شعبہ تنظیم طلباء کالجز سکول سپاہ صحابہ

☆ شعبہ تنظیم طلبائے مدارس عربیہ

☆ شعبہ مالیات سپاہ صحابہ

☆ شعبہ خواتین سپاہ صحابہ

☆ شعبہ طالبات سپاہ صحابہ

☆ شعبہ نشرو اشاعت سپاہ صحابہ

☆ شعبہ امور عامہ سپاہ صحابہ

ان تمام شعبہ جات کے لئے مضبوط اور مستعد نوجوان انچارج ہونے چاہئیے اور ان کی نگرانی مرکز کو کرنی چاہیے اس نظام کو اس تربیت اور نظم سے چلانا چاہیے اس نظام کو اس ترتیب اور نظم سے چلانا چاہیئے کہ جماعت کا نظم پوری جماعت کے لئے قابل رشک بن جائے۔

## مولانا حق نواز اور دینی مدارس

مولانا حق نواز کو دینی مدارس سے گہرا تعلق اور گہرا لگاؤ تھا۔ ان کے مقدمہ الجیش میں دینی اداروں

کے طلباء نہایت ولولے اور جوش وخروش سے کام کر رہے تھے۔ ملک میں جس قدر دینی تحریکیں ماضی میں ابھریں۔ ان میں دینی اداروں کے طلباء کا اساسی کردار رہا ہے۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ہو یا دور ایوبی میں آمریت کے خلاف ابھرنے والی تحریک۔ تحریک مدح صحابہ ہو یا تحریک نظام مصطفٰے ہو ان تمام تحریکوں میں شہید ہونے والے یا جیل جانے والے اکثر دینی مدارس کے طلباء ہوتے تھے۔ مگر عوام وخواص میں ان کی قربانیوں کی خبر اس لئے نہیں ہوتی کہ دینی مدارس کے طلباء کی اکثریت مسافر ہوتی ہے۔ مسافر بے چارہ شہید ہوتا ہے تو اس کی لاش چپکے سے اس کے گھر پہنچا دی جاتی ہے اس کو خراج تحسین پیش کرنے والے وقتی طور پر تو چند آنسو بہا دیتے ہیں۔ مگر جونہی اس کی میت اس کے آبائی وطن پہنچا دی جاتی ہے۔ لوگ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھول جاتے ہیں۔ اس طرح قوم کے یہ عظیم مجاہد لوگوں کی نظروں بلکہ دل ودماغ سے بھی اوجھل ہو جاتے ہیں۔

میں نہایت وثوق سے یہ بات ثابت کر سکتا ہوں کہ برصغیر میں دینی اور آزادی کی تحریکوں میں جس قدر علمائے کرام اور دینی مدارس کے طلباء نے حصہ لیا ہے۔ اس کا مقابلہ کوئی سیاسی جماعت اور اس کے کارکن نہیں کر سکتے۔ پاکستان سے پہلے کی بات چھوڑیئے پاکستان بننے کے بعد تحریکوں کا جائزہ لیجئے ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں علمائے کرام اور دینی مدارس کے طلباء شہید ہوئے اس طرح انہوں نے عشق رسالت کی تحریک کو اپنے خون سے جلا بخشی۔ دور ایوبی میں آمریت کے خلاف جو تحریک چلی اس میں مولانا عبید اللہ نور نے سربازار لاٹھیاں کھا کر اپنے خون سے تاریخ حریت وعزیمت کا اک نیا باب رقم کیا اور ہزاروں طلباء اور علماء جیل گئے اور بالکل آمر کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ بھٹو دور کی آمریت کے خلاف تحریک چلی تو علماء نے ایک بھرپور کردار ادا کیا۔ مسلم مسجد کے مینار اس بات کی شہادت دیں گے کہ علمائے کرام نے خون میں نہا کر بھٹو کی درندگی کو شکست سے دوچار کیا۔ خود فیصل آباد میں جب میں نے کفن پہن کر بھٹو آمریت کے خلاف جلوس نکالا تو بھٹو دور کی غنڈہ اور سفاک پولیس نے مجھے اور ساتھیوں کو بندوقوں کے بٹ مار مار کر لہولہان کر دیا مگر ہم نے اللہ کے فضل سے ان رونده صفت پولیس کے بھیڑیوں کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔

تحریک مدح صحابہ میں مولانا حق نواز شہید نے جس جرات اور بے باکی سے شیعہ غنڈہ گردی اور پولیس کی درندگی اور چیرہ دستیوں کا مقابلہ کیا۔ تاریخ میں یہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ مولانا حق نواز کو اس بات کا علم تھا کہ دینی مدارس کے علماء اور طلباء دینی تحریکوں کی جان ہیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ دینی مدارس کے علماء اور طلباء کو اپنا قیمتی اثاثہ سمجھتے تھے۔ اس سلسلہ میں وہ جس علاقے میں جاتے وہاں کے دینی مدارس میں ضرور جاتے اور وہاں کے ذمہ دار علماء سے مشاورت کرتے طلباء کو شرف زیارت سے بہرہ ور فرماتے اور ان سے اپنے کاز میں تعاون کے لئے فرماتے۔ اس سلسلہ میں چند بڑے مدارس ان کا مرکز تھے۔ جن میں سرفہرست یہ دینی مدارس تھے۔

# جامعہ خیر المدارس ملتان

جامعہ خیر المدارس ملتان متحدہ ہندوستان میں جالندھر شہر میں واقعہ تھا۔ اسے ہندوستان کے دو ممتاز دینی اور ملی رہنماؤں کی سرپرستی حاصل تھی۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ۔

☆ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ۔

خیر المدارس اپنی علمی۔ روحانی اور تعلیمی حیثیت سے دیوبند کے اعلیٰ ترین تعلیمی و روحانی اقدار کا وارث سمجھا جاتا رہا ہے۔

جامعہ خیر المدارس کے بانی محدث جلیل حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری تھے وہ اپنے علمی اور دینی اقدار کے حامل شخصیت اور اپنی معتدل اور میانہ روی کی وجہ سے تمام اکابر میں محبت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ انہوں نے تقسیم ملک کے بعد جامعہ خیر المدارس کی بنیاد ملتان میں قائم فرمائی جو اب ایک یونیورسٹی کی حیثیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ جامعہ خیر المدارس کے جواں سال مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے صاحبزادے اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کے پوتے ہیں۔ مولانا محمد حنیف جالندھری سلمہ اپنے مزاج میں مدنی اور تھانوی دونوں رنگ رکھتے ہیں۔ مدرسے اور مسجد میں ہوں تو تھانوی رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ منبر و محراب اور میدان میں ہوں تو مدنی رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ پھر

وہ جہاد کی بات کرتے ہیں اور عزیمت کی بات کرتے ہیں۔ مولانا حق نواز کو ان کے دونوں رنگ پیارے تھے۔ اس لئے وہ نہایت محبت اور پیار سے جامعہ خیر المدارس ملنے جاتے اور گھنٹوں مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری سے مشاورت بھی کرتے اور اپنے دل کی باتیں بھی نہایت بے تکلفی سے کرتے مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری بھی نہایت اخلاص سے مولانا حق نواز کی ہر ممکن طریقے سے معاونت فرماتے۔ محدث اعظم حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری، مولانا حق نوازؒ کے استاد حدیث تھے ان کی خدمت میں حاضری دیتے اور حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب سے علمی مسائل پر مذاکرات کرتے اور ان سے استفادہ فرماتے اور اسی طرح مولانا حق نواز جامعہ خیر المدارس کے کتب خانہ سے استفادہ کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ جامعہ کے سالانہ جلسہ کا اپنا ایک تھانوی مزاج ہے مگر مہتمم صاحب کے مزاج نے اپنے اس طے شدہ مزاج سے ہٹ کر مولانا حق نواز کو سالانہ جلسہ پر مدعو کرتے اور مولانا حق نواز اپنے مزاج کے مطابق پوری قوت سے اپنا موقف بیان فرماتے یوں دو مزاج اور دو محبتیں مل جاتیں تو ایک قوس قزح کی سی خوبصورت سی لکیر باہمی محبت و پیار کی فضا میں رنگ بھر دیتی۔ اس طرح جامعہ خیر المدارس کے علماء مدرسین اور مہتمم صاحب نے بھی پورے قوت سے مولانا حق نواز صاحب کا ساتھ دے کر دوستی اور پیار کا حق ادا کر دیا اور اب تک کر رہے ہیں۔

## دار العلوم کبیر والہ

دار العلوم کبیر والہ ضلع ملتان کی ایک عظیم الشان دینی درسگاہ ہے۔ دار العلوم کے بانی رازی قوت غزالی دوران حضرت مولانا عبدالخالق صاحب شیخ الحدیث تھے۔ امام بخاری اور امام ترمذی کے ذوق کے صحیح ترجمان اور اپنے استاد آیۃ من آیات اللہ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کے صحیح جانشین اور خاص شاگردوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

حضرت شیخ الحدیث کا یہ گلشن اب حضرت العلامہ نابغہ روزگار حضرت مولانا علی محمد صاحب مدظلہ اور ان کے بیٹے حضرت مولانا محمد انور صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ مولانا حق نواز کو دار العلوم کے ساتھ بھی بہت پیار تھا۔ حضرت مولانا علی محمد صاحب مدظلہ چونکہ آپ کے اساتذہ میں شامل تھے۔ اس

لیے مولانا حق نواز دارالعلوم کبیر والہ میں بھی تشریف لاتے رہتے تھے۔ اپنے اساتذہ سے مشاورت اور طلباء کرام سے معاونت کرتے رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء بالخصوص مولانا محمد انور صاحب مولانا حق نواز شہیدؒ پر جان چھڑکتے تھے۔

☆ جامعہ خالد بن ولید کے بانی حضرت مولانا حق نواز کے خصوصی دوستوں میں شامل تھے۔ اسی طرح باب العلوم کہروڑ پکا کے مہتمم وبانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب بھی مولانا حق نواز کی سرپرستی فرماتے تھے۔ پنجاب سرحد۔ بلوچستان اور سندھ کے تمام دینی مدارس کے طلباء آپ کے اگلے مورچوں کے نڈر اور بے باک سپاہی تھے۔ جن پر مولانا حق نواز بجا طور پر فخر کرتے تھے۔ جامعہ قاسمیہ فیصل آباد سے خصوصی تعلق تھا اور انٹرنیشنل ختم نبوت اکیڈمی میں شیعیت کے عنوان پر علماء اور طلباء کو علمی اور تربیتی لیکچر دیا کرتے تھے۔ نیوٹاؤن کراچی جامعہ فاروقیہ کراچی سے بھی رابطہ رہتا تھا۔ یہ بات ان کی عادت تھی کہ جس شہر میں جاتے وہاں کے ہم مسلک عمائدین سے ضرور ملتے اور اپنے مشن کے فروغ کے لئے مشورہ کرتے۔ مدارس عربیہ کے طلباء ان کے ہر دل دستہ میں شامل تھے۔

الحمدللہ! دینی مدارس کے طلباء کا ملک کی دینی تحریکوں میں فعال کردار رہا ہے۔ جب بھی ملک میں آمریت کے خلاف یا اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے کوئی دینی تحریک چلی دینی مدارس کے طلباء نے نمایاں کردار ادا کیا۔

## دینی جماعتیں اور مولانا حق نواز

جمعیۃ علمائے اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) میں تو مولانا حق نواز شہید خود شریک رہے۔ الیکشن بھی جمعیۃ کے پلیٹ فارم سے لڑا۔ جمعیۃ کو ایک مضبوط افرادی قوت عطا کی۔ مگر مولانا فضل الرحمٰن سے ہمیشہ شاکی رہتے تھے۔ اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا حق نواز نے شیعہ کافر کا جو نعرہ سپاہ صحابہ کو دیا تھا مولانا فضل الرحمٰن اس کو پسند نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مولانا حق نواز کا طریق کار انہیں پسند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کے آخری دنوں میں مولانا حق نواز نے سٹیج پر مولانا فضل الرحمٰن پر تنقید شروع کر دی تھی۔ اس طرح سپاہ صحابہ اور جمعیۃ علمائے اسلام میں

اختلافات کی خلیج پیدا ہوگئی تھی۔ مگر اس کے باوجود مولانا امیر حسین گیلانی مولانا حق نواز کے مقدمات اور مشکلات میں بھرپور تعاون کرتے۔

کاش جمعیۃ کا شیعت کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے طبقہ مولانا فضل الرحمن اور مولانا حق نواز میں یہ افسوس ناک صورتحال پیدا نہ کرتا اور مولانا کی دینی قوت کو یوں ضائع کرنے کی سعی نامشکور نہ کرتا تو جمعیۃ پنجاب میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتی۔

## جمعیّۃ علمائے اسلام (درخواستی گروپ) اور مولانا حق نواز............

جمعیۃ علمائے اسلام کے درخواستی گروپ کے ساتھ مولانا حق نواز کے اچھے تعلقات ہونے لگے تھے۔ مولانا سمیع الحق نے ہمیشہ مولانا حق نواز کا مصائب میں ساتھ دیا۔ مولانا منظور چنیوٹی بھرپور ساتھ دیتے تھے۔ مولانا حق نواز اگرچہ درخواستی گروپ کی حکمرانوں کے ہاں حاضری اور دریوزہ گری کو پسند نہیں کرتے تھے مگر ان کی قیادت کے ساتھ ذاتی مراسم خوشگوار تھے۔ جمعیۃ طلبائے اسلام کے کارکن بھی مولانا حق نواز سے محبت کرتے تھے اور ان کے فدائیوں میں شامل تھے۔

## مجلس تحفظ ختم نبوّت اور مولانا حق نواز

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ ملک کی تمام دینی تحریکوں کی ہمیشہ سرپرستی فرماتے ہیں۔ مولانا کی یہ منفرد خصوصیت ہے کہ انہوں نے ہمیشہ حق کا اور حق پرستوں کا ساتھ دیا ہے۔ جب بھی اہل حق ظالم حکمرانوں یا وقت کے فرعونوں کے مقابلہ میں نکلے۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اسی طرح باطل فرقوں کے خلاف ملک میں جب بھی کوئی تحریک چلی تو مولانا مدظلہ نے اہل حق کا دل کھول کر ساتھ دیا۔ مولانا حق نواز کے ساتھ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کو خصوصی تعلق تھا اور مولانا حق نواز بھی مولانا مدظلہ سے والہانہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ خانقاہ سراجیہ حاضری دیتے رہتے۔ مختلف امور میں حضرت

سے مشورہ کرتے اور حضرت کی رائے کے مطابق چلتے اور حضرت کی دعائیں لیتے یہی وجہ تھی کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مبلغ مولانا حق نواز کے ساتھ عقیدت ومحبت کا تعلق رکھتے تھے مولانا حق نواز کی گرفتاری پر جو احتجاجی پروگرام ہوئے دفتر ختم نبوت ملتان ان کا مرکز رہا مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اپنے امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کے حکم کے مطابق مولانا حق نواز کے تعاون کے لئے دفتر کے تمام دروازے کھول دیتے۔

## سُنّی جماعتیں اور خطباء

سنی جماعتوں میں جو جماعتیں شیعت کے خلاف کام کر رہی ہیں یا برائے نام انہوں نے اس کام کے بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں انہوں نے افسوس ناک حد تک مولانا حق نوازؒ کا ساتھ نہیں دیا جن میں سید عبدالمجید ندیم۔ مولانا قاضی مظہر حسین سرفہرست ہیں نہ صرف ساتھ نہیں دیا بلکہ مخالفت میں بھی ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ان کی باتوں کو پذیرائی حاصل نہ ہوسکی اور انہیں سنی عوام نے یکسر مسترد کر دیا۔

بلکہ ندیم صاحب تو صرف کاروبار کی حد تک محدود ہو کر رہ گئے یوں بھی شیعہ سنی محاذ پر ان کا کوئی کارنامہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ تجارتی نقطہ نظر سے ایک دین کے نام پر دکان سجا رکھی ہے۔ ان کا کوئی دینی رول نہیں رہا ہے۔ نہ کوئی دینی ادارہ ہے۔ نہ کوئی جماعت کا مرکز ہے۔ اور نہ ہی علماء ان کے ساتھ ہیں اور نہ پاکستان میں ان کا کوئی مدرسہ ہے۔ ہاں دین کے نام پر ملک اور بیرون ملک سے لاکھوں روپیہ بٹورتے ہیں اور نامعلوم کس مصرف میں خرچ کرتے ہیں۔ عوام بے چاروں کو تو کوئی علم نہیں ہے۔ وہ ان کے گلے کی راگنی سے متاثر ہو کر ان کو دین کے نام پر چندہ دے دیتے ہیں مگر پاکستان میں ان کا کوئی ایسا مدرسہ اور دینی ادارہ نہیں ہے۔ جس میں زکوٰۃ و صدقات کا مصرف ہو۔ شاہ صاحب کو آخری عمر میں محتاط ہونا چاہیئے۔ قبر کی رات بہت طویل ہوگی اور وہاں ان باتوں کا سخت مواخذہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زکوٰۃ وصدقات کو صحیح مصرف پر خرچ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

پاکستان میں دینی جماعتوں کے علاوہ خطباء اور علماء انفرادی طور پر بھی نمایاں خدمات سرانجام دے

رہے ہیں ان میں علماء کی اکثریت نے مولانا حق نواز کے مشن کا ساتھ دیا۔ اگرچہ طریق کار میں تھوڑا بہت اختلاف رہا مگر مجموعی اعتبار سے مولانا کا ساتھ دیا۔ جس سے تحریک مدح صحابہ کو نہایت فائدہ پہنچا۔

## تنظیم اہل سُنّت پاکستان اور مولانا حق نواز شہیدؒ

تنظیم اہل سنت پاکستان ملک کی واحد جماعت ہے۔ جس نے شیعہ عقائد و نظریات اور شیعہ جارحیت کے خلاف ایک بھرپور کردار ادا کیا۔ آج سے پون صدی پیشتر تنظیم اہل سنت کی بنیاد سردار احمد خاں پتافیؒ نے رکھی۔ جس کی پہلی کانفرنس لاہور میں ہوئی جس کا افتتاح شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی (نور اللہ مرقدہ) نے فرمایا۔ اور تنظیم اہل سنت کی سرپرستی قبول فرمائی۔ امام اہل سنت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے تنظیم اہل سنت کے پودے کی آبیاری کی۔ مولانا قاری لطف اللہ۔ مولانا دوست محمد قریشی۔ مولانا قائم دین علی پور۔ مولانا حافظ عطاء اللہ شاعر صحابہ کمتر رحمہم اللہ اجمعین نے اس پودے کو پروان چڑھایا۔ آج جہاں جہاں عظمت اصحاب رسول کے موضوع پر کام ہو رہا ہے۔ تنظیم اہل سنت پاکستان کے رہنماؤں کا اس میں بنیادی کردار شامل ہے۔ موجودہ دور میں تنظیم اہل سنت کی قیادت مولانا عبد الستار تونسوی کے ہاتھ میں ہے۔ مولانا تونسوی نے عمر بھر شیعہ کی اصحاب دشمنی کا مقابلہ کیا ہے۔ ان کی ماضی کے اس کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ان کے اردگرد بیٹھنے والوں نے انہیں مولانا حق نواز کے مقابل لا کھڑا کیا۔ جس کا جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ اے کاش مولانا تونسوی مولانا حق نواز کی سرپرستی کرتے اس طرح تحریک مدح صحابہ اور بھی رنگ دکھاتی۔ مولانا حق نواز شہید مولانا تونسوی کا احترام کرتے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ مولانا تونسوی کے ساتھ کوئی محاذ آرائی ہو مگر مولانا تونسوی کے نادان عزیزوں نے انہیں افسوسناک طرز عمل اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ جو بہرحال افسوس ناک ہے۔ حالانکہ گڑھ مہاراجہ میں جب شیعہ نے اہل سنت کی مسجد کو نقصان پہنچایا اور قرآن حکیم کو آگ لگادی تھی تو مولانا حق نواز نے گڑھ مہاراجہ میں ہونے والی تنظیم اہل سنت کی احتجاجی کانفرنس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

اس کانفرنس کا میں خود انچارج تھا۔ مولانا حق نواز نے رات دن میرا ساتھ دیا اور گڑھ مہاراجہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے شب وروز محنت کی جس سے کانفرنس کی کامیابی کے لئے راستے ہموار ہوئے۔

مولانا حق نواز شہیدؒ دل وجان سے تنظیم اہل سنت کی کامیابی کے لئے خواہاں رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ سپاہ صحابہ کی پہلی کانفرنس کے موقعہ پر جھنگ میں علمائے کرام کا جو کنونیشن ہوا اس میں مولانا تونسوی اور ان کی جماعت کو بھرپور نمائندگی دی گئی۔

## جھنگ کے عُلمائے کرام اور

## مولانا حق نواز شہید

مولانا حق نواز کا مرکز چونکہ جھنگ میں تھا۔ آپ کا قیام اور دینی ادارہ بھی جھنگ ہی میں ہے اور جھنگ سٹی اور جھنگ صدر شیعہ سلطنت کے ہیڈ کوارٹر ہیں اس لئے جھنگ میں اہل سنت کے خلاف جارحیت کے خلاف ہمیشہ عروج پر رہتی ہے۔ جھنگ کے علمائے کرام بھی شیعہ جارحیت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے ہیں۔ جھنگ میں جب بھی مدح صحابہ کی کوئی تحریک اٹھی جھنگ کے علماء نے اس میں مثال کردار ادا کیا۔ قصہ باب عمر سے لے کر مولانا حق نواز شہید کی تحریک مدح صحابہ تک جھنگ کے علمائے کرام نے متحد ہو کر رفض اور باطل کا مقابلہ کیا اور کبھی جھنگ کے عوام کو مایوس نہیں کیا۔ مولانا حق نواز کا ساتھ دینے میں جن علمائے کرام نے ہمیشہ علماء کے کردار کو روشن رکھا۔ اس میں مولانا یٰسین صاحب مولانا صادق حسین شاہ صاحب۔ مولانا اسد اللہ صاحب مرحومؒ مولانا غلام حسین صاحب مرحوم۔ مولانا رشید احمد مدنی۔ مولانا ظہور احمد صاحب مولانا غلام حسین صاحب۔ مولانا عبد الرشید صاحب اہل حدیث۔ مولانا یزدانی صاحب اہل حدیث۔ مولانا انور چیمہ صاحب بریلوی۔ حاجی عزیز الرحمن صاحب بریلوی۔ مولانا الیاس صاحب بالاکوٹی۔ مولانا بشیر احمد خاکی۔ مولانا قاری طاہر صاحب شورکوٹ۔ قاری محمد حیات تونسوی۔ مولانا غلام مصطفےٰ شاہ۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب چندانوالہ۔ قاری محمد صدیق۔ طاہر برادران۔ احمد بخش چشتی۔

مولانا عبدالحکیم صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

## انجمن تاجران جھنگ

## اور وکلائے کرام کا مولانا حق نواز سے بھرپور تعلق

کسی بھی ضلع میں وہاں کی انجمن تاجران کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری طور پر انجمن تاجران کے ممبر نہایت باکردار اور موثر شخصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ انجمن تاجران جھنگ نے مولانا حق نواز کا جس بہادری اور جرات سے ساتھ دیا اس پر اہل سنت کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ حاجی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے مقامی انتظامیہ کی دھاندلیوں۔ ظلم۔ شیعہ وڈیرہ شاہی کے ابرو اشارے پر چلنے اور اہل سنت کو ظلم وستم کی بھٹی میں پیسنے کے خلاف وہ جرات مندانہ اقدامات کیے جس پر اہل سنت کے علماء اور عوام انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں جرات و بے باکی کے ترجمان قرار دیتے ہیں۔ انجمن تاجران نے حکمرانوں کے ظلم وستم کے سامنے سدِ سکندری حائل کردی۔ انجمن تاجران جھنگ جرات استقلال کی حامل ایک زندہ تابندہ تاجروں کی تنظیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا حق نواز شہید کا انجمن تاجران کے ایک ایک رکن اور ایک ایک فرد کے ساتھ گہرا قلبی لگاؤ اور تعلق تھا جو آخر دم تک قائم رہا۔

## مولانا حق نواز کے قریبی رفقاء

مولانا حق نواز کو یوں تو وہ تمام نوجوان عزیز تھے جو مولانا کی تحریک مدح صحابہ کا ساتھ دے رہے تھے۔ مگر جو رفقاء قید و بند کی صعوبتوں میں ان کا ساتھ دیتے تھے۔ اس اعتبار سے انہیں بے حد عزیز تھے ان میں یوسف مجاہد صاحب۔ شیخ حاکم علی صاحب۔ طارق افضال صاحب۔ اشفاق صاحب۔ قاری منور صاحب۔ اقبال صدیقی صاحب۔ اقبال صاحب فیصل آبادی۔ حاجی اللہ وسایا صاحب۔ فلک شیر صاحب سرفہرست ہیں۔ مولانا عبدالصمد آزاد باقی بے شمار رفقائے کرام ہیں۔ جن کے نام مجھے یاد نہیں یا معلوم نہیں۔ مگر مولانا انہیں بہت چاہتے تھے۔

# نوجوان خطباء

نوجوان خطباء میں ان کا ساتھ مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی مولانا ایثار قاسمی، مولانا محمد حیات صاحب تونسوی۔ مولانا سلطان محمود ضیاء۔ مولانا حیدری سندھ نے دیا اور وہ اس وقت بھی سپاہ صحابہ کے نامور خطباء اور ذمہ دار ہیں۔ مولانا اعظم طارق۔

# جمعیّۃ اشاعت توحید وسُنّت

جمعیۃ اشاعت توحید وسنت حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں رحمۃ اللہ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ حضرت شیخ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا قاضی احسان الحق صاحب نے ان روایات کی زندہ رکھا ہے۔ جن کے حامل حضرت شیخ القرآن تھے مولانا حق نواز شہیدؒ کو حضرت شیخ القرآن کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا قاضی احسان الحق صاحب نے اپنے والد صاحب کی ترجمانی کرتے ہوئے ہمیشہ باطل کے خلاف چلنے والی تحریکوں میں اہل حق کا ساتھ دیا۔ مولانا حق نواز شہید جب بھی کوئی ملکی سطح کا اجلاس بلاتے تھے۔ مولانا قاضی احسان الحق صاحب نہ صرف مولانا حق نواز کا ساتھ دیتے تھے۔ بلکہ آپ کے شانہ بشانہ مولانا کی تحریک کو فروغ دینے کے لئے دامے درمے سخنے تعاون کرتے اور پوری جماعت کو مولانا کے قدم قدم پر ساتھ دینے کا حکم دیتے۔ یوں مولانا قاضی احسان الحق مولانا حق نواز شہید کے خاص رفیق اور معاون تھے۔ مولانا عبدالستار توحیدی اپنی پیرانہ سالی کے باوجود مولانا حق نواز کا نہایت بہادری اور جرات کے ساتھ ساتھ دیتے اور ملک بھر میں مولانا حق نواز کے ساتھ ان کی تحریک مدح صحابہ کو ولولہ تازہ دینے کے لئے آپ کا ساتھ دیتے۔

☆ لاہور میں مولانا محمد اجمل خاں۔ مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن صاحب مولانا فضل رحیم صاحب۔ مولانا عبدالقادر آزاد صاحب مولانا قاری عبدالحئی صاحب۔ مولانا میاں اجمل قادری صاحب مولانا قاری سیف اللہ صاحب۔ مولانا قاری سعید احمد صاحب مولانا سیف الدین صاحب۔ مولانا قاری خورشید احمد صاحب مولانا رشید میاں۔ مولانا سیف اللہ صاحب اکرم۔

مولانا حسین احمد صاحب۔ مولانا غضنفر شاہ صاحب۔ مولانا اصغر علی صاحب۔ مولانا سرفراز اور دیگر علمائے کرام مولانا حق نواز شہیدؒ کا بہادری کے ساتھ ساتھ دیتے اور مولانا کے ساتھ ہر ممکن طریقے سے کسی نا کسی جہت سے تعاون کرتے۔

پشاور کے علماء میں مولانا نور الحق صاحب اور دوسرے قابل قدر علماء قابل تحسین ہیں۔ مولانا کے دوست اور ساتھی جہاں جہاں ہیں۔

سلام ما بر سانید ہر کجا ہستند

# مصائب سے بھرپور زندگی

مولانا حق نوازؒ نے میانوالی جیل سے رہائی کے بعد زندگی کے دن بہت مصروف مگر نہایت مصائب میں گزارے دن رات کے سفر۔ مقدمات کی پیشیاں اور اپنے سیاسی علاقے کے عوام کے کام ان کی مشکلات میں کام آنا اور ان کے لئے کچہریوں' عدالتوں میں جانا۔ ان کا ہاتھ بٹانا اور انہیں وڈیرہ شاہی اور نوکر شاہی کی چیرہ دستیوں سے نجات دلانا۔ مولانا نے اپنے کام کو اپنی مصروفیات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تھا۔

☆ تبلیغی جد جہد اور شیعہ عقائد کا محاسبہ۔

☆ مقدمات کی پیشیاں اور ان کی تیاری۔

☆ اپنے انتخابی حلقہ کے عوام کی مشکلات حل کرنا۔

☆ تبلیغی جد جہد اور شیعہ عقائد سے پردہ اٹھانا۔ مولانا کی زندگی کا مشن تھا۔ اس کے لئے وہ انجمن سپاہ صحابہ کی کانفرنسوں میں شرکت کرتے اور اپنے موضوع پر طویل تقریریں کرتے۔ لاکھوں کے اجتماع آپ کی آمد پر ہوتے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کی حاضری ہوتی۔ عوام وخواص علماء اور غیر علماء تمام ایسے جلسوں میں شریک ہوتے اور آپ کے خیالات کو نہایت توجہ سے سنتے۔

آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہوتا تھا کہ شیعہ موجودہ قرآن کو نہیں مانتے۔

☆ شیعہ خداوند عالم کی توہین کرتے ہیں۔

☆ شیعہ اصحاب رسول کی توہین کرتے ہیں۔

☆ شیعہ اصول دین کے منکر ہیں۔

☆ شیعہ نے اہل سنت کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔

☆ شیعہ کے مقابل اہل سنت کو مضبوط ہونا چاہیئے۔

☆ شیعہ کو اہل سنت کے ووٹ حاصل کر کے اسمبلی میں نہیں جانے دینا چاہیئے۔

☆ پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے۔

☆ ماتمی جلوس فساد کا باعث ہیں ان کی وجہ سے ہر سال قتل وغارت اور خونریزی ہوتی ہے۔اس لئے ماتمی جلوسوں پر مکمل پابندی ہونے چاہیئے۔

☆ شیعہ کا اصحاب رسول کے خلاف دل آزار لٹریچر ضبط ہونا چاہیئے۔

☆ مولانا حق نواز اپنے مشن کو اس قدر عام فہم اور مدلل انداز سے بیان کرتے کہ ہر چھوٹا بڑا آپ کی تقریر سے متاثر ہوتا اور ایک نظریہ لے کر اٹھتا۔آپ اپنی تقریر کو عوام کو ذہنی عیاشی کے لئے نہیں بلکہ سنی کاز کی ذہن سازی کے نظریہ کو پختہ کرنے کیلئے فرماتے۔جس سے نوجوان ایک ذہن اور ایک عقیدہ ونظریہ لے کر اٹھتے۔انجمن سپاہ صحابہ کے نوجوان مولانا کی تقریروں کی پیداوار ہیں۔ مولانا حق نواز واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی تقریروں سے شیعہ جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا اور شیعہ عقائد کا کفریہ ہونا عوامی سٹیج پر آشکارا کیا۔یوں تو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ سے لے کر شاہ اسماعیل شہیدؒ اور محدث شاہ عبدالعزیز دہلوی اور مولانا عبدالشکور لکھنویؒ تک شیعہ کا کفر کتابوں میں واضح طور پر لکھا گیا تھا مگر یہ کریڈٹ مولانا حق نواز کو جاتا ہے کہ انہوں نے شیعہ کافر ہے کا نعرہ کتابوں سے اٹھا کر سنی عوام بالخصوص سنی نوجوان کی زبانوں پر جاری کر دیا۔پورا ملک اس نعرے سے گونج اٹھا۔جو کام جماعتیں شخصیات افراد ادارے برسہا برس نہ کر سکے۔اللہ تعالیٰ نے وہ کام مولانا حق نواز سے صرف تین سال میں لے لیا اس پر مولانا حق نواز کو جس قدر خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے۔

## شیعہ کی برہمی

شیعہ اس نعرہ سے ناراض بھی ہیں اور پریشان بھی۔شیعہ کو ناراضگی اس بات پر ہے کہ انہیں مولانا

حق نواز اور ان کی جماعت کافر کیوں کہتی ہے؟ شیعہ علماء اور عوام کو یہ بات ٹھنڈے دل سے سوچنی چاہئیے ۔ کہ جب آپ ان عقائد کو تسلیم کرتے ہیں تو پھر آپ کا کفر کس طرح چھپایا جا سکتا ہے مثلاً آپ کے مندرجہ ذیل عقائد بالکل واضح ہیں ان کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا۔

☆ موجودہ قرآن درست نہیں ہے اس میں درّو بدل ہو چکا ہے۔

☆ موجودہ قرآن شراب خور خلفاء نے لکھا ہے۔(معاذ اللہ)

☆ ایران کے شیعہ خمینی کی جماعت رسول اللہ کی جماعت صحابہ سے افضل تھے۔(معاذ اللہ)

☆ امام مہدی آئیں گے تو حضرت عائشہ صدیقہ کو قبر سے نکال کر کوڑے لگائیں گے(معاذ اللہ)

☆ صدیق اکبرؓ۔ فاروق اعظم ۔عثمان غنی کافر ہو گئے تھے۔(معاذ اللہ)

☆ حضورؐ کی وفات شریف کے بعد تمام صحابہ مُرتد ہو گئے تھے۔(معاذ اللہ)

☆ شیعہ فلسفہ امامت اُصول دین سے ہے اس کا منکر کافر ہے گویا کہ شیعہ کے نزدیک سنی مسلمان کافر ہے۔

☆ شیعہ کا کلمہ مسلمان کے کلمہ سے جدا ہے۔

☆ شیعہ کی نماز مسلمانوں کی نماز سے جدا ہے۔

اگر شیعہ ان عقائد و نظریات کے حامل ہیں تو وہ اپنے غیر مسلم ہونے سے ناراض کیوں ہوتے ہیں۔ وہ ان عقائد کے رکھنے کے باوجود اسلام میں شامل رہنے پر اصرار کیوں کرتے ہیں۔ یا تو وہ ان عقائد سے توبہ کریں اور صحیح عقائد اختیار کر کے اسلامی عقائد کو اختیار کریں۔ اگر وہ ان عقائد پر اصرار بھی کرتے ہیں اور انہیں سچا بھی سمجھتے ہیں۔ ان عقائد کفریہ سے توبہ بھی نہیں کرتے تو پھر انہیں دنیا کی کوئی عدالت مسلمان تصور نہیں کر سکتی۔ یہ صرف مولانا حق نواز کا فتویٰ نہیں بلکہ عالم اسلام کے دیوبندی۔ بریلوی۔ اہل حدیث اور دیگر علماء کا متفقہ فتویٰ اور فیصلہ ہے کہ ان عقائد کفریہ کو رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

## عُلماء کی برہمی

بعض کمزور اور دینی حمیت و غیرت سے نابلد علمائے کرام نے بھی شیعہ کافر ہونے کے نعرے کو ہدف

تنقید بنایا ہے وہ کہتے ہیں یہ نعرہ روح تبلیغ کے خلاف ہے حالانکہ ان یتیموں کو تبلیغ کے وسیع مفہوم ہی کی خبر نہیں ہے۔ چہ جائیکہ وہ روح تبلیغ کی بات کرنے لگیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تبلیغ کی بھی ایک حد اور سٹیج ہے اگر کوئی شخص انتہائی محبت اور دلائل کے واضح ہو جانے کے بعد بھی اسلام کی صداقت کو نہ مانے تو اسلام نے جہاد کا منصوبہ بھی اسی کے لئے بنایا ہے۔ وہاں اگر سختی ہوگی تو اسے بھی اسلام کا تبلیغی اپریشن سمجھ کر تبلیغ کا ایک حصہ ہی سمجھا جائے گا ایسے ضدی اور ہٹ دھرم منکرین کے لئے قرآن حکیم نے کفار کے کھلے الفاظ استعمال فرماتے۔

مثلاً قل یاایھا الکفرون ............ فرمادیجئے اے پیغمبر ............ کہ اے کافرو؟ ☆ لیغیظ بھم الکفار ............ تاکہ غصے سے کافر سڑبل جائیں۔ (مفہوم)

☆ اذا خرجه الذین کفرو !

جب نکالا (آپ کو) کافروں نے۔ قرآن حکیم نے ان تینوں مقامات پر کافروں کو کافر کہا۔ کسی صحابیؓ نے اس پر اعتراض نہیں کیا کہ یہ تو اخلاق کے خلاف ہے روح تبلیغ کے منافی ہے بات دراصل یہ نہیں ہے' بات یوں ہے کہ عافیت پسند مولوی اب حق بات جرات اور بہادری سے کرہی نہیں سکتا اس سے وہ حیلے بہانے تلاش کر کے فرار کی راہیں تلاش کرتا ہے۔ ایسے مولوی اور واعظ اور نام نہاد علماء کتمان حق کی سزا بھگتیں گے۔

☆ یہ رہنمائی بھی قرآن حکیم نے دی ہے۔ کہ کافروں کے عقائد کو عوام کے سامنے رکھا جائے تاکہ ان کا کفر لوگوں کے سامنے آسکے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم. اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کا کفر بھی بیان کیا اور ان کا کفریہ عقیدہ بھی بیان فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ کافروں کا کفر اور ان کا کفریہ عقیدہ عوام کے سامنے بیان کرنا عین منشائے قرآن اور منشائے رحمان ہے۔ باقی رہا اس آیت کریمہ سے استدلال کہ کافروں کے بتوں کو گالی مت دو۔ اس آیت کریمہ میں گالی سے منع کیا ہے اور گالی دینا کبھی بھی جائز نہیں رہا۔ مگر علمائے کرام کو معذرت کے ساتھ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ اور اپریشن میں فرق ہے۔ فتح مکہ کے وقت انہی بتوں کو توڑ پھوڑ کر بیت اللہ سے باہر پھینک

دیا۔ یہ زیادہ سخت ہے۔ یا کسی کے معبود کو اس طرح ذلیل کر کے باہر پھینکنا زیادہ سخت ہے۔ سب سے اس لئے منع کیا کہ گالی غیر اخلاقی فعل اور ان بتوں کو توڑنا پھوڑنا عبادت گاہوں سے باہر پھینکنا سنۃ اللّٰہ اور سنت نبویؐ ہے۔ اس کا نام اس دور میں اپریشن ہے اور اپریشن علاج کا ایک حصہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ علاج کے منافی نہیں سمجھا جاتا۔ مریض بھی اپریشن سے خوش ہوتا ہے ناراض نہیں ہوتا۔

☆ اس بحث میں علمائے کرام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس خطاب کو پیش نظر رکھیں۔ جس میں آپ نے قوم کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ!

اُفِ لکم ولما تعبدون من دون اللّٰہ اُفِ کے معنی کیا ہیں۔

قرآن حکیم ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے کہ والدین کو لا تقل لھما اُفٍّ

یہاں اُف سے کیا مراد ہے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے کلمہ اُف سے کیا مراد ہے۔ مسئلہ خود بخود ہی صاف ہو جائے گا۔

☆ علمائے کرام کے سامنے ترمذی شریف کی یہ حدیث بھی رہنی چاہیئے کہ اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ علیٰ شرکم جب تم کسی گروہ کو صحابہ کرام کو گالی دیتے دیکھو تو تم بھی کہو کہ تمہارے اس شر پر اللہ کی لعنت ہو۔ اب یہ لعنت بھیجنا یا لعنت کرنا روح تبلیغ کے مطابق ہے یا منافی؟

اس کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے ان گذارشات سے میرا مقصود یہ نہیں ہے کہ آپ گالی گلوچ پر اتر آئیں۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ کافر کو کافر کہنا یا اس کا کفر عوام کو بتانا یہ نہ تو گالی ہے اور نہ تبلیغ کی روح کے منافی ہے۔ یہ سب کچھ اس کی ہٹ دھرمی۔ ضد اور عناد کے اس عمل اور روپ کے بعد ہوگا۔ جو اس نے اپنے کفریہ عقائد پر پختگی اور ضد کے بعد صحابہ کرام کے متعلق روا رکھا ہوگا۔ رواداری اور اخلاق اور بات ہیں۔ دشمنان دین کی کرتوتوں اور اسلام اور صحابہؓ کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کرنا دوسری بات ہے ہر سنی عالم اور دانشور کو ان حیلہ سازیوں سے ہٹ کر عظمت اصحاب رسول کے مشن کو زندہ رکھنے کے لئے میدان عمل میں آن چاہیئے۔

شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں مری بات

☆ مولانا حق نواز شہید کے بعض جملے یا بعض الفاظ اگر سخت معلوم ہوتے ہیں تو انہیں اسی پس منظر میں دیکھنا چاہیئے۔

اگر چہ مولانا حق نواز ہم میں اب نہیں رہے۔ مگر علمائے کرام پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مولانا کے مشن کو زندہ رکھا جائے اور باطل کو اصحاب رسول پر تبرا کرنے سے منع کیا جائے۔

یوں بھی سپاہ صحابہ کے نوجوان علماء کی سرپرستی کے مستحق ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کا بھی فرض ہے کہ یہ علمائے کرام کی سرپرستی اور رہنمائی کو اپنے لئے ضروری سمجھیں تا کہ وہ راہ راست سے بھٹک نہ جائیں۔ علمائے کرام کا احترام اور ان سے راہنمائی حاصل کرنا انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں کا فرض ہے علمائے کرام اور انجمن کے کارکنوں میں یگانگت رہنی چاہیئے۔ بیگانگی نہیں۔

# مقدّمات کی پیروی

مولانا حق نواز کی دوسری سب سے بڑی مصروفیت ان پر قائم کردہ جھوٹے مقدمات اور دیگر بے شمار مقدمات کا دفاع اور عدالتوں کی حاضری تھی!

پنجاب کا کوئی ضلع ایسا نہیں تھا جس میں حکومت نے آپ پر کوئی نا کوئی مقدمہ نہ قائم کر رکھا ہو۔ نہ صرف آپ پر بلکہ آپ کے بیشمار رفقاء بھی جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے تھے۔ جھنگ کی انتظامیہ نے ہائیکورٹ میں ایک ضمانت مسترد کرانے کے لئے ریکارڈ پیش کرتے ہوئے عدالت کو بتایا تھا کہ مولانا حق نوازؒ کے خلاف ملک کی مختلف عدالتوں میں ۱۸۰ مقدمات زیر سماعت ہیں جن میں دو مقدمے قتل کے بھی شامل تھے۔ جن میں مولانا کی ملوث کیا گیا تھا۔ اس قدر مقدمات کی بھرمار میں ہر روز کسی نا کسی شہر کی عدالت میں پیش ہونا پڑتا تھا۔ عدالت میں پیشی کے دن آپ کا تمام وقت عدالت کے باہر گزر جاتا تمام دن اسی طرح ضائع ہوتا۔ صاحب بہادر چونکہ مصروف ہوتے ہیں۔ اس لئے آئیندہ کیلیے تاریخ پیشی ڈال دی جاتی۔ یوں مولانا کو ذہنی سزا دی جاتی۔ اخراجات سفر اور دیگر ضروری اخراجات دن بھر ہوتے رہتے جس سے اچھے خاصے اخراجات آپ کو ادا کرنے پڑتے۔ اس پر مزید وکلاء کی فیسیں اور کچہریوں کے اخراجات کا اضافہ ہوتا۔ یوں آپ کو

مالی نقصان بھی پہنچایا جاتا۔ آپ صرف اس بات سے اندازہ لگائیں کہ ایک آدمی کو دو تین مرتبہ مہینے میں بذریعہ کار بہاولپور کا سفر کرنا پڑے تو اس میں اس پر اخراجات کا کس قدر بوجھ پڑتا ہوگا۔ یوں تمام ملک کی عدالتوں میں پیشی کے لئے بے بہا اخراجات آپ کو برداشت کرنا پڑتے تھے۔ تمام دن عدالتوں کچہریوں کے چکر کاٹنے کے بعد رات کو کسی نا کسی شہر میں کانفرنس کو یا جلسہ کو خطاب کرنا ہوتا تھا۔ یوں آپ کا تمام وقت گھر سے باہر گزرتا اور اسی مصروف زندگی میں آپ زیادہ تر مبتلا رہے۔

مقدمات کی پیروی میں جھنگ کے وکلاء کا ایک خاص پینل نہایت دلچسپی سے مولانا کے مقدمات لڑتا۔ اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے مولانا کے خلاف مقدموں کے بخیئے اور ادھیڑ کے رکھ دیتا۔ مخالف فریق کے وکلاء منہ دیکھتے رہ جاتے اور انہیں دلائل میں عاجز کر دیا جاتا۔ جھنگ کے مقدمات قتل نہایت سنگین تھے۔ جھنگ کی انتظامیہ نے وڈیرہ شاہی کی ملی بھگت سے مولانا کو ان میں ملوث کیا تھا۔ مگر میرے خدا نے جھنگ انتظامیہ اور وڈیرہ شاہی کو رسوا کیا اور مولانا حق نواز اور ان کے تمام رفقاء بری ہوئے۔

الحمدللہ !

ان مقدمات کی پیروی میں جھنگ کے وکلاء نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مخالفین کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے اور حق کا بول بالا کرا دیا۔ لیہ قتل کیس کا مقدمہ نہایت ذہانت سے لڑا گیا اور مولانا سمیت تمام ساتھی بری ہوئے۔

جھنگ کے ممتاز وکلاء کے پینل میں مندرجہ ذیل وکلاء کرام شریک تھے۔ جنہیں پورے دنیائے سنیت خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سلام عقیدت پیش کرتی ہے۔

لیہ کی انتظامیہ نے مولانا حق نواز اور آپ کے ساتھیوں پر جو قتل ڈکیتی یا ے ۳۰ کے مقدمات قائم کیے ان کے دفاع کے لئے جناب تاج محمد لنگاہ اور جناب قاری نورالحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ ملتان۔ سابق صدر بار ایسوسی ایشن نے ہائیکورٹ میں مقدمات کو چیلنج کر کے انتظامیہ لیہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ ان کی دائر کردہ رٹ سے مولانا حق نواز کے دیگر مقدمات پر بہت اثر پڑا اور

حکمرانوں کو اپنی زیادتیوں کا احساس ہوا۔

مولانا حق نواز صاحب کا قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان سے گہرا ربط اور محبت و تعلق کا عمیق رشتہ تھا۔ آپ یوں بھی جب ملتان تشریف لے جاتے تو قاری صاحب سے مختلف قانونی مشاورت کرتے رہتے۔ اسی طرح جناب تاج محمد لنگاہ مولانا کے لئے اپنے پیشے سے ہٹ کر مولانا کے مسائل اور مصائب ذاتی سطح پر حل کرتے جس کے لئے ہر سنی مسلمان ان دونوں وکلاء کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مولانا شہیدؒ بھی ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کی خدمات کو بے حد سراہتے تھے۔ مولانا عبدالحق مجاہد ان وکلاء کے ہمراہ ہوتے اور اپنے تمام اہم امور پر مولانا حق نواز کے مقدمات کی پیروی کو ترجیح دیتے۔

## مولانا حق نوازؒ اور عوام کی خدمت

مولانا حق نوازؒ نے جس علاقہ سے انتخاب لڑا وہ برسہا برس سے شیعہ وڈیرہ شاہی اور جاگیرداروں کا حلقہ ہے۔ صدیوں سے اس حلقے میں انہی وڈیروں کی بادشاہی ہے۔ ان کے خوف اور دہشت گردی سے ان کے سامنے کوئی سر نہیں اٹھاتا۔ مولانا حق نواز نے نہایت جرات اور بہادری سے اس حلقہ سے انتخاب لڑا۔ اور بیگم عابدہ حسین کو ناکوں چنے چبا دیئے۔ اس کا غرور خاک میں ملا دیا۔ اس کے صدیوں کے اثرات نیست و نابود کر دیئے۔ اس کا عوام پر دبدبہ اور جادو ختم کر کے رکھ دیا۔ اس کی سیاسی بالادستی کو توڑ کے رکھ دیا اس کو یقین دلا دیا کہ ایک درویش صفت اور باکردار عالم دین کے سامنے ملکہ شاہ جیونہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

وڈیرہ شاہی اور جاگیرداروں کی ہمیشہ سے خصلت رہی ہے کہ یہ اپنے علاقے کے عوام کو اپنا غلام سمجھتے ہیں اور ان سے غلاموں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ ذرا سا بھی کسی علاقے کے مزارع یا کسی غریب آدمی نے سر اٹھایا تو اسے کچل کے رکھ دیا۔ تھانے چوکیاں نوکر شاہی بھی ان وڈیروں۔ زمینداروں۔ جاگیرداروں کے اشارہ ابرو پر چلتے ہیں۔ عوام کی بجائے زمیندار جاگیردار کی خواہشات کو پورا کرنا ہی ان کا وطیرہ ہوتا ہے۔ اس کے صلے میں ان کے مفادات بھی پورے ہوتے ہیں۔ انہیں عوام نام کی کسی چیز سے واسطہ نہیں ہوتا۔ اس علاقہ میں مولانا حق نواز نے

۳۹۰۰۰ ہزار ووٹ لے کر وڈیرہ شاہی اور نوکر شاہی کو حیران کر دیا۔ وہ سوچنے لگ گئے کہ یہ ابھرتا ہوا نوجوان کسی نا کسی دن ضرور فرعون کے محلات کو پیوند زمین کر دے گا اور ضرور کسی نا کسی سنی قوم کو بیدار کر کے ہماری صدیوں سے قائم بادشاہی کو نیست و نابود کر دے گا۔

مولانا حق نواز نے اس علاقے کے سنی عوام کو بیدار کیا اور ان کے دکھ سکھ میں کام آنے لگے۔ انہیں خود ہی اور وقار سے زندگی گزارنے کے ڈھنگ سکھانا شروع کئے۔ علاقے کی وڈیرہ شاہی جوان پر مظالم مصائب توڑتی۔ مولانا ان کے مظالم کی راہ میں حائل ہو جاتے اور تمام دن تھانے کچہریوں میں ان کے مسائل خود حل کراتے۔ عدالتوں کے بجائے پنچائتی سطح پر ان کے مسائل حل کرتے روٹھے ہوؤں کو مناتے۔ سالوں سے بچھڑے ہوؤں کو گلے ملاتے۔ مولانا نے اس خلوص اور محنت سے اس کام کو شروع کیا کہ پورا دیہاتی اور شہری علاقہ مولانا کے گرد جمع ہو گیا۔ مجھے اگر اتفاقاً مولانا کے لئے ملنے جانا پڑتا تو دیکھا جاتا کہ مولانا سینکڑوں دیہاتیوں میں گھرے ہوئے آسانی سے کچہری میں مل جاتے یا محترم سلیم بٹ صاحب جوان کے خصوصی مشیر قانون تھے ان کے چیمبر میں مل جاتے۔

الیکشن کے بعد مولانا شہیدؒ کی یہ مصروفیت فزوں تر تھی تبلیغی سفر۔ مقدمات کی پیروی کے بعد اپنے حلقہ انتخاب کے کام پر ایک نئی مصروفیت تھی۔ جس سے مولانا کے لئے ایک سیکنڈ فارغ رہنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ مگر نہایت خاموشی کے ساتھ کسی شوخی کے بغیر ان عوامی امور کو حل فرماتے تھے۔ کسی ایم۔ این۔ اے' کسی ایم۔ پی۔ اے یا علاقہ کے زمیندار یا وڈیرے کو عوام کی اس قدر پذیرائی حاصل نہیں تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسول کی برکت سے مولانا حق نواز کو عطا فرمائی تھی۔

لوگوں کے کام بھی ہوتے اور عزت نفس پر حرف بھی نہیں آتا یوں آپ جھنگ میں ایک سیاسی قد آور شخصیت کی حیثیت سے بھی ممتاز ہو گئے۔ میرے نزدیک آپ کی اسی سیاسی وجاہت کو دیکھ کر علاقہ کی وڈیرہ شاہی نے محسوس کر لیا کہ مولانا حق نواز آئندہ الیکشن میں ضرور انہیں شکست دیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں وڈیرہ شاہی کے مقابلہ میں کامیابی سے ہمکنار ہونے سے نہیں روک سکتی۔ آپ کے قتل کے اسباب میں جہاں دیگر عوامل کار فرما ہیں وہاں اس نکتہ کو بھی فراموش نہیں کیا

جا سکتا کہ شیعہ وڈیرہ شاہی مولانا حق نواز کو اب اپنا سیاسی مضبوط رقیب بھی سمجھتی تھی۔ اس لئے بھی آپ کو راستہ سے ہٹانے کے لئے شیعہ وڈیرہ شاہی کی ملی بھگت سے ایک سازش کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یوں بھی جھنگ کے شیعہ وڈیرے آدم خور ہیں۔ ان کی سفا کی سے کئی سنی خاک وخون میں لت پت ہو چکے ہیں جن کا آج تک کوئی نام ونشان نہیں ملا۔

میری مولانا سے ہمیشہ یہی بحث رہتی کہ آپ تھوڑا سا وقت نکال کر ملک بھر میں پھیلے ہوئے نوجوانوں کی تنظیم فرمائیں انہیں کسی نظم وضبط کا پابند بنائیں۔ ان کی اعلیٰ سطح پر دینی واخلاقی تربیت فرمائیں۔ جماعت کے مختلف شعبے قائم کر کے ان کو منظم کریں۔ وہ میری باتیں سن کر مجھے فرماتے کہ آپ میرا ساتھ دیں میں انشاء اللہ تمام مسائل اور امور کو سرانجام دوں گا۔ میں نے مولانا حق نواز کا ہمیشہ ساتھ دیا۔ اور اب بھی ان کے مشن اور پروگرام کو زندہ رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ مگر اپنی گوناں گوں بیماریوں کی وجہ سے اس قدر بھاگ دوڑ نہیں کر سکتا جو ایک نوجوان خون کر سکتا ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ مولانا کو عرض کرتا کہ اب میں قیادت کی ذمہ داری نہیں نبھا سکتا۔ ہاں آپ کی قیادت میں پیچھے پیچھے ضرور ساتھ چلتا رہوں گا اور کبھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑوں گا اس پر مولانا بہت خوش ہوتے اور بعض اوقات آبدیدہ ہو کر میری طرف دیکھتے رہتے۔ جس سے مجھے اندازہ ہوتا کہ مولانا مجھ سے اظہار تشکر ومسرت فرما رہے ہیں اور الحمد للہ میں نے مولانا کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا اور زندگی بھر ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ جس کا ان کے قریبی رفقاء کو علم ہے۔ اور میرے لئے بھی تحریک مدح صحابہ میں جان دینے والے جرنیل کے ساتھ ان لمحات میں ساتھ دینا انتہائی سعادت ہے۔

## مولانا کے آخری ایام کی سوچ

مولانا حق نواز اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہر وقت اسی سوچ وفکر میں لگے رہتے تھے کہ اہل سنت کا سنی سیاسی پلیٹ فارم بھی ہونا چاہیے۔ سنی ایک سیاسی قوت بن کر آئے اور اپنے حقوق کی جنگ اس پلیٹ فارم سے لڑے اس کے لئے ملکی سطح پر بھی ایک پلیٹ فارم قائم کرنے کے خواہشمند تھے اور جھنگ کی سطح پر بھی اس کام کو منظم کرنا چاہتے تھے۔ جھنگ میں تو انہوں نے اس کام کو شروع کر دیا تھا اور سنی متحدہ پلیٹ فارم کے نام سے تمام سنی مکاتب فکر کی میٹنگ بلا کر اس پر سوچ بچار

شروع کردی تھی۔ اگر مولانا کو خداوند قدوس اور زندگی عنایت فرماتے تو اس الیکشن میں مولانا حق نواز سنی پلیٹ فارم پر الیکشن لڑتے اور پورے ضلع میں شیعہ وڈیرہ شاہی کا بوریا بستر گول کر دیتے۔ شیعہ وڈیرے مولانا کی اس سیاست کو سمجھ گئے تھے اس لئے انہوں نے غالباً سیاسی مقابلے کی بجائے اپنے وڈیروں کی طرح سیاسی سازش کا راستہ اپنایا۔ جس میں وہ کامیاب ہو گئے۔ اور سنی گلشن کا مالی اور سنی نوجوان کی آنکھ کا تارا اور سنی قوم کا ایک عظیم رہنما ان سے چھین لیا گیا۔ جس میں شیعہ وڈیرہ شاہی اور جھنگ کی انتظامیہ برابر کی شریک ہے

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

# مولانا حق نواز سے آخری مُلاقات

میں ہر سال انگلینڈ کے احباب کی دعوت پر تبلیغی دورے کے لئے انگلینڈ جاتا ہوں۔ میرا پروگرام انہی دنوں انگلینڈ جانے کا تھا۔ اتفاق سے مولانا موسیٰ قاسمی صاحب تشریف لے آئے۔ مولانا موسیٰ قاسمی صاحب انگلینڈ میں جمعیۃ علمائے برطانیہ کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ نہایت مستعد اور جواں سال مقرر ہیں۔ وہ خواہشمند تھے کہ مولانا حق نواز سے ملاقات کی جائے اور ان کی خدمت میں حاضری دی جائے۔ میں نے مولانا حق نواز سے فون پر رابطہ قائم کیا تو مولانا نے دوپہر کے کھانے کا اصرار کیا ہم نے چونکہ آگے ملتان کا پروگرام بھی ترتیب دے لیا تھا اس لئے بجائے دوپہر کے کھانے کے صبح کا ناشتہ مولانا کے گھر پر طے ہوا۔ اس طرح ہم ناشتہ پر پہنچ گئے دیر تک باتیں ہوتی رہیں مولانا موسیٰ قاسمی نے انگلینڈ کے دورے کی دعوت دی تو اس کے جواب میں کہا جب تک میرے جیل کے ساتھی رہا نہیں ہو جاتے میں کوئی باہر کا سفر نہیں کرنا چاہتا۔ ہاں جب بھی میرے ساتھی رہا ہو گئے اور قتل کے مقدمات سے بری ہو گئے (تو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ) ان کے ساتھ میں غیر ملکی سفر بھی کروں گا اور سفر حجاز میں حج وعمرہ کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوں گا۔

میں نے بتایا کہ میں اگلے ہفتے انگلینڈ جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ جلد واپس آجاؤں گا۔ میں اس قسم کا

پہلے کوئی سفر کرتا تو مجھے بہت ہی اصرار سے فرماتے کہ چھوڑو جی یہ سفر نہ کریں میں ادھر مشکلات میں ہوں اور مجھے تنہا چھوڑ کر باہر چلے جاتے ہو۔ میں آگے سے وہاں کا دینی تقاضا پیش کرتا تو اجازت دیتے اور خوشی سے گلے ملتے اور جلد واپسی پر اصرار کرتے۔ مگر اس مرتبہ میرے جانے پر کوئی بھی نہیں نہ کی اور نہ ہی مجھے باہر جانے سے روکا مگر چلتے چلتے اتنا ضرور کہا جلدی آجانا بہت ضروری امور ہیں جن پر مشورے اور پروگرام ترتیب دینے ہیں۔ خدا حافظ کہہ کے گلے ملے اور رخصت ہوگئے میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ میری اور ان کی یہ آخری ملاقات ہے۔ اب اس گزر گئے عالم میں پھر ملاقات نہیں ہوگی اور اہل سنت کا یہ عظیم سپوت ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا کردیا جائے گا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

# مولانا کی شہادت کا المیہ

میں اپنے پروگرام کے مطابق انگلینڈ تبلیغی دورے پر روانہ ہوگیا۔ مولانا کی شہادت کے روز میں مانچسٹر اسلامک اکیڈمی میں قیام پذیر تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد وظیفہ کررہا تھا کہ ساتھ ہی پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ ایک دوست نے ریسور اٹھایا تو فون کرنیوالے نے پوچھا (کہ ضیاء القاسمی) ہے اس نے کہا ہاں! ہیں اس نے کہا بات کرائیں۔ میں نے خلاف معمول ریسور لے لیا (کیونکہ میں وظیفہ کے دوران بات چیت نہیں کیا کرتا) ریسور پر لندن کے ایک دوست نے بتایا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو گولی مار کر شہید کردیا گیا ہے۔ یہ اطلاع فیصل آباد سے حافظ ناصر نے دی ہے۔ حافظ ناصر کے رشتے دار لندن میں رہتے ہیں۔ انہوں نے فیصل آباد سے انہیں میرا کہا کہ انگلینڈ میں جہاں کہیں ہوں تلاش کر کے ان تک یہ اطلاع پہنچا دی جائے۔ مجھے جوں ہی یہ اطلاع ملی میں نے فوراً انگلینڈ کے عالم دین مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی کی اطلاع دی۔ انہوں نے فوراً انگلینڈ کے جید علماء کو فون پر اطلاعات کردیں اور خود اکیڈمی میں موجود نمازیوں کو قرآن پاک کی تلاوت کے لئے کہا تاکہ ایصال ثواب کرایا جائے۔ تمام دوست قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف ہوگئے اور مجھ پر ایک سکتہ کی کیفیت طاری ہوگئی۔ نہ ہی کسی سے بات ہوسکے۔ اور نہ ہی

رونا آئے۔ایسی کیفیت طاری ہوگئی کہ میں اسے الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔اسی کیفیت میں تھا کہ مولانا امداد الحسن نعمانی کا لندن سے فون آیا کہ مولانا حق نواز کو شہید کردیا گیا۔بس پھر کیا تھا کہ فون پر تانتا بندھ گیا۔مولانا قاری طیب عباسی کا لندن سے قاری محمد طیب صاحب کا برمنگھم سے ایڈنبرا اور ملک کے مختلف شہروں سے ٹیلیفونز کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا اور تمام احباب مجھ سے تعزیت کرتے رہے اور پروگرام پوچھتے رہے کہ آپ جنازے میں شریک ہوسکیں گے یا نہیں۔لیکن مجھ پر وہی سکتے کی کیفیت طاری تھی۔اور عجیب سی کیفیت تھی۔اسی کیفیت میں جھنگ رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی کافی جدوجہد کے بعد اشفاق صاحب سے رابطہ ہوا۔اشفاق نے جوں ہی میری آواز سنی رونا شروع کردیا اور ساتھ ہی کہا کہ حضرت ہم تو یتیم ہوگئے اور دشمنوں نے ہمیں لوٹ لیا۔بس اس کے بعد میرا بھی سکتہ ٹوٹ گیا۔ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔دل کا دریا بہہ نکلا اور مولانا کی الوداعی ملاقات سامنے آگئی۔اور ان کا وہ تمام نقشہ سامنے آگیا۔جس میں انہیں کہا کرتا تھا کہ دیکھئے مولانا انتہائی محتاط رہا کیجئے۔اور رات کا سفر نہ کیا کریں۔تقریر کے بعد ایسی جگہ ٹھہرا کریں جہاں کسی کو خبر نہ ہو اور مولانا نہایت سکون سے میری باتیں سنا کرتے اور میرے ساتھ اس قدر احترام و محبت کا تعلق تھا۔میری باتوں کو احترام سے سنتے اور زیادہ جواب دینے کی کوشش نہیں کیا کرتے تھے۔ مجھے وہ لمحات ایک ایک کرکے یاد آرہے تھے اور میں دل ہی دل میں ماضی کی ان رفاقتوں کو یاد کررہا تھا۔ایک طوفان تھا یادوں کا جو میرے اندر اٹھ کھڑا ہوا۔جس وقت مجھے لندن میں مولانا کی شہادت کی خبر ملی اس وقت لندن میں مغرب کی نماز ہوچکی تھی اور مولانا کو شہید ہوئے آٹھ نو گھنٹے بیت چکے تھے۔میں نے فیصلہ کیا صبح پھر جھنگ یا فیصل آباد فون کرکے جنازے کی تفصیلات معلوم کرکے پاکستان واپسی کا پروگرام ترتیب دوں گا۔میں نے گھر فون کرکے تفصیلات جاننا چاہیں تو میرے بیٹے حافظ زاہد محمود قاسمی نے بتایا کہ پورے جھنگ شہر میں ہڑتال ہے پولیس نے ہر طرف سے ناکہ بندی کررکھی ہے اور کسی کو جھنگ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔پورے ملک میں کہرام مچا ہوا ہے۔ہڑتالیں ہورہی ہیں اور احتجاجی جلوس نکل رہے ہیں کسی طرف بھی سکون نہیں ہے اور ایک اضطرابی لہر ہے۔جس نے پورے ملک کو لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

زاہد محمود نے ہی بتایا کہ عصر کے بعد جنازہ ہوگا اور مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی جنازہ پڑھائیں گے۔ پوری رات اضطراب میں گزر گئی۔ اشفاق صاحب کے فون کے بعد کیفیت بدل گئی آنسو تھمتے ہی نہیں تھے اور دل غم واندوہ کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا تھا۔ صبح ہوئی تو دل ہی دل میں پروگرام بنایا کہ آج ہی واپسی کے لئے سیٹ او کے کرالی جائے تاکہ جلد وطن واپس پہنچ جاؤں۔ مگر یہ جان کر اور بھی صدمہ ہوا کہ بالفرض آج سیٹ او۔کے ہو جاتی ہے تب بھی جنازہ کے ۱۸ گھنٹے بعد یا اس سے بھی زیادہ تاخیر سے واپس پہنچ سکوں۔ جنازہ میں شرکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس سے اور بھی طبیعت افسردہ ہوگئی اور دل کو بہت دھچکا لگا۔

پھر اور رکاوٹ بھی پڑگئی۔ جس کا مجھے اس غم واندوہ کے عالم میں معلوم ہی نہ ہوسکا۔ میرا پاسپورٹ عمرے کے ویزے کے لئے سعودی سفارت خانہ میں دو دن پہلے جمع ہو چکا تھا۔ معلوم ہوا کہ پاسپوڑت ایک ہفتہ سے پہلے واپس ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ایسی خبر تھی جس نے میرے قلب وجگر کو ہلا کے رکھ دیا۔ لیکن مجبور تھا' بے دست و پا تھا وطن سے دور تھا۔ شہیدؒ ناموس صحابہ کے جنازہ میں حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔ اپنے انتہائی محبوب دوست کو کندھا نہیں دے سکتا تھا اس کو آخری سفر پر روانہ نہیں کرسکتا تھا۔ ان خیالات نے مجھے سودائی کر دیا۔ ہر وقت اسی کیفیت میں وقت گزر رہا تھا۔ پھر اشفاق صاحب کو فون کر کے ان واقعات کی تفصیل بتائی کہ میں کوشش کے باوجود مولانا کے جنازہ میں شریک نہیں ہوسکا۔ بلکہ پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے ہفتہ عشرہ اور نہیں آسکوں گا۔ پاسپورٹ ملتے ہی حرمین شریفین کی حاضری دیتے ہوئے واپس پہنچ جاؤں گا۔ ساتھ ہی میں نے اشفاق صاحب سے کہا کہ مولانا کی ابتدائی رپورٹ جب درج کرائیں تو اس میں ان لوگوں کے نام ضرور دیئے جائیں جن کے متعلق مولانا حق نواز شہیدؒ اپنی تقریروں کے دوران زور دے کر کہا کرتے تھے۔ بالخصوص غلام حسین نجفی اور بیگم عابدہ حسین کے نام ابتدائی رپورٹ میں ضرور دیئے جائیں۔ تاکہ مولانا کے قتل کی تفتیش صحیح خطوط پر ہو سکے۔

میں نے فون پر گھر بھی کہہ دیا کہ آپ سب مولانا کے جنازہ میں شرکت کے لئے جائیں اور مولانا کے گھر آپ کی اہلیہ اور بچوں سے تعزیت کر آئیں۔ کیونکہ اب مولانا حق نواز شہیدؒ سے ہمارے

خاندانی تعلقات تھے۔ گھر میں خواتین کا آنا جانا اور ملنا جلنا ہوگیا۔ میری اہلیہ اور بچیاں مولانا کی اہلیہ سے ملنے جھنگ جاتی تھیں اور ہر صدمے میں دکھ سکھ میں ان کی ڈھارس بندھاتی تھیں اس طرح مولانا کی اہلیہ میری اہلیہ اور بچیوں کے پاس آیا جایا کرتی تھیں۔ جس سے ان کے تعلقات نہایت محبت و پیار کے تھے اس لئے میرے گھر کے تمام بچوں میں بھی اس قدر صدمہ اور غم تھا۔ کہ تمام بیٹے طاہر محمود۔ خالد محمود۔ زاہد محمود سب فوراً پہنچ گئے اور اسی طرح بچیاں اور ان کی والدہ بھی اس حادثہ کے بعد فوراً پہنچ گئیں۔ اک میں ہی تھا جو وطن سے دور آنسو بہاتا رہا۔

## فیصل آباد کے شہریوں نے کمال کر دی

میری غیر حاضری میں فیصل آباد کے شہریوں نے علماء نے میرے احباب نے' مولانا کے عقیدتمندوں نے اور بالخصوص میرے ساتھیوں اور دینی رفقاء نے مولانا حق نواز کی محبت کا حق ادا کر دیا پورے شہر میں ہڑتال کرانے کے لئے انجمن تاجران کارخانہ بازار کے صدر حاجی محمد اکرم صاحب بیگ۔ ملک محمد سلیم۔ حافظ محمد اسحاق ملک محمد اشرف کونسلر نے تاجران کی تنظیموں سے مل کر پورے شہر میں مکمل ہڑتال کا فیصلہ کرایا۔

فیصل آباد کے تمام شہریوں نے بلا اختلاف دیوبندی۔ بریلوی اہلحدیث شہر میں مکمل ہڑتال اور زبردست احتجاج جلسہ اور مظاہرہ کیا۔ مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی جو میرے نہایت ہی معتمد ترین رفیق ہیں۔ انہوں نے اور مولانا مفتی ضیاء الحق صاحب خطیب شہر نے اس جلسہ اور جلوس کو کسی ناخوشگوار المیے سے بچانے کے لئے خود اہل شہر کی رہنمائی فرمائی۔ خطیب شہر مولانا محمد رفیق صاحب جامی۔ مولانا عزیز الرحمن انوری۔ مولانا محمد انور کلیم نے اپنی جاندار خطابت سے عوام و خواص میں ولولہ تازہ پیدا کیا۔ اور مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ میرے چھوٹے بیٹے زاہد محمود قاسمی نے بہت ہی ولولہ انگیز تقریر کی۔ اسی طرح دیوبندی۔ بریلوی۔ اہل حدیث زعماء نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اس احتجاجی پروگرام میں بھرپور حصہ لیا۔ میں ان سب کا شکرگزار ہوں کہ ان دوستوں نے مجھے شرمندہ نہیں ہونے دیا۔ جامعہ قاسمیہ کے شیخ الحدیث مولانا فضل امین نے غلام محمد آباد کے جلوس کی قیادت فرمائی اس طرح انہوں نے مولانا محمد یوسف صاحب نائب خطیب

گول جامع مسجد اور مولانا احسان الحق راشدی کی معیت میں جرات مندانہ کردار ادا کیا۔ جامعہ امدادیہ۔ دارالعلوم پیپلز کالونی۔ اشرف المدارس۔ مدینۃ العلم قاری محمد حسین صاحب کے اساتذہ و طلباء قاری اہل اللہ صاحب۔ اوران مدارس کے علماء وطلباء نے مولانا حق نواز کی عقیدت ومحبت کا حق ادا کردیا۔ جس کے لیے میں ان سب کا سپاس گزار ہوں' مولانا صاحبزادہ طارق محمود صاحب اوران کے رفقاء پیش پیش رہے۔ انجمن سپاہ صحابہ اوران کے کارکن پوری بہادری کے ساتھ اس پروگرام میں شامل رہے۔ گویا کہ شہر کا کوئی عالم کوئی سیاستدان اور کوئی شہری ایسا نہیں تھا جو مولانا حق نواز کی شہادت پر سوگوار نہ ہوا ہو۔ بلکہ پابندی کے باوجود لوگ جس طرح بھی ہوسکا مولانا کے جنازہ میں شریک یہاں تک بھی ہوا کہ پولیس نے جن لوگوں کو حدود جھنگ میں داخل ہونے سے روک دیا وہ کھیتوں سے ہوتے ہوئے میلوں پیدل سفر کر کے مولانا کے جنازے میں شریک ہوئے اور یوں شہید ناموس صحابہ کی محبت وعقیدت کا حق ادا کیا۔

☆ انگلینڈ میں مجھے پانچ چھ تعزیتی جلسوں میں شرکت کا موقع ملا۔ پہلا جلسہ تو حضرت مولانا امداد اللہ صاحب نے کرایا جو برمنگھم کی ایک مسجد کے عظیم خطیب ہیں۔ مسجد صدام حسین میں مولانا قاری فاروق احمد صاحب کے ہاں۔ لندن میں مولانا قاری محمد طیب صاحب عباسی کے ہاں اور اسی طرح لندن میں گرین سٹریٹ میں حافظ عبدالحمید کے ہاں تعزیتی جلسوں میں شرکت ہوئی۔ مجھے یہ جان کر تعجب ہوا کہ جن لوگوں نے مولانا حق نواز کو دیکھا بھی نہیں تھا وہ بھی مولانا کا نام سن کر دھاڑیں مار کر روتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ مولانا حق نواز کے کام اور مشن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر مقبولیت ہوچکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی محبت کی خوشبو پورے عالم میں بانٹ دی ہے۔

## مکہ مکرمہ حرم شریف میں مولانا حق نواز کیلئے دعائیں

## اور آنسو

مجھے یوں ہی پاسپورٹ ملا فوراً جدہ کی سیٹ اوکے کرا کے مکہ مکرمہ روانہ ہوگیا۔ مکہ مکرمہ جاتے ہی حرم شریف میں حاضری کی سعادت حاصل کی اور عمرہ ادا کیا اس مرتبہ چونکہ دل نہایت ہی غمزدہ

تھا۔ اس لئے اللہ کے حضور حاضری کا کچھ اور ہی مزا اور کیفیت مولانا حق نواز شہید اور آپ کے مشن کے زندہ رہنے کے لئے خوب رو رو کر غلاف کعبہ سے لپٹ کر مانگا۔ حطیم میں ملتزم میں دل کے تمام غبار نکالے اور اللہ کی بارگاہ میں عاجزی انکساری۔ مسکنت سے عرضداشتیں پیش کیں۔ گناہوں سے معافی مانگی اس کی نصرت مانگی۔ اس کے حضور اپنی بے بسی درماندگی اور لاچاری کا رونا رویا۔ اس کی رحمت مانگی۔ مولانا حق نواز کے مشن کے احیاء کے لئے توفیق مانگی۔ اپنے رب سے‘ اپنے داتا سے‘ اپنے مالک سے‘ اپنے ناصر سے اپنے غفور الرحیم سے جو مانگ سکتا تھا مانگا‘ سجدے کئے‘ پیشانی دہلیز کعبہ پر ملی۔ اور یوں اپنے دل کی آرزوئیں اپنے مالک اور مشکل کشا کے حضور پیش کر دیں۔ مجھے یقین ہے کہ بارگاہ ایزدی نے میرے لئے اپنی رحمتوں اور بندہ پروازی کے دریچے کھول دیئے۔ دل کو سکون حاصل ہوا۔ عمرہ ختم ہوا۔ فارغ ہو کر کپڑے تبدیل کئے۔ اور پھر حرم شریف میں داخل ہو گیا نماز ظہر میں پاکستانی احباب کو علم ہو گیا۔ ایک ہجوم جمع ہو گیا اچانک دیکھا تو عزیزم محمد طیب میرا بھانجا بھی موجود ہے جو ابھی چند روز پہلے پاکستان سے مکہ آیا تھا۔ ہر کسی کی زبان پر مولانا حق نواز کی شہادت کا تذکرہ تھا ہر کوئی جاننے کے لئے بے تاب تھا کہ اب مولانا حق نواز کے مشن کا کیا ہو گا۔ ان کا جانشین کون ہو گا۔ میرے ساتھ مولانا حق نواز کے جو تعلقات تھے۔ ان سے ہر کوئی بخوبی واقف تھا اس لئے تمام احباب نہایت اضطرابی حالت میں میرے گرد جمع تھے۔ انکھیں اشکبار تھیں۔ دل دردمند تھے اور آرزوئیں شکستہ تھیں۔

مدرس حرم حضرت مولانا محمد مکی صاحب حجازی کا معلوم ہوا کہ وہ پاکستان تشریف لے جا چکے ہیں اور مولانا حق نواز کے جنازہ میں آپ نے شرکت فرمائی ہے۔ رات کو حرم شریف میں حضرت مولانا حق نواز کے لئے دعا ہوئی اور آپ کے لئے ایصال ثواب کیا گیا۔ اور آپ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ حرم شریف میں ہزاروں دوستوں نے مولانا حق نواز کے لئے دعائیں مانگیں۔ طواف کئے اور سینکڑوں عقیدت مندوں نے طواف اور عمرے کئے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں مولانا کے لئے حرم کعبہ میں دعا۔ طواف نہ ہوتے تھے۔ اصحاب رسول کی خدمت کا صلہ انہیں اس قدر ملا کہ اس کی مثال ملنا مشکل

ہوگی۔ دن رات ان کی قبر کی روشنی کے سامان فراہم ہونے لگے۔

## مدینہ منوّرہ میں مولانا حق نواز کے لئے دعائیں

میں عمرہ کی سعادت سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ پہنچا جاتے ہی سرکار دوعالم۔ شفیع معظم۔ رحمت دوعالم آقائے دوعالم ﷺ کے حضور مواجہہ شریف میں حاضری دی۔ ہدیہ درود وسلام عرض کیا۔ اندر کا سیلاب بہہ پڑا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب دل میں درد وسوز کا تلاطم اور نامعلوم وہاں درد وسوز میں ڈوب کر کہا۔ گھنٹہ بھر حاضری رہی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' سیدنا فاروق اعظم کے حضور سلام عرض کیا۔ کیا کیا کیفیتیں وارد ہوئیں اور کیا کیا قیامتیں دل پر گزر گئیں ان کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جاسکتا۔

بس کچھ نہ پوچھیے کیا ہوا' کیا کیا پورا دن مسجد نبوی میں روضہ انور کے سامنے اسی طرح گزر گیا۔ دوستوں کو خبر ہوگئی۔ میرے نہایت ہی مخدوم محترم بزرگ اور دوست حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی کو خبر دے دی گئی تھی وہ اور قاری بشیر احمد صاحب۔ قاری عبدالخالق صاحب اور قاری عبداللطیف۔ عبدالغفار صاحب اور قاری خلیل احمد سراج۔ قاری انور صاحب سینکڑوں احباب جمع ہوگئے۔ مولانا حق نواز کی شہادت کا تذکرہ اب کیا ہوگا اور شیعہ جارحیت کا منہ توڑ جواب کس طرح دیا جائے گا۔ اس طرح کے بیشمار سوالات سب دوستوں کی زبان پر تھے۔ رات کو مسجد نبوی میں دعائے مغفرت کی گئی اور ہزاروں دوست ہر روز مولانا کی طرف سے ہدیہ درود وسلام عرض کر رہے ہیں۔ اور مولانا کی بلندی درجات کے لئے دعائیں ہورہی ہیں۔ رات عشاء کے بعد دوستوں سے الوداع ہوکر مولانا عبدالحفیظ صاحب کے ساتھ روانہ ہوا۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب کو مری جلد وطن واپسی کا علم تھا۔ انہوں نے مکہ مکرمہ واپسی کے لئے اپنی اور میری سیٹ بذریعہ ہوائی جہاز بک کرائی تھی۔ اس لئے میں نے الوداعی سلام عرض کرلیا اور روتے روتے واپسی مکہ مکرمہ ہوئی اور وہاں عمرہ سے فارغ ہوکر رات کو جدہ ائیرپورٹ پر حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی اور اپنے عزیز قاری محمد طیب صاحب کی رفاقت میں پہنچا اور یوں سرزمین حجاز سے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ رات کی فلائٹ سے کراچی کے لئے روانہ ہوگیا۔ پی' آئی' اے کا جہاز رات جدہ سے روانہ

ہوا اور صبح نماز فجر سے پہلے کراچی ائیر پورٹ پہنچ گیا۔ برادر محترم حضرت مولانا مفتی محی الدین صاحب کو اطلاع کردی گئی تھی۔ اس لئے وہ رات کے آخری حصے میں گاڑی لے کر اپنے قابل اعتماد ساتھیوں کے ہمراہ کراچی ائیر پورٹ پر موجود تھے۔ وہ سیدھے گھر لے گئے پھر سوناکس نے تھا مولانا حق نواز کے جنازے اور ملک میں احتجاج ہڑتالوں۔ جلسے۔ جلوسوں کی روئداد سناتے رہتے اور مجھے بھی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا مشورہ دیتے رہے اور اجتماعی مشاورت کے لئے ملک بھر کے سنی علماء کی ایک میٹنگ بلانے پر زور دیتے رہے۔ اس طرح گیارہ بجے کے جہاز سے فیصل آباد کے لئے میری سیٹ بک تھی اس پر سوار ہوکر بارہ بجے کے لگ بھگ میں فیصل آباد ائیر پورٹ پر اتر گیا۔

## فیصل آباد ائیر پورٹ پر ہجُوم

فیصل آباد ائیر پورٹ پر پہنچا تو احباب کا ایک بہت بڑا ہجوم تھا۔ استقبال تو بہت دیکھے ہوئے تھے۔ مگر اس ہجوم کے استقبال کی کیفیت کچھ اور ہی تھی۔ تمام دوست اشکبار تھے۔ چہرے افسردہ اور دل غمزدہ تھے۔ میری اپنی طبیعت نہایت غمزدہ اور دل اداس تھا۔ دوستوں کو آنسوؤں اور آہوں کے سوا کیا دے سکتا تھا۔ ائیر پورٹ سے سیدھا گھر آیا تو یہاں بھی تمام اہل خانہ بچے بچیاں اور اہلیہ اسی طرح گلے مل کر رورہے تھے۔ جس طرح گھر کے کسی بھی اہم فرد کے اٹھ جانے سے غم واندوہ کا عالم ہوتا ہے۔ فیصلہ ہوا کہ حضرت مولانا حق نواز کے گھر تعزیت کے لئے بھی جانا ہے۔ چنانچہ گھر میں بچوں سے ملنے کے بعد پندرہ بیس ساتھیوں کے ہمراہ سیدھا جھنگ روانہ ہوگیا۔ جھنگ پہلے مسجد اور سپاہ صحابہ کے دفتر گیا۔ یوسف مجاہد صاحب۔ اشفاق صاحب۔ سلیم بٹ صاحب۔ اقبال صدیقی صاحب۔ اقبال صاحب۔ مولانا ایثار قاسمی صاحب تمام حضرات موجود تھے۔ ان سب سے تعزیت کی۔ تعزیت کیا تھی؟ اک درد ورنج کا عالم تھا آواز رندھی ہوئی تھی۔ سسکیاں تھیں اور آہیں تھیں۔ مسجد سے سیدھا مولانا حق نواز کے گھر حاضری دی مولانا کے بھائی سے تعزیت کی۔ اظہار الحق اور ان کی والدہ مولانا کی قبر پر مہمانوں کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ کارکن۔ احباب۔ سپاہ صحابہ کے ارکان سینکڑوں کی صورت میں آجارہے تھے۔ شہر کے در و دیوار پر اداسی چھائی ہوئی

تھی۔ ہر طرف فضا میں مہیب سناٹا تھا۔ جو بھی ملتا گلے ملتا چمٹ جاتا اور دل کے دریا آنکھوں کے ذریعے بہادیتا اس طرح اظہار درد و غم کرتا جس طرح اس کی کوئی بہت ہی محبوب ترین متاع گم ہو چکی ہے۔ آہیں۔ سسکیاں۔ غم۔ چہرے افسردہ۔ خاموشی سناٹا ہر طرف غم ہی غم۔ وقفے وقفے سے کارکن آتے اور فضا کی خامشی اور سکوت ان کی غم زدہ آواز توڑ کے رکھ دیتی

میں سمجھتا ہوں کہ مولانا حق نواز جھنگوی خدائی آواز تھے۔ پوری دنیا میں آپ کی محبت کی خوشبو بانٹ دی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شہادت پر پوری دنیا میں بسنے والے اہل سنت نے آنسو بہائے اور اپنے دلی جذبات محبت وعقیدت کا اظہار کیا جھنگ تو آپ کا مرکز تھا۔ آپ کی زندگی کے شب وروز یہاں گزرے تھے۔ یہاں کے عوام نے مولانا کی قریب سے دیکھا تھا۔ مولانا کا مثالی کردار ان کے سامنے تھا۔ مولانا کی بے مثال قربانیاں انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ مولانا کی جرات بہادری جھنگ کے در و دیوار سے ہویدا تھی۔ اس لئے انہیں مولانا کی شہادت کا غم اور صدمہ ناگفتنی تھا۔ بچے بوڑھے عورتیں سب یکساں طور پر صدمے سے نڈھال تھے۔ میں پہلے سے نہایت غم زدہ تھا۔ مگر ان حالات کو دیکھ کر ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا۔ مجھے رہ رہ کر اسی مکان پر مولانا حق نواز کے ساتھ آخری نشست اور ناشتے پر بیٹھ کر کی ہوئی باتیں اور آخری ملاقات اور خاموشی.......... نہ کوئی تقاضا۔ نہ کوئی اصرار بلکہ خاموشی معانقہ اور پر جوش مصافحہ یاد آرہا تھا.......... ماضی میں جھانکتا تو پھر آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلتا۔ تعزیت سے فارغ ہو کر جا رہا تھا تو مولانا ضیاء الرحمن فاروقی سے سر راہے ملاقات ہوگئی وہ بھی کہیں ملک سے باہر تھے ایک دو روز پہلے ہی واپس آئے تھے ان سے تعزیت ہوئی اور دوستوں کے ہمراہ پھر انجمن سپاہ صحابہ کے دفتر چلے گئے۔ وہاں غالباً انجمن کی کوئی مشاورتی میٹنگ تھی، جس میں دور دراز سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ تمام دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ اور تعزیت ہوئی۔ مجھ میں اس بات کی طاقت ہی نہیں تھی کہ دوستوں سے اس وقت کسی اہم موضوع پر بات چیت کر سکوں یا انہیں کوئی مشورہ دے سکوں۔ اس لئے دوستوں سے اجازت چاہی مگر انجمن کے ذمہ دار دوست مجھے الگ لے گئے اور کسی ضروری بات پر مشورہ کرنے کا تقاضا کیا۔

# اہم مشورہ اور انجمن سپاہ صحابہ کی سرپرستی

مولانا ایثار قاسمی۔ یوسف مجاہد صاحب۔ اقبال صدیقی صاحب۔ اقبال صاحب۔ اشفاق صاحب۔ سلیم بٹ صاحب۔ انجمن سپاہ صحابہ کے تمام ذمہ دار ارکان نے متفقہ طور پر مجھے بہت ہی اخلاص بہت ہی اصرار سے انجمن سپاہ صحابہ کی سرپرستی قبول کرنے پر مجبور فرمایا۔ میں نے انہیں روتے روتے نہایت اخلاص سے عرض کیا کہ واللہ میں اپنے آپ کو اس اہل نہیں پاتا یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ جس کو میرے ناتواں کندھے نہیں اٹھا سکتے۔

میں نے مولانا حق نواز شہیدؒ کا ان کی زندگی میں بھرپور ساتھ دیا ہے۔ اب ان کے بعد بھی میں آپ حضرات کا بھرپور ساتھ دوں گا۔ مگر اس سرپرستی کے منصب کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہوں۔ اس پر تمام ذمہ دار احباب نے اس قدر شدت سے رونا شروع کر دیا کہ خود میری طبیعت جو پہلے سے بوجھل تھی اور بوجھل ہوگئی۔ ان کا برابر یہی اصرار رہا کہ آپ کچھ نہ کریں سب کچھ ہم کریں گے۔ اس آہ وفغاں کے عالم میں انہیں یہ عرض کر کے اٹھ کھڑا ہوا کہ اب نہیں جب ہوش کا عالم اور سوچ کی کیفیت ہوگی تو اس میں آپ حضرات اپنی جماعت سے مشاورت کر لیں۔ ابھی اس نشست کو تعزیت تک ہی محدود رہنے دیں۔ میں نے احباب سے اجازت لی اور سیدھا جامعہ محمودیہ میں مولانا حق نواز کے مزار پر حاضری دی۔ دعائے مغفرت کی۔ بلندی درجات کے لئے بارگاہ خداوندی میں استدعا اور التجا کی اور مرحوم کے لئے خداوند قدوس کے حضور جو مانگ سکتا تھا مانگا۔

یہ اس مرد مجاہد کی آخری آرام گاہ تھی۔ جس کی آواز نے اصحاب رسول کے دشمنوں کی نیندیں حرام کر دی تھیں۔

☆ یہ اس مرد حق کا مزار تھا۔ جس نے اہل سنت کے لاکھوں قلوب میں محبت رسول اور محبت اصحاب رسول کے دیپ جلائے۔

☆ یہ اس مرد درویش کا مزار تھا۔ جس نے اہل سنت کو اصحاب رسول پر جان فدا کرنے کا ولولہ اور جذبہ تازہ دیا تھا۔

☆ یہ وہ مرد قلندر تھا۔ جس کا وجود شیعت کے مذموم عزائم کے سامنے سد سکندری تھا۔

☆ یہ اس مجاہد کا مزار تھا۔ جس کی آواز پر لاکھوں نوجوان جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے کھڑے رہتے تھے۔

☆ یہ اس مرد مجاہد کا مزار تھا۔ جس نے پوری دنیا کے سامنے شیعت کی اسلام دشمنی کو بے نقاب کیا تھا۔

☆ یہ اس مرد مجاہد کا مزار تھا جس نے نوجوانوں کو جینے کا سلیقہ بتایا۔

☆ یہ اس مرد جلیل کا مزار تھا جس نے اپنے خون سے سنیت کی تاریخ میں اک سنہری باب رقم کیا۔

☆ یہ اس مرد مجاہد کا مزار تھا جس نے علماء کو خطباء کو مدرسین کو طلباء کو عزیمت واستقلال کی راہ دکھلائی۔

وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو کر ابدی میٹھی نیند سو گیا...................اور ہمیشہ کے لئے اداس کر گیا۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

☆ تعزیت اور مولانا کے مزار پر حاضری اور دعائے مغفرت کے بعد میں فیصل آباد واپس آ گیا۔ کئی دن دوست احباب تعزیت کے لئے آتے رہے اور ساتھ ہی مولانا حق نواز کے مشن کو زندہ رکھنے کے لئے مجھے توجہ دلاتے رہتے۔ ایک دو روز بعد جھنگ سے فون آیا۔ یوسف مجاہد صاحب بول رہے تھے۔

کہ!

حضرت انجمن سپاہ صحابہ کی ایک میٹنگ میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کو جماعت کا سرپرست بنایا گیا ہے اور آپ کو انجمن سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کا چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔ سرپرست کوئی عہدہ نہیں اور چیئرمین ایک عہدہ ہے۔ غالباً انہوں نے یہ بات اپنی خفت مٹانے کے لئے کہی مگر میں اب بھی حلفاً کہتا ہوں کہ میری نہ سرپرستی کے لئے کوئی خواہش تھی اور نہ ہی سپریم کونسل کے چیئرمین کے عہدہ کی کوئی آرزو۔

میں مولانا حق نواز کی بار بار آرزو اور اصرار کے اس وقت بھی جماعتی زندگی اختیار کرنے سے معذرت خواہ اب جبکہ وہ بھی نہ رہے تو مجھے کیا خواہش ہو سکتی ہے۔ نوجوان جس ہجوم عاشقاں کو اپنے گرد دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ یہ ہجوم میں ماضی میں اپنے گرد دیکھ چکا ہوں۔ بلکہ اس وقت بعض دینی جماعتوں کے سربراہ اور معززین میرے حلقہ عقیدت وارادت میں شامل تھے اور کارکن جلسوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

الحمدللہ!

میں نے کبھی کسی دوست کو نہ پہلے کبھی اپنے ذاتی وقار اور شہرت کے لئے داؤ پر لگایا۔ نہ اب اس کو جائز سمجھتا ہوں۔ جو دوست جہاں کہیں جیسا کیسا دین کا کام کرتے ہیں۔ مجھے حقیقی مسرت ہوتی ہے اور ان کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

اس لئے میں نے یوسف مجاہد سے عرض کیا کہ یہ بھی آپ نے تکلف فرمایا ہے۔ مجھے نہ اس کی خواہش تھی اور نہ کوئی تقاضا؟ میں پہلے مولانا حق نواز کا ساتھ نہایت اخلاص سے دیتا تھا۔ اب بھی نہایت اخلاص سے آپ کی معاونت کروں گا۔ مگر اس قدر فرق ضرور ہوگا۔

کہ پہلے مجھے مولانا حق نواز پر مکمل اعتماد تھا۔ اس لئے ان کی رائے کو ترجیح دیتا تھا۔ کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہوا کرتے تھے مگر اب آپ کے صحیح فیصلوں کا ساتھ دوں گا اور غلط فیصلوں میں آپ پر واضح کر دوں گا کہ یہ فیصلہ غلط ہے اس سلسلہ میں تعاون سے معذرت خواہ ہوں۔ اب بھی میرا یہی موقف ہے کہ انجمن سپاہ صحابہ کے ذمہ دار جو درست فیصلہ کریں گے ان کا ساتھ دوں گا اور جو فیصلہ غلط ہوگا اس کی نشاندہی کر کے اس سے تعاون کرنے میں معذرت کر دوں گا۔

میں پاکستان میں مولانا حق نواز کے مشن کو زندہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے انشاءاللہ اپنی تمام توانائیاں صرف کر دوں گا۔ چونکہ بیمار ہوں اور بیماری نے مجھے بہت توڑ پھوڑ دیا ہے۔ اپنی بساط کی حد تک مولانا حق نواز کی آواز اور مشن میں انشاءاللہ اپنا پورا حصہ ڈالوں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے۔

## گذارش احوال واقعی

چونکہ مولانا حق نوازؒ کی شہادت کے وقت میں ملک میں موجود نہیں تھا۔ اس لئے مولانا کے جنازہ کفن دفن اور ہجوم کی کیفیات اس وقت کے تاریخی واقعات اور لمحات کو میں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ اس لئے میں نے ان واقعات کو سنے سنائے واقعات کی حیثیت سے لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ بلکہ جن دوستوں نے ان واقعات کو' ان لمحات کو' ان المناک اور کربناک ساعتوں کو قریب سے دیکھا' سنا ان کی تحریر کی روشنی میں کتاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس لئے میں اب وفات کے بعد کے واقعات کو پاکستان کے قومی پریس کے حوالے سے یا ذمہ دار دوستوں کی تحریروں کے حوالے سے نظر نواز قارئین کرام کر رہا ہوں تاکہ آپ ان کے مطالعہ سے اپنی معلومات میں اضافہ کر سکیں۔

## مولانا حق نواز کی شہادت اور قومی پریس

مولانا حق نواز کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مقبولیت اور محبوبیت عطا فرمائی تھی کہ روزنامہ جنگ لندن مسلسل تازہ خبریں اور ان کی تفصیلات شائع کراتا رہا۔ جس سے انگلینڈ کے مسلمانوں کو اور یورپ میں جہاں کہیں جنگ لندن پہنچتا ہے۔ مولانا حق نواز کی شہادت کی خبر تمام سنی مسلمانوں تک برابر پہنچتی رہی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے مشن کو دنیا بھر میں مقبولیت حاصل تھی۔ پاکستان کے قومی پریس نے مولانا حق نواز کی شہادت کے المیے کو نمایاں طور پر شائع کیا اور قومی پریس کے تمام مشہور اور بڑے اخبارات نے آپ کی شہادت پر اداریے اور شذرات لکھے۔ جن کی جھلکیاں نظر قارئین ہیں۔

## گذارش احوال واقعی

مولانا حق نواز کی شہادت پر ملکی پریس مولانا حق نواز کے قتل پر اخبارات کی شہ سرخیاں قتل کے بعد ملک میں ردعمل تعزیتی پیغامات و بیانات مختلف اخبارات و رسائل کے اداریے اور شذرات ملکی جرائد و مجلات میں مولانا حق نواز کی شخصیت پر مضامین۔

مسلسل اشاعت کا پچاسواں سال

50

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ

# نوائے وقت

بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی

لاہور

FRIDAY FEBRUARY 23, 1990

لاہور، کراچی، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جلد ۵۰ | جمعۃ المبارک ۲۷ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء ۱۲ پھاگن ۲۰۴۶ب<br>فون نمبر۔ ۳۰۲۰۵۰ تا ۵۴ قیمت چار روپے | صفحات ۱۰ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۹۹ | شمارہ ۹۷ |

# مولانا حق نواز جھنگوی کو قتل کر دیا گیا

مولانا شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے گھر سے نکلے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے فائرنگ کر دی۔ خطبہ میں انہوں نے انکشاف کیا تھا کہ ۲۰ تا ۲۵ فروری کے درمیان قتل کر دیا جائے گا

جمعیت علماء اسلام کے [illegible]

جھنگ ۲۲ فروری (نامہ نگار) آج رات آٹھ بجے کے قریب انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا حق نواز جھنگوی کو گولی مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی اپنے ہی محلے میں شادی کی تقریب کی تقریب میں شرکت کے لئے گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے ریوالور سے فائرنگ کر دی گولیاں ان کے سر، گلے اور

جسم میں لگیں جس سے وہ موقع پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مولانا کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کی موت کی تصدیق کر دی ان کی موت کی خبر سن کر شہر میں کہرام برپا ہو گیا اور لوگ ان کی جائے رہائش اور ہسپتال میں جمع ہو گئے۔ انہوں نے گزشتہ جمعہ کو مسجد میں خطبے کے دوران یہ انکشاف کیا تھا کہ ان کے خلاف ایران، روس اور پاکستان میں قتل کی سازشیں کی جا رہی ہیں اور مجھے ۲۰ اور ۲۵ فروری کے درمیان قتل کر دیا جائے گا۔ انتظامیہ نے مولانا کے اس انکشاف پر کوئی کارروائی نہیں کی تھی مولانا حق نواز جھنگوی کی عمر ۳۲ سال تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین کم سن بچے چھوڑے ہیں۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC CERTIFIED
پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG · LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر 8160
فون 305820 305824

FRIDAY, FEBRUARY 23, 1990

صفحات 34

جلد 10 | جمعہ 26 رجب المرجب 1410ھ 23 فروری 1990ء 12 پھاگن 2046ب | شمارہ 74

# مولانا حق نواز جھنگوی کو قتل کر دیا گیا

## مولانا اپنے گھر سے نکل رہے تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی

## گولیاں ان کے سر، پیٹ اور گلے میں لگیں، وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے

جھنگ (نمائندہ جنگ) رات 8 بجے کے قریب انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا حق نواز جھنگوی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ مولانا حق نواز اپنے گھر سے نکل کر قریب ہی شادی کی ایک تقریب میں جا رہے تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے سٹین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ گولیاں ان کے سر، پیٹ اور گلے میں لگیں اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ مرحوم کے انتقال کی خبر سنتے ہی شہر میں کہرام مچ گیا اور ان کی میت دیکھنے کیلئے لوگ ہسپتال پہنچنا شروع ہو گئے۔ یاد رہے کہ انہوں نے گزشتہ جمعہ میں خطاب کرتے ہوئے عوام کو بتایا تھا کہ ان کے خلاف ایران، روس اور پاکستان میں قتل کرنے کی سازشوں کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور ان کے قتل کا منصوبہ 20 اور 23 فروری کے درمیان مکمل کیا جائے گا لیکن مقامی انتظامیہ نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ مولانا بالعموم حفاظتی گارڈ ساتھ رکھتے تھے لیکن آج ان کے ساتھ کوئی حفاظتی گارڈ نہیں تھا۔ مولانا حق نواز کی عمر تقریباً 32 سال تھی اور انہوں نے پسماندگان میں بیوہ اور تین بچے چھوڑے ہیں۔

## انجمن سپاہ صحابہؓ نے خان گڑھ میں آج سے غیر معینہ ہڑتال کا اعلان کر دیا

### مزید دو ملزم گرفتار، ٹیپو مین بلدیہ اور دیگر ملزم گرفتار نہیں ہو سکے تفتیش تبدیل کر دی گئی

خان گڑھ (نامہ نگار) پولیس نے رات گئے سانحہ خان گڑھ کے مزید دو ملزموں بشیر احمد بھٹہ اور ناصر بلوچ کو گرفتار کر لیا ہے لیکن وائس چیئرمین بلدیہ ٹیپو اور مظفر علی خان ترابی کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ادھر انجمن سپاہ صحابہؓ خان گڑھ کے جلوس پر فائرنگ کیس کی تفتیش ڈی ایس پی علی پور محمد اقبال آہیر کو سونپ دی گئی ہے جنہوں نے مقامی ریسٹ ہاؤس میں متعدد چشم دید گواہوں کے بیانات قلمبند کئے۔ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی مظفر گڑھ نے 24 گھنٹوں میں باقی ملزموں کی گرفتاری کی یقین دہانی پر انجمن سپاہ صحابہؓ نے ہڑتال ختم کر دی تھی لیکن پولیس اس مقررہ مدت کے دوران وائس چیئرمین بلدیہ اور دیگر ملزمان کو ابھی تک گرفتار نہیں کر سکی جس کے باعث انجمن سپاہ صحابہؓ خان گڑھ کے رہنماؤں میاں مظفر محمود، مولانا محمد رفیق اور خواجہ محمد یوسف نے 15 مارچ سے غیر معینہ احتجاجی ہڑتال اور مظاہرے کرنے کا اعلان کیا ہے۔

## پنجاب میں امن و امان کا مسئلہ سیاسی وجوہات سے پیدا ہوا: فضل الرحمن

### دو گروپ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں حق نواز کے قتل کی سازش بے نقاب دیکھنا چاہتے ہیں

بھکر (نمائندہ جنگ) ایم آر ڈی کے پلیٹ فارم سے صوبوں کی خود مختاری کے لئے جاری کئے گئے چارٹر پر عمل کرنے سے ملک کے داخلی مسائل اور امن و امان میں بہتری کی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنما مولانا فضل الرحمان نے یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں امن و امان کا مسئلہ ایک سیاسی تنازعہ کے پیش نظر پیدا ہوا ہے اور دو گروپ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں امن و امان اور ملی سلامتی سے کھیل رہے ہیں انہوں نے مولانا جھنگوی کے قتل کو ایک سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم صحیح تفتیش اور سازش کو بے نقاب دیکھنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر بھیجے جانے والے وفود عالمی رائے عامہ کو پیپلز پارٹی کے موقف سے تو آگاہ کر سکتے مگر پاکستان کے موقف سے نہیں انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کو اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بذات خود اعتماد کا ووٹ لینا چاہئے۔

## مولانا کا قتل سازش کا نتیجہ ہے، حکومت پنجاب ملزموں کو گرفتار کرے

### قربانی رائیگاں نہیں جائے گی ان کا مشن جاری رہے گا: مولانا فضل الرحمن

روہڑی (نامہ نگار) جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنما مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ مولانا حق نواز کو ایک سازش کے تحت شہید کیا گیا ہے۔ عالم اسلام کی سربلندی کے لئے ان کی یہ قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔ جمعہ کی سہ پہر محمد بن قاسم پارک سکھر کے جلسے میں اپنی مختصر تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز جیت گئے ہیں اور اب ہم امتحان سے گزر رہے ہیں۔ انہوں نے واقعہ کی سخت مذمت کرتے ہوئے ملزمان کی جلد گرفتاری اور انہیں عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا بعد ازاں مولانا خصوصی طیارے کے ذریعہ جھنگ روانہ ہو گئے جو ان کے لئے خصوصی طور پر بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی نے بھیجا تھا۔ سکھر سے اے پی پی کے مطابق مولانا فضل الرحمن نے ٹیلیفون پر اے پی پی سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ مولانا کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ ان کا قتل ایک سازش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے پنجاب حکومت پر زور دیا کہ وہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرے۔ انہوں نے کہا کہ شہید کا مشن جاری رکھا جائے گا۔

سکھر سے نامہ نگار کے مطابق مولانا حق نواز کے قتل کے خلاف سکھر میں جے یو آئی کا احتجاجی جلسہ ہوا جس میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف اور رکن قومی اسمبلی عابدہ حسین کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ جمعہ کی شام جے یو آئی کا جلسہ احتجاجی اور تعزیتی جلسہ میں بدل گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت قوم کو بدترین بدامنی اور لاقانونیت کا سامنا ہے۔ جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعے سندھ اور پنجاب میں دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے صدر پاکستان سے کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔

### سیالکوٹ میں مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ ہوگا

سیالکوٹ (نمائندہ جنگ) جمعیت طلبہ اسلام سیالکوٹ کے زیر اہتمام آج دس بجے دن مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے سلسلے میں ایک احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں جمعیت طلبہ اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس آج 3 بجے سہ پہر طلب کیا ہے۔

# جھنگ کی تاریخ میں سب سے بڑی نماز جنازہ

## شہر میں مکمل ہڑتال، آج اور کل بھی تمام کاروبار بند رہے گا

## ہزاروں لوگ میں سے تیس کلومیٹر پیدل چل کر جنازے میں شریک ہوئے

جھنگ ۲۳ فروری (نامہ نگار) مولانا حق نواز جھنگوی کی نماز جنازہ ہونے والی ہے۔ [illegible] گورنمنٹ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی، میر حسین گیلانی، [illegible] مولانا عبدالرحمٰن [illegible]، مولانا ضیاء الرحمٰن، مولانا [illegible]، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور شیخ محمد اقبال ایم پی اے کے علاوہ پشاور، راولپنڈی، ملتان، کراچی اور بلوچستان سے ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ جھنگ کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا جنازہ تھا۔ گراؤنڈ میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی مکمل سکول کے باہر سڑکوں [illegible] اور فیصل آباد روڈ پر عوام کا ہجوم [illegible] تک نظر آرہا تھا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ بند ہو جانے کے باعث گرد و نواح سے ہزاروں لوگ میں سے تیس کلو میٹر فاصلہ پیدل چل کر جنازے میں شریک ہوئے۔ شہر میں تمام کاروباری ادارے اور بازار بند تھے۔ مولانا کے سوگ میں ۲۴ اور ۲۵ فروری کو بھی بازار اور [illegible] بند رہیں گے۔

## پنجاب حکومت قاتل فوراً پکڑے اور امن یقینی بنائے۔ بینظیر

## شرپسند اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ بیوہ سے اظہار تعزیت

کراچی ۲۳ فروری (اپنے نامہ نگار سے) وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ممتاز عالم دین کے قتل کے ذریعے معاشرے کے مختلف طبقوں میں [illegible] مذموم عزائم میں بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ وزیر اعظم بے نظیر نے صوبائی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ مجرموں کو فوراً گرفتار کرے اور علاقے میں امن و امان کو یقینی بنائے۔ وزیر اعظم نے عوام سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے امن و سکون برقرار رکھیں اور سماج دشمن عناصر سے گریز کریں اور قانون کو [illegible] رویہ اختیار کرنے دیں۔ وزیر اعظم بے نظیر نے مولانا حق نواز جھنگوی کی بیوہ کے نام تعزیتی پیغام میں بھی اسلام کیلئے ان کی گراں قدر خدمات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت کی دعا اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

# لاہور سمیت متعدد شہروں میں احتجاجی جلسے اور مظاہرے

## شہروں میں ہڑتال رہی، چنیوٹ میں آج اور سرگودھا میں کل ہڑتال ہوگی

لاہور ۲۳ فروری (اپنے سٹاف رپورٹر سے) مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے قتل کے خلاف آج لاہور اور ملک کے کئی دوسرے شہروں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے اور جلسے کئے گئے۔ متعدد شہروں میں ہڑتال بھی کی گئی۔ لاہور میں جامع مسجد [illegible] سے نماز جمعہ کے بعد فیصل چوک [illegible] تک جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے شرکاء میں مولانا محمد [illegible]، طارق سلطان، ظہیر محمود [illegible]، مولانا [illegible] شامل تھے۔ [illegible] اطلاعات کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی آج ہڑتال رہی۔ چنیوٹ میں [illegible] مکمل ہڑتال ہوگی۔ آج شہر [illegible] احتجاجی جلسے ہوئے۔ چنیوٹ اور ربوہ کے علاوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد عبدالوارث، مولانا محمد حسین چنیوٹی، محمد یعقوب ربانی، قاری شبیر احمد خلیل، مولانا [illegible]، حکیم [illegible] اور مولانا [illegible] نے قتل کی شدید مذمت کی۔ چنیوٹ کی [illegible] مسجد میں کل احتجاجی جلسہ بھی ہوگا۔ سرگودھا سے [illegible] کہ آج جامع مسجد [illegible] سرگودھا میں احتجاجی جلسہ [illegible] جمال الدین، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا شبیر احمد، علامہ عطاء اللہ بندیالوی، مولانا اکرم عابد، مولانا ضیاء الحق، مولانا شہاب الدین نے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے جس میں جلوس نکالا گیا۔ پولیس کی بھاری نفری کے باعث جلوس کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ [illegible] علماء کے اجلاس میں ۲۵ فروری تک شہر میں مکمل ہڑتال کا فیصلہ کیا گیا۔ [illegible] ٹوبہ ٹیک سنگھ سے [illegible] نے اعلان کیا ہے کہ شہر میں ہڑتال ہوگی۔ [illegible] آج گورنمنٹ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں مولانا محمد عبداللہ [illegible]، مولانا محمد اسماعیل اور حافظ عبدالوحید نے نماز جمعہ کے اجتماع کے بعد اپنے خطاب میں قتل کی شدید مذمت کی اور حکومت پنجاب سے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

چیچہ وطنی میں جمعیت علمائے اسلام نے احتجاجی جلسہ کیا اور جلوس بھی نکالا گیا۔ [illegible] تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

# مولانا جھنگوی کے قتل کیخلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے

## اسلام آباد میں احتجاجی جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج، مظاہرین نے نعرے بازی کی اور ٹائروں کو آگ لگائی

اسلام آباد (وقائع نگار خصوصی / نمائندہ جنگ) ممتاز عالم دین اور انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی کے سانحۂ قتل کے خلاف پورے ملک میں احتجاجی جلوس اور جلسے منعقد کئے گئے۔ ملک کی بڑی بڑی مساجد میں نماز جمعہ کے بعد احتجاجی مظاہرے ہوئے جن میں قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف شہروں میں مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ملک میں احتجاجی جلوس اور مظاہرے عمومی طور پر پرامن رہے مگر کچھ مقامات سے لاقانونیت کی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ اجتماعات کے دوران مقررین اور علمائے کرام نے حکومت پر زور دیا کہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر قاتلوں کو گرفتار کرکے ان کے ناموں کا اعلان نہ کیا گیا تو وہ راست اقدام پر مجبور ہو جائیں گے۔ تمام دن راولپنڈی اسلام آباد میں لاؤڈ سپیکر والی گاڑیوں پر مولانا جھنگوی کی شہادت کے بارے میں اعلانات کئے جاتے رہے۔ راولپنڈی میں بھی زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا غم و غصہ سے بھرے ہوئے ہزاروں کارکنوں نے احتجاجی جلوس کے دوران زبردست نعرے لگائے اور کمیٹی چوک میں ٹائروں کو آگ لگائی گئی۔ اسلام آباد میں انجمن سپاہ صحابہؓ کے جلوس کو روکنے کی کوشش کی گئی جس پر شرکائے جلوس مشتعل ہو گئے۔ پولیس نے شرکاء پر لاٹھی چارج کیا۔ مختلف مذہبی تنظیموں کے علماء نے اپنی اپنی مساجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بجائے اسلام آباد کی مرکزی مسجد (لال مسجد) میں اجتماعی طور پر نماز جمعہ ادا کی اور جلوس میں شرکت کی۔ علامہ حق نواز جھنگوی کی شہادت کے سلسلے میں مرکزی قائدین علامہ انعام الحق ہزاروی سنی کونسل پاکستان کے صدر مولانا محمد عبداللہ، مولانا عبدالقدوس چانڈیو، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا غلام محمود سرپرست انجمن سپاہ صحابہؓ، مولانا نذیر فاروقی اور دوسرے علماء نے مشترکہ طور پر صوبائی اور مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مرحوم کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور آبپارہ چوک کا نام علامہ حق نواز شہید چوک رکھا جائے۔

جلوس کے شرکاء نے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی مذمت کی اور ریڈیو اور ٹیلیویژن کو انتباہ کیا کہ اگر اس نے احتجاجی جلسے جلوسوں کی مناسب کوریج نہ کی تو نتائج کی ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔ اس موقع پر اخبار (جنگ [illegible]) کو نذر آتش کئے گئے۔

[illegible] کے سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف گذشتہ روز یہاں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب صدر مولانا [illegible] کی قیادت میں احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس جامع مسجد سے شروع ہوا اور مختلف بازاروں سے گزر کر اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو جلد گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

[illegible] تحفظ ختم نبوت [illegible] انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا حق نواز کے قتل کے خلاف احتجاج کے طور پر کل مکمل ہڑتال کی جائے گی ایک پولیس ریلیز کے مطابق شہر میں مختلف جلوس نکالے جائیں گے تاکہ حکومت پر مولانا کے قاتلوں کی گرفتاری اور ان کو قرار واقعی سزا دینے پر زور دیا جائے۔

انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کی خبر سنتے ہی گرد و نواح کی بستیوں اور ملحقہ علاقوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی لوگوں نے سوگ میں بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ رکھی تھیں دکانوں پر کالے جھنڈے لہرا رہے تھے اور ان کے سوگ میں صدر بازار بند کرنے کیلئے اپیل کی گئی تھی قبائل نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر مجرموں کو ۳ دن کے اندر اندر گرفتار نہ کیا گیا تو اہل سنت مجرموں کو خود پکڑ کر نیست و نابود کر دیں گے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کے سانحہ قتل کے خلاف پشاور کے مختلف مذہبی تنظیموں نے احتجاجی جلوس نکالا اور جلسہ منعقد کیا جلوس چوک یادگار سے شروع ہو کر مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا قصہ خوانی بازار میں پرامن طور پر منتشر ہو گیا جلوس کے شرکاء نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے اسی طرح کے جلسے جلوس شہر کے دوسرے مختلف مقامات پر بھی ہوئے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ کے مرکزی رہنما مولانا حق نواز جھنگوی کے سانحہ قتل پر مظفر گڑھ میں انجمن سپاہ صحابہؓ کی اپیل پر مکمل ہڑتال کی گئی اور صدر بازار سے احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ جلوس کے شرکاء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے مظفر گڑھ سے انجمن سپاہ صحابہؓ کے صوبائی [illegible] معین الدین اور غلام حسین چشتی کی قیادت میں ایک بس اور دو ویگنوں پر مشتمل وفد بھی جھنگ روانہ ہوا۔

جھنگ میں خوف مکمل ہڑتال، کاروبار معطل، تعلیمی ادارے اور دفاتر بند

# شہر میں ہنگامے متعدد دکانیں اور مکان نذرِ آتش

## تشدد کے واقعات میں دو افراد شدید زخمی ہو گئے

جھنگ ۲۳ فروری (نامہ نگار خصوصی) جھنگ میں مکمل ہڑتال [illegible] آج سارا دن جاری رہا۔ تمام کاروباری اور تعلیمی ادارے سرکاری اور نیم سرکاری دفاتر بند رہے لیکن اس کے باوجود جھنگ صدر اور سٹی کے علاقوں میں تشدد کے واقعات ہوئے جس میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ جھنگ سٹی میں ریل بازار اور سبزی منڈی میں دکانیں جلائی گئیں جبکہ جھنگ صدر کے محلہ [illegible] ایک شخص [illegible] کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ جھنگ سٹی میں غلام حسین اور خادم حسین کے [illegible] کو بھی آگ لگا دی گئی [illegible] ایک شخص کی دکان بھی جلا دی گئی۔

## مولانا جھنگوی کے قتل میں

## ملوث ۲۔ افراد گرفتار

جھنگ ۲۳ فروری (نامہ نگار) انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل میں ملوث چھ افراد میں سے [illegible] مظفر عرف کالا [illegible] اور [illegible] قصائی کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ [illegible] کاظم حسین [illegible] گرفتار نہیں ہو سکے [illegible] مظاہروں نے [illegible] گزشتہ رات فائرنگ [illegible] بھی گرفتار نہیں ہو سکے۔

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کی گرفتاری تک تمام کاروبار بند رہے گا

### جھنگ تجارتی بورڈ کے جنرل سیکرٹری دلدار احمد کی پریس کانفرنس

جھنگ ۲۳ فروری (نامہ نگار خصوصی) جھنگ تجارتی بورڈ کے جنرل سیکرٹری دلدار احمد نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ جب تک انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتل گرفتار نہیں کئے جاتے اس وقت تک تمام کاروباری ادارے بند رہیں گے انہوں نے کہا کہ مولانا کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ہم اپنے تمام وسائل استعمال کریں گے۔

لاہور ۲۳ فروری (رپورٹنگ سیل) جمعیت علمائے اسلام درخواستی گروپ نے مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کیلئے [illegible] اجلاس طلب کر لیا ہے [illegible] حضرت مولانا عبداللہ درخواستی اجلاس کی صدارت کریں گے۔

## مولانا حق نواز جھنگوی کے سوگ میں اوچ شریف میں مظاہرہ

### قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ مظاہرین کا مطالبہ

احمد پور شرقیہ ۲۳ فروری (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے سوگ میں اوچ شریف میں تمام کاروبار مکمل بند رہا۔ [illegible] علمائے اسلام [illegible] گروپ کے [illegible]

[illegible]

## پشاور میں انجمن سپاہ صحابہؓ کے جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج: متعدد زخمی

**مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا، پولیس نے آنسو گیس بھی استعمال کی، توبہ ٹیک سنگھ میں بھی جلوس نکالا گیا**

## پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے۔ وفاق صحابہؓ کانفرنس

**صدر، وزیر اعظم اور چیف جسٹس سنی ہونے چاہئیں**

## ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی سوگوار رہا

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر شہر میں مکمل ہڑتال اور احتجاجی جلسہ**

**آئی جے آئی کے لبرل گروپ کے اجلاس میں مولانا حق نواز کے قتل پر اظہار افسوس**

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے الزام میں ۳ ملزم گرفتار کر لئے گئے

**ملزم محمد نواز اور رفیع اللہ عرف ککا بالی کے دو ساتھی ابھی مفرور ہیں**

## مولانا حق نواز کے قاتل جمہوریت اور امن و امان کے قاتل ہیں

**اسلام آباد میں بے گناہ شہریوں پر فائرنگ کرنے والے ملک میں افراتفری پھیلانا چاہتے ہیں: مسلم لیگ**

# کبیروالا میں احتجاجی جلوس پر فائرنگ' شرکاء کا جوابی پتھراؤ' 14 افراد زخمی

**زخمیوں میں 2 پولیس والے بھی شامل ہیں' انتظامیہ نے مشتعل ہجوم کو منتشر کیا' آنسو گیس بھی استعمال کی گئی**

کبیروالا (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ کی اپیل پر یہاں گزشتہ روز مکمل ہڑتال کی گئی اور ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس جب امام بارگاہ دریاں کے نزدیک پہنچا تو شرکاء جلوس مشتعل ہو گئے جس پر امام بارگاہ میں موجود عناصر نے جلوس پر فائرنگ کی اور شرکاء جلوس نے جوابی کارروائی میں امام بارگاہ پر پتھراؤ کیا۔ جس کے نتیجہ میں دونوں طرف سے چودہ افراد زخمی ہوئے جن میں دو پولیس کانسٹیبل بھی شامل ہیں اس ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کمشنر ملتان' ڈی آئی جی ملتان اور اے سی خانیوال اشفاق احمد تارڑ ڈی ایس پی خانیوال خلیل الرحمن موقع پر پہنچ گئے جبکہ مقامی انتظامیہ پہلے ہی مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پولیس کی طرف سے آنسو گیس بھی استعمال کی گئی۔ چوک جمعان ہال میں احتجاجی جلوس سے خطاب کرتے ہوئے انجمن سپاہ صحابہ کے عہدیداروں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ پرامن جلوس پر فائرنگ کرنے والے ملزمان کو گرفتار کیا جائے مقررین نے 24 گھنٹے کا پولیس اور انتظامیہ کو نوٹس دیا بصورت دیگر وہ سخت اقدام پر مجبور ہوں گے۔

## ملتان میں انجمن سپاہ صحابہ اور دکانداروں کے مابین تصادم' 4 افراد زخمی

### جھگڑا دکانیں بند کروانے پر ہوا

ملتان (نمائندہ جنگ) انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں اور چوک بازار کے دکانداروں کے مابین تصادم کے نتیجے میں چار افراد زخمی ہو گئے ایک کی حالت نازک ہے۔ جھگڑا اس وقت ہوا جب انجمن سپاہ صحابہ کے ایک عہدیدار کارکنوں نے دو گھنٹے کی علامتی ہڑتال کے دوران دکان کھلی رکھنے پر ایک کراکری سٹور پر حملہ کر دیا جس پر دکاندار اور ریڑھی والے بھی مشتعل ہو گئے دونوں جانب سے ایک دوسرے پر ڈنڈوں سے حملہ اور پتھراؤ کیا گیا جس سے چار افراد زخمی ہو گئے ایک زخمی سعید کو نشتر ہسپتال داخل کرا دیا گیا ہے موقع پر موجود انتظامیہ اور انجمن سپاہ صحابہ کے ذمہ داروں نے صورتحال پر قابو پالیا۔

## مولانا حق نواز کے قتل کا چوتھا ملزم کاظم حسین بھی گرفتار

جھنگ (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے چوتھے ملزم کاظم حسین کو گزشتہ روز گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر چوہدری سلیم اور ایس ایس پی ملک طارق جاوید نے بتایا کہ چاروں ملزمان کو اب خصوصی تفتیشی ٹیموں کے حوالے کر دیا گیا اور انہیں خفیہ مقام کو منتقل کر دیا گیا معلوم ہوا ہے اس مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت کرے گی۔

## بعض عناصر مولانا جھنگوی کے قتل کی تفتیش کا رخ موڑنا چاہتے ہیں' مولانا اللہ یار ارشد کی پریس کانفرنس

کمالیہ (نامہ نگار) مسجد ابرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد نے کہا ہے کہ ضلع جھنگ کی انتظامیہ جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کر رہی ہے جس سے مولانا حق نواز جھنگوی قتل کیس کی تفتیش خراب ہو۔ یہاں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے الزام عائد کیا کہ بعض سیاست دان اور جھنگ کے مقامی جاگیردار اس کیس پر اثر انداز ہو کر تفتیش کا رخ موڑنا چاہتے ہیں اور اس کے حوالے سے عوام کی توجہ ہٹانا چاہتے ہیں اس لئے سنی عوام کو پرامن رہ کر ساری توجہ کیس کو مضبوط کرنے کیلئے دینی چاہئے انہوں نے اپیل کی کہ وہ پرامن رہتے ہوئے اپنے غصب شدہ حقوق کی بحالی کیلئے کام کرتے رہیں۔

## مولانا جھنگوی کی یاد میں تعزیتی اجتماع 16 مارچ کو مینار پاکستان پر ہو گا

بیچہ وطنی (نامہ نگار) مولانا جھنگوی کی یاد میں 16 مارچ کو ملک گیر تعزیتی اجتماع مینار پاکستان لاہور پر منعقد ہو گا جس میں ملک کی دینی اور سیاسی جماعتوں کے سربراہ شریک ہوں گے اس کے علاوہ 23 فروری اور 2 مارچ کو پرامن احتجاجی مظاہرے بھی کئے جائیں گے۔ یہ بات انجمن سپاہ صحابہ کے ایک ترجمان نے مجلس احرار کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات خالد چیمہ کو بتائی۔

روزنامہ جنگ لاہور

ہفتہ 27 رجب المرجب 1410ھ 24 فروری 1990

# مولانا حق نواز جھنگوی قتل کیس کے 3 ملزم گرفتار کر لئے گئے

# مولانا حق نواز جھنگوی کے بڑے ملزم کو ایران فرار ہوتے گرفتار کر لیا گیا

## تین ملزم پہلے ہی گرفتار کیے جا چکے ہیں جھنگ میں تیسرے روز بھی ہڑتال رہی

جھنگ (نامہ نگار) مولانا حق نواز جھنگوی کے وحشیانہ قتل کی مذمت کے سلسلے میں کل دوسرے روز بھی مکمل ہڑتال رہی۔ شہر کی مکمل ناکہ بندی رہی۔ مولانا کی تعزیت کے لئے باہر کے شہروں سے آنے والوں کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ مولانا کی مسجد پپلیانوالی میں صبح سے شام تک قرآن خوانی اور احتجاجی جلسہ جاری رہا جہاں پر ہر آنکھ اشکبار نظر آئی۔ مولانا کے گھر پر ہزاروں عقیدتمند سارا دن جمع رہے۔ شہر میں کرفیو کے باوجود تشدد کے واقعات رونما ہوئے۔ یہ واقعات جھنگ سٹی میں ریلی بازار اور سبزی منڈی میں رونما ہوئے جہاں پر کئی دکانوں کو جلایا گیا۔ فائرنگ کے تبادلے میں بارہ افراد زخمی ہوئے۔ جھنگ صدر کے محلہ پپلیانوالہ میں ایک مکان اور محلہ شیخاں میں امام باڑہ کو جلایا گیا۔ ساری رات فائرنگ کی آوازیں بھی سنی گئیں۔ احتجاج کے سلسلے میں آج تیسرے روز بھی مکمل ہڑتال ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق چار ملزموں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بڑا ملزم ... طاہر کو ملتان ایئرپورٹ سے ایران فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ دوسرا ملزم ... ہے جو پہلے ہی اقدام قتل کے ایک مقدمہ میں مطلوب ہے۔ جب کہ دو اور ملزمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ انجمن سپاہ صحابہ کے سٹیج سے بار بار یہ اعلان کیا جا رہا تھا کہ اگر مولانا کے قاتل ۲۴ فروری ڈیڑھ بجے تک گرفتار نہ کئے گئے تو بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ رسم سوئم کے سلسلے میں آج صبح سے جامع مسجد پپلیانوالی میں قرآن خوانی کا سلسلہ جاری ہے۔ اجتماعی دعا میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف عبداللہ درخواستی صدر جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام دیگر صوبوں سے علماء اور لوگوں کی بھاری تعداد آنا شروع ہو گئی ہے۔

### جھنگ کے شہری صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں

### عابدہ حسین کا اظہار تعزیت

لاہور ۲۳ فروری (وقائع نگار خصوصی) قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی رکن سیدہ عابدہ حسین نے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت پنجاب پر زور دیا ہے کہ وہ مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے۔ سیدہ عابدہ حسین نے مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا مولانا حق نواز جھنگوی ایک عالم دین تھے اور ان کی دینی خدمات قابل قدر ہیں۔ سیدہ عابدہ حسین نے جھنگ کے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اس واقعہ پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور اسے فرقہ وارانہ معاملہ نہ بننے دیں۔

### مولانا جھنگوی کی بیوہ کو ٹیلیفون پر قتل کی دھمکی

### دیگر رہنماؤں کو بھی مقدمے کی پیروی کرنے پر قتل کی دھمکی، نامعلوم افراد نے ایک گھر کو آگ لگا دی

جھنگ (نمائندہ جنگ) بتایا گیا ہے کہ بعض نامعلوم افراد مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی بیوہ کو قتل کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں جبکہ انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے رہنماؤں محمد یوسف مجاہد اور شیخ محمد اشفاق کو بھی قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ نامعلوم افراد نے بذریعہ ٹیلیفون قتل کی دھمکی دیتے ہوئے انہیں مقدمہ کی پیروی سے روکا گیا ہے۔ بصورت دیگر سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ ادھر بعض نامعلوم افراد نے گزشتہ رات محلہ پپلیانوالی میں ایک شخص اللہ بخش کے گھر کو نذر آتش کر دیا تاہم پولیس کی مدد سے آگ پر قابو پا لیا گیا۔

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

SATURDAY, FEBRUARY 24, 1990

جلد 10

# مولانا حق نواز جھنگوی کو سپرد خاک کر دیا گیا مولانا عبداللہ درخواستی نے نماز جنازہ پڑھائی

ٹرانسپورٹ بند ہونے کی وجہ سے لوگ پیدل چل کر نماز جنازہ میں شریک ہوئے دوسرے صوبوں سے بھی وفود شریک ہوئے

جھنگ (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کو گزشتہ روز جامعہ محمودیہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا عبداللہ درخواستی نے پڑھائی۔ لوگوں نے 15 سے 20 کلومیٹر دور سے پیدل سفر کر کے نماز جنازہ میں شرکت کی کیونکہ ٹرانسپورٹ بند تھی۔ اس کے علاوہ صوبہ سرحد، بلوچستان اور سندھ سے بھی وفود نے شرکت کی۔ نماز جنازہ میں مولانا امیر حسین گیلانی، صدر جے یو آئی پنجاب، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے، شیخ محمد اقبال ایم پی اے، مولانا عبدالرزاق ... اور مولانا ضیاء القاسمی نے شرکت کی۔ نماز جنازہ سے قبل جنازے میں آئے ہوئے جم غفیر کو مولانا عبداللہ درخواستی، محمد یوسف مجاہد، امیر حسین گیلانی، مولانا محمد منظور آسی اور منظور احمد چنیوٹی نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان میں علماء کرام کا قتل ایک بہت بڑی سازش کا نتیجہ ہے۔ اس میں وفاقی و صوبائی حکومتیں برابر کی ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ علماء پاکستان متحد ہو کر مولانا حق نواز جھنگوی کا مشن پورا کریں گے اور ان کا خون رائیگاں نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مقررین نے مولانا کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ نماز جمعہ مولانا منظور حسین چنیوٹی نے پڑھائی۔ اطلاع کے مطابق جھنگ پولیس نے مولانا حق نواز کے قتل کے الزام میں 4 افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ انجمن تاجران جھنگ کے اعلان کے مطابق جھنگ میں مولانا کے سوگ میں کاروباری ادارے 3 روز تک بند رہیں گے۔

## کارکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اس بہانے دشمن واپس آ جائے گا: مولانا ضیاء القاسمی

فیصل آباد (نمائندہ جنگ) انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے جنرل سیکرٹری مولانا ضیاء القاسمی نے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی خبر سن کر ... آ جائیں گے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے یہ بات انہوں نے مولانا جھنگوی کے قتل پر گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم کے مشن کو جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے انجمن سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں سے اپیل کی کہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

## جنرل فضل حق نے مولانا جھنگوی کے قتل کی ذمہ داری تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پر عائد کر دی

چنیوٹ (نمائندہ جنگ) پاکستان مسلم لیگ (ف) گروپ کے صوبائی صدر جنرل فضل حق نے ممتاز عالم دین اور انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی کے المناک قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا پر اس سے قبل بھی ایک حملہ ہو چکا تھا جس میں وہ بال بال بچ گئے تھے۔ مولانا نے اس حملے میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے صدر ساجد نقوی کا نام ایف آئی آر میں درج کرایا تھا اور انہوں نے کئی مرتبہ اس امر کی نشاندہی کی تھی کہ ساجد نقوی اور اس کے چند حواری انہیں قتل کروانا چاہتے ہیں لیکن اس جانب کوئی توجہ نہیں دی گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا صاحب شہید کر دیئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے چند لیڈروں کے گھناؤنے عزائم سے پوری قوم جن میں شیعہ سنی دونوں شامل ہیں پوری طرح واقف ہیں لیکن چند افراد کو وفاقی حکومت کی پشت پناہی کی وجہ سے کھلے عام شرانگیزی کرنے کے ساتھ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کارروائیوں میں مصروف ہے۔

# مولانا جھنگوی کے قاتل کیفر کردار کو نہ پہنچے تو اسلامی اتحاد سے الگ ہو جائیں گے

سابق وزیر اعظم کو پھانسی ہو سکتی ہے تو جھنگوی کے قاتلوں کو کیوں نہیں، صحابہ کی شان میں گستاخی کو جرم قرار دیا جائے

**حکومت نے کارروائی نہ کی تو عوام خود فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے: دفاع صحابہ کانفرنس سے علماء کا خطاب**

# مولانا حق نواز کے سفاک قاتلوں کی گرفتاری کیلئے ہر ممکن اقدام کیا جائے: نواز شریف

**قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کسی بات سے دریغ نہ کیا جائے، تمام تحقیقات سے مجھے آگاہ کیا جائے: جھنگ کی انتظامیہ کو حکم**

## مولانا جھنگوی کے قتل میں ملوث چار میں سے تین ملزم گرفتار کر لئے گئے

ملزموں نے قتل سے چند روز قبل مولانا جھنگوی کو قتل کی دھمکیاں دی تھیں

**جھنگ میں پولیس نفری بڑھا دی گئی، ۱۴ قصبوں پر چھاپے مارے گئے**

## چنیوٹ میں مکمل ہڑتال

# مولانا حق نواز کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے، وزیر اعظم کی صوبائی حکومت کو ہدایت

**عظیم مذہبی رہنما کا قتل بہت بڑا نقصان ہے، عوام پرامن رہیں تاکہ شرپسند امن و امان کی صورتحال خراب نہ کر سکیں: بے نظیر**

کراچی (پ پ) وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے صوبائی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ مولانا کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ وزیر اعظم نے عوام سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے پرامن رہیں تاکہ شرپسند عناصر امن و امان کی صورتحال کو خراب نہ کر سکیں۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہر محب وطن پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کے افسوسناک واقعات کی مذمت کرے۔ انہوں نے کہا ہے کہ شرپسند اور ملک دشمن عناصر کے ہاتھوں ایک عظیم مذہبی رہنما کا قتل ملک کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرپسند عناصر اس قسم کے واقعات سے لوگوں کو آپس میں لڑا کر اپنے مقاصد پورے کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ کبھی بھی اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

# وزیر اعلیٰ پنجاب اور عابدہ حسین مولانا جھنگوی کے قتل کے ذمہ دار ہیں

**قوم کو بدترین بربریت اور لاقانونیت کا سامنا ہے: مولانا فضل الرحمن**

سکھر (نمائندہ جنگ) جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف اور جھنگ سے ممبر قومی اسمبلی عابدہ حسین، مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔ وہ گزشتہ روز یہاں مولانا جھنگوی کے قتل کے سلسلے میں منعقدہ احتجاجی ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت قوم کو بدترین بربریت اور لاقانونیت کا سامنا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری قوم متحد ہو جائے۔ مولانا نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ اپنا سندھ کا تبلیغی دورہ فوری طور پر ختم کر رہے ہیں تاکہ جھنگ پہنچ سکیں۔ جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعے پنجاب میں دہشت گردی کی سخت مذمت کرتے ہوئے صدر مملکت سے کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ احتجاجی جلسہ میں شامل افراد نے حکومت پنجاب کے خلاف نعرے بھی لگائے۔ بعد ازاں مولانا فضل الرحمن جو مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر بے حد غمگین نظر آ رہے تھے بذریعہ جہاز لاہور روانہ ہو گئے تاکہ مولانا کے جنازے میں شرکت کر سکیں۔

# حق نواز جھنگوی کا قتل اسلامی قوتوں کیلئے عظیم نقصان ہے

**انہوں نے ساری زندگی تبلیغ اسلام اور ختم نبوت کیلئے وقف کر رکھی تھی: نواز شریف**

لاہور (پ ر) وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے مشہور عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے سانحہ قتل پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ پسماندگان کے نام ایک تعزیتی پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مولانا اسلام کے اعلیٰ پایہ کے مبلغ تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام اور ختم نبوت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی وفات ملک میں اسلامی قوتوں کے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو یہ نقصان برداشت کرنے کی ہمت و توفیق دے۔

# امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت پر تعزیتی پیغامات

## حضرت شہیدؒ کی بیوہ اور جماعت کے نام

### غلام اسحٰق خان صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

مرحوم ایک ممتاز عالم دین تھے جنہوں نے اسلام کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ ان کا بہیمانہ قتل پورے ملک اور معاشرے کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ حکومت پنجاب مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی۔ اس بربریت کا ہر شخص کو شدید مذمت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں مقام عطا فرمائے اور سوگوار خاندان کو صبر اور حوصلے کے ساتھ اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

### وزیر اعظم پاکستان

مولانا صاحب ایک ممتاز مذہبی دانشور تھے جنہوں نے اسلام کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ مجھے ان کی افسوسناک وفات پر انتہائی صدمہ ہوا ہے۔ میری طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی انتہائی رحمتیں نازل فرمائے اور سوگوار خاندان کو اس عظیم نقصان پر صبر عطا فرمائے۔

### وسیم سجاد، چیئرمین سینٹ

مولانا صاحب کے بہیمانہ قتل پر انتہائی رنج و صدمہ پہنچا۔ مرحوم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سچی محبت تھی اور خلفائے راشدین کی عظمت کے لئے جو انہوں نے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اس کی بناء پر وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ اس المناک صورت حال پر میری طرف سے مخلصانہ اور قلبی تعزیت اور ہمدردیاں قبول فرمائیں۔ اللہ پاک مرحوم کی روح پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کے لئے صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

### نواب محمد اکبر بگٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان

مولانا حق نواز جھنگوی ملک کے ایک ممتاز عالم دین تھے۔ ان کے بہیمانہ قتل کی میں پرزور مذمت کرتا ہوں۔

### چوہدری شجاعت حسین، ایم این اے
### چوہدری پرویز الٰہی صوبائی وزیر لوکل گورنمنٹ پنجاب

آپ کے عظیم خاوند کے افسوسناک قتل پر انتہائی دکھ پہنچا ہم اس وحشیانہ اور متشددانہ فعل کی سخت مذمت کرتے ہیں۔

### حضرت مولانا سراج احمد دین پوری سرپرست اعلیٰ

مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل سے عالم اسلام کو عظیم اور ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

### علی نواز شاہ وفاقی وزیر صنعت

مولانا صاحب کے وحشیانہ قتل پر گہرا دکھ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ناقابل تلافی نقصان پر صبر عطا فرمائے۔

### حاجی امان اللہ چوہدری وزیر ریلوے

آپ کے معزز و محترم خاوند کی افسوسناک اور بے وقت موت پر انتہائی دکھ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ناقابل برداشت نقصان کو برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔

### سید عبدالرحمٰن آغا صوبائی وزیر آبپاشی بلوچستان

مولانا صاحب کی افسوسناک موت پر گہرا دکھ پہنچا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

### سید عبداللہ شاہ سپیکر سندھ اسمبلی

مولانا صاحب کے وحشیانہ قتل پر انتہائی افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ابدی سکون نصیب فرمائے۔

### اقبال احمد خان سیکرٹری جنرل پاکستان مسلم لیگ

آپ کے فاضل خاوند کے انتہائی افسوسناک قتل پر دلی صدمہ ہوا۔ میری طرف سے قلب کی گہرائیوں سے تعزیت قبول فرمائیں۔

### چوہدری شوکت علی چیف ایڈیٹر روزنامہ

آپ کے خاوند کی افسوسناک موت کی خبر پڑھ کر بڑا دکھ پہنچا۔ اللہ پاک سوگوار خاندان کو اس عظیم نقصان کو برداشت کرنے کی ہمت دے۔

### چوہدری محمد صدیق جنرل سیکرٹری تنظیم طلباء دینی مدارس

تنظیم طلباء دینی مدارس آپ کے وحشیانہ قتل پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

### ڈاکٹر علامہ طاہر القادری چیئرمین پاکستان عوامی تحریک

مولانا حق نواز جھنگوی کی افسوسناک موت پر میری طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

### ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن جھنگ

مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کی پرزور مذمت کرتی ہے اور وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ مولانا جھنگوی کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

## جمعیت اہلحدیث جھنگ

مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر ہم سخت اظہار مذمت کرتے ہیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا کے اصل سازشیوں کو بے نقاب کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

## جامعہ تعلیم الاسلام محمدیہ

[illegible]

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے عالم اسلام کے مسلمانوں کو عموماً اور پاکستان کے مسلمانوں کو خصوصاً ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ [illegible] کہ مولانا کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسے شرپسند اور قاتلوں کو ایسی بربریت کی جرأت نہ ہو سکے۔

## محمد صادق خلیل مدیر ضیاء السنۃ

رحمت آباد فیصل آباد

مولانا مرحوم دینی خدمات میں اپنی نظیر آپ تھے [illegible] اُن کے دشمن بھی [illegible] صاحب [illegible] سے عام [illegible] اور [illegible] اسلام [illegible] شہادت [illegible] کر دیا گیا۔

## [illegible] ویلفیئر ایسوسی ایشن لاہور

مولانا مرحوم اسلام کے اصل روپ کے مبلغ تھے جنہوں نے اپنی تمام زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ کے بہیمانہ قتل سے ملکی سلامتی کو بہت نقصان پہنچا۔

## سید ممتاز احمد آگرہ ایڈیٹر روزنامہ مشرق

مولانا حق نواز جھنگوی ایک عظیم مذہبی رہنما تھے ان کی شاندار خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کے سوگوار لواحقین اور قتل پر میں اپنے انتہائی دکھ بھرے جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔

## سنی مسلم لیگ جھنگ

مولانا مرحوم نے عظیم دینی خدمات انجام دیں۔ ہم ان کے قتل کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ضلعی انتظامیہ جھنگ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قاتلوں سے رو رعایت نہ کرے۔ [illegible] اس قتل کے [illegible] ابھی پتہ لگ سکے کیونکہ یہ قتل ایک گھناؤنی سازش کا نتیجہ ہے۔

## مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا کی خوبیوں اور کمالات کو بیان کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مولانا مرحوم اپنے مشن اور نیک مقاصد میں کامیاب اور سرخرو ہو کر اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔

## فرید [illegible] ایمپلائز یونین سٹیٹ بینک آف پاکستان زون، فیصل آباد

مولانا حق نواز جھنگوی بہت بڑے عالم دین لیڈر، قائد اہلسنت اور صحابہ کرامؓ کے جرنیل [illegible] وکیل تھے [illegible] اور خطیب [illegible] پر [illegible] جرأت رکھتے تھے [illegible] ظلم کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر [illegible] ظالم کے خلاف سینہ سپر ہونے والے [illegible] آتش [illegible] والے۔ حضرت [illegible] ختم نبوت ناموس رسالت اور ناموس صحابہؓ پر جان دینے والے کی [illegible] فضا میں گونجتی رہے گی۔

## اہلحدیث یوتھ فورس سرگودھا

امیر عزیمت۔ حق گو انسان۔ وکیل صحابہؓ۔ پیکر استقامت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کو [illegible] انشاء اللہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مولانا مرحوم کی طرح [illegible] کفر کا مقابلہ کرتے رہیں گے

شہادت کی موت نصیب فرمائے۔

## بلتستان اہلحدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن

[illegible] اس کاروان حیات میں [illegible] حیات کو عنبر فشانی کیلئے ناقابل فراموش کردار ادا کرتے ہیں۔ [illegible] حکومت [illegible] اللہ کی وحدانیت کو پھیلانا اور انسانیت کی خدمت کرنا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ اور وہ مرنے کے بعد اپنے درخشندہ نقوش چھوڑ جاتے ہیں کہ جس سے جبین انسانیت کو چار چاند لگ جاتے ہیں اور ہم انہیں بھلا نہیں سکتے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔

مولانا حق نواز مرحوم کے قاتلوں نے اپنی بھونڈی حرکت کے ذریعے کم ہمتی کا مظاہرہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ دلائل کے میدان میں شکست خوردہ ہیں۔

## انجمن سپاہ صحابہ، جمعیت علماء اسلام، کمیٹی سیرت النبی، جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ، تحریک دفاع صحابہؓ، انجمن تاجران، اسلامی جمعیت طلباء، [illegible] انجمن اعوان [illegible] ضلع میانوالی

مولانا حق نواز جھنگوی نے جس طرح ناموس صحابہ اور ازواج مطہرات پر کیچڑ اچھالنے والوں کو خارج از اسلام قرار دیا تھا ہم اسی طرح اس مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا مرحوم کے قاتلوں کو سرعام پھانسی دی جائے۔ اگر حکومت سیاسی مصلحت کا شکار ہوئی تو مولانا مرحوم کے لاکھوں عقیدتمند دشمنان صحابہ کے خلاف سڑکوں پر نکل کر [illegible] ایمان کا مظاہرہ کریں گے۔

## مولانا قاضی مظہر حسین چکوال امیر [illegible] خدام اہلسنت پاکستان

مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل سیاسی نہیں مذہبی ہے۔ سیاسی لیڈر [illegible] شیعہ [illegible] بیگم عابدہ حسین، فیصل صالح حیات، نواز شریف

ہوں۔ مولانا جھنگوی کے بیانات کا مقصد قوم کی توجہ اصل مسئلے سے ہٹانا ہے مولانا کے قاتل شیعہ ہیں۔

### محمد انور گکھڑ جوائنٹ سیکرٹری جے یو آئی صوبہ سندھ

مولانا صاحب کی شہادت سے صرف ایک وارثہ کو یتیم نہیں کیا بلکہ پورے ایشیا کو یتیم کر دیا ہے مولانا صاحبؒ کے مشن کو تا قیامت جاری رکھا جائے گا۔

### انجمن اصلاح اللسان جامعہ مدنیہ [illegible] شہر

مولانا ہی وہ واحد شخص تھے جنہوں نے شیعیت کے کفر و فریب کے چہرے سے مسلمانوں کا نقاب الٹ دیا۔

### آغا شاہد نواز خان کوٹ ڈگی [illegible] ویلفیئر سوسائٹی [illegible]

مولانا حق نواز جھنگوی ایک عظیم مذہبی سکالر اور ترجمان اہل سنت تھے۔

### تنظیم طلبہ اہلحدیث پنجاب

مولانا کی شہادت سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے جو پُر ہونا محال ہے۔ مولانا کا اتحاد بین المسلمین کا بنیادی کردار تھا۔ ہم مجلس سپاہ صحابہ کے شانہ بشانہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

### رانا ارشاد الحق کیانی سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ اوقاف لاہور

مولانا حق نواز ایک معروف عالم دین اور اسلام کے اعلیٰ پایہ کے مبلغ تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تبلیغ دین، فرقہ واریت کے خاتمہ اور اتحاد بین المسلمین کے لئے وقف کر رکھی تھی ان کی اسلامی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی شہادت بلاشبہ دنیائے اسلام کے لئے عظیم نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

### الحاج پہلوان خان گل نقشبندی بریلوی

چیئرمین [illegible] کونسل [illegible]

مرحوم ایک بہت بڑے مدبر، مفکر اسلام، مذہبی رہنما، سکالر اور ایک بین الاقوامی لیڈر تھے جو دوسرے ملکوں میں بھی مقبول تھے۔ ایسے لیڈر صدیوں بڑی مشکل سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

### ضلع کونسل جھنگ

مولانا صاحب مرحوم ایک جید عالم دین تھے ان کی موت سے صرف ان کے اہل خانہ کو ہی نہیں بلکہ پورے ملک کو ایک عظیم اور ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ مرحوم کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

### سرحد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری پشاور

مولانا صاحب مرحوم ایک ممتاز عالم دین تھے ان کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

### ڈاکٹر محمود الحسن

وزارۃ الصحۃ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

مولانا حق نواز اپنا نام اکابرین امت میں لکھوا گئے ہیں۔ وہ ایک قوی شاعر شخصیت تھے جنہوں نے اپنا سفر [illegible] سے شروع کیا تھا اور تھوڑے ہی عرصہ میں بہت زیادہ کامیابی حاصل کی [illegible] مختصر عرصہ میں بڑے بڑے لیڈر بھی اپنا نام اس حد تک اجاگر نہ کر سکے۔ مولانا کا انداز اور جوش خطابت ایسی چیز تھی کہ فی الوقت اس معاملے میں ان کا ثانی پورے پاکستان میں نظر نہیں آتا۔

### وزارۃ مذہبی امور عراق

بذریعہ عراقی سفیر پاکستان [illegible]

مولانا حق نواز جھنگوی کا وحشیانہ قتل عالم اسلام کا نقصان ہے۔ حکومت عراق اس قتل کی شدید مذمت کرتی ہے اور سوگواران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔



## اظہار تشکر

حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت پر [illegible] تعزیتی پیغام [illegible] بھیجے گئے۔ اظہار ہمدردی [illegible] ذہن سے شیعیت کی طرف [illegible] پہلا نقصان نہیں ہے بلکہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کی شہادت سے لے کر [illegible] بے شمار [illegible] سازش کے تحت [illegible] کے ہاتھوں [illegible] ان کا مرحوم کو [illegible] سلسلہ ہے۔

حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت پر ہمیں فخر ہے کہ عظمت صحابہؓ کا جو پرچم انہوں نے بلند فرمایا [illegible] اخلاص کہ جان کا نذرانہ دے کر بھی [illegible] شیعیت کے [illegible] آنے کے بعد ملک کے [illegible] ہوگا [illegible] شیعیت کی مذہبی اور سیاسی حقیقت [illegible] بعض فرقہ واریت کے [illegible] آڑ میں اس کے مطالبے [illegible] فرقہ واریت نہیں ہے بلکہ ایسے ہی کفر و اسلام کا مسئلہ ہے جیسے مرزائیت کا تھا۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے اہل حق مطمئن [illegible] مرزائیت کو [illegible] اسی طرح [illegible] عالم اسلام کے عظیم محقق حضرت مولانا منظور نعمانی مدظلہ العالی کی [illegible] کتاب خمینی [illegible] انقلاب اور شیعیت [illegible] عام دستیاب ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کا مطالعہ فرمائیں گے۔

حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے جو شیعیت کی [illegible] اکابرین [illegible] امت [illegible] کے چند [illegible] کرام کے [illegible] مطابق [illegible]

# مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے بعد

## پشاور سے خصوصی رپورٹ

حضرت جھنگوی شہید کی المناک شہادت پر صوبہ سرحد میں زبردست منظم احتجاج ہوا۔ پشاور میں عظیم الشان احتجاجی پروگرام ترتیب دیا گیا تھا جس میں عظیم الشان جلسہ ہائے عام منعقد ہوئے تھے [illegible] پشاور میں مکمل ہڑتال [illegible] [illegible] کا [illegible] گزشتہ [illegible] [illegible] ہڑتال [illegible] جھنگوی حق [illegible] [illegible] نہیں کیا۔

اس ہڑتال میں تمام مکتبہ فکر سے سیاسی جماعتوں، مذہبی تنظیموں، طلبہ، معاشی [illegible] آل پاکستان [illegible] ایسوسی ایشن [illegible] کے [illegible] صاحب کے [illegible] جھنگوی [illegible] مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے احتجاجی پروگرام [illegible] سپاہ صحابہ کے بے شمار کارکنوں [illegible] تمام [illegible] کی گرفتاریاں [illegible] جو [illegible] ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔

۲۳ مارچ کو سپاہ صحابہ کے احتجاجی جلسے منعقد ہوئے [illegible] جامع مسجد [illegible] [illegible] اور دوسرا جلسہ [illegible] [illegible] شاہ میں منعقد ہوا۔ [illegible] کے جذبات، دیدنی تھے جلسہ کی اختتام پر رات تقریباً ایک بجے [illegible] قاری [illegible] صاحب کے گھر [illegible] پولیس [illegible] کو گرفتار کر کے صبح ایک ماہ کیلئے [illegible] جیل بھیج دیا ہے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ضمانت [illegible] ہو سکی۔

پشاور میں [illegible] جھنگوی شہید [illegible]

[illegible] دیا گیا ہے۔

## شہادت جھنگوی پر مظفر گڑھ شہر کا ردِ عمل!

(ضیاء صدیقی مظفر گڑھ)

حالات، واقعات، جذبات، خیالات!

ہر آنکھ اشکبار ہے اہل سنت کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک طوفان چل رہا ہے۔ ہر دل مضطرب ہے [illegible] کا طوفان ہے جو دل پر ٹوٹ پڑا ہے کوئی کیسے سنبھلے کہ ہر شخص کے دل سے یہی آواز نکل رہی ہے کہ کاش قائد کی جگہ میری جان چلی جاتی کاش کہ ایسا [illegible] آہ کے قائد کے خواب ادھورے رہ گئے [illegible] تعبیر نہ دیکھ سکے جس پاک دھرتی کو [illegible] سے پاک دیکھنے کے [illegible] قریب آتے گئے [illegible] ہو گئے۔ شاید اس میں کوئی مصلحت ہو رب کی وہ بہتر جانتا ہے۔

آج ۲۳ فروری ہے [illegible] قائد کا [illegible] [illegible] ہے شاید اسی لئے رب کریم نے اپنے محبوب بندے سے ملنے کیلئے شب جمعہ تجویز کیا۔

[illegible] آپ نے تو اپنے رب کے پاس جانا [illegible] لیکن [illegible] کو دیکھ کر تو [illegible] بچھڑنے والوں کا کیا حال ہوا۔ لوگوں کے کلیجے پھٹ رہے ہیں [illegible] آنکھیں [illegible] آنسوؤں کا سمندر ہے کہ بہے چلا جا رہا ہے [illegible] کو کون روکے [illegible] کے [illegible] تاریخ کا [illegible] لیکن میرے سامنے صرف مظفر گڑھ شہر کے [illegible] ہر شخص [illegible] پورے شہر میں مکمل ہڑتال ہے [illegible] کے [illegible] بند ہیں [illegible] آج ہی [illegible] ہو جانے [illegible] آہستہ آہستہ

مجھے [illegible] ہر طرف سر ہی سر نظر آ رہے ہیں اس [illegible] جلوس کی شکل اختیار کر گیا ہے لوگ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ فضا نعرہ تکبیر، اللہ اکبر کے نعروں سے گونج رہی ہے [illegible] بچے بچے کی زبان پر [illegible] کا [illegible] نعرہ موجود ہے [illegible] انتقام! انتقام! ہر شخص [illegible] قائد کا مشن مکمل کر کے رہیں گے [illegible]

> خدا کی قسم میرے پاس مکہ سے فون آیا ہے جھنگوی [illegible] جس کیلئے خانہ کعبہ میں دعائیں مانگی جا رہی ہیں!

[illegible] جلوس [illegible] [illegible] جہاں [illegible] [illegible] صحابہ رسول [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایمان [illegible] اہل تشیع کی [illegible]

جلوس آگے [illegible] ہر شخص کے [illegible]

# شہادت کی موت میری آخری خواہش ہے — مولانا حق نواز کا آخری خطاب

## جان دے سکتا ہوں لیکن صحابہ کرام کے خلاف کوئی غلط بات نہیں سن سکتا

## پیپلز پارٹی ملک کا دیوالیہ نکال کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہتی ہے

فیروز والا (نامہ نگار) — پیپلز پارٹی ملک کا دیوالیہ نکال کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ پاکستان میں ۹۸ فیصد سنی ہونے کے باوجود ملک کا وزیر اعظم، وزیر خارجہ، وزیر داخلہ اور کئی اہم عہدے ایک خاص گروپ کے پاس ہیں اور وہ ملک کے حکمران بنے بیٹھے ہیں۔ بیگم نصرت بھٹو کو ایران بھیج کر دم لیں گے۔ ایران پاکستان میں گڑبڑ کاری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایران حکومت قانون بنا سکتی ہے کہ پاکستان حکومت کے اہم عہدے ایک خاص گروپ کے پاس ہوں تو پاکستان میں ایسا قانون کیوں نہیں بن سکتا۔ ایران میں بھی تو ۹۵ فیصد شیعہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کہ اب تک ہمارے ملک میں انگریزوں کے قانون چل رہے ہیں۔ انہوں نے اس ڈی [illegible] پیپلز پارٹی کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ انجمن سپاہ کے کارکنوں کے خلاف جھوٹے مقدموں کا سلسلہ بند کر دیں۔ یہ کہ تحریک دبانے سے نہیں [illegible] بھیجتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے [illegible] کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام کے اہم [illegible] کے لیے [illegible] کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ صحابہ کرام کے ناموں سے بھی [illegible] منسوب کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جو رات قبر میں آنی ہے وہ آ کر رہے گی لیکن صحابہ کے بارے میں غلط زبان نہیں سن سکتا۔ ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ یا خدا آسمان ٹوٹ جائے یا زمین پھٹ جائے میں حضور اکرم کے دوستوں کو گالیاں برداشت نہیں کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرکاری [illegible] ڈائریوں میں لکھ لو میں جو بات بھی کروں گا وہ کل سے پیش کروں گا اگر وہ کل پیش نہ کروں تو مجھے گولی مار دی جائے خون معاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری ماں نے مجھے آزاد جنا تھا اس لیے نہیں کہ میں جیلیں کاٹوں لیکن میں [illegible] کے نام پر شہادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا مولانا حسین احمد مدنی، عطاء اللہ شاہ بخاری، عبید اللہ سندھی، مولانا احمد علی لاہوری نے مجھے ہمیں کہنے کا حق دیا ہے۔ فیروز والا کے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ زندگی چار دن کی ہے آخرت کے لیے کل کر ایک روز مرنا ہے۔ شہادت کی موت میری آخری خواہش ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیروز والا کو ایران حکومت نے تسلیم نہ کیا ان کی شہادت تک اور ہم [illegible] کی حکومت کو انہوں نے پہلے دن تسلیم کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام پارٹیاں سندھی، بلوچی، سرائیکی، سرحدی اپنے اپنے حقوق کی بات کر رہے ہیں اور [illegible] سے حق نہ ملنے پر اس کو قتل کر رہا جب میں اپنے صحابہ اکرام کی بات کرتا ہوں تو مجھے گڑبڑ کار کا لقب دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شام [illegible] میں سنی علماء کو قتل کیا جا رہا ہے لیکن حکومت احتجاج کو اپنی توہین سمجھتی ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے کہا کہ انجمن سپاہ کا راستہ نہ روکا جائے کیونکہ اگر حق نواز جھنگوی کو [illegible] اللہ تعالیٰ کئی حق نواز پیدا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جلد فیروز والا [illegible] کریں گے۔ بعد میں انہوں نے انجمن سپاہ [illegible] فیروز والا کی جانب سے دیے گئے ظہرانے میں شرکت کی۔

# مولانا جھنگوی کے دو قاتلوں کی رہائی برداشت نہیں کی جاتے گی

## مطالبات تسلیم ہونے تک جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان

### پیر پاکستان کے سامنے دفاع صحابہؓ کانفرنس، کراچی سے پشاور تک متعدد جلوس کی شرکت

### مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت پر شورکوٹ میں تمام مکاتب فکر کا احتجاجی اجلاس

### مولانا جھنگوی کو خراج عقیدت

## مولانا حق نواز نے اسلام پر جان قربان کر دی

### باطل قوتیں ان کے مشن کو ناکام نہیں بنا سکتیں

### مولانا حق نواز کے قتل کے اصل مجرموں کو گرفتار کیا جائے۔ فضل الرحمٰن

# مولانا جھنگوی کا قتل آمر ضیاء کے ساتھیوں کے ہاتھوں گیارہواں قتل ہے

## اس سسٹم کے سیاسی قتل پیپلز پارٹی کو خوفزدہ کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں: شیخ رفیق احمد

لاہور ۲۳ فروری (جنرل رپورٹر) پیپلز پارٹی کے مرکزی جنرل سیکرٹری شیخ رفیق احمد نے کہا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل آمر ضیاء کے ساتھیوں کے ہاتھوں گیارھواں سیاسی قتل ہے اور ایسے سیاسی قتل پیپلز پارٹی کو خوفزدہ کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی مقبولیت میں اندرون ملک اور بیرون ملک اضافہ ہوا ہے اور عوامی حکومت میں فرانس کے صدر کی آمد اور امریکہ کی مخالفت کے باوجود فرانس سے نیوکلیئر پلانٹ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے انہوں نے کہا کہ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی سیاسی بصیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرانسیسی صدر سے کشمیر اور افغانستان کے مسئلے پر پاکستان کے موقف کی تائید حاصل کی ہے انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۸ء کے عام انتخابات میں [illegible] صرف آئی جے آئی کے لئے وقت قائم [illegible] پارٹی نے چار صوبائی اور ایک وفاقی حکومت کے [illegible] کے علاوہ [illegible] کو بھی شکست دی تھی جس سے ثابت ہوا تھا کہ پیپلز پارٹی واحد ملک گیر اور مقبول ترین سیاسی جماعت ہے پارلیمنٹ میں قلام

مسئلے [illegible] کی تحریر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ صدر پاکستان سے درخواست کریں گے کہ [illegible] فرانس کے صدر سے بھی [illegible] درخواست کی [illegible] ملاقات [illegible] ہے۔

### احتجاجی جلوس

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) جمعیت اشاعت التوحید والسنہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام آج ایک احتجاجی جلوس نکالا جائے گا۔ جس کی قیادت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر علماء کریں گے۔ جلوس شیخوپورہ موڑ سے شروع ہو کر جامع مسجد جامعہ القرآن ٹرسٹ پلازہ پر ہوگا

### پریس شورکوٹ کا تعزیتی اجلاس

شورکوٹ شہر (نامہ نگار) پریس کلب شورکوٹ کا تعزیتی اجلاس زیر صدارت ایم عقیل حق منعقد ہوا۔ جس میں جھنگ کے معروف مذہبی لیڈر مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر تعزیت کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

### پنجاب میں علمائے کرام کا قتل

### گھناؤنی سازش ہے، ڈاکٹر نظام دین

گوجرانوالہ ۲۳ فروری (نامہ نگار خصوصی) جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر نظام دین نے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب حکومت امن و امان قائم رکھنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پنجاب میں علمائے کرام کا قتل ایک گھناؤنی سازش ہے انہوں نے جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا فضل الرحمٰن کے اس بیان کی تائید کی کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ نواز شریف اور عابدہ حسین ہیں انہوں نے کہا کہ پنجاب میں روز بروز امن و امان کی بگڑتی ہوئی تشویشناک صورت حال پر وزیر اعلیٰ نواز شریف کو فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے۔

### مولانا جھنگوی کے قتل کے خلاف گوجرانوالہ میں آج احتجاجی مظاہرہ ہوگا

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف آج نماز جمعہ کے بعد [illegible] میں احتجاجی مظاہرہ ہوگا جس کی قیادت مولانا محمد حنیف انور کریں گے اور مظاہرے کے اختتام پر مولانا [illegible] الراشدی شرکاء سے خطاب کریں گے علاوہ ازیں [illegible] میں بھی نماز جمعہ کے بعد جمعیت طلباء اسلام کے کارکن مولانا جھنگوی کے وحشیانہ قتل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کریں گے جس کی قیادت [illegible] کریں گے۔

### گورنر سرحد کا اظہار تعزیت

پشاور ۲۳ فروری (اے پی پی) گورنر سرحد [illegible] نے جمعیت [illegible] کے رہنما مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے انہوں نے اپنے تعزیتی پیغام میں دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے دریں اثناء گورنر سرحد نے [illegible] پشاور کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر مسعود [illegible] کے انتقال پر بھی گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔

[illegible]

# سرگودھا میں مولانا جھنگوی کے قتل کے سوگ میں آج ہڑتال ہوگی

## شہر میں پرامن رہنے کی اپیل، پولیس نے امن وامان قائم رکھنے کے انتظامات کرلئے

سرگودھا ۲۴ فروری (نمائندہ خصوصی) مولانا حق نواز جھنگوی کی موت کے سوگ میں کل ۲۵ فروری کو سرگودھا میں مکمل ہڑتال ہوگی، کاروباری ادارے بازار، کینٹین اور ہر قسم کی ٹریفک بند ہوگی۔ ضلع سرگودھا کے تمام تعلیمی اداروں میں بھی ۲۵ فروری کو تعطیل کا اعلان کر دیا ہے۔ انتظامیہ نے ہر صورت حال سے نمٹنے کے لئے انتظامات کر لئے ہیں اور بعض اہم مقامات پر پولیس کے حفاظتی دستے تعینات کر دیئے ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے افراد نے اپنے اجلاس میں کل شہر میں ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ کو تاجروں اور دکانداروں کی حمایت حاصل ہے علاوہ ازیں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ہڑتال کر کے صوبائی اور وفاقی حکومت پر واضح کر دیں کہ مولانا جھنگوی کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائیں۔ علماء نے عوام سے کہا ہے کہ وہ توڑ پھوڑ اور املاک کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں اور پرامن رہیں انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ جامع مسجد سرگودھا میں مولانا کی روح کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوگی جس میں شرکت کی جائے۔

# آئی جے آئی کے سردار زادہ ظفر عباس کو شامل تفتیش کیا جائے

## ۲۷ فروری تک تمام ملزم گرفتار نہ کئے گئے تو ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے، یوسف مجاہد

جھنگ ۲۴ فروری (نامہ نگار) انتظامیہ کی حیثیت سے تعلق رکھنے والے آئی جے آئی کے ایک رکن پنجاب اسمبلی سردار زادہ ظفر عباس سابق [illegible] وزیر [illegible] پنجاب کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے تو مولانا جھنگوی اور دیگر علماء کے قتل کی تمام سازش بے نقاب ہو جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری یوسف مجاہد نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے مولانا کے قتل پر ملک گیر احتجاجی جلسے کا بھی اعلان کیا انہوں نے کہا کہ ۲۷ فروری سے قبل تمام ملزموں کو گرفتار کر لیا جائے ورنہ ۲ فروری کو ملک بھر میں نماز ظہر کے بعد احتجاجی جلوس نکالے جائیں گے اور ۲ مارچ کو نماز جمعہ کے بعد [illegible] جلوس منعقد ہوں گے جبکہ ۱۰ مارچ کو انجمن سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام [illegible] پاکستان [illegible] کانفرنس منعقد ہوگی [illegible] انجمن تاجران کے نمائندوں نے اعلان کیا [illegible] کی گرفتاری تک شہر میں ہر قسم کا کاروبار بند رہے گا [illegible]

# خوف وہراس کی وجہ سے شہر میں کاروبار زندگی معطل رہا

## جھنگ میں چوتھے روز بھی تشدد کے واقعات ہوتے رہے

جھنگ (نامہ نگار) مولانا حق نواز کے وحشیانہ قتل کی خبر [illegible] کے بعد جھنگ میں کل چوتھے روز بھی [illegible] واقعات ہوئے [illegible] ایک ملزم [illegible] کے گھر کو آگ لگا دی [illegible] جھنگ [illegible] کاروبار زندگی معطل رہا [illegible] شہر میں [illegible] پولیس [illegible] ملزم گرفتار [illegible]

[illegible]

**بقیہ: احتجاجی جلوس**

مرکزی دفتر میں بلایا جائے گا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے جانشین کے تقرر کا فیصلہ کیا جائے گا محمد یوسف مجاہد نے مزید بتایا کہ ۲۶ مارچ کو پورے پاکستان پر شہید عظمت صحابہ رسولؐ کانفرنس منعقد ہو گی اور اس روز مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی ہو گا اس کانفرنس میں مولانا حق نواز کی عظمت صحابہ کے سلسلے میں کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا پریس کانفرنس کے دوران مقامی ایم پی اے شیخ محمد اقبال نے بتایا کہ مولانا حق نواز کے چار میں سے دو چہیتے قاتل محمد نواز اور فیض اللہ عرف کاکا بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں فیض اللہ عرف کاکا علی ایک سابق ایم این اے امان اللہ خان سیال کا بھانجا اور بھائی ہے شیخ محمد اقبال نے کہا کہ مولانا حق نواز اپنے اندر بے پناہ صلاحیتیں رکھتے تھے ہم ان کے خون کا بدلہ لے کر رہیں گے۔ محمد یوسف مجاہد نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ شیعہ فرقے کے لوگ جھنگ میں اشتعال پھیلا کر اور اپنے فرقے کے کسی ایک شخص کو قتل کر کے ہمارے خلاف مقدمہ درج کرانا چاہتے ہیں تاکہ مولانا کے قتل کی کشمکش میں ڈالا جا سکے۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ مقامی انتظامیہ براہ راست مولانا حق نواز کے قتل میں ملوث تو نہیں ہے لیکن اس نے مجرمانہ غفلت کا ارتکاب ضرور کیا ہے کیونکہ انتظامیہ نے مولانا کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں کیا تھا جب کہ ان پر پہلے بھی تین چار بار قاتلانہ حملے ہو چکے تھے مولانا ایثار القاسمی نے اس موقع پر بتایا کہ جھنگ کے شیعہ سیاستدان مولانا کے قتل کی سازش میں شریک ہیں یہ پریس کانفرنس جو جامع مسجد پپلیاں والی میں منعقد ہوئی جس میں جمعیت اہل حدیث کے رہنما مولانا عبدالعلیم یزدانی مقامی ایم پی اے شیخ محمد اقبال جمعیت علماء اسلام کے مولانا غلام یاسین جھنگ تجارتی بورڈ کے سیکرٹری قاری اعظم طارق اور صوبہ سرحد کے مولانا بشیر الحق نے بھی خطاب کیا پریس کانفرنس کے دوران جنرل سیکرٹری محمد یوسف مولانا کے ذکر پر کئی بار آبدیدہ ہو گئے اختتامی دعائے مغفرت پر لوگ دھاڑیں مار کر رو رہے تھے۔

## پنجاب اسمبلی میں مولانا جھنگوی کی شہادت پر

### قرارداد متفقہ طور پر منظور

### نئے اقلیتی ممبر پیٹر گل نے حلف اٹھایا

لاہور (خصوصی رپورٹر) گزشتہ روز پنجاب اسمبلی کا اجلاس تقریباً ایک گھنٹہ تاخیر سے شروع ہوا سپیکر میاں منظور وٹو نے اسمبلی کے نئے اقلیتی رکن پیٹر گل سے حلف لیا۔ اس کے بعد مولانا منظور چنیوٹی نے ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجلاس متفقہ طور پر مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مولانا حق نواز ملت اسلامیہ کا سرمایہ تھے۔ انہوں نے دین کے لئے بے پناہ خدمات سرانجام دی ہیں اور انہیں شہادت کا رتبہ ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی کی اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ بعد ازاں ایوان میں مولانا حق نواز کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اس قرارداد کے بعد نوابزادہ غضنفر گل نے پوائنٹ آف آرڈر پر بولتے ہوئے کہا کہ اسمبلی میں ہمارے اقلیتی بھائی نے جو حلف اٹھایا ہے وہ مسلمان ممبران کے لئے ہے کیونکہ اس طرح وہ اقلیتی سیٹ کھو بیٹھے ہیں اس پر سپیکر نے کہا کہ یہ حلف تمام ممبران کے لئے بلا امتیاز مذہب ہے۔ قائد حزب اختلاف راجہ شوکت گھمن نے نئے اقلیتی ممبر کو مبارکباد پیش کی۔

## اظہار تعزیت

ہم استاد و عالم دین حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت پر فیصل آباد میں مکمل ہڑتال پر امن مظاہرہ اور جلسہ عام منعقد کرنے پر علماء کرام، تاجر برادری، شہریوں اور انجمن سپاہ صحابہؓ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ یہ اتحاد آئندہ بھی قائم و دائم رہے گا۔

ہم خصوصی انتظامات کرنے پر ضلعی انتظامیہ کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: حاجی محمد اکرم بیگ
چیئرمین انجمن شبان اہلسنت فیصل آباد

## آئی جے آئی کے پارلیمانی گروپ کے اجلاس میں مولانا حق نواز کے قتل پر اظہار افسوس

لاہور (اے پی پی) پنجاب اسمبلی میں آئی جے آئی کے پارلیمانی گروپ کا اجلاس گذشتہ روز وزیر اعلیٰ نواز شریف کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے المناک قتل پر اظہار افسوس کیا گیا۔ ... کے بعد اب پنجاب میں خون خرابے کے منصوبوں پر عملدر آمد ہو رہا ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل اسلام کی بالا دستی چاہنے والوں کو کمزور کرنے کے لئے ان عناصر نے کرایا ہے جو پاکستان کو سیکولر مملکت بنانا چاہتے ہیں اور یہ بات بھی اہم ہے کہ پیپلز پارٹی اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل جمعیت العلمائے اسلام کے رہنما کے قتل کا الزام خود اتحاد کی حکومت پر تھوپ کر پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات کرانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ روز ... دہشت گردی کی جو واردات ہوئی ہے وہ سندھ کے دہشت گردی کے واقعات سے

## چیچہ وطنی میں حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف مکمل ہڑتال

### انجمن سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام جلوس نکالا گیا، وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا

چیچہ وطنی ۲۳ فروری (نامہ نگار) مولانا حق نواز جھنگوی کے سوگ میں آج یہاں ہڑتال رہی اور انجمن سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام جلوس نکالا گیا جو مدرسہ تجوید القرآن سے شروع ہوا جلوس نے تمام شہر کا چکر لگایا ... چوک جی ٹی روڈ پر مظاہرین نے ٹائروں کو آگ لگا کر تھوڑی دیر کے لئے ٹریفک معطل کرا دی جلوس چوک شہدائے ختم نبوت میں پہنچا تو یہاں جلسے سے خطاب کرتے خالد لطیف چیمہ امیر مجلس تحریک تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور مولانا محمد ارشاد اور رانا ... احمد کمالی نے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا شیخ محمد حنیف مرکزی صدر انجمن تاجران چیچہ وطنی اور صدر انجمن سپاہ

## ملتان میں آج حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف مظاہرہ کیا جائیگا

ملتان ۲۳ فروری (نمائندہ خصوصی) ملتان کے تمام دینی اداروں کے ممتاز رہنماؤں مولانا عطاء المحسن بخاری مولانا شفاعت رسول نوری مفتی غلام مصطفےٰ رضوی عقیل صدیقی مولانا محمد عارف سیال خواجہ عبد الرؤف مولانا محمد اسحاق مولانا منظور احمد حجازی مولانا مفتی عبد القوی اور حافظ منظور احمد نے تمام مسلک علماء اتحاد کمیٹی تشکیل دی ہے بعد ازاں ایک پریس کانفرنس میں ملتان کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کل ۲۵ فروری کو مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف مظاہرہ میں شرکت کے لئے صبح ۹ بجے چوک گھنٹہ گھر پہنچیں انہوں نے تاجروں سے بھی اپیل کی ہے کہ صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک دو گھنٹے کی علامتی ہڑتال میں شرکت کریں۔ انہوں نے اس موقع پر پنجاب حکومت کو واضح کیا کہ اگر قاتلوں کو فی الفور گرفتار نہ کیا گیا تو پھر ملک گیر ہڑتال شروع کی جائے گی۔

ان رہنماؤں نے مولانا جھنگوی کے قتل کو ایک گہری سازش قرار دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کے قتل کے پیچھے غیر ملکی ہاتھ کار فرما ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا تمام مکاتب فکر کے رہنما تھے اور وفاقی حکومت پر زور دیا کہ لسانی اور فرقہ وارانہ فسادات کرانے والوں پر کڑی نظر رکھے انہوں نے کہا کہ کراچی اور سندھ کی صورتحال خراب کرنے کے بعد پنجاب کے حالات کو خراب کرنے کی مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں اس سیاسی ناکامی کے بعد اس گروہ نے علماء کو منتشر اور عوام کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک ممتاز جید عالم کو قتل کرا کر فرقہ وارانہ کوہوا دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احسان الٰہی فاروقی علامہ احسان الٰہی ظہیر کے بعد مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل بھی اس گروہ کا کارنامہ ہے انہوں نے کہا حکومت کو چاہئے کہ علماء کرام کو تحفظ فراہم کرے مرکزی انجمن تاجران ملتان کی طرف سے اس پر امن ہڑتال کی تائید کی گئی ہے اور انجمن کے عہدیداروں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو انہوں نے ملک گیر ہڑتال کرنے کی دھمکی دی۔

## ڈیرہ اسماعیل خاں میں احتجاجی مظاہرے

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ وفاق) انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے سوگ میں کاروبار مکمل بند رہا۔ جلوس کے شرکاء مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کر رہے تھے جماعت اہلسنت ڈیرہ کے امیر مولانا عبد السلام جمعیت علماء اسلام کے شیخ عزیز الرحمٰن اور دیگر مقررین نے کہا کہ حق نواز جھنگوی کو بین الاقوامی سازش کے تحت قتل کیا گیا جس میں ... اسمبلی کی ممبر ... وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو گرفتار

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف گوجرانوالہ میں دوسرے روز بھی مکمل ہڑتال کی گئی

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے پس پردہ ہاتھ بے نقاب کئے جائیں

## سکھر میں مولانا جھنگوی کے قتل کیخلاف جلوس پر پتھراؤ' متعدد افراد زخمی

### پولیس نے ہوائی فائرنگ کی اور لاٹھی چارج کیا' متعدد افراد زخمی' سکھر میں مکمل ہڑتال رہی

### پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی

## مولانا جھنگوی کے قتل کے خلاف متعدد شہروں میں احتجاجی ہڑتال اور جلسے

### قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے تختہ دار پر لٹکانے کا مطالبہ

## دو مارچ کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے گا

### مقامی انتظامیہ نے مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کیا ہے' انجمن سپاہ صحابہ کے جنرل سیکرٹری کی پریس کانفرنس

## کبیروالا میں حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف احتجاجی جلوس

**امام بارگاہ کے قریب دو فریقوں میں پتھراؤ اور فائرنگ کا تبادلہ دس افراد زخمی**

**زخمیوں میں دو پولیس اہلکار بھی شامل ہیں: پریس نوٹ**

ملتان ۲۳ فروری (نامہ نگار خصوصی) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خانیوال اخلاق احمد تارڑ کے پریس نوٹ کے مطابق مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے سلسلے میں کبیروالا میں آج ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جب جلوس کے شرکاء امام بارگاہ [illegible] کے سامنے سے گزر رہے تھے تو چند شرپسند عناصر نے خشت باری شروع کر دی جس کے نتیجے میں فریقین کے درمیان خشت باری اور فائرنگ کا تبادلہ ہوا اس تصادم کے نتیجے میں دس افراد زخمی ہو گئے جن میں دو پولیس والے بھی شامل ہیں مقامی انتظامیہ کے مناسب حفاظتی اقدامات کے نتیجے میں کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا صورت حال انتظامیہ کے کنٹرول میں ہے

## حق نواز جھنگوی کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قتل کیا گیا ہے: عنایت اللہ بخاری

**کئی ماہ سے قبل از وقت سازش کے انکشاف کے باوجود انتظامیہ نے انکی حفاظت نہیں کی دیپالپور میں خطاب**

دیپالپور ۲۳ فروری (نامہ نگار) جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے مرکزی سربراہ مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری آف گجرات نے کہا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو ایک سوچے سمجھے منصوبے اور گہری سازش کے تحت شہید کیا گیا ہے اور شہید کی طرف سے اپنے اور دیگر علمائے حق کے خلاف حملے کی تیار شدہ سازش کے قبل از وقت انکشاف کے باوجود انتظامیہ نے ان کی حفاظت اور سازشیوں کی بروقت گرفتاری سے شدید غفلت اور لاپرواہی برتی جس کے نتیجے میں ہمیں اس المناک سانحہ سے دوچار ہونا پڑا وہ یہاں مدرسہ تعلیم القرآن کے ۲۶ویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر جامع مسجد [illegible] دیپالپور میں خطاب کر رہے تھے انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی طرح جن کے قاتلوں کی گرفتاری کے امکانات بھی معدوم ہیں۔ ان کی تقریر کے دوران سامعین نے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے پرجوش نعرے لگائے۔

## نواز شریف کی غفلت پنجاب میں قتل و غارت کا باعث بن رہی ہے

**مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل پنجاب حکومت کی نااہلی کا سب سے بڑا ثبوت ہے**

**نواز شریف عوام کے سروں پر کفن باندھنے کی اپیلیں کرنے کی بجائے عوام کی خوشحالی کی کوشش کریں: راؤ سکندر اقبال**

اسلام آباد ۲۳ فروری (نامہ نگار خصوصی) وفاقی وزیر زراعت و خوراک راؤ سکندر اقبال نے نواز شریف کے سندھ کے واقعات پر تشویش کے بیان کے جواب میں کہا کہ نواز شریف کو سندھ اور کراچی کے [illegible] پنجاب [illegible] صورت حال پر توجہ دینی چاہئے کیونکہ نواز شریف کی پنجاب کے عوام کے مسائل سے مسلسل غفلت پنجاب میں قتل و غارت کا باعث بن رہی ہے حالیہ واقعہ جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کو قتل کر دیا گیا پنجاب حکومت کی نااہلی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اور آج پنجاب کے عوام پر نواز شریف کی انتظامیہ کو قطعاً کنٹرول حاصل نہیں ہے کیونکہ نواز شریف نے کبھی بھی پنجاب کے عوام کے پیچیدہ مسائل پر کسی قسم کی توجہ نہیں دی اور ان کی تمام تر توجہ جمہوریت اور جمہوری عمل کو ناکام بنانے اور نقصان پہنچانے کی ہے۔ جس سے پاکستانی عوام کی ترقی اور خوشحالی میں تاخیر ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ نواز شریف [illegible] پنجاب میں [illegible] کے بعد کراچی میں ایم کیو ایم کی پناہ ڈھونڈنے چلے گئے انہوں نے نواز شریف کو مشورہ دیا کہ وہ عوام کو سروں پر کفن باندھنے کی اپیلیں کرنے کی بجائے عوام کی خوشحالی کی جدوجہد میں وفاقی حکومت کا ساتھ دیں اگر کفن باندھنے کا شوق ہے تو اپنے سر پر کفن باندھیں تو کفن کی قیمت کا اندازہ ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی حکومت کو بچانے کی بجائے پنجاب کے عوام کو مکمل جمہوری حقوق دلانا ہے [illegible] پنجاب کے مختلف طبقوں اور [illegible] انہوں نے کہا کہ نواز شریف کا سندھ کے عوام سے [illegible] کے آنسو بہانے کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ نواز شریف اندر سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں [illegible] فریب اور [illegible] انہوں نے کہا کہ جمہوری [illegible]

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC قومی اخبارات کا ہم پلہ

رجسٹرڈ نمبر ایل 5398 فون ایڈیٹوریل 30816 سرکولیشن اشتہارات 22131 33363 33364 22275

بانی چوہدری شاہ محمد عزیز (مرحوم)

# ڈیلی بزنس رپورٹ فیصل آباد

انچارج — ایڈیٹر: عبدالرشید غازی

جلد ۴۳ شمارہ ۲۰۸ | اتوار ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء / ۲۸ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ / ۱۲ پھاگن ۲۰۴۶ بکرمی | قیمت ایک روپیہ

## اے شہید تیرا خون انقلاب لائے گا

### لیاقت آباد میں مکمل ہڑتال اور احتجاجی جلوس

ہارون آباد (نامہ نگار) ہارون آباد میں انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل پر مکمل ہڑتال ہوئی اور جلوس جھنگوی کی شہادت کے ذمہ دار شرپسند اور ملک دشمن عناصر ہیں انہیں فوراً گرفتار کیا جائے اس افسوسناک سانحہ سے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اس جلوس کی قیادت انجمن سپاہ صحابہ ہارون آباد کے سرپرست حاجی محمد یٰسین اور قاری غلام سرور اور ایاز احمد صدر انجمن سپاہ صحابہ، سیکرٹری محمد اختر علی اور مولوی محمد اشرف حاجی نذیر احمد مولانا دل محمد اور مولوی محمد قاسم اور احسان الحق نے کی جلوس میں تمام طلبہ تنظیموں کے نمائندوں اور کاروباری اور شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی ہے اور طلبہ کا جلوس صورت میں ہوتا ہوا انجمن سپاہ صحابہ کے جلوس میں شامل ہو گیا اور یہ جلوس شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا فوارہ چوک میں جلسہ کی صورت اختیار کر گیا اور جلوس کے شرکاء نے نعرے لگائے کہ ظالمو جواب دو خون کا حساب دو، جھنگوی تیرے خون سے انقلاب آئے گا اے شہید تیرے خون سے انقلاب آئے گا کے نعرے لگا رہے تھے

کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور جلوس کے شرکاء نے بینرز اور کتبے اٹھائے ہوئے تھے۔ جھنگوی کا قتل کب تک، ملعون شرپسند عناصر کو فوراً گرفتار کرو اور جھنگوی کے قاتلوں کو سرعام پھانسی دو اور جھنگوی کے قاتل قوم کو نہیں بخشتے۔ انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا محمد اشرف نے مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت پر رنج اور غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جھنگوی کی شہادت سے ہمارے مذہبی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اسے ہم مدتوں پر نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے صدر مملکت اور وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا جھنگوی کے سفاک قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اور مولانا احسان الحق نے مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان قاتلوں کو فوری طور پر عبرتناک سزا دی جائے اور جلسہ کے آخر میں قاری غلام سرور نے مولانا جھنگوی کی روح اور مرحوم کے لواحقین کے حق میں اور مولانا حق نواز مرحوم کی جنت میں جگہ کے لیے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، دعا کی جس کے بعد جلوس پرامن منتشر ہو گیا۔

## سرگودھا میں مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں، آنسو گیس کا استعمال

### چنیوٹ اور ملتان میں بھی ہڑتال، ملزموں کی گرفتاری کا مطالبہ

سرگودھا ۲ فروری (نامہ نگار) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف بطور احتجاج آج سرگودھا میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام تعلیمی اور کاروباری ادارے سینما گھر اور ٹرانسپورٹ بند رہی۔

مرکزی جامع مسجد مسلم بازار میں قرآن خوانی کی گئی بعد ازاں تمام فرقوں کے علمائے کرام نے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ علماء سیاسی رہنماؤں پر قاتلانہ حملے روکنے کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں ورنہ راست اقدام کیا جائے گا۔ بلاک نمبر ۱ میں مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں بھی ہوئیں اور ایک موقع پر پولیس نے آنسو گیس بھی استعمال کی۔ انجمن دفاع صحابہؓ جمعیت طلباء اسلام ضیاء الحق شہید یوتھ ونگ اور انجمن سپاہ صحابہ کے اجلاس میں بھی تعزیتی قراردادیں منظور کی گئیں۔ ۴ فروری کو جامع مسجد گول چوک میں بھی جلسہ منعقد ہوگا۔ چنیوٹ میں مولانا جھنگوی کے قتل کے خلاف آج بھی مکمل ہڑتال رہی اس سلسلے میں شہر سے مختلف احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ شاہی مسجد میں ایک احتجاجی جلسہ ہوا علماء نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا کے قاتلوں کی جلد گرفتاری کا مطالبہ کیا مقررین نے کہا کہ مولانا جھنگوی کا قتل دراصل گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ رکن صوبائی اسمبلی منظور احمد چنیوٹی نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ جھنگ کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔ ملتان میں مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے سوگ میں صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک ملتان میں ہڑتال کی گئی اور چوک گھنٹہ گھر میں مختلف سیاسی تنظیموں اور مذہبی اداروں کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ و جلسہ ہوا مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

بھیرہ سے ہمارے نامہ نگار کے مطابق مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف آج یہاں بطور احتجاج مکمل ہڑتال رہی جس میں اہلسنت والجماعت سمیت دیوبند اور اہلحدیث کے مکاتب فکر کے مسلمانوں نے حصہ لیا آج سہ پہر دو بجے مسجد صابریہ سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جو شہر کے مختلف حصوں کا چکر لگاتا ہوا چوک دروازہ چک اللہ پہنچا جہاں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس سے بریلوی مکتب فکر کے صاحبزادہ افتخار احمد بگوی صاحبزادہ امین الحسنات مولانا جلال الدین مولانا حکیم برکت احمد بگوی دیوبند مکتبہ فکر کے مولانا جلال الدین حقانی مولانا محمد یامین قاضی کفایت اللہ میونسپل کونسلر محمد افضل اعوان اور انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما محمد ذوالقرنین نے خطاب کیا۔

## مولانا حق نواز کا خون رائیگاں نہیں جائے گا

### ان کے قاتل کیفر کردار تک ضرور پہنچیں گے۔ مولانا ضیاء القاسمی

### مولانا حق نواز جھنگوی کو ایصال ثواب کیلئے متعدد مقامات پر قرآن خوانی

### وفاقی اور صوبائی حکومتیں علماء کرام کے خلاف سازش کر رہی ہیں۔ طاہر القادری

جھنگ ۲۵ فروری (نمائندہ خصوصی) مولانا حق نواز مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے شہر کے علاوہ ضلع میں متعدد مقامات پر قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے بعد متعدد علمائے کرام نے خطاب کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے مولانا حق نواز کے قتل کو ظالمانہ فعل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر شیعہ ہلال معاہدے کے بنیادی اصولوں کی پاسداری کریں تو امن کا ساتھ دیا جائے گا۔

### • قاتل ہمارے انتقام سے نہیں بچ سکیں گے

### جمعیت طلباء اسلام کا انتباہ

لاہور (وقائع نگار) جامعہ اشرفیہ سے جمعیت طلباء اسلام کے کارکنوں نے آج ٹیلی فون پر نوائے وقت کو بتایا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتل ہمارے انتقام سے نہیں بچ سکیں گے اور انہیں انجام تک پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے کہا [illegible]

### جامع مسجد چھپیانوالی میں ۵۰ برس میں پہلی بار نماز جمعہ نہیں ہوئی

جھنگ ۳ فروری (نامہ نگار) جامع مسجد چھپیانوالی میں ۵۰ سال کے عرصہ میں آج پہلی مرتبہ نماز جمعہ نہیں پڑھائی گئی۔ واضح رہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی جامع مسجد چھپیانوالی کے خطیب تھے [illegible]

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

SATURDAY MARCH 17, 1990

جلد 10

مولانا جھنگوی کی برسی آج ہوگی

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل

# مولانا جھنگوی کے دو قاتلوں کی رہائی برداشت نہیں کی جائے گی

## مطالبات تسلیم ہونے تک جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان

### مولانا جھنگوی کے قتل کی مذمت

## مولانا جھنگوی کے قتل کیخلاف مختلف شہروں میں ہڑتالیں اور مظاہرے

**جلوس کے شرکاء زار و قطار روتے رہے' طلبہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا**

[illegible]

## جھنگ میں مزید ہنگامے: مولانا کے قاتلوں کو لاہور منتقل کر دیا گیا

**مظاہرین نے کئی دکانوں اور گاڑیوں کو آگ لگا دی' پولیس سے تصادم' 50 افراد گرفتار**

[illegible]

مسلسل اشاعت کا پچاسواں سال
50
DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE
روزنامہ
نوائے وقت
لاہور
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی
لاہور' کراچی' راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

## مولانا جھنگوی کے قتل پر گوجرانوالہ میں مکمل ہڑتال

**ریلوے سٹیشن کے سامنے جلسہ اور جلوس' نماز جنازہ غائبانہ ادا کر دی گئی**

[illegible]

## مولانا جھنگوی کے قتل پر پورے پنجاب میں مظاہرے

[illegible]

### مولانا جھنگوی کو خراج عقیدت

[illegible]

## گوجرانوالہ میں انجمن سپاہ صحابہؓ اور جمعیت طلبہ اسلام کا جلوس

### مولانا جھنگوی کے قاتلوں کو پھانسی دینے کا مطالبہ

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) جمعیت طلبہ اسلام و انجمن سپاہ صحابہؓ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کے خلاف احتجاج کے طور پر ایک جلوس نکالا گیا اور سلامتی احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جلوس کی قیادت طارق محمود رضوی، ڈاکٹر محمد ارشد، ثاقب عبدالواحد کھرالی، ڈاکٹر نواز احمد عارف اور دیگر رہنماؤں نے کی۔ یہ جلوس شیرانوالہ باغ سے نکل کر مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا گھنٹہ گھر، ریلوے اسٹیشن اختتام پذیر ہوا۔ جلوس نے مختلف بینر اٹھا رکھے تھے جن پر حق نواز کا مشن جاری رہے گا، قاتلوں کو فی الفور پھانسی دو لکھا ہوا تھا۔ دریں اثنا بدھ ۳ مارچ کو گوجرانوالہ میں مولانا حق نواز کے قتل کے خلاف مکمل ہڑتال ہو گی۔

## مولانا جھنگوی کے قتل کی اصل سازش کو بے نقاب کیا جائے

### جماعت اسلامی گوجرانوالہ کے رہنماؤں کا بیان

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) امیر جماعت اسلامی گوجرانوالہ شہر مولانا عبیداللہ عبید، جنرل سیکرٹری پروفیسر ڈاکٹر عبدالقیوم ملک نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولانا حق نواز جھنگوی کے سفاکانہ قتل پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے جس طرح ایم کیو ایم سے انتقامی کارروائی کے تحت حیدرآباد میں قتل عام کروایا ہے اسی طرح اب پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت کو ناکام کرنے کے لئے مولانا حق نواز جھنگوی کو قتل کرا کے پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات برپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس سانحہ کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کروائی جائے اور اصل سازش کو بے نقاب کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

## مولانا حق نواز جھنگوی، نڈر عالم دین اور صحابہ کرامؓ کے شیدائی تھے

### مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ محبان مسلم لیگ ریاض

ریاض (پ ر) محبان مسلم لیگ ریاض کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت عبدالحمید ابو فاروق منعقد ہوا۔ جس میں انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیت علمائے اسلام کے رہنما اور مشہور عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے سفاکانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ مجرموں کو بلاتاخیر گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی سستی کاہلی اور سرد مہری کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

قرارداد میں کہا گیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی ایک نڈر بے باک عالم دین اور صحابہ کرام کے شیدائی تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی شان رسالت اور ناموس تحفظ صحابہ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے راہ حق میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے خالق حقیقی کے ہاں شہادت کا بلند مقام حاصل کیا ہے اور ہمارے لئے مثال قائم کر گئے ہیں۔ قرارداد کے مطابق اس قسم کے حق پرست علماء کا قتل حکومت وقت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ شہید کا خون اس وقت تک حکومت کے سر ہے جب تک مجرموں کو پکڑ کر ان کے کئے کی سزا نہیں مل جاتی۔ قرارداد میں یاد دلایا گیا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، مولانا عبدالخالق قدوسی، مولانا محمد نجیب خان، مولانا احسان اللہ فاروقی، سابق صدر پاکستان جہاد افغانستان کے ہیرو شہید جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کے قاتلوں کو اگر بروقت گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دی جاتی تو آج شعلہ بیان مقرر مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کا واقعہ پیش نہ آتا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ دین و ملت کے دشمنوں کے حوصلے اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ وہ جب اور جہاں چاہتے ہیں گھناؤنی کارروائیوں سے ملک کے عوام کو خوف زدہ کر دیتے ہیں اور جس شخصیت کو چاہتے ہیں قتل کر دیتے ہیں۔ اس موقع پر دین کا نام لینے والی تمام تنظیموں اور رہنماؤں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے معمولی اختلافات پس پشت ڈال کر اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ دشمنان دین و وطن کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں تاکہ ان قوتوں کا مقابلہ کیا جا سکے جو وطن عزیز کے امن و امان کے بھی دشمن ہیں۔ قرارداد کے آخر میں خصوصاً حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کی گرفتاری میں مستعدی دکھائے تاکہ حکومت پنجاب کی حق پرستی، اسلام دوستی ظاہر ہو سکے۔

اجلاس میں محبان مسلم لیگ کے صدر و ارکان، میجر نائب صدر میاں سلطان محمود، جنرل سیکرٹری عبدالرزاق بٹ، نائب صدر محمد اکرم مرزا، نائب صدر چوہدری عبداللہ، جوائنٹ سیکرٹری محمد انور مغل، سیکرٹری اطلاعات محمد منشی، وزٹ سیکرٹری رابطہ محمد خلیل، سیکرٹری فنانس محمد رفیق جنجوعہ اور یونٹ کے صدر راجہ تنویر احمد، یونٹ کے صدر حسین احمد خلیل اور دیگر عہدیداران اور ارکان مجلس عاملہ نے شرکت کی۔

## مولانا جھنگوی کے قتل پر کل

### فیصل آباد میں احتجاجی ہڑتال ہوگی

فیصل آباد ۲۴ فروری (نمائندہ خصوصی) انجمن سپاہ صحابہ کے بانی ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر فیصل آباد کے علماء، شہریوں، مقامی کاروباری اور سماجی تنظیموں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مولانا حق نواز مرحوم کو دینی خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ مولانا کے بہیمانہ قتل پر ۲۶ فروری کو پورے شہر میں ہڑتال کی جائے گی اور شہر میں احتجاجی جلسہ اور جلوس نکالا جائے گا اس امر کا فیصلہ آج یہاں جامع مسجد کچہری بازار میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس کے بعد کیا گیا دریں اثناء تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا ایک اجلاس آغا ذوالفقار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں اس واقعہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ملک میں علماء کرام کے قتل کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا گیا۔

## ضلعی امن کمیٹی ٹوبہ کا اجلاس

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلعی امن کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں ملک کے ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر اپنے گہرے غم اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی کے ارکان نے مولانا کے لواحقین سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور اس واقعہ کے ذمہ دار کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اجلاس نے مولانا کی دینی خدمات پر انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ اجلاس کی صدارت ڈپٹی کمشنر میاں توقیر احمد فائق نے کی (ک)

## مولانا حق نواز کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا

### علماء کے قاتلانہ حملوں کے ملزموں کو عبرتناک سزا دی جائیں گی

ٹانڈلیانوالہ (نامہ نگار) ممتاز عالم دین اور انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کے خلاف احتجاج کے سلسلہ میں ٹانڈلیانوالہ میں مکمل ہڑتال رہی۔ بلال شہید مسجد میں قرآن خوانی ہوئی جہاں سے ایک بھاری جلوس نکالا جس کی قیادت مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں کے علاوہ جماعت اسلامی کے چوہدری محمد سرور آف بیدو آنہ کے صدر شیخ محمد اشفاق، انجمن اہلحدیث کے حافظ محمد یوسف فاروق، راؤ محمد اکرم، مولانا مظفر حسین، مولانا ظہور الحق مولانا احسان الحق اور دیگر علماء کرام نے کی۔ احتجاجی جلوس مختلف بازاروں کا چکر لگاتے ہوئے حیدری چوک پہنچا جہاں پر احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ مولانا حق نواز کی محنت اور قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی ہم ان کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے انہوں نے پنجاب حکومت پر زور دیا کہ وہ ملک سے افراتفری اور انتشار کی فضا کو ختم کرنے اور علماء کرام پر قاتلانہ حملوں کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دے۔

# جھنگ میں تعلیمی ادارے تاحکم ثانی بند کرفیو اٹھالیا گیا جھنگ سمیت کئی شہروں میں ہڑتال

انجمن سپاہ صحابہ کی طرف سے 3 مارچ سے احتجاجی جلسے اور جلوس نکالنے کا اعلان فیصل آباد میں آج سنی مجلس عمل کی طرف سے ہڑتال کا اعلان

**جھنگ میں مختلف واقعات میں 10 افراد زخمی سرگودھا میں مظاہرین پر پولیس کا لاٹھی چارج 100 سے زائد افراد گرفتار**

## جھنگ میں کشیدگی: فوج کا گشت جاری ہے

**350 افراد گرفتار مقتول کے لواحقین کے گھروں پر بھی چھاپے مارنے کا الزام**

انتظامیہ بےگناہ گرفتاریاں کر کے اشتعال پیدا کر رہی ہے: مولانا منظور چنیوٹی اور شیخ اقبال کا مشترکہ بیان

## مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل قومی سانحہ ہے

**قتل تمام گستاخوں کی سازش کا نتیجہ ہے: چیئرمین ضلع کونسل**

حق نواز جھنگوی کے سوگ میں کوئٹہ میں ہڑتال

## مولانا فضل الرحمن کی صدر غلام اسحاق سے ملاقات

**مولانا جھنگوی کے قتل کی تحقیقات کے لئے پنجاب حکومت کو ہدایات کر دی ہیں: صدر**

انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ کے قتل کی سازش ناکام

**مجھے مولانا ضیاء القاسمی کے قتل کیلئے مامور کیا گیا تھا۔ دہشت گرد کی گرفتاری**

[illegible]

حق نواز جھنگوی [illegible]

[illegible]

انجمن سپاہ صحابہؓ نے خان گڑھ میں آج سے غیر معینہ ہڑتال کا اعلان کر دیا

**[illegible]**

[illegible]

جھنگ جہاں ایک طرف تنظیم تحفظ کے خلاف جمہوری جانب جاگیرداروں کے خلاف [illegible] جانب [illegible] کے خلاف [illegible] لڑائی لڑتے [illegible] جہاد کرتے ہیں۔ جب سیاسی جماعتوں نے یہ دیکھا کہ حق نواز کی [illegible] حق نواز پیدا کر دیئے ہیں تو [illegible] کی کروا [illegible]

مولانا حق نواز جھنگوی پر [illegible] حملہ کروایا گیا [illegible] انتخابات [illegible] جاگیرداروں کے گھر کی لونڈی [illegible]

# نواز شریف حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کی سرپرستی نہیں کر سکتے

[illegible] حق نواز جھنگوی [illegible] سیدہ عابدہ حسین [illegible] حق نواز جھنگوی نے شہر کے [illegible] 15 ہزار ووٹوں کی [illegible] 2500 ووٹوں کی اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ [illegible] آئی جے آئی [illegible] نواز شریف کے ساتھ [illegible] جھنگ کی سیاسی [illegible] آئی جے آئی [illegible]

[illegible] حق نواز جھنگوی [illegible] سیدہ عابدہ [illegible] جاگیرداروں [illegible] سیاست [illegible]

**اب ایک نہیں ملک میں لاکھوں حق نواز ہیں**

سرمایہ داروں کے سیاسی رشتے [illegible] آئی جے آئی میں شامل ہونے کے بعد [illegible] سیدہ عابدہ حسین کے [illegible] حق نواز جھنگوی [illegible] مولانا شہید حق نواز جھنگوی کو ایک عرصہ سے [illegible] قتل کی سازش [illegible]

[illegible] جاگیرداروں کے [illegible] مولانا کو اس امر کا [illegible]

[illegible]

[illegible] سیدہ عابدہ حسین [illegible] سابق ایم پی اے [illegible] جنرل ضیاء الحق [illegible] جھنگ میں [illegible] 1987 میں جھنگ کے [illegible] سیدہ عابدہ [illegible]

# مولانا جھنگوی کے قتل کی سازش کے پس پردہ کرداروں کو بے نقاب کیا جائے

## متعدد سیاسی، دینی اور سماجی راہنماؤں اور تنظیموں کا مطالبہ

لاہور (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل مسئلہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کے لئے اور امن وامان تباہ کرنے کی سازش ہے۔ اس سازش کے پس پردہ کرداروں کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار متعدد سیاسی، دینی اور سماجی راہنماؤں اور تنظیموں نے اپنے اپنے بیانات میں کیا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سے نمائندہ جنگ کے مطابق امیر جماعت اسلامی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مولانا عبدالمالک شہید نے کہا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو ایک سوچے سمجھے منصوبے اور گہری سازش کے تحت شہید کیا گیا ہے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ ہم جھنگ کی ضلعی انتظامیہ اور وفاقی و صوبائی حکومتوں کی مجرمانہ غفلت کی پرزور مذمت کرتے ہیں کہ جنہوں نے مولانا حق نواز کی طرف سے اپنے قتل کی سازش کا بروقت انکشاف کرنے کے باوجود اس سلسلے میں اپنی روایتی لاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ملت اسلامیہ ایک نڈر اور بیباک دینی شخصیت سے محروم ہو گئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا حق نواز کے قاتلوں کو فوری طور پر تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

انجمن سپاہ صحابہ جامعہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ کے کارکنوں حافظ محمد ابوبکر اور قاری عمر فاروق نے ایک مشترکہ بیان کے ذریعے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے مشن کو جاری رکھا جائے گا اور عظمت صحابہؓ کے تحفظ کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ دریں اثناء جامعہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ میں مولانا محمد اختر صدیقی کی اقامت گاہ پر خواتین کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کو ان کی شاندار دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا اور اس سانحہ پر سوگوار خاندان سے تعزیت کی گئی۔

جمعیت اہل حدیث پیر محل فیض پور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہنگامی اجلاس میں جس کی صدارت عبدالحق انصاری نے کی۔ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت پنجاب پر الزام عائد کیا گیا کہ علمائے کرام اور دینی و سیاسی راہنماؤں کے تحفظ میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ مولانا حق نواز کے قاتلوں کی ہی گرفتاری کافی نہیں ہے بلکہ اس سازش کے پس پردہ محرکات اور عوامل کو بھی منظر عام پر لایا جائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اجلاس سے حافظ محمد الیاس انصاری اور محمد نعیم خان نے بھی خطاب کیا۔

پاکپتن سے نامہ نگار کے مطابق جمعیت علماء اسلام پاکپتن اور معززین شہر کا مشترکہ اجلاس مسجد نور میں منعقد ہوا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی شدید مذمت کی گئی اور اسے ملک میں بدامنی پھیلانے کی سازش قرار دیا۔ دریں اثناء مقامی بار ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس ہوا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے قرارداد مذمت منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

دیپالپور سے نامہ نگار کے مطابق جامعہ محمودیہ انوار القرآن کے مہتمم اور انجمن سپاہ صحابہ دیپالپور کے کنوینر حافظ محمد شعبان نے کہا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی ایک گہری سازش اور بین الاقوامی دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا حق نواز جھنگوی ایک گہری سازش اور بین الاقوامی دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا شہید کے قاتلوں کو سرعام تختہ دار پر لٹکایا جائے۔ دریں اثناء امام بارگاہ امام حسین کے متولی اور چیف آرگنائزر مسلم یوتھ ونگ سب ڈویژن دیپالپور خان جرار حیدر خان نے مولانا حق نواز جھنگوی کے سفاکانہ قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تخریبی قوتوں کے آلہ کار پاکستانی عوام کی توجہ کشمیری حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی سے ہٹانے اور خصوصاً حکومت پنجاب کو مسائل اور مشکلات میں مبتلا کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں اور مولانا جھنگوی کا قتل اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جمعیت علماء اسلام (درخواستی گروپ) سب ڈویژن دیپالپور کے جنرل سیکرٹری قاری سلطان احمد ضیاء نے مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کو سانحہ عظیم قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے قاتلوں اور سازش کے پس پردہ کرداروں کو بھی گرفتار کر کے سرعام تختہ دار پر لٹکایا جائے تاکہ ایک حق گو عالم کے قتل کے تمام ذمہ داران کا انجام دوسروں کے لئے سامان عبرت بن جائے۔ علاوہ ازیں جمعیت طلباء توحید و سنت ضلع اوکاڑہ کے صدر سید اظہر محمود ضیاء نے مولانا کے قتل کی شدید مذمت کی۔

سیالکوٹ سے نمائندہ جنگ کے مطابق جمعیت اہل حدیث سیالکوٹ کے ناظم نشر و اشاعت احسان الحق بٹ نے اپنے اخباری بیان میں مولانا حق نواز جھنگوی کے سفاکانہ قتل پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت علامہ احسان الٰہی ظہیر، حبیب الرحمان یزدانی اور علامہ عارف حسینی کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچا دیتی تو آج ملک ان حالات سے دوچار نہ ہوتا۔

سوہدرہ سے نامہ نگار کے مطابق جید علماء دین اور دینی تنظیموں کے سربراہوں پر قاتلانہ حملوں کا طوفان گذشتہ چند سالوں سے بڑھتا جا رہا ہے اگر علماء کے قتل کے اس رجحان پر قابو نہ پایا گیا تو عالم اسلام کی دینی اور سیاسی تنظیمیں مناسب قیادت سے محروم ہو جائیں گی۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت اہل حدیث پاکستان کے راہنما مولانا عزیز الرحمان یزدانی نے جامع مسجد اہل حدیث گکھڑ منڈی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے معروف عالم دین اور جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جھنگوی ایک عرصے سے اسلام دشمن قوتوں سے نبرد آزما تھے اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے ہوئے تھے۔

یوتھ اسلامک فرنٹ پاکستان کے کنوینر مرزا اقبال بٹ اور مقامی سیاسی راہنما ڈاکٹر محمد رفیق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولانا

# جھنگ میں تیسرے روز بھی پہیہ جام ہڑتال، کرفیو اٹھا لیا گیا

**مولانا حق نواز کی ہلاکت کے وقت شرپسندوں نے فائرنگ اور تیزاب کی بوتلوں کا آزادانہ استعمال، لاکھوں کی املاک نذر آتش کر دی گئیں۔ تعلیمی ادارے بند رہیں گے**

جھنگ ۵ فروری (نامہ نگار) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے بلدیہ کی حدود سے کرفیو کی پابندیاں اٹھانے کے احکامات جاری کر دیے ہیں تاہم بلدیہ کی حدود میں تمام تعلیمی ادارے تا اطلاع ثانی بند رہیں گے۔ کرفیو مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے بعد نافذ کیا گیا تھا۔ اور جھنگ کے شہری حدود تمام اور ضلع کے کئی نواحی مضافات ... واسو آستانہ۔ احمد پور سیال۔ گڑھ مہاراجہ۔ قائم ... اور شورکوٹ میں تیسرے روز بھی مولانا حق نواز کے سوگ میں ہڑتال ہے۔ ضلع بھر میں تیسرے روز بھی پہیہ جام ہڑتال رہی تاہم ضلع سے باہر آنے جانے والی گاڑیوں کو بلدیہ حدود سے گزرنے کی اجازت دے دی گئی۔ تعلیمی ادارے بند رہے اور بنکوں میں کوئی کاروبار نہیں ہوا۔ بازار اور سڑکیں سنسان رہیں۔ سبزی منڈی جھنگ شہر۔ امام باڑہ اور محلہ سلطانوالہ اور محلہ چنیوٹی جلا دیا گیا۔ سبزی منڈی جھنگ کو اہل تشیع نے آگ لگائی یہاں تصادم بھی ہوا۔ جس میں فائرنگ اور تیزابی بوتلوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ لاکھوں روپے کی املاک اور سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ مظاہرین نے گزشتہ روز جھنگ شہر کے مشہور گیٹ پر باب عمر اور مولانا حق نواز شہید کا نام کندہ کر دیا۔ کرفیو کے وقت نئی ... کی موجودگی میں اخبار فروشوں کو اس وقت بری طرح پولیس نے ... جب وہ اخبارات لینے کیلئے اخبار ایجنسی کے باہر موجود تھے۔ گزشتہ روز جھنگ بلدیہ کی حدود میں داخل ہونے والی تمام سڑکوں اور چوراہوں پر پی آر پی تعینات کر دی گئی تھی اور ریلوے پھاٹک بھی ضلعی انتظامیہ نے بند کر دیے تھے۔

سبزی منڈی، مین بازار، اولڈ ... مسجد اور ... سیال میں تاحال کشیدگی اور خوف و دہشت پھیلی ہوئی ہے آج پانچ گھنٹے تک مسلسل فائرنگ ہوتی رہی جو آخری اطلاع کے مطابق جاری تھی جبکہ ضلعی انتظامیہ حفاظتی انتظامات کے باوجود حالات پر قابو پانے میں ناکام رہی ہے۔ سیکرٹری جنرل انجمن سپاہ صحابہ پاکستان محمد یوسف مجاہد کے اعلان کے مطابق عام ہڑتال کل سے ختم کر دی جائے گی یہ ہڑتال تین روز سے مسلسل جاری تھی۔ مسٹر محمد یوسف مجاہد نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مولانا حق نواز مرحوم نے اپنے آخری خطبہ جمعہ میں حکومت اور انتظامیہ کو بتا دیا تھا کہ بعض عناصر ان کو اور مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا منظور چنیوٹی اور مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کو قتل کرنے کی سازش کر رہے ہیں مگر اس انتباہ پر کوئی توجہ نہ دی گئی۔ مسٹر مجاہد کے مطابق انجمن کے ہر ضلعی مرکز میں پرسوں احتجاجی جلسے ہوں گے اور ۲ مارچ کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے گا جبکہ ۲ مارچ کو مرکزی دفتر جھنگ میں انجمن کی مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی کا مشترکہ اجلاس ہوگا جس میں انجمن سپاہ صحابہ کا نیا سربراہ منتخب کیا جائے گا۔ ۲۶ مارچ لاہور میں مینار پاکستان کے قریب عظمت رسول کانفرنس اور شہید صحابہ کانفرنس ہوگی بلدیہ کے چیئرمین نے اعلان کیا ہے کہ فوارہ چوک صدر کا نام حق نواز چوک رکھا گیا ہے۔

## مولانا جھنگوی کا قتل تاریخ کا بدترین سانحہ ہے

سمندری ۲۳ فروری (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ سمندری کے زیر اہتمام فاروق اعظم چوک میں ایک احتجاجی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ملت اسلامیہ کے عظیم فرزند علامہ حق نواز جھنگوی کا قتل تاریخ کا بدترین سانحہ ہے۔ علامہ جھنگوی جیسے نڈر بے باک حق گو حق شناس مبلغ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ مولانا جھنگوی کا قتل بزدلی کی واضح دلیل ہے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عظمت صحابہؓ پر مولانا شہید کا موقف اتنا واضح تھا کہ کسی سے بھی اس موقف کو عدالت عظمیٰ میں چیلنج کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ آخر میں وفاقی صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ مولانا کے اس بہیمانہ قتل کے اصل مجرمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

## جھنگ میں مساجد کو نذر آتش کرنے والوں کو کڑی سزا دی جائے

گوجرانوالہ ۲۳ فروری (نامہ نگار) جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا سید عبدالمالک شاہ، مولانا زاہد الراشدی، مولانا قاری عبدالقدوس عابد، مولانا عبدالغفور بٹ، علامہ یعقوب رشدی، ڈاکٹر حافظ محمد یونس اور طارق محمود قصوری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں گورنر پنجاب اور وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ جھنگ میں مساجد کو آگ لگانے اور دوکانیں لوٹنے والے مختلف عناصر کو گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دی جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ شہید مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل میں ملوث افراد کو گرفتار کیا جائے۔

## جھنگ میں فائرنگ کے جلوس میں ایک لڑکا جاں بحق

جھنگ (نامہ نگار) جھنگ کے بے تاج بادشاہ مولانا حق نواز جھنگوی کو پوری دنیا میں اس مشن کے ساتھ آئے تھے کہ دنیا میں صدیقؓ کی صداقت، عمرؓ کی عدالت، عثمانؓ کے حیا و علیؓ کی شجاعت اور حسینؓ کی شہادت کا علم دنیا میں لہرا دیں گے۔ گذشتہ روز ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں ان کے مدرسہ جامعہ محمودیہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مولانا حق نواز جھنگوی کو رات گئے اس وقت شہید کر دیا گیا تھا جب وہ اپنے گھر سے نکل رہے تھے۔ مولانا کے قتل کی خبر جنگل کی آگ کی طرح شہر میں پھیل گئی لوگ ہزاروں کی تعداد میں ہسپتال پہنچنا شروع ہو گئے۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے "ہم غریبوں سے آج ہمارا سہارا چھین لیا گیا۔" صبح کے وقت جب مولانا جھنگوی کی میت ایمبولینس میں ان کے گھر لائی جا رہی تھی تو لوگ ایمبولینس گاڑی کے ساتھ لپٹ لپٹ کر رو رہے تھے۔ تین بجے سہ پہر مولانا کی نماز جنازہ اسلامیہ ہائی اسکول کی گراؤنڈ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں سوگوار شریک تھے۔ اژدھام کی وجہ سے کئی عقیدت مند بے ہوش ہو گئے۔ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے کراچی سے بیکرز چیمبر تک لوگ آئے ہوئے تھے۔ مولانا جھنگوی کے جنازہ میں شرکت کے لیے کراچی سے بیکرز چیمبر سے الگ تھا تھے۔ مولانا جھنگوی کے جنازہ کا روح پرور منظر ملتان بھی لے پہنچا۔ مختلف جگہوں پر متعدد بار نماز جنازہ پڑھی گئی۔ مولانا کی تدفین کا سلسلہ ۸ بجے رات تک جاری رہا۔ مولانا ساری عمر عظمت صحابہ بیان کرتے ہوئے گذری۔ مولانا مسلک کے جید پایہ کے خطیب تھے انہوں نے ۳۲ سال کی عمر میں ہی عالمگیر شہرت حاصل کر لی تھی لیکن اسلام دشمن قوتوں کو یہ بات گوارا نہ تھی اور آخرکار انہوں نے ان کی جان لے لی۔ ان کے قتل کی خبر سنتے ہی لوگ مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے بعض املاک کو جلانا شروع کر دیا۔ فائرنگ کے تبادلہ کے دوران ایک ۱۴ سالہ لڑکا ہلاک اور چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ جھنگ میں رات بھر فائرنگ کی آوازیں وقفے وقفے سے سنائی دیتی رہیں۔ شہر بھر میں کرفیو نافذ ہے۔ مولانا مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

# جھنگ میں فائرنگ، تشدد اور آتش زنی کے اکا دکا واقعات

**پولیس نے مقدمات درج کر لیے؛ یکطرفہ کارروائی کی جا رہی ہے: ارکان اسمبلی اور دیگر رہنماؤں کا احتجاج**

جھنگ (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے بعد جھنگ صدر اور شہر میں حالات معمول پر آ رہے ہیں تاہم تشدد اور آگ لگانے کے اکا دکا واقعات ہوئے۔ جھنگ شہر میں بعض مقامات پر فائرنگ بھی کی گئی۔ گذشتہ رات محلہ پیپلز کالونی میں ایک مکان کو بھی آگ لگا دی گئی تاہم بروقت مداخلت سے بجھا دیا گیا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے رہنماؤں کے مطابق پولیس اب تک قریباً 300 افراد کو گرفتار کر چکی ہے علاوہ ازیں گڑھ مہاراجہ اور کئی دیگر مقامات سے بھی کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے جس سے شہر میں خوف و ہراس بڑھ گیا ہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کے سوگ میں شاہ جیونہ، شہر اٹھارہ ہزاری، ماموں آستانہ، گڑھ مہاراجہ میں ہڑتال رہی اور مختلف مساجد میں ان کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ صوبائی اسمبلی کے ارکان مولانا منظور احمد چنیوٹی، شیخ محمد اقبال اور انجمن سپاہ صحابہ کے نائب صدر ابو معاویہ ضیاء الرحمان فاروقی، مولانا منور، مولانا محمد ارشد اور مولانا ایثار قاسمی نے مشترکہ بیان میں مقامی انتظامیہ پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ایک فرقہ کی سرپرستی کر کے دوسرے فرقہ کے سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کر رہی ہے جس سے زیادہ اشتعال بڑھ رہا ہے۔ بیان میں گرفتار شدہ کارکنوں کو فوری رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ادھر پولیس نے جھنگ شہر سے محمد نواز اور غلام شبیر کی درخواست پر دکانیں جلانے، جلوس نکالنے، لوٹ مار کرنے اور تشدد میں حصہ لینے کے الزام میں قریباً 450 افراد کے خلاف 452، 380، 436، 148، 149 مقدمات درج کر لیے ہیں۔ مقدمات کے مطابق ان میں خطیب جامع مسجد مولانا محمد صدیق، محمد جمیل، محمد نواز، محمد اقبال، محمد اکرم نواز، حق نواز عرف پہلوان بھی ہیں۔ پولیس ملزموں کی گرفتاری کے لئے رات گئے تک مختلف مقامات پر چھاپے مارتی رہی۔

## جھنگ صدر کی حدود میں کرفیو ہنگامے اور فائرنگ کے واقعات رینجرز کو طلب کر لیا گیا

[illegible]

جھنگ (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے بعد آج شب جھنگ کے شہری اور دیہی علاقوں میں تمام کاروبار بند رہے اور پرتشدد کارروائیاں ہوئیں۔ ضلع بھر میں ہر قسم کی ٹرانسپورٹ … شہر میں … اور جھنگ صدر … کی حدود میں … کوئی گاڑی داخل نہیں ہوئی۔ جھنگ صدر کی حدود میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے مگر عوام کرفیو کی پروا کئے بغیر سڑکوں پر نکل آئے … تشدد اور قانون شکنی کرنے والے افراد کو بار بار اعلان کرتا رہا۔ جھنگ صدر کی حدود کو پولیس اور رینجرز کے سپرد کر دیا گیا ہے گھروں سے باہر نکلنے والوں کو گولی مار دینے کا حکم دے دیا گیا۔ … کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عوام کا سیلاب سڑکوں پر اطراف سے … جھنگ … رہا۔ ہسپتال میں آگ … کر دی … تھے۔ کرفیو کے دوران جھنگ صدر کی حدود میں مختلف حصوں میں تشدد کے واقعات اور مختلف گروہوں میں فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو … ہسپتال جھنگ میں داخل کرا دیا ہے۔ مشتعل … جھنگ شہر … ایک … اور ایک گھر کو آگ لگا دی۔ … جھنگ شہر میں … جلا دیا گیا۔ احتجاج کے طور پر … کھڑی کر دی گئیں اور ٹائروں کو آگ لگا دی … جھنگ صدر کی حدود میں کرفیو کے نفاذ کی وجہ سے خورد و نوش اور اشیائے صرف کے حصول میں عوام کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جھنگ میں … کے ساتھ … کو جلا دیا گیا جبکہ … جلوس پر فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں چار افراد زخمی ہو گئے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق مولانا جھنگوی کے جسم میں … گولیاں پیوست ہوئیں جس کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوگی۔ … اسلامیہ ہائی سکول جھنگ میں بھی ان کی … ادا کی گئی۔

مولانا حق نواز مرحوم نے 1982ء میں ایک اسلامی تنظیم "انجمن سپاہ صحابہ" کے نام سے شروع کی جبکہ 1985ء میں انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے نام سے اسلامی تنظیم قائم کی جس کے تحت انہوں نے ملک بھر میں ناموس صحابہ کے تحفظ کی مہم چلائی۔ مرحوم پر ایک فرقے کی جانب سے متعدد بار قاتلانہ حملے کئے گئے۔ مولانا حق نواز جھنگوی نے تحفظ ناموس صحابہ کے سلسلے میں جو کوششیں کیں انہیں اس پاداش میں کئی بار نہ صرف جیل جانا پڑا بلکہ کئی بار نظربندیاں برداشت کرنا پڑیں۔ ان کے خلاف کئی ایک جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے ان میں سے ایک دوہرے قتل کا مقدمہ بھی شامل ہے جس کی سماعت خصوصی عدالت میں جاری تھی۔ مولانا حق نواز کے اس قتل پر سیاسی، سماجی، سوشل اور کاروباری تنظیموں کے علاوہ وکلاء، طلبہ، صحافیوں اور ہر مکتب فکر کے لوگوں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز کے قاتلانہ حملے کے ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ علماء کرام کا یکے بعد دیگرے قتل گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ مارشل لاء کے دور سے شروع ہونے والا علماء کرام کا قتل کا سلسلہ کب ختم ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ ملک دشمن عناصر وطن عزیز کو فرقہ وارانہ فسادات کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔ اگر پہلے علماء کرام کے قاتلوں کو گرفتار کر لیا جاتا تو آج مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کرنے کی جرات نہ ہوتی۔ انہوں نے مقامی انتظامیہ پر تساہل کا الزام عائد کیا۔ ان میں آئی جے آئی کے رہنما شیخ محمد اقبال ایم پی اے، حاجی محمد عابد، جماعت اسلامی جھنگ کے رہنما رائے … ڈاکٹر خان محمد صابر امیر … پروفیسر گوہر صدیقی، رکن مجلس شوریٰ کسان بورڈ جھنگ کے صدر ملک سلطان طارق، سید صادق حسین شاہ صدر مدرسہ علوم الشرعیہ، مولانا محمد الیاس بالاکوٹی، مولانا محمد یاسین صدر جمعیت علمائے اسلام (درخواستی گروپ) جھنگ، محمد … زاہد آف …، محمد اقبال شاہین صدر جھنگ یونین آف جرنلسٹس، … کے رانا محمد طاہر اور چوہدری اختر ناصر، مولانا محمد انور چیئرمین جمعیت علمائے پاکستان، حاجی محمد علی انجمن تاجران جھنگ، مدرسہ دارالعلوم اسلام کے مولانا عبدالرشید قمری اور مولانا محمد … شامل ہیں۔

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا

### اسلامی جمہوری اتحاد کے پارلیمانی گروپ کے اجلاس میں قتل پر قرارداد مذمت

لاہور ۲۲ فروری (جنگ نیوز) اسلامی جمہوری اتحاد کے پارلیمانی گروپ کے اجلاس میں جو آج یہاں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ایک قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کی واردات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ مولانا مرحوم کے قتل کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اور اس سازش میں شریک … کو بے نقاب کیا جائے گا۔ یہ قرارداد پنجاب اسمبلی کے رکن مولانا منظور احمد چنیوٹی کی جانب سے پیش کی گئی تھی جس میں مولانا مرحوم کی ملت اسلامیہ کے لئے خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی صحابہ کرام کی عزت، عظمت اور دین کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ قرارداد میں مولانا مرحوم کے ساتھیوں، عقیدت مندوں اور اہل خانہ سے گہری ہمدردی کا اظہار بھی کیا گیا۔

## مولانا حق نواز کو خراج عقیدت

[illegible]

## نظریاتی تحاریک کو دبایا نہیں جاسکتا

### مولانا حق نواز جھنگوی کا خون رنگ لائے گا

[illegible]

## مولانا حق نواز کا قتل ایک عظیم قومی سانحہ ہے

### حکومت علماء کے تحفظ کے لیے موثر انتظامات کرے

[illegible]

## مولانا جھنگوی کے قتل کے خلاف گوجرانوالہ میں مکمل ہڑتال اور احتجاجی جلوس

### اصل قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ

[illegible]

# مولانا جھنگوی کے قتل پر یوم احتجاج: مختلف شہروں میں احتجاجی جلسے اور جلوس

# پیر کے روز فیصل آباد میں مکمل ہڑتال ہو گی

# مولانا حق نواز کے قتل کیخلاف فیصل آباد میں مکمل ہڑتال

## پنجاب میں تخریب کاری اور مولانا جھنگوی کا قتل ایک ہی سازش کی کڑی ہے: غلام دستگیر

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) سابق وفاقی وزیر غلام دستگیر خاں نے کہا ہے کہ پنجاب میں تخریب کاری کے واقعات کراچی، سندھ کے مخدوش حالات سے توجہ ہٹانے کیلئے ایک سازش کے تحت کرائے جا رہے ہیں۔ ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز ایک جید عالم دین اور بےباک لیڈر تھے۔ ان کے بہیمانہ قتل پر جس قدر بھی دکھ کا اظہار کیا جائے کم ہے تاہم اس سلسلہ میں پیپلز پارٹی کے بیانات نہ صرف مضحکہ خیز ہیں بلکہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مترادف ہیں۔

## بعد نماز جمعہ جلوس نکالا جائیگا

مولانا محمد اسحاق نعمانی.........

علی پور چٹھہ (نامہ نگار) جمعیت علماء اسلام تحصیل وزیر آباد کے صدر مولانا محمد اسحاق نعمانی کے مطابق بروز جمعۃ المبارک مورخہ 2 مارچ کو نماز جمعہ کے بعد اڑھائی بجے مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل اور مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے کو قتل کی دھمکیوں کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا جائے گا جس میں جمعیت طلباء اسلام، اسلامی جمعیت طلباء اور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن والے بھی شامل ہوں گے۔

## مولانا جھنگوی کا قتل کوئی معمولی واقعہ نہیں

مولانا زاہد الراشدی......

فیصل آباد (نمائندہ جنگ) جمعیت علماء اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے اپنی زندگی میں اپنے سمیت چند ممتاز علماء کے قتل کی جس سازش کی نشاندہی کی تھی اسے بے نقاب کرنے کیلئے اعلیٰ سطح پر عدالتی تحقیقات کرائی جائے اور سازش کے اصل کرداروں کو منظر عام پر لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہاں مولانا عزیز الرحمن انوری کی رہائش گاہ پر جماعتی کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل معمولی واقعہ نہیں ہے۔

# مولانا جھنگوی کے سوگ میں پر امن مظاہرہ اور ہڑتال کرنے پر خراج تحسین

## علماء کرام، تاجر برادری اور شہریوں کا مشترکہ تعاون ناقابل فراموش ہے / اکرم بیگ

[illegible] انجمن شہریان [illegible] کے سرپرست حاجی محمد اکرم بیگ نے مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کے سوگ میں فیصل آباد [illegible] کو مکمل ہڑتال اور پر امن مظاہرہ [illegible] پر فیصل آباد کی تاجر برادری، شہریوں، علماء کرام اور انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنوں اور رہنماؤں کو خراج تحسین پیش کیا ہے، حاجی محمد اکرم بیگ نے شہر میں مکمل ہڑتال کرانے اور امن و امان [illegible] مرکزی انجمن تاجران کے صدر [illegible] جنرل سیکرٹری شیخ محمد بشیر، سرپرست حاجی عبدالحمید [illegible] صدر [illegible] جنرل سیکرٹری [illegible] مسلم لیگ کے صدر [illegible] جنرل سیکرٹری [illegible] حکیم، حضرت مولانا [illegible]، حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی، پیر محمد ابراہیم، مولانا محمد یوسف انور، مفتی ضیاء الحق اور دیگر علماء کرام اور انجمن سپاہ صحابہ کے رہنماؤں اور کارکنوں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ [illegible] تمام [illegible] انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے [illegible] عقیدت کے جس جذبہ [illegible] جھنگ [illegible] جلسہ عام [illegible] حاجی محمد اکرم بیگ نے شہر میں [illegible] مظاہرہ اور جلوس کے دوران امن و امان کی فضا برقرار رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کرنے پر ضلعی انتظامیہ کو بھی خراج تحسین پیش کیا ہے

## مولانا جھنگوی کے قتل پر تعزیت کا اظہار

جھنگ ۳ مارچ (نامہ نگار) سپاہ صحابہ شورکوٹ ضلع جھنگ کے نیو سنٹر اور نیشنل لیبر فیڈریشن ضلع جھنگ کے صدر بشیر احمد ننگانہ۔ انجمن تحفظ اسلام جھنگ سٹی کے صدر مولوی محمد رفیق انجمن سپاہ صحابہ یونٹ آڑھیوال کے رہنما چوہدری محمد عارف طلعت کالونی کے ملک محمد سلیم انجمن خادم اسلام گورنمنٹ کالج کے رہنما ذوالفقار حیدر، ملک فاروق حیدر ننگانہ اور دیگر رہنماؤں نے مشترکہ بیان میں مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مولانا جھنگوی کے قتل میں عابدہ حسین ایم این اے فیصل صالح حیات اور صاحبہ تقوی کو شامل تفتیش کیا جائے کیونکہ سنی رہنماؤں کی مسلسل گرفتاریوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حکومت شیعوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں انجمن فلاح و بہبود انسان شیخ لاہوری جھنگ صدر کے رہنماؤں حافظ عبدالجبار قریشی، راؤ عبدالحلیم خشی، رحمت اللہ حاجی محمد افضل رضا، اشتیاق احمد فاروقی محمد الیاس انصاری شوکت علی شوکت محمد قاسم عابد اور دیگر کارکنان نے ایک اخباری بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اگر ضلعی انتظامیہ قبل از وقت مولانا مرحوم کی حفاظت کا انتظام کر لیتی تو یہ عظیم سانحہ پیش نہ آتا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز نے ساری زندگی صحابہ کرام کی عظمت کو اجاگر کرنے میں گزاری اور پوری دنیا کو بتا گئے کہ ایک مسلمان مر تو سکتا ہے مگر صحابہ کرام کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا انہوں نے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ مولانا مرحوم کے بتلائے ہوئے ان ملزموں کو بھی گرفتار کیا جائے جن کے نام مولانا نے اپنی زندگی میں بتلائے تھے انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا کے قاتلوں کو جلد از جلد کارروائی مکمل کر کے سرعام پھانسی دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی جرأت نہ ہو سکے انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ پاکستان عوامی تحریک کے ضلعی رہنماؤں سید سراج شاہ گیلانی۔ ریاض مجید شیخ۔ ممتاز حسین بھروانہ ایڈووکیٹ، محمد غوث شاہ۔ غلام سرور قادری۔ محمد اسماعیل خان۔ خالد حسین اور محمد انیس انصاری نے معروف مذہبی رہنما اور انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا حق نواز کے قتل کو بدترین اور گھناؤنی سازش قرار دیتے ہوئے اس کی پرزور مذمت کی ہے۔ مولانا حق نواز ایک نڈر اور بے باک مقرر اور ایک محب قوم کی مقبول ترین شخصیت تھے۔ انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل محمد یوسف مجاہد کے نام ایک تعزیتی بیان میں پاکستان عوامی تحریک کے رہنماؤں نے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مولانا حق نواز مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ انہوں نے گرفتار شدہ ملزموں پر فوری مقدمہ چلا کر اصل حقائق تک پہنچنے کی ضرورت پر زور دیا۔

محمد شاہ مقیم ۳ مارچ (نامہ نگار) انجمن دکانداران کے منظور حسین بھٹی نائب صدر، کاٹھ ایسوسی ایشن نے مشہور عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے خان محمد اشرف نائب صدر انجمن تحفظ حقوق قریشیاں نے بھی غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی۔

مریدوالا ۳ مارچ (نامہ نگار) انجمن گورایہ اور مصطفیٰ یوتھ کلب کے سرپرست اعلیٰ حافظ طارق چشتی صدر ماسٹر محمد شبیر جنرل سیکرٹری محمد شہباز نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس ظالمانہ حرکت کی شدید مذمت کی ہے۔ جنرل سیکرٹری محمد شہباز نے کہا کہ مولانا شہید ایک مجاہد اور نڈر عالم دین اور خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے اپنی مختصر زندگی میں انہوں نے عظمت صحابہؓ کے لئے بے پناہ کام کیا انہوں نے کہا کہ مولانا کی شہادت سے ان کے مشن میں کوئی کمی نہیں آئے گی آخر میں انہوں نے کہا کہ ہم اس بزدلانہ حرکت کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

سیالکوٹ ۳ مارچ (نامہ نگار) مسلم لیگی رہنما شیخ محمد رفیق نے اپنے بیان میں انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اور جمعیت علماء اسلام کے ممتاز رہنما مولانا حق نواز جھنگوی کے وحشیانہ قتل کی شدید مذمت کی ہے اور اس المناک سانحہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے حکومت پنجاب سے پرزور اپیل کی ہے مولانا کے قاتل جو کہ گرفتار ہو چکے ہیں ان کو پھانسی دے کر قانون کے تقاضے پورے کئے جائیں۔

## ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولانا جھنگوی کی غائبانہ نماز جنازہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۸ مارچ (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی کی غائبانہ نماز جنازہ مسجد نبوی مدینہ طیبہ میں ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں مولانا مرحوم کے عقیدت مندوں نے شرکت کی اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی اس امر کا انکشاف جامع مسجد اہلحدیث ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سابق خطیب صاحبزادہ برق التوحیدی نے مدینہ طیبہ سے مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نام ارسال کردہ ایک مکتوب میں کیا ہے صاحبزادہ برق التوحیدی نے اپنے مکتوب میں مولانا حق نواز کو عظمت صحابہ کے دفاع کے لئے ان کی کوششوں اور قربانیوں پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا حق نواز کو اصحاب رسول کے ساتھ کس قدر پیار اور محبت تھی اس کا اندازہ ان کی جانی قربانی سے لگایا جا سکتا ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا جھنگوی کے سفاک قاتلوں کو فوری طور پر تختہ دار پر لٹکایا جائے یاد رہے کہ مولانا برق التوحیدی ان دنوں مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔

## انجمن طلبا اسلام جھنگ کا اجلاس

جھنگ ۸ مارچ (نامہ نگار) انجمن طلبہ اسلام جھنگ کا ہنگامی اجلاس ضلعی دفتر نے ٹی آئی کوتوالی روڈ میں منعقد ہوا جس میں علی احمد خان، فضل الرحمن راجپوت، رضوان مصطفائی، سید مجاہد مصطفائی، شاہد لطیف بھٹی، محمد اعظم چشتی، محمد عمران، محمد طارق صنم کے علاوہ کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی اجلاس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

## سنی علماء کا یکے بعد دیگرے قتل گہری سازش کا نتیجہ ہے

گوجرانوالہ ۸ مارچ (نامہ نگار) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں بعد نماز عشاء تمام مکاتب فکر کے علماء کا مشترکہ احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء کرام نے مولانا جھنگوی مرحوم کے قتل پر شدید افسوس کیا اور ایک فرقہ کی طرف سے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت سنی علماء کے قتل کو خطرناک سازش قرار دیا مقررین نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ سنی علماء کا یکے بعد دیگرے قتل گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ وہ پاکستان میں اسلام کی بالادستی اور نفاذ اسلام کے راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے لئے علماء کو قتل کرنے اور ملک میں افراتفری کی صورت پیدا کر رہے ہیں۔ مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ مقررین نے کہا دین خداوندی کے لئے جدوجہد کرنا اور اس کے لئے جان دینا فخر ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کی گرفتاری پر بات ختم نہیں ہوتی اصل قاتل جن کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ کرائے کے لوگ کام آتے ہیں انہیں منظر عام پر لایا جائے۔ جلسے سے ڈاکٹر غلام محمد علامہ محمد احمد لدھیانوی مولانا محمد اعظم قاری محمد سلیم محمد یوسف انور مولانا محمد ایوب طوفانی مولانا محمد یعقوب راشدی مولانا عبدالحمید قریشی مولانا حق نواز خالد مولانا محمد نواز بلوچ حافظ گلزار احمد آزاد سید عبدالمالک شاہ نے خطاب کیا اور ۱۳ مارچ بروز بدھ شہر میں ہڑتال کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔

---

بھیرہ ۸ مارچ (نامہ نگار) میاں غلام اللہ امیر جماعت اسلامی زون بھیرہ میانی نے مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

## مولانا جھنگوی کے قتل کیخلاف اوکاڑہ چھاؤنی میں احتجاجی جلوس نکالا گیا

اوکاڑہ چھاؤنی (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے صدر مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف اوکاڑہ چھاؤنی (کینٹ) میں احتجاجی جلوس نکالا گیا جو مختلف بازاروں سے گزرتا ہوا جی ٹی روڈ ریلوے سٹیشن کے قریب اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء جلوس نے ملزموں کی گرفتاری اور سزا کے حق میں نعروں پر مشتمل کتبے اٹھا رکھے تھے علاوہ ازیں مقامی دکانداروں نے دکانیں بند رکھیں۔

## کل سیالکوٹ میں مولانا جھنگوی کے قتل کے سلسلے میں احتجاجی جلسہ ہوگا

سیالکوٹ (نمائندہ جنگ) جمعیت علماء اسلام سیالکوٹ کے زیر اہتمام مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے سلسلے میں ۹ مارچ بعد نماز جمعہ اڑھائی بجے جامع مسجد انجمن اسلامیہ سیالکوٹ میں احتجاجی جلسہ منعقد ہوگا جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور شہری تنظیموں کے نمائندے خطاب کریں گے اس بات کا اعلان جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام مصطفیٰ نے کیا۔

# علماء متحد ہو کر مولانا جھنگوی کا مشن پورا کریں گے

## اوکاڑہ میں جمعیت علماء اسلام کے جلسے سے امیر حسین گیلانی، ایثار القاسمی اور فاروق شیخ کا خطاب

اوکاڑہ (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف اوکاڑہ میں جے یو آئی کا احتجاجی جلسہ ہوا جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے صدر سید امیر حسین شاہ گیلانی نے کہا مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل پنجاب حکومت کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف حکومت نے عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا حق نواز کو ایک منظم سازش کے تحت قتل کیا گیا ہے اور اس سنگدلانہ کارروائی میں ان ملک دشمن عناصر کے ہاتھ کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا جو اس ملک کا امن تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ سید امیر حسین نے کہا پاکستان میں علماء کرام کا قتل ایک بہت بڑی سازش ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ علماء متحد ہو کر مولانا حق نواز جھنگوی کا مشن پورا کریں گے اور ان کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا

جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انجمن سپاہ صحابہ پنجاب کے صدر ایثار القاسمی نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا جھنگوی کا مشن جاری رہے گا مولانا ایثار القاسمی نے جلسے میں عوام کو ایک خط دکھایا جس پر ایثار القاسمی کو قتل کرنے کی دھمکی نامعلوم افراد کی طرف سے ہے انہوں نے کہا اب میری جان کو بھی خطرہ ہے اور اسی طرح اہلسنت رہنماؤں کے قتل کے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اوکاڑہ شہر میں مذہبی فرقہ پرستی اسٹیج سے دندناتا پھر رہا ہے ان کے خلاف فوری کارروائی کی جائے جلسے سے ملک قدیر اور فاروق شیخ نے بھی خطاب کیا۔

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف اسلام آباد میں احتجاجی جلوس

اسلام آباد ۲۳ فروری (رجمیدہ رپورٹ) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے خلاف آج اسلام آباد و راولپنڈی کے مختلف کالجوں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے فیڈرل گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج نمبر ۱ ایچ ایٹ میں صبح ساڑھے نو بجے طلباء نے تمام کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس نے طالب علم رہنما صبغت اشد کی قیادت میں ایک جلوس نکالا جس میں کالج کے بیشتر طلباء نے شرکت کی جلوس نعرے لگاتا ہوا انڈر پیو امنٹ تک آیا اور پرامن طور پر منتشر ہو گیا جلوس میں طلباء رہنما صبغت اشد صدر سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس محمد ضیاء، نائب صدر محمد عمران جنرل سیکرٹری اور مبشر حسین ڈپٹی جنرل سیکرٹری نے تقاریر کیں۔ تقاریر میں شہید مولانا حق نواز جھنگوی کی اسلام کے لیے خدمات کا تذکرہ کیا گیا اور ان کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔

## مولانا حق نواز کی حق گوئی اور بے باکی پر خراج عقیدت

## گڑھ مہاراجہ اور احمد پور سیال میں مکمل ہڑتال

گڑھ مہاراجہ (نامہ نگار) جمعیت علمائے اسلام کے ممتاز رہنما اور عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے سوگ میں گڑھ مہاراجہ اور احمد پور سیال میں مکمل ہڑتال کر دی گئی۔ انجمن سپاہ صحابہ جامع مسجد فاروقیہ میں اختتام پذیر ہوا۔ بعدازاں گڑھ چوک پر احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کے قاتلوں کو فوری طور پر بے نقاب کیا جائے اور انہیں عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔ اگر قاتل کو جلد گرفتار نہ کیا گیا تو انجمن سپاہ صحابہ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی!

## مولانا حق نواز کے سوگ میں شورکوٹ میں مکمل ہڑتال کی گئی

شورکوٹ ۵ فروری (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا حق نواز جھنگوی کے سوگ میں گزشتہ روز شورکوٹ میں مکمل ہڑتال کی گئی تمام کاروباری اور تجارتی مراکز بند رہے مختلف مذہبی تنظیموں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا جو شہر کی اہم سڑکوں سے ہوتا ہوا جامعہ عثمانیہ جا کر ختم ہوا۔ مولانا حق نواز جھنگوی کے سوگ میں مدرسہ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ کینٹ کا تین روزہ سالانہ جلسہ منسوخ کر دیا گیا۔ بلدیہ پارک شورکوٹ سٹی میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے خطاب کرتے ہوئے مولانا حق نواز جھنگوی کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ مولانا کے قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے پس پردہ سازش کو بے نقاب کیا جائے ادھر پاکستان مسلم لیگ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں سیکرٹری نشر و اشاعت حاجی محمد حسین نے قرارداد پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا حق نواز کے قاتلوں کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دی جائے۔ علاوہ ازیں مجلس خدام صحابہ کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا امیر معاویہ محمد عمر حیات اور دیگر مقررین نے مولانا حق نواز جھنگوی کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ان کے قتل کو گہری اور منظم سازش قرار دیتے ہوئے ان کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ شورکوٹ کینٹ کی کاروباری تنظیموں نے بھی مکمل ہڑتال کی ابوبکر صدیق مارکیٹ میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے خطاب کیا بعد ازاں انجمن سپاہ صحابہ انجمن جانثاران مصطفیٰ اور دوسری مذہبی تنظیموں نے مشترکہ جلوس نکالا۔

## مولانا حق نواز کی بیوہ کے نام تعزیتی پیغامات

جھنگ ۵ فروری (نامہ نگار) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر ملک کے کونے کونے سے تعزیتی پیغامات ان کی بیوہ کے نام موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ مولانا حق نواز نے اسلام اور صحابہؓ کی عظمت کی خاطر بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اور عظمت صحابہؓ کی خاطر اپنی جان تک دے دی ہے۔ انہوں نے ان کے مرنے پر دکھ و غم کا اظہار کیا ہے۔ تعزیتی پیغامات میں انہوں نے سوگوار خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان۔ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو۔ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب محمد اکبر بگٹی۔ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد احمد۔ وفاقی وزیر بلدیات سید فیصل صالح حیات۔ مولانا عبدالمجید کی۔ مولانا فضل الرحمٰن سیکرٹری جمعیت العلمائے اسلام۔ سینیٹر سمیع الحق۔ سینیٹر قاضی عبداللطیف۔ مولانا عبدالقدوس۔ مولانا محمد نواز میرحق۔ سابق وزیر بلدیات مولانا محمد زمان اچکزئی۔ مولانا عبدالقدوس ایم پی اے۔ مولانا محمد نواز میرانی۔ مولانا عبداللہ درخواستی۔ مولانا زاہد الراشدی۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے۔ مولانا محمد اعظم کراچی۔ مولانا قاری جمشید احمد کراچی۔ مولانا غلام یحییٰ میر پور خاص۔ سیدہ عابدہ حسین ایم این اے۔ مولانا عبدالعلیم ڈپٹی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔ مولانا سلطان محمود۔ کارکن حق کے علاوہ چوہدری عبدالمتین۔ محمد حسنین زاہد آف خوشاب۔ چوہدری اقبال انجم۔ شیخ فاروق احمد طارق۔ گزیٹ کے جنرل سیکرٹری سید محمد سراج گیلانی۔ شیخ ریاض مجید۔ میر ممتاز حسین۔ غلام سرور قادری ادارہ منہاج القرآن جھنگ انجمن تاجران جھنگ کے صدر ملک محمد ولد احمد اور جمعیت طلباء اسلام مصطفیٰ کے شعبہ گوشہ...

[illegible]

# انجمن سپاہ صحابہؓ یکم جولائی سے صوبائی حکومت کے خلاف تحریک چلائے گی

فیصل آباد 25 جون (نمائندہ خصوصی) انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ اگر پنجاب حکومت نے 30 جون تک مطالبات تسلیم نہ کئے تو اس کے خلاف یکم جولائی سے تحریک چلائی جائے گی اور گرفتاریاں پیش کی جائیں گی انجمن کے مطالبات میں مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی سازش بے نقاب کرنا' 23 مارچ کے واقعہ کے ملزموں کی گرفتاری اور انجمن کے کارکنوں کے خلاف تمام مقدموں کا خاتمہ شامل ہیں انہوں نے بتایا کہ پہلے مرحلے میں گرفتاریاں پیش کرنے کا آغاز لاہور سے ہو گا بعد ازاں ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں بھی گرفتاریاں پیش کی جائیں گی مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے احمد پور شرقیہ میں انجمن کے کارکنوں پر پولیس تشدد اور بے گناہوں کو جھوٹے مقدموں میں ملوث کئے جانے پر بھی احتجاج کیا ہے۔

## ریگل چوک پر انجمن سپاہ صحابہ کا زبردست احتجاجی مظاہرہ

## مولانا جھنگوی کے قاتلوں کی گرفتاری نہ ہونے پر گرفتاریاں بھی پیش کی گئیں

لاہور (نمائندہ جنگ) انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے زیر اہتمام گزشتہ روز مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل اور ملزموں کو گرفتار نہ کرنے کے خلاف ریگل چوک میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور گرفتاریاں پیش کی گئیں محمد نعیم قادری قلب شیر اور امیر عمر نے گرفتاریاں پیش کیں کارکنوں نے دو گھنٹے تک سڑک کو بلاک رکھا اور حکومت پنجاب کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے اس موقع پر انجمن سپاہ صحابہ کے قائم مقام سرپرست اعلیٰ مولانا ایثار القاسمی نے کہا کہ پنجاب حکومت ظلم و تشدد سے ہمیں دبا نہیں سکتی ہم مولانا جھنگوی کا مشن پورا کرنے کا عزم کر چکے ہیں اور اس کے لئے ہم بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ ہم روزانہ کارکنوں کی گرفتاریاں پیش کریں گے اور شاہراہ قائداعظم کو بلاک کریں گے انہوں نے کہا کہ احتجاجی تحریک جاری رہے گی انجمن سپاہ صحابہ کے سیکرٹری اطلاعات حافظ طاہر محمود اشرفی نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ ہم اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گے انجمن پنجاب کے سیکرٹری جنرل محمود اقبال اور مولانا سلطان محمود ضیاء نے بھی خطاب کیا۔

## انجمن سپاہ صحابہؓ کی احتجاجی تحریک 3 کارکنوں نے گرفتاریاں پیش کیں

لاہور (خصوصی رپورٹر) انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کی احتجاجی تحریک کے تیسرے روز انجمن سپاہ صحابہؓ کے تین کارکنان مولانا منیر احمد آزاد' ذوالفقار احمد اور عبدالحق نے گرفتاریاں دیں گرفتاریوں سے قبل سپاہ صحابہؓ کے کارکنان نے شاہراہ قائداعظم پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اس موقع پر مولانا ایثار القاسمی نے کہا کہ سپاہ صحابہؓ پنجاب حکومت کا ہر جگہ پر تعاقب کرے گی اس لئے کہ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں پر پنجاب حکومت کے کہنے پر تشدد کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ آئندہ ضمنی الیکشن میں آئی جے آئی کے امیدوار کے مقابلہ میں اپنا امیدوار کھڑا کیا جائے گا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہفتہ کے روز تک عید کی چھٹیاں ہیں اس لئے سپاہ صحابہؓ کے کارکن ہفتہ کے دن سے دوبارہ گرفتاریاں دیں گے۔

## اسلام کی بالادستی کے مخالف عناصر علماء کو قتل کر رہے ہیں: گوجرانوالہ میں علماء کا مشترکہ جلسہ

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں بعد از نماز عشاء تمام مکاتب فکر کے علماء کا مشترکہ احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء کرام نے مولانا جھنگوی مرحوم کے قتل پر اظہار افسوس کیا اور ایک فرقہ کی طرف سے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت سنی علماء کے قتل کی خطرناک سازش قرار دیا مقررین نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ سنی علماء کا یکے بعد دیگرے قتل پاکستان میں اسلام کی بالادستی اور نفاذ اسلام کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کیلئے کئے جا رہے ہیں مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کی گرفتاری پر بات ختم نہیں ہوئی اصل قاتل جن کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے یہ کرائے کے لوگ کام آئے ہیں انہیں منظر عام پر لایا جائے۔ جلسہ میں ڈاکٹر غلام محمد' علامہ محمد احمد لدھیانوی' مولانا محمد اعظم' قاری محمد سلیم' محمد یوسف احرار' مولانا محمد ایوب طوفانی' مولانا محمد یعقوب راشدی' مولانا عبدالحمید قریشی' مولانا حق نواز خالد' مولانا محمد نواز بلوچ' حافظ گلزار احمد آزاد' سید عبدالمالک شاہ نے خطاب کیا اور 3 مارچ بروز ہفتہ شٹر ڈاؤن ہڑتال کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔

# پنجاب حکومت ملزمان کی پشت پناہی کرنے والے سیاسی چہرہ پر پردہ ڈال رہی ہے : مولانا امیر حسین گیلانی کا مطالبہ

حوالے ہیں۔ اس پس منظر میں کسی بھی سطح کی غیر جانبدارانہ تحقیقات سے قبل ہی کسی ایک فریق کو مورد الزام ٹھہرانا بلاجواز ہے۔ جھنگ شہر اس حد تک کشیدہ ہو چکا ہے کہ کرفیو کے خاتمے کے بعد شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

عوام کو فوج کی غیر جانبداری پر یقین ہے اور یہ بھی اعتماد ہے کہ فوج حالات کو جلد کنٹرول میں لا کر جھنگ شہر کی زندگی کو معمول پر لے آئے گی لیکن اگر مرض کی تشخیص نہ کی گئی تو آتش فشاں سے لاوا ابل پڑے گا۔ اس لئے لازم ہے کہ صرف جھنگ بلکہ پنجاب میں رونما ہونے والے بدامنی اور دہشت گردی کے تمام واقعات کی ایک اعلیٰ سطح کی جوڈیشل کمیشن سے تحقیقات کرائی جائے کہ کیا ان "واقعات" کے پیچھے کوئی "خفیہ ہاتھ" تو نہیں ہیں اگر فوراً ان واقعات کا سدباب نہ کیا گیا تو اسلام پورہ لاہور کی دہشت گردی کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب خود ہی فرما چکے ہیں کہ یہ تو صرف ابتداء ہے ابھی اس طرح کی مزید دہشت گردی کے امکانات کو رد نہیں کیا جا سکتا چنانچہ جب یہ سلسلہ چل نکلا تو وزیر اعلیٰ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے "میں نے نہیں کہا تھا کہ ایسا ہو گا؟"

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے جھنگ شہر کی بدامنی پورے ضلع میں پھیلتی جا رہی ہے اور دونوں فرقوں کے احتجاج کا سلسلہ اب ضلع سے نکل کر صوبے کے دیگر اضلاع میں فرقہ وارانہ نفرت کے بیج بو رہا ہے۔ جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے امیر مولانا امیر حسین گیلانی نے اعلان کیا ہے کہ جمعیت کے زیر اہتمام چھ مارچ کو جھنگ میں احتجاجی جلسہ ہو گا اور پورے ملک میں یوم احتجاج منایا جائے گا مولانا گیلانی نے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا ہے کہ مولانا جھنگوی کے قتل سے کل اسلامی جمہوری اتحاد کے رکن اسمبلی سردار ذوالفقار [illegible]

[illegible] نے [illegible] مولانا حق نواز [illegible] وقت خبردار کر دیا گیا تھا [illegible] کوئی کارروائی نہیں کی۔ [illegible] انکشاف ہوا ہے کہ مولانا جھنگوی کو دوستی سے ٹیلی فون پر خبردار کیا گیا تھا کہ [illegible] ایران اور پاکستان کے بعض لوگ مولانا کو ۲۰ اور ۲۵ فروری کے درمیان قتل کرنے کا منصوبہ تیار کر رہے ہیں۔ اس وقت مولانا جھنگوی نے ایک تقریر میں [illegible] شیعی انتہا پسند [illegible] نے اس دھمکی کو بھی نظر انداز کر دیا۔

صرف یہی نہیں بلکہ قتل کے واقعہ کے بعد [illegible] کے مطابق قتل کے دو ملزم [illegible] حسین کے گھر سے اور ایک [illegible] امان اللہ کے گھر سے گرفتار کئے گئے [illegible] ان لوگوں کے [illegible] ضرورت نہیں ہے [illegible] ابھی تک جھنگ کے [illegible] تشدد اور [illegible]

## فیصل آباد میں آج ہڑتال ہوگی

فیصل آباد ۲۵ فروری (نمائندہ خصوصی) ممتاز عالم دین اور سیاسی رہنماؤں مولانا مفتی ضیاء الحق، حاجی ایم ایم مولانا محمد یوسف انور، مولانا جالندھری، مولانا محمد انور، شیخ بشیر احمد، قوم حکیم میاں منظور احمد، مولانا [illegible] شاہد طاہر احمد شاہ اور عبد المجید [illegible] نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ سوموار ۲۶ فروری کو مولانا حق نواز جھنگوی کے مشتبہ قتل پر ایک احتجاجی جلوس نکالا جائے گا اور فیصل آباد میں مکمل ہڑتال ہوگی۔ گزشتہ روز جامع مسجد کچہری بازار میں علماء کونسل شہریوں اور تاجروں کے ایک مشترکہ ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا مفتی ضیاء الحق صدر متحدہ علماء کونسل کے جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حنفی طور پر ہڑتال کا فیصلہ کیا گیا۔ صبح دس بجے جامع مسجد کچہری بازار میں قرآن خوانی ہوگی۔ اور اس کے بعد احتجاجی جلوس مختلف بازاروں کے چکر لگا کر چوک گھنٹہ گھر میں پہنچے گا۔ اور جلسے میں علماء تاجر اور سیاست دان خطاب کریں گے۔ جس میں مولانا جھنگوی کے قتل پر پیدا ہونے والی صورت حال سے آگاہ کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں صورت حال پر غور و فکر کیلئے [illegible] کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس میں ہر مکتب فکر کے علماء سیاست دانوں اور تاجر برادری کے نمائندوں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور

اتوار 28 رجب المرجب 1410ھ 25 فروری 1990ء

# سیاستدان ہوش سے کام لیں

پرنٹر پبلشر میر جاوید رحمٰن نے انڈیپنڈنٹ نیوز پیپرز کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کیلئے جنگ پرنٹنگ پریس ۱۳ ڈیوس روڈ لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔ روزنامہ جنگ لاہور، کراچی، کوئٹہ اور راولپنڈی سے بیک وقت ہر روز صبح شائع ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت پاکستان بھر میں تمام اخباروں سے زیادہ ہے۔ یہی ادارہ سب سے زیادہ چھپنے والا ہفت روزہ اخبار جہاں، میگ ویکلی اور شام کا ڈیلی نیوز بھی شائع کرتا ہے۔ جنگ کا ایک انٹرنیشنل ایڈیشن لندن سے بھی ہر روز شائع ہوتا ہے۔ (ریذیڈنٹ ایڈیٹر میر شکیل الرحمٰن)

## مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل

• انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمٰن گروپ کے رہنما مولانا حق نواز جھنگوی کو بعض نامعلوم افراد نے جمعہ کی رات گھر سے نکلتے ہوئے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک اطلاع کے مطابق مولانا مرحوم نے گذشتہ جمعہ کو اپنے قتل کی نشاندہی بھی کر دی تھی اور کہا تھا کہ ان کے خلاف قتل کی سازش "ایران" دوبئی اور پاکستان میں تیار کی گئی ہے اور ان کے قتل کا منصوبہ 20 تا 25 فروری کے درمیان مکمل کیا جائیگا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک دینی اور سیاسی رہنما کی طرف سے اپنے قتل کی اتنی واضح نشاندہی کے بعد انتظامیہ کو ان کی حفاظت کا انتظام کرنا چاہئے تھا تاکہ یہ دل خراش واقعہ رونما نہ ہوتا اور اس وقت جبکہ قوم کو ہر سطح پر یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ ایک نیا انتشار جنم لینے کا خدشہ ذہنوں میں کلبلانے لگا۔ گذشتہ چند سالوں کے دوران پہلے علامہ احسان الٰہی ظہیر اور پھر علامہ عارف حسینی کو قتل کیا گیا۔ مولانا حق نواز جھنگوی اس سلسلہ کا تیسرا المناک واقعہ ہے۔ اس پر جھنگ شہر میں جو ردعمل ہوا اس میں بھی ایک شہری ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ خدشہ ہے کہ اس پر ہونے والا ردعمل ابھی طول پکڑے گا۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر نہ صرف حفاظتی اقدامات پر توجہ دے بلکہ مولانا حق نواز کے قاتلوں کو گرفتار کرنے اور انہیں عبرتناک سزا دینے میں کسی تاخیر کا مظاہرہ نہ کرے۔ ہماری مولانا حق نواز جھنگوی مرحوم و مغفور کے وابستگان سے بھی یہ اپیل ہے کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لینے سے احتراز کریں اور قاتلوں کی گرفتاری میں حکومت سے بھرپور تعاون کریں۔

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ حدیث پاک

روزنامہ نوائے وقت

لاہور ۔ راولپنڈی ۔ ملتان ۔ کراچی

ہفتہ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ ۔ ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء

مسلسل اشاعت کا پچاسواں سال

## مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل

ممتاز عالم دین اور انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی گزشتہ روز گولی لگنے سے جاں بحق ہو گئے۔ مولانا حق نواز جھنگوی پر حملہ اس وقت ہوا جب وہ شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے گھر سے نکلے تھے۔ گولیاں ان کے سر، گلے اور پیٹ میں لگیں جس سے وہ موقع پر ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق مرحوم مولانا نے اپنی وفات سے قبل خطبہ جمعہ میں عوام کو یہ بتایا تھا کہ ان کے قتل کی سازش تیار کی جا چکی ہے اور انہیں ۲۰ اور ۲۵ فروری کے درمیان کسی وقت قتل کر دیا جائے گا۔ مولانا کی اس بات کی شہادت ان سینکڑوں نمازیوں سے لی جا سکتی ہے جو خطبہ جمعہ کے دوران موجود تھے تاہم ابھی یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ آیا مولانا نے پریس یا اپنے حلقہ احباب کو اس گروہ کے بارے میں بتایا تھا یا نہیں جو ان کی جان لینا چاہتا ہے۔ اگر مرحوم نے کسی کو اس سلسلے میں بتایا ہو گا تو لازماً ان وجوہات سے بھی آگاہ کیا ہو گا جو ان کے مخالفین کے انتہائی اقدام کا سبب بن سکتی ہیں۔ ایسی صورت میں پولیس کے لئے قاتلوں کو تلاش کرنا اور انہیں تختہ دار تک پہنچانا مشکل نہیں ہونا چاہئے لیکن اگر کوئی فرد بھی اس بارے میں آگاہ نہیں تو پھر بھی پولیس اور انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ مولانا مرحوم کے قتل کے محرکات اور ذمہ دار عناصر کے بارے میں عوام بالخصوص مولانا کے پیروکاروں کو مطمئن کرے۔ جواں سال مولانا حق نواز جھنگوی اپنے مکتبہ فکر کے مقبول عالم دین تھے اور ان کی مذہبی و تبلیغی خدمات سے پورا پنجاب آگاہ ہے۔ اسی طرح ان کے مذہبی و سیاسی مخالفین سے بھی جھنگ کے عوام آگاہ ہوں گے لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ پولیس اور انتظامیہ نے مولانا کے بروقت انتباہ کے باوجود ان کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں کیا اور ایک مقبول و محترم شخصیت سے اہل علاقہ محروم ہو گئے۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ کوئی عالم دین تخریب کاری اور فائرنگ کا نشانہ بنے۔ اس سے پہلے جمعیت اہلحدیث کے رہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر لاہور میں بم کے دھماکے میں اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے رہنما علامہ عارف الحسینی پشاور میں ریوالور کی گولی لگنے سے جاں بحق ہوئے۔ لیکن اب تک ان میں سے کسی کا قاتل بھی گرفتار ہو کر سزایاب نہیں ہوا یہ افسوسناک امر ہے اور اس سے ان عناصر کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے جو اپنے اپنے حلقے میں مقبول علماء کرام پر قاتلانہ حملوں کے ذریعے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکا کر قومی یکجہتی کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ ہماری یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ ان واقعات میں کوئی ایک جنونی شخص یا گروہ ملوث نہیں بلکہ ان قوتوں کی کارستانی ہے جو ملک کے اتحاد اور قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنا چاہتی ہیں۔ پنجاب حکومت کا فرض ہے کہ وہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کی تلاش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے اور انہیں قانون کی گرفت میں لا کر سخت ترین سزا کا اہتمام کرے۔ مولانا کے پیروکاروں کے ہم مسلک علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ حکومت پر دباؤ ضرور ڈالیں مگر ردعمل کی شدت میں امن عامہ کو خراب کرنے کی کارروائیوں سے احتراز برتیں کیونکہ اس سے ان عناصر کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے جو ایسی کارروائیوں سے ملکی یکجہتی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین اور پیروکاروں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! آخر میں ہم حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اب وہ علامہ شہید احسان الٰہی ظہیر کے قاتل کو بھی کیفر کردار تک پہنچائے اور اس کے پس منظر سے ان کے پسماندگان "اہل خانہ" دوستوں اور لاتعداد مداحوں کو آگاہ کرے۔

# حرفِ اوّل

۲۲ فروری کو عشاء کے وقت حضرت مولانا حق نواز صاحب جھنگوی کو اُن کے مکان کے سامنے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا اور انہوں نے موقع پر ہی جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی قربانی قبول اور درجات بلند فرمائے۔ ۱۷ فروری کو انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ "دو بجے ٹیلی فون کے ذریعے اطلاع ملی ہے کہ ۲۰ سے ۲۵ فروری تک مجھے ختم کر دینے کا منصوبہ تیار ہو چکا ہے اور میرے ساتھ ہی مولانا عبدالستار صاحب تونسوی اور مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے لئے بھی یہی پروگرام ہے۔" بعد میں معلوم ہوا کہ یہی بات وہ ۱۶ فروری کو جمعہ کی تقریر میں اور اُسی رات کو رڈ پکا کے جلسۂ عام میں بھی بیان فرما چکے ہیں۔ تاریخوں کے تعین کے ساتھ اتنے بڑے خوف کی منصوبہ بندی کا انکشاف ہوا، مولانا نے اپنی تقریروں میں بیان کیا لیکن انتظامیہ نے اس بات کو اہمیت نہ دی اور ان کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا۔

مولانا کے قتل کا مقدمہ چار آدمیوں کے خلاف درج ہوا، چاروں ملزم تین چار دن میں پکڑ لئے گئے۔ تفتیش ہو رہی ہے، ابھی تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ سازش کا سراغ لگانے میں پولیس کہاں تک کامیاب ہوئی ہے۔ جن لوگوں نے مولانا کو شہید کیا، انہوں نے اپنی سوچ سے یہ کام نہیں کیا۔ وہ کسی مؤثر قوت کے آلۂ کار ہیں۔ وہ قوت کون سی ہے اور اس کے مقاصد کیا ہیں، اس کا پتہ چلانا تفتیش کرنے والے افسروں کی ذمہ داری ہے۔ اس مقدمہ کے چاروں ملزم پھانسی پر لٹک جائیں تو یہ مولانا حق نواز شہید کا بدل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی اس سے ایسی اسلام دشمن اور ملک دشمن سازشوں کا راستہ روکا جا سکتا ہے، سازش کو بے نقاب کئے بغیر تفتیش کو کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔

مولانا حق نواز کے سانحہ پر تمام مسلمانوں نے دُکھ اور صدمہ محسوس کیا ہے۔ پورے ملک میں اس کا شدید ردِ عمل ہوا ہے۔ جھنگ میں تو مولانا کے واقعۂ شہادت سے اگلی صبح ہی نوجوان آصف ندیم نے جان کا نذرانہ پیش کر کے مولانا کی ابدی رفاقت اختیار کر لی۔ جھنگ شہر میں جلوس جا رہا تھا کہ شیعوں نے جلوس پر فائرنگ کر دی جس سے آصف ندیم موقع پر شہید ہو گیا اور کئی مظاہرین زخمی ہو گئے۔ اُسی ہفتے خان گڑھ ضلع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر تم نے کوئی ایسی بات کہی ایمان سے نہیں تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے (الحدید)

# جسارت

ہفتہ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ، ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء

## مولانا جھنگوی کا قتل

سفاکی اور تشدد کی جو لہر ملک میں چل رہی ہے اس کا تازہ شکار مولانا حق نواز جھنگوی بنے ہیں۔ وہ اپنے گھر سے کسی تقریب میں شرکت کرنے کے لئے جا رہے تھے کہ سفاک قاتل نے انہیں گولیوں سے بھون دیا اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پورے ملک میں اس سفاکانہ قتل کا ردعمل شدید ہوگا۔ مولانا مرحوم نے گزشتہ جمعہ کو یہ انکشاف کیا تھا کہ ان کو قتل کر دینے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور ۲۰ اور ۲۵ فروری کے درمیان قتل کرنے کی کوشش کی جائے گی مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مولانا کے اس اعلان کے باوجود انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ مولانا کے بہیمانہ قتل پر جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ علمائے امت نے مولانا کی شہادت پر انتہائی غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کو موجودہ حکومت کی چشم پوشی سے یہ موقع ملا ہے کہ وہ اپنے راستے میں حائل افراد کو سفاکی سے قتل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ اس کے نتائج یقیناً اچھے نہیں ہوں گے اور اگر یہ سلسلہ چل نکلا تو کسی کی جان کی حفاظت کی ضمانت نہیں دی جا سکے گی۔ ہم مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل پر سخت رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دے اگر ملزموں کی گرفتاری میں تاخیر کی گئی تو عوام میں سخت بے چینی پیدا ہوگی اور اس کا ردعمل شدید ہوگا۔ سیاسی اور مذہبی اختلاف پر قتل و خوں ریزی ایک نہایت ظالمانہ اور غیر منصفانہ طریقہ ہے اور یہ طریقۂ کار جتنی جلدی ختم کر دیا جائے قوم و ملک کے لئے بہتر ہے۔

# اناللہ وانا الیہ راجعون

۲۲ فروری سنہ ۱۹۹۰ء کی شب میں شقی القلب اسلام دشمنوں نے انجمن سپاہ صحابہؓ کے بانی حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ادارہ الفاروق کراچی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہیدؒ کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ کارکنانِ ادارہ پسماندگان کے غم میں خود کو برابر کا شریک محسوس کرتے ہیں اور عزم کرتے ہیں کہ شہیدؒ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے خون کا آخری قطرہ بہانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

(ادارہ الفاروق کراچی)

# ماہنامہ مناقب بھکر

سرپرست:

شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ

سجادہ نشین ☆ خانقاہ سراجیہ ☆ کندیاں

مظفر گڑھ میں ہڑتال تھی اور اہلِ سُنّت نے احتجاجی مظاہرہ کیا، سڑک پر ایک ٹرک آ کر رُکا، ٹرک کے کنڈیکٹر نے جو خوش شکل نوجوان تھا اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں تھوڑی دیر کیلئے جلوس میں شرکت کرتا ہوں، وہ جلوس میں شریک ہوا، ادھر شیعوں نے جلوس پر فائرنگ شروع کر دی۔ وہ نوجوان کنڈیکٹر گولی لگنے سے موقع پر شہید ہو گیا اور کئی مسلمان شدید زخمی ہوئے۔ اور بھی کئی مقامات پر شیعوں نے جلوسوں پر فائرنگ کی۔ ملک بھر کے اکثر بڑے اور چھوٹے شہروں میں ہڑتالیں اور مظاہرے ہوئے۔ عام مسلمانوں کے صدمے کی یہ کیفیت تھی کہ ذرا سے اشارے پر بھی وہ دکانیں بند کرتے اور احتجاج میں شریک ہوتے رہے۔

مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد جھنگ کا نظام زندگی معطل ہو گیا، کئی دن کرفیو رہا، بازار مکمل طور پر بند رہے۔ انتظامیہ نے جانبدارانہ پالیسی اختیار کی، اہلِ سُنّت کے معززین اور کاروباری لوگوں کو مختلف حیلے بہانوں سے گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا، عوام میں بے چینی اور بڑھی، ۶ مارچ کو جمیعۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس مدرسہ علوم شرعیہ جھنگ میں ہوا۔ جس کی صدارت حضرت صاحب خانقاہ سراجیہ نے فرمائی۔ اجلاس میں جھنگ کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور اجلاس کے فیصلے کے مطابق حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب ایم این اے نے صدر مملکت جناب غلام اسحاق صاحب سے ملاقات کی اور انہیں جھنگ کے حالات سے آگاہ کیا اور اس بارے میں ان کے سامنے جمیعۃ علماء اسلام کے مطالبات پیش کئے، ۷ مارچ کو جمیعۃ علماء اسلام کا ایک وفد صوبائی امیر مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی کی قیادت میں وزیرِ اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف سے ملا اور بڑی تفصیل سے گفتگو کی، ہم بھی اس وفد میں شریک تھے" اس ملاقات کے بعد اہلِ سنت کے ناحق گرفتار ہونے والے لوگ جیل سے باہر آ گئے۔ ہمارے مطالبات میں یہ بات بھی شامل تھی کہ جھنگ کے ڈی سی اور ایس پی کو معطل کر کے شاملِ تفتیش کیا جائے، لیکن ان دو افسروں کا فوری تبادلہ بھی نہیں کیا گیا، ہمارے نزدیک جھنگ کے ڈی سی اور ایس پی مولانا کی شہادت کے واقعہ سے بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتے اور بعد میں ہونے والی افراتفری اور بدامنی کی زیادہ ذمہ داری بھی ان دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ ۱۹ مارچ کو مینارِ پاکستان لاہور کے سبزہ زار میں انجمن سپاہ صحابہ کے زیرِ اہتمام بہت بڑا جلسہ ہوا جس میں تمام مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔ مذہبی اجتماعات کے لحاظ سے یہ اجتماع منفرد اور مثالی تھا تمام مقررین نے مولانا حق نواز شہید کو بھرپور خراجِ عقیدت پیش کیا اور قتل کی سازش کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ کیا۔ انجمن سپاہ صحابہ نے اپنے شہید بانی و قائد کے نصب العین کو آگے بڑھانے اور کامیاب کرنے کا عزم دہرایا۔

وقت گزرنے کے ساتھ جھنگ کے حالات کچھ معمول پر آ رہے تھے کہ ۱۷ مارچ کو جھنگ شہر کی لال مسجد میں اچانک آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اہلِ سُنّت آگ بجھانے کو دوڑے تو ان پر شیعوں نے گولیاں برسائیں؛

مناقب شعبان، رمضان ۱۴۱۰ھ

آگ بجھائی گئی، مسجد کا زیادہ نقصان نہیں ہوا، اس موقع پر کچھ مسلمان زخمی ہو گئے، ۱۸ مارچ کو اسی مسجد میں عصر کے وقت لوگ جمع تھے کہ پولیس ان پر پل پڑی، بے تحاشا لاٹھی چارج کیا اور اندھا دھند شیلنگ کی جس سے لاتعداد مسلمان زخمی ہوئے اور مسجد کے درودیوار خون سے داغدار ہوئے، اسی دن جھنگ صدر میں شیعوں نے مسجد میاں سلطان احمد والی کو آگ لگائی جس سے ایک دروازہ جلا اور آگ پر قابو پا لیا گیا۔

مقامی انتظامیہ کی جانبدارانہ پالیسی کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سنیوں کو گرفتار کرنے میں کسی موقع پر بھی ذرہ بھر تامل نہیں کیا گیا، ان پر لاٹھی چارج اور شیلنگ کا بے دریغ استعمال ہوا، لیکن اس دوران شیعوں کے خلاف کوئی قابل ذکر کارروائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے حالات اور زیادہ ابتر ہوتے چلے گئے کاروباری لوگوں نے ظلم اور ناانصافی سے تنگ آ کر ۲۱ مارچ کو غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کر دی، سڑکیں ویران اور بازار سنسان ہو گئے۔ ۲۲ مارچ کو جھنگ شہر کے باب عمر کے سامنے جامع مسجد اہلحدیث میں احتجاجی جلسہ تھا، ساڑھے پانچ بجے جلسہ ختم ہوا، لوگ مسجد سے باہر نکلے تو ایک بم پھٹا جس سے تین مسلمان موقع پر شہید ہو گئے اور اکتیس زخمی ہوئے، ۲۵ مارچ کی شام تک لاقانونیت عروج پر تھی، ناجائز اور خطرناک اسلحہ کی فراوانی تھی، خوف اور دہشت چھائی تھی، رات دن ہر طرف گولیاں چلتی اور دھواں اٹھتا تھا۔ جھنگ انتظامیہ کے سربراہ مجرمانہ بے پرواہی اور انتہائی نااہلی کا ثبوت دے رہے تھے، ۲۵ مارچ کو ڈپٹی کمشنر کو تبدیل کر دیا گیا، لاقانونیت کے مرتکب شیعوں کی گرفتاریاں شروع ہوئیں۔ ایک شیعہ وڈیرہ بھی پکڑا گیا، لوگ کچھ سکون کا سانس لینے لگے۔ اخبار میں ہے کہ "گذشتہ رات پولیس نے چھاپہ مار کر نواب امان اللہ سیال سابق ایم این اے اور اس کے دیگر ۱۷ ساتھیوں کو بھاری مقدار میں ناجائز اسلحہ جس میں ۱۶ کلاشنکوفیں، چار ٹائم بم اور ریوالور وغیرہ سمیت گرفتار کر لیا ہے کیونکہ اس کے ڈیرے سے دن رات فائرنگ ہوتی رہتی تھی اور انجمن سپاہ صحابہ کا بھی یہی مطالبہ تھا کہ اس کے ڈیرے پر چھاپہ مار کر ناجائز اسلحہ برآمد کیا جائے، کیونکہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے وہاں مورچے بنا رکھے تھے۔ رات شیخ محمد اقبال ایم پی اے اور چیئرمین بلدیہ کی کوٹھی پر بھی بم پھینکا گیا جس سے ان کے دو ملازم شدید زخمی ہو گئے ان کی ٹرانسپورٹ کو بھی نقصان پہنچایا گیا جس میں دو بسیں اور دو ویگنیں شامل ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ کل ایک اجلاس میں ایک مخصوص گروہ نے شیخ محمد اقبال کو وارننگ دی تھی کہ ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے اور نہ ہی ٹرانسپورٹ چلنے دیں گے۔ حالات پر کنٹرول کرنے میں مقامی انتظامیہ بری طرح ناکام ہو چکی ہے جس کی وجہ سے فوری طور پر کل مقامی ڈپٹی کمشنر کو تبدیل کر دیا گیا۔ رات نئے ڈپٹی کمشنر محمد طاہر اطہر نے چارج سنبھال لیا جنہوں نے فوری طور پر رات آپریشن کلین اپ کیا جس کے نتیجہ میں امان اللہ سیال اور اس کے ساتھی گرفتار ہوئے۔ مقامی ڈپٹی کمشنر کے تبادلہ کا لوگ عرصہ سے مطالبہ کرتے آ رہے تھے۔ انتظامیہ نے انجمن تاجران کے

مناقب
شعبان رمضان ۱۴۱۰ھ

تمام مطالبات مان لئے ہیں جس کی وجہ سے شہر میں آج ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔ تمام رات لوگوں نے اپنے محلوں گلیوں کی ناکہ بندی کر کے خود اپنی حفاظت آپ کی۔ تمام رات فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ لوگوں نے اپنی گلی محلوں میں رات کسی شخص یا گاڑی کو داخل نہیں ہونے دیا کیونکہ پورے شہر کی سڑکوں کو رکاوٹیں کھڑی کر کے بلاک کیا ہوا تھا۔"
(روزنامہ ڈیلی بزنس رپورٹ فیصل آباد ۔ ۲۷ مارچ ۱۹۹۰ء)

ڈپٹی کمشنر کے تبادلے سے اچھے اثرات پڑے ہیں اور حالات میں خوش گوار تبدیلی آنے لگی ہے، پانچ دن کی مکمل ہڑتال کے بعد بازار کھلے اور لوگ کاروبار کی طرف متوجہ ہونے لگے ہیں۔ رات کو اب بھی لوگوں کو اپنے گھروں کا پہرہ دینا پڑتا ہے۔ ایس پی کے تبادلے میں بھی اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم نے ۷ مارچ کو وزیر اعلیٰ سے ان دو افسروں کے متعلق جو کچھ کہا تھا، اس پر عمل ہو جاتا تو اس دن کے بعد جو افسوسناک اور خونریز واقعات ہوئے، اُن کی نوبت نہ آتی۔ نہ جانے برسر اقتدار لوگوں کو وقت پر بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا حقنواز شہید کے واقعہ قتل کی منصفانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے اور اس کام کو جلدی مکمل کیا جائے۔ جو لوگ مجرم ثابت ہوں انہیں جلدی کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس معاملے میں کسی کی رُو رعایت ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ کوئی بڑا آدمی بھی اس جرم میں ملوث پایا جائے تو اُسے بلا تاخیر گرفتار کیا جائے اور جرم کی پوری سزا دی جائے۔ جن لوگوں نے یہ سازش تیار کی ہے وہ اسلام اور ملک کے دشمن ہیں۔ وہ کسی نرمی اور رعایت کے ہرگز مستحق نہیں ہیں۔ انہوں نے مولانا حقنواز کو شہید کر کے پورے ملک کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ حکمرانوں کو ہوشمندی اور تدبر سے کام لینا ہوگا۔ اگر سیاسی مصالح نے انصاف کا راستہ روکا تو جھنگ میں سلگنے والی آگ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

اللہ تعالےٰ حضرت مولانا حقنواز شہیدؒ پر اپنی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں مقام بلند عطا فرمائے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی تو مولانا مرحوم کے حالات آئندہ کسی شمارے میں پیش کئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاہور

# خدام الدین

جلد ۳۵ شمارہ ۳۳، ۳۴/۳۵

۹ مارچ تا ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء

رئیس الادارہ
جانشین امام الہدیٰ
مولانا میاں محمد اجمل قادری
مدظلہ

مدیر منتظم
ڈاکٹر مولوی محمد اکمل ستمر

مجلس ادارت
پروفیسر محمد اسلم
جناب مناظر حسین نظر

ظہیر میر ایڈووکیٹ

چندہ
سالانہ ۱۵۰/- روپے
ششماہی ۸۰/-
فی پرچہ ۲/۵۰

## نقطۂ نظر

# گھر گھر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے جنم لے لیا ہے

## اور

# اہلسنّت والجماعت کا بچہ بچہ حق نواز ثابت ہوگا!

۲۷ رجب ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء رات آٹھ بجے مولانا حق نواز جھنگوی اپنے گھر سے باہر نکل رہے تھے کہ انہیں چند سفاکوں، شرپسندوں اور باطل کے ایجنٹوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کرکے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مولانا شہیدؒ سپاہ صحابہؓ کے سربراہ تھے اور اس دور میں جب کہ صحابہؓ دشمنی کی بیماری درآمد ہو رہی ہے اور ملک دشمن غیرملکی طاقتوں کی پشت پناہی میں وبا کی صورت میں پاکستان پر یلغار کر رہی ہے۔ وہ پوری تندہی، بہادری، جاں سپاری اور بھرپور ایمانی قوت سے حفاظتی اور انسدادی کارروائیوں میں مصروف عمل تھے اور اس محاذ پر ہر وقت اور ہر آن ڈٹ کر حق و صداقت کی جنگ لڑ رہے تھے۔ اس جہاد میں وہ اس حد تک آگے نکل گئے تھے کہ ملک بھر میں اہل سنت والجماعت کی شناخت اور آواز بن گئے تھے۔ اسی لئے ان کی شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور اس کی صدائے بازگشت دور دور تک ملک سے باہر بھی سنی گئی۔ جس سنی مسلمان نے یہ خبر سنی ڈھنگ میں آ گیا۔ اور اس نے محسوس کیا کہ اس کے قلب و جگر پر ایک آرا چل گیا ہے۔ ملک بھر میں سوگ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ان کے لاکھوں عقیدت مند ان گنت جاں نثار غم سے نڈھال اور درد و الم سے بے حال ہو گئے۔ لوگوں کے دلوں میں عشق صحابہؓ کی وہ چنگاری جسے مولانا شہیدؒ نے ہوا دے کر اپنی دن رات کی محنت شاقہ سے شعلۂ جوالہ بنا دیا تھا نہ تھا بھڑک اٹھی اور ملک کے تمام سنی مسلمان ہمہ انقلاب، ہر خطرے اور ہر نتیجے سے بے نیاز ہو کر سراپا احتجاج بن گئے اور جھنگ شہر کا تو یہ عالم تھا کہ پورا شہر سڑکوں پر نکل آیا۔ جس کی وجہ سے حکومت کو کرفیو لگانا پڑا اور فوج بلانا پڑی۔

مولانا شہیدؒ کی کسی سے ذاتی دشمنی نہ تھی۔ ان کی دوستی اور دشمنی فقط

ناشر مولانا محمد اجمل قادری ... اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور ...

ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء

اللہ اور اس کے دین کے لئے تھی۔ وہ اسلام کے سپاہی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شیدائی تھے۔ انہوں نے آخری دم تک اپنے مشن کا پرچم بلند رکھا اور جان کی بازی ہار کر بھی اس علم کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ مرتبۂ شہادت پر فائز ہونے کے بعد ان کا خون بول رہا ہے۔ ان کی آواز مستقل پکار اور دعوتِ حق بن گئی ہے اور ملک کے کونے کونے میں اس کی صدائے بازگشت سنی جا رہی ہے۔

وہ فقط باطل کے دشمن تھے۔ اسلام کے سوداگروں کے دشمن تھے۔ خدا و رسولؐ اور صحابہؓ کے دشمنوں کے دشمن تھے۔ اور اقتدار کے پجاری ان بزرجمہروں کے دشمن تھے جو باطل کی آبیاری کرتے ہیں اور اہل حق کی لہلہاتی کھیتیوں کو اجاڑنے اور ان کے راستے میں سازشوں کے جال بچھانے میں لگے رہتے ہیں۔ وہ کبھی اقتدار کی مونچھ کا بال نہیں بنے اور نہ ہی دین دشمن وڈیروں کے در پہ انہوں نے کبھی جبہ سائی کی۔ وہ باطل کے لئے بے نیام تلوار اور حق پرستوں کے لئے سایۂ دیوار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اقتدار کے ٹھیکیدار اور وڈیرے ان سے خوف کھاتے، باطل اُن کے نام سے لرزتا اور اسلام اور اساطینِ اسلام کے دشمن ان کے سائے سے لرزتے تھے۔

مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ انجمن سپاہ صحابہؓ کے قائد سالارِ اسلام کے فدائی، نوجوانوں کے سردار اور چمنستانِ نبوت کے پھولوں کی مہکار سے سرشار تھے۔ اس لئے ان کا قتل فردِ واحد کا قتل نہ تھا۔ ایک تحریک کا قتل تھا اور ملک میں دین کے مستقبل کا قتل تھا۔ اہلسنت والجماعت کے نظریات کا قتل تھا۔ اس لئے مرکزِ اہلِ حق شیرانوالہ اور انجمن خدام الدین کے امیر باصفا، وارث مسندِ اولیاء، جانشین امام الہدیٰ مولانا میاں محمد اجمل قادری نے پہلے لاہور کے تمام مکاتب فکر کے علماء و صلحاء کو اور پھر ان کے مشورے سے ملک بھر کے زعماء اہلسنت والجماعت کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں جمع کر کے مولانا کی شہادت سے پیدا ہونے والی صورتِ حال پر غور کرنے، آئندہ کے لئے اہلسنت والجماعت کی شیرازہ بندی کرنے، ان کے حقوق کی حفاظت اور نظریات کی ترویج و اشاعت کے لئے جامع منصوبہ بندی کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے متفقہ پروگرام بنانے کی دعوت دی۔ جس کے نتیجے میں ملک بھر کے اہلسنت والجماعت کے مشائخ و علماء اور راہنمایان ان کے نمائندے شیرانوالہ دروازہ میں اکٹھے ہوئے، سرجوڑ کر بیٹھے اور نہایت اصابتِ نظر، تدبر، دلجمعی اور غور و فکر سے اس نتیجے پر پہنچے کہ مولانا حق نواز جھنگویؒ کے مشن کو زندہ و پائندہ رکھنا وقت کی پکار، دین کا تقاضا اور خود ان کی اپنی بقا کی ضمانت ہے۔

اکثر علماء نے اور خاص طور پر ملک کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی نے واشگاف الفاظ میں تحریک کی کہ ملک کی تمام سنی جماعتوں کی رضاکارانہ تنظیموں کو سپاہ صحابہؓ کا نام دے دینا چاہئے اور انہیں اس مشن کی تکمیل کے لئے پوری طرح منظم کر کے جانبازوں کی مکمل تربیت سے آراستہ کرنا چاہئے تاکہ وہ حفاظتِ حقوق اہلسنت کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا، ہماری صفوں میں اتحاد مفقود ہو گیا، مکمل یکجہتی کا فقدان نظر آیا، تنظیمی ڈھانچے کو استوار نہ کیا گیا، وقت الکل نہ کی گئی، آوازیں قوت پیدا نہ کی گئی اور بات منوانے کے لئے ہمارے پیچھے فورس نہ ہوئی تو ہم پر زوال مسلط ہو جائے گا۔ دین داروں کے سروں پر تلوار لٹکتی رہے گی اور علمائے اہلسنت اور حق پرستوں کی شہادت کا سلسلہ کبھی نہ رک سکے گا۔

کافی بحث و تمحیص اور غور و فکر

ہفت روزہ خدام الدین لاہور — ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء

نے جدوجہد پیدا کر کے اہلسنت والجماعت کی آواز کو حسن سے بلند تر کرنے اور اسے ملک کے ہر گوشے اور زندگی کے ہر شعبے میں موثر طور پر پہنچانے اور پھیلانے کے لئے "کل پاکستان قومی سنی کونشن" کا انعقاد عمل میں لایا جائے اس میں تمام سنی مکاتب فکر کے کم از کم ایک ہزار علماء، دستائخ، وکلاء، سیاسی رہنما، دانشور اور ماہرین تعلیم، صحافی، تاجر پیشہ شخصیات، ممبران اسمبلی وسینٹ شرکت پر جلتے اور ہر حلقے کے سرکردہ افراد کو جمع کر کے مشترکہ سنی جیٹ قائم جانے کا حتمی فیصلہ کیا جائے اور مستقبل کے لئے جامع واضح حکمت عملی وضع کی جائے۔ اور اسے عملی شکل دینے کے لئے ذرائع اور وسائل کی فراہمی کا انتظام کیا جائے۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا حق نواز شہیدؒ نے اپنی زندگی میں اپنے سیت جن سرکردہ علماء کے قتل کی سازش کی نشاندہی خود کی تھی، اسے بے نقاب کرنے کے لئے اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور سازش کے اصل کرداروں کو منظر عام پر لا کر انہیں عبرتناک سزا دی جائے۔

اجلاس نے ایرانی سفارت کاروں آقائے صادق گنجی اور جناب علی قمی کی سرگرمیوں کو تشویشناک قرار دیا۔ اور ان اطلاعات پر انتہائی اضطراب کا اظہار کیا کہ ان ہر دو سفارت کاروں نے مولانا شہیدؒ کے بارے میں مختلف تقاریب میں نازیبا اور نامناسب الفاظ کہے اور اس طرح اہل سنت والجماعت کے جذبات کو مجروح کیا چنانچہ مطالبہ کیا گیا کہ ہر دو سفارتکاروں کو سازش قتل میں شامل تفتیش کیا جائے اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

اجلاس میں پاکستان کو سرکاری طور پر سنی سٹیٹ قرار دینے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ صدر، وزیر اعظم، چیف جسٹس اور افواج پاکستان کے سربراہوں کے لئے سنی مرد ہونے کی شرط کو دستور کا حصہ بنایا جائے ــــ مردم شماری جداگانہ بنیاد پر کرائی جائے۔ اور شیعہ حضرات کو ان کی آبادی کے تناسب کے اعتبار سے ملازمتوں میں اور دیگر مراعات میں حصہ دیا جائے۔ سیاسی جماعتوں سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ سنی حلقہ ہائے نیابت میں کسی شیعہ کو اپنا امیدوار نہ بنائیں ــــ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ پاکستان میں شیعہ حضرات کو وہی حقوق دئے جائیں جو سنیوں کو ایران میں دستوری طور پر حاصل ہیں۔

آخر میں ۲۱ مارچ کو ہونے والے قومی سنی کونشن کے انتظامات کو آخری شکل دینے اور اسی سلسلے میں مختلف مکاتب فکر سے رابطے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو مولانا قاضی عبداللطیف سینیٹر، مولانا قاری سمیع الحق سینیٹر، مولانا عبدالستار خان نیازی ایم۔ این۔ اے، مولانا حافظ حسین احمد ایم۔ این۔ اے، مولانا علامہ سید محمود احمد رضوی، مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا محمد اجمل خان، میاں فضل حق، پروفیسر ساجد میر، پروفیسر مرزا محمد منور، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالمالک، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا اسفندیار خان، جنرل کے ایم اظہر، ڈاکٹر ظفر اقبال زرگر، مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود، پروفیسر محمد یحییٰ، پیر سید کبیر علی شاہ چورہ شریف، الحاج امین الحسنات قادری، عبدالحمید قادری، میاں محمد عارف ایڈووکیٹ، میاں انور علی دہلوی، مولانا علی شیر اور کئی دیگر معتقدر حضرات پر مشتمل ہے۔ کمیٹی کے کنوینر جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری ہوں گے۔

قومی سنی کونشن اس دور پرآشوب میں اہل سنت والجماعت کی امیدوں کا مرکز، باطل کے اندھیروں میں نور حق کی قندیل، خزاں گزیدوں کے لئے بہار کی نوید اور وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ہر بچے اور بچے سنی مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کونشن کو کامیاب بنانے کی غرض سے دامے، درمے،

ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۴ ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء

قوت، سختی ہر طرح وقف ہو جائے اور ایسا محسوس ہو کہ اس کونشن کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دعائے نبوت کی دلیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جان نچھاور کرنے کے لئے شہادت کا جام [illegible] پینے اہلسنت والجماعت کی راہ پر چل کر جنت اور ملک جنت کی آغوش میں ابدی زندگی پانے کے لئے ملک کے گھر گھر میں حق نواز جھنگوی شہید نے جنم لے لیا ہے اور سنیوں کا بچہ بچہ حق نواز ثابت ہوگا۔

## عذرِ گناہ بدتر از گناہ

خانۂ فرہنگ ایران کے ڈائریکٹر جنرل آقائے صادق گنجی نے مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے مقدمۂ قتل میں دو ایرانی سفارت کاروں کو شامل کرنے کے عوامی مطالبے پر اظہار خیال کرتے ہوئے جو بیان اخبارات کو جاری کیا ہے وہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کی منہ بولتی تصویر ہے۔

نوائے وقت میں ۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو ان کا جو بیان چھپا ہے اس سے اہل سنت والجماعت اور مولانا جھنگوی شہیدؒ کے بارے میں ان کے اندرونی بغض کی واضح عکاسی اور نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے بیان جاری کرتے ہوئے دل کے پھپھولے اس طرح پھوڑے ہیں کہ اپنے خلاف الزام عائد کرنے والے لاکھوں سنی مسلمانوں کو ہیجانی، جذباتی زبان، شرپسند، مغربی استعمار اور یہود کا سامراج کے ایجنٹ قرار دے دیا ہے اور خود اپنی ذات کو مکمل ایرانی سمجھے ہوئے یہ دھمکی دی ہے کہ جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں یعنی اُن کی سرگرمیوں کا نوٹس لے رہے ہیں اُن کو پاکستان اور ایران کے برادرانہ تعلقات کھٹکتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان انتشار اور فرقہ واریت کا شکار ہو کر تنہا رہ جائے اس کے بعد ایران کا پاکستان پر احسان جتاتے ہوئے یہ دیا کھیان دیا ہے اور اپنی طرف سے سنی عوام کی توجہ دوسری طرف مبذول کرانے کے لئے کہا ہے کہ ایران نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے اب یہ لوگ دونوں کے مخالف اور اُن کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے والے، مسئلہ کشمیر سے عالم اسلام کی توجہ ہٹانے کے لئے ایسی حماقتیں کر رہے ہیں۔ اپھر اپنے مخالفین پر جوابی حملہ کرتے ہوئے اور ان پر الزام تراشی کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ انہی لوگوں نے علامہ عارف الحسینی اور علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کو شہید کر دیا لیکن شیعہ سنی نفاق ڈالنے میں ناکام رہے۔

سارا بیان پڑھ جائیے ڈپلومیسی کا شاہکار نظر آئے گا۔ اس میں کہیں اپنے خلاف عائد کردہ الزام کی تردید نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی ایک لفظ مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت پر اظہار افسوس کے لئے پھوٹے منہ ہی سے بھی ادا کیا ہے جس سے مولانا حق نواز شہیدؒ اور جمہور اہل اسلام کے خلاف اُن کے باطن میں چھپی ہوئی نفرت کی مکمل غمازی ہوتی ہے اُن کا بیان اس نازک وقت میں اہل سنت والجماعت کے جذبات و احساسات کو برانگیختہ کرنے کے مصداق ہے انہوں نے سفارتی آداب کو پس پشت ڈال کر پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت کے زخموں پر مرہم کا پھاہا رکھنے کے بجائے نمک پاشی کی ہے اور اسی طرح خود ایران کے دوست ملک پاکستان میں اپنے اس بیان سے ایران کے کاز کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور مسلمانوں کی اکثریت کی دلآزاری کا موجب بنے ہیں۔

سفارتی آداب سے ناآشنا سفارت کار صاحب: آپ نے یہ بیان داغ کر اپنے ملک کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ دو برادر ملکوں کے باسیوں کے درمیان نفرت و افتراق کا بیج بونے کی کوشش کی ہے ـــ اس کا باعث آپ کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے والا

نہیں آپ ہیں۔ ؎

میں الزام اُن کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

ہم مملکتِ خداداد پاکستان اور جمہوریۂ اسلامیہ ایران کے سربراہوں سے درخواست کریں گے کہ وہ کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر فوراً آپ سے چھٹکارا حاصل کریں تاکہ آپ کی وجہ سے دونوں برادر ملکوں کے گہرے تعلقات متاثر نہ ہوں۔

خانۂ فرہنگ ایران کے ڈائریکٹر جنرل صاحب! آپ کم از کم لفظِ فرہنگ ہی کا پاس فرما لیتے تو ایسا بیان جاری کرنے سے احتراز کرتے لیکن سچ ہی کہا گیا ہے "جوش میں ہوش باقی نہیں رہتا" اس لئے عقل وہاں سے اپنا پشتارہ اٹھا کر رخصت ہو جاتی ہے ———

ہم اپنے سُنّی بھائیوں اور ہزاروں علماء و مشائخ کی طرف سے آپ کی خدمت میں صرف یہی عرض کر سکتے ہیں۔ ؎

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلمواں گنجی
مصدرِ بلبلِ بستاں کرے نوا سنجی

گنجی جی! آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہفت روزہ خدام الدین "اسلامی اتحاد کا داعی اور ترجمان ہے۔ اسے فرقہ واریت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس نے روزِ اوّل ہی سے مسلمانوں کو آپس میں جوڑنے کی کوشش کی ہے اور یہ کوشش تا ابد جاری رہے گی توڑنے کا تصور بھی اس کے حاشیۂ خیال میں نہیں آ سکتا لیکن آنجناب کا بیان اور آپ کی سرگرمیاں اس حد تک اپنی حدود پھلانگ چکی ہیں کہ اس غیر متنازعہ پرچے کے لئے بھی ان کا نوٹس لینا ناگزیر ہو گیا ہے۔

گنجی جی! اہلِ سُنّت والجماعت کے ایک عظیم عالمِ دین اور بے مثال مجاہد فی سبیل اللہ شہید ہو گئے ہیں جو کسی طرح اور کسی میدان میں علامہ عارف الحسینی سے کم نہ تھے سنیوں کی متاعِ عزیز لُٹی ہے ایک گرجتا ہوا شیر اور بلبلِ بستانِ رسالت کی آواز خاموش ہوئی ہے آپ دل سے نہ سہی تقیہ فرما کر ہی سنیوں کی دلجوئی کے لئے دو میٹھے بول اس موقع پر بول دیتے لیکن آپ شاید غضب کی ایک ایسی آگ میں جل رہے ہیں جسے شہید کا خون بھی ٹھنڈا نہ کر سکا۔ اور اس میں آپ اپنا مذہبی فریضہ تک یکسر بھول گئے۔ اس لئے آپ کے لبوں پر یہ الفاظ ہرگز نہیں سجتے کہ ہم ایک ہیں اور ایک رہیں گے"۔

گنجی جی! جہاں تک کشمیر کے مسئلہ کا تعلق ہے وہ تمام پاکستانیوں کو (اور خاص کر سُنّیوں کو کہ اُن کا ملجا و ماویٰ رہا ہی یہی ملک ہے) جی جان سے عزیز ہے ۔۔۔ سُنّی زخم خوردہ ضرور ہیں مگر احساس باختہ ہرگز نہیں ——— انہیں علم ہے کہ کشمیر اُن کی شہ رگ ہے اور اس کا کٹنا اُن کی یقینی موت کے مترادف ہے اس لئے وہ قطعاً کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے جو کشمیر کے مسئلہ کو متاثر کرے۔ وہ اس حقیقت سے بھی غافل نہیں کہ ایسے نازک موقع پر قتل و غارت گری کا منظم پروگرام کی سازش "ملک دشمن اور دین دشمن" عناصر ہی کر سکتے ہیں ——— مگر یہ سازشی کون ہیں اس کے ماتھے پر تو لکھا ہوا نہیں! اور کس کس کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے ہیں معلوم ہونے کے باوجود بھی نامعلوم ہے۔ ؎

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

تاہم یہ ہمارا اندرونی مسئلہ اور معاملہ ہے ——— اور ہمارا پاکستانیوں کا فرض ہے کہ ہم اس پر سوچ بچار کریں لیکن آپ کا دخل در معقولات ہمیں سمجھاوتی دیتا پردۂ زنگاری کے پیچھے کسی ہاتھ کی غمازی و عشوہ طرازی کی نشاندہی ضرور کرتا ہے ———

کہتے ہیں جس کے گھر چوری ہو وہ ہر کسی پر شبہ کرتا ہے کہ چوری اس نے کی ہے اور اسے ہر کوئی اس وقت چور نظر آتا ہے ——— تیرا

کی متاعِ عزیز گئی ہے ــــ انہیں بھی حق ہے کہ وہ کسی نہ کسی پر شبہ کریں اور اپنے مجرموں اور پسِ پردہ اُن کے پُشت پناہوں کو کاوش کریں ــــ پھر آپ کے بارے میں اُن کا شبہ سرے سے بے بنیاد بھی نہیں ہے ــــ مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ نے خود آپ کو اور دیگر چند لوگوں کو اپنی زندگی میں نامزد کیا ہے ــــ مولانا مرحوم کو دبئی سے ٹیلیفون موصول ہوئے اور آپ کا دبئی جانا سفری ریکارڈ پر موجود ہے۔ مولانا کوثر نیازی کے جنگ میں شائع ہونے والے سفرنامے سے ثابت ہے کہ آپ دبئی گئے ہیں اور وہاں بھی آپ کا اثر و رسوخ پاکستان کے مقابلے میں کم نہیں ہے۔ آپ کی تقاریر موجود ہیں جن میں آپ نے مرحوم کے بارے میں نازیبا الفاظ کہے اور سفارتی حدود سے تجاوز کیا ہے۔ رہی سہی کسر آپ کے موجودہ بیان نے نکال دی ہے اور اہلِ سنت والجماعت کے شبہات کو مزید تقویت دی ہے ــــ اور یہ مصرعہ سچائی کا رُوپ دھار کر سامنے آگیا ہے

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

ان حالات میں ایران پاکستان تعلقات کو قائم رکھنے اور ان کو مزید مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومتِ پاکستان فوراً ان سے [illegible] حاصل کرے اور تفتیشی ٹیم کا فرض منصبی ہے کہ وہ ان کو قابلِ تفتیش کرے ــــ خود ایرانی گورنمنٹ کی دُور اندیشی اور پاکستان دوستی بھی ان نازک لمحات میں اس امر کی متقاضی ہے کہ وہ ان سفارت کار کو فوراً واپس بُلا لے ــــ

آخر میں ہم اپنی حکومت اور حکومتِ ایران کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ ہم "پاکستان ایران دوستی" کی قدر کرتے ہیں۔ اتحاد و اتفاق کو اُمت کے لئے رحمت اور سطوتِ اسلام کا نشان مانتے ہیں ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ مگر دینی سرحدات کی حفاظت کو عین ایمان اور اسلام یقین کرتے ہیں ــــ اور اس لئے کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ان کو عبور کر کے ہماری طرف بڑھے

سواد اعظم اہلِ سنت والجماعت سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور بے آئینی اور لاقانونی کا شکار ہو کر اپنے مخالفوں کو صورتِ حال سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیں۔ آئینی حدود میں رہ کر اپنا احتجاج جاری رکھیں۔ قومی سُنی کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرمِ عمل ہو جائیں اور اس کے فیصلوں کا انتظار کریں۔

نظر

رجسٹرڈ نمبر ۷۷/۳۰ جی

ماہنامہ

# خلافتِ راشدہ

شمارہ نمبر ۳ ○ جنوری ۱۹۹۰ء ○ جلد نمبر ۱

بیاد

شہید

ناموسِ صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگویؒ

بانی انجمن سپاہِ صحابہؓ پاکستان

اداریہ

مولانا حق نواز کی شہادت نے انجمن سپاہ صحابہؓ کی منزل مزید قریب کر دی ہے

# مولانا حق نواز شہیدؒ کے قتل کی اصل سازش کو بے نقاب کیا جائے

تحفظ ناموس صحابہؓ کے مشن کی تکمیل تک جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

۲۲ فروری ۱۹۹۰ء (۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ) دنیا بھر کے کروڑوں اہلسنت حضرات کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔ اس روز امیر عزیمت اور پاکستان کی سنی عوام کے بے تاج بادشاہ مولانا حق نواز جام شہادت نوش کر گئے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کو خطرات سے آگاہ کرنیوالا۔ خوابیدہ روحوں کو بیدار کرنیوالا شخص خود جنانِ خلد کا مہمان بن گیا۔

انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نومنتخب سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے مولانا حق نواز شہیدؒ کی جانشینی کا منصب سنبھالنے کے بعد کہا "ہمیں امیر عزیمت کی شہادت کا دکھ نہیں یہ تو شیوۂ اسلاف و تمنائے رسالت ہے۔ الم اور کرب یہ ہے کہ عصر حاضر کا ایک برگزیدہ انسان بہت ہی تھوڑی عمر پا کر صرف ۳۸ منزلیں طے کر کے ہم سے جدا ہو گیا۔ مشیت الٰہی میں جن نادر روزگار افراد سے جتنا کام لینا مقصود ہوتا ہے اس کے مطابق ہی انہیں عمر سے نوازا جاتا ہے کوئی نصف صدی گزار آتا ہے کوئی پون صدی تک بہار جانفزا دکھلاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال بعد جب بعثت ملی تو آپؐ نے صرف ۲۳ سال میں انسانیت کو وہ کچھ عطا کیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ عہد آخر میں مولانا عبدالحئی لکھنوی صرف ۳۹ برس بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی نے ۴۲ سال کی عمر پائی۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے صرف ۳۸ سال میں عجیب انقلاب اور اس صدی کا سب سے اہم فریضہ کی طرف توجہ کرتے ہی اپنے خالق کے حضور پہنچ گیا صحابہ کرامؓ کی وکالت کرنیوالا اور اس راستے میں قتل جیسے سنگین مقدمات و مشکلات و مصائب سینہ سپر کر کے حق و صداقت کا نعرہ بلند کرنیوالا ۴۰ سال سے قبل ہی دنیا سے رخصت ہو گیا۔ مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت کے فوراً بعد دنیا بھر میں جس انداز سے انکے کارناموں کو سراہا گیا ان کی دعوت نصب العین پر تائیدی بیانات شائع ہونے تمام مکاتب فکر ان کے پیغام کو گلے سے لگانے کا عہد کرنے لگے اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ آج ہر گھر ہر شہر ہر بستی ہر قریہ اور ہر گلی میں سے حق نواز جنم لے رہے ہیں۔ شہید رحمتہ کے قاتلوں اور انکے پشت پناہوں کو محسوس ہو رہا ہے کہ تیغ ستم کی نشتر سے خود ان کا خرمن راکھ ہو رہا ہے۔ صحابہؓ کرام کے دشمنوں کے گھر ماتم انکی ہر سازش سازوں اور وعدہ آفرینی کا انکار عام ہو رہی ہے۔ شہید ناموس صحابہ کی منزل جس کی تکمیل کیلئے برسوں تک کوئی کرن نظر نہ آتی تھی ان کے خون کی مہک نے اسے بہت ہی قریب کر دیا ہے ہم لوگ اس بات کا تصور بھی نہ کرتے تھے کہ ان کی زندگی میں انکے سخت مخالف اہل سنت کے گوگو علماء مشائخ اور سیاستدان بھی انکی شہادت کے بعد انکے موقف کی تائید کریں گے۔ ہر سنی صحابہؓ دشمنوں کے کفر کے نعرے گونج اٹھے ملک کے طرف بریلوی دیوبندی اہلحدیث اور جماعت اسلامی سمیت تمام مذہبی اور سیاسی تنظیمیں انکے مشن پر گامزن رہنے کا عہد کریں گی۔

شہید لوگ مرا نہیں کرتے

وہ صرف راستے بدلتے ہیں

اس حد تک یہ بات اطمینان بخش ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کرنیوالے چاروں قاتل ۲۴ گھنٹوں میں گرفتار کر لئے گئے۔ شہادت کے روز قاتلوں کا مولانا کے گھر کے ارد گرد گھومنا محلہ حسینیہ نواز میں پراسرار نگاہوں سے لوگوں کو دیکھنا، قاتلوں میں سے دو افراد کا ایک سابق وفاقی وزیر کے ہمراہ ایران جانا کسی اور طرف نشاندہی کرتا ہے۔ تاہم مولانا حق نواز شہیدؒ کے ۱۰ فروری کے انکشاف تین مرتبہ قاتلانہ حملے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امیر عزیمت کا قتل گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کو مولانا شہیدؒ کے صرف شیخ

اور آصف ندیم کے تین قاتلوں کی گرفتاری سے مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا بھر کے سنی بالخصوص انجمن سپاہ صحابہؓ پنجاب پر یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اگر چاروں قاتلوں کو فوری طور پر عدالت سے سزا کے بعد پھانسی بھی دے دی جائے تب بھی اصل سازش اور پس پردہ عناصر کو بے نقاب کرنے تک ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ حدیث پاک

روزنامہ نوائے وقت

لاہور ۔ راولپنڈی ۔ ملتان ۔ کراچی

جمعرات ۴، شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ، یکم مارچ ۱۹۹۰ء

مسلسل اشاعت کا پچاسواں سال

# جھنگ...... جذبات کو ٹھنڈا کرنے کی ضرورت!!

جھنگ میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ نے فوج کی امداد طلب کر لی ہے۔ گزشتہ جمعرات کو ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد سے جھنگ میں بار بار فسادات کی نوبت آ رہی ہے اور پولیس اور رینجرز کے دستے ایک ہفتے کی کوشش کے باوجود عوامی جذبات کو ٹھنڈا نہیں کر سکے جس سے فوج کی مداخلت ناگزیر ہو گئی۔ مولانا جھنگوی کے سفاکانہ قتل کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہوگی، اس وحشیانہ واردات پر متعدد شخصیات نے بھی تاسف کا اظہار کیا۔ صوبائی وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف نے بھی بذات خود انسپکٹر جنرل پولیس کو سختی سے ہدایت کی کہ ملزموں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ پولیس نے چند روز کے اندر ہی تین ملزموں کی گرفتاری کا دعویٰ کیا اور بعد میں چوتھے ملزم کو بھی گرفتار کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اگرچہ محض ملزموں کی گرفتاری سے مولانا جھنگوی کے عقیدت مندوں کے برافروختہ جذبات کو ٹھنڈا کرنا ممکن نہ تھا تاہم پولیس کی اس برق رفتار کارروائی پر اطمینان کا اظہار کرنا چاہئے اور یہ توقع رکھنی چاہئے کہ پولیس اسی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے استغاثہ کے تمام مراحل کی تکمیل کے بعد ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاسی اور انتظامی سطح پر تیز رفتار اقدامات کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے تاکہ فرقہ وارانہ کشیدگی کا خاتمہ کیا جا سکے۔ ملک میں مجموعی طور پر بھی امن وامان کی صورتحال پریشان کن ہے خواہ ماضی کی حکومتیں ہوں یا موجودہ حکومتیں "تمام" عوام اس کے سامنے بے بس نظر آتی ہیں۔ اصحاب اقتدار، بالعموم ان کے اندر سے گروہ کے ساتھ موجود ہیں اور سیاسی مخالفین کو ناکوں چنے چبوانے کے دعوے بھی کرتے لیکن وہ اپنے فرض منصبی کے سلسلے میں بڑی سنگین غفلت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

ہم نے بارہا ان کالموں میں متحارب سیاسی فریقوں اور وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو احساس دلانے کی کوشش کی ہے کہ ان کی باہمی رسہ کشی کی وجہ سے ملک وقوم کی حالت ابتر ہوئی جا رہی ہے۔

ہماری حکومتوں کی کارگزاری کا یہ کوئی اچھا ریکارڈ نہیں ہے کہ ہر طرف لاقانونیت "قتل وغارت" "خونریزی" ڈاکہ زنی اور کلاشنکوف اور ڈرگ مافیا کا دور دورہ ہو اور عام شہری گھر سے صبح باہر نکلے تو اسے یقین نہ ہو کہ وہ سلامت گھر بھی واپس آئے گا۔ کراچی اور اندرون سندھ میں یہ صورتحال نصف عشرے سے جاری ہے اب پنجاب میں بھی یہ آثار نظر آ رہے ہیں۔ دوسری طرف بھارت اور پاکستان دشمن طاقتیں بھی اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اس صورتحال سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اس پس منظر میں پنجاب حکومت کا فرض ہے کہ وہ جھنگ کی صورتحال کو معمول پر لانے کے لئے نظر آنے والی کوشش کرے۔ ظاہر ہے اس علاقے کے ایم این اے، ایم پی اے صاحبان بھی ہیں، وزراء اور خصوصی معاونین کی فوج ظفر موج بھی ہے جن کا رخ ہر تیسرے روز کراچی کی طرف رہتا ہے لیکن ترجیحات بدل کر پہلے جھنگ میں عوام کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسئلہ یہیں ختم ہو جائے اور کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ نہ بنے۔

## مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل قومی سانحہ ہے: اعجاز الحق

فیصل آباد (نامہ نگار، جنگ) سابق صدر ضیاء الحق مرحوم کے صاحبزادے اعجاز الحق نے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے واقعہ کو ایک قومی سانحہ قرار دیتے ہوئے مجرموں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو جذبات میں آنے کی بجائے ہوش اور دانشمندی کے ساتھ ان عناصر کی سازشوں کو ناکام بنانا چاہئے جو قومی اتحاد کو پارہ پارہ کر رہے ہیں۔ وہ فیصل آباد میں نماز جمعہ کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔

روزنامہ جنگ لاہور
29 رجب المرجب 1410ھ 26 فروری 1990ء

## سانحہ جھنگ نامزد ملزموں کی گرفتاری

آئی جی پنجاب کے مطابق "پولیس نے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے تین ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے صرف ایک ملزم مفرور ہے ان چاروں کو ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا تھا۔ آئی جی پنجاب کی ہدایت پر ان تینوں ملزموں کو فوری طور پر جھنگ منتقل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ عوامی نمائندوں کو ان کی گرفتاری کا یقین آ جائے اور شہر میں امن و امان بحال ہو سکے" مولانا حق نواز کے قتل کے بعد جھنگ کے علاوہ دوسرے کئی شہروں میں بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ کبیر والا میں احتجاجی جلوس کے دوران تصادم ہوا اور فریقین کے درمیان فائرنگ سے دس افراد زخمی ہوئے جھنگ میں دوسرے روز بھی ہڑتال رہی کرفیو بدستور نافذ رہا مظاہرے ہوئے اور سبزی منڈی کو آگ لگادی گئی تعلیمی ادارے بند رہے اور ابھی تک تصادم کا خطرہ ٹلا نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پولیس نے تین نامزد ملزموں کو آئی جی کی ہدایت کے مطابق 3 دن کے اندر اندر گرفتار کر کے کسی حد تک مستعدی کا مظاہرہ کیا ہے انہیں جھنگ پہنچانے کا فیصلہ بھی مناسب اقدام ہے ان حالات میں اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جھنگ کے شہری انتظامیہ اور عدالت کے ساتھ ... کا اہتمام کیا جائے اور چوتھے ملزم کی گرفتاری میں پولیس سے تعاون کیا جائے۔ پولیس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مقدمے کا چالان جلد از جلد عدالت میں پیش کرنے کا اہتمام کرے۔ حکومت پنجاب کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ مقدمے کی سماعت بلا تاخیر اور بلا ناغہ ہو تاکہ ملزم جلد اپنے کئے کی سزا بھگت سکیں۔

### آئی جے آئی بہاولپور کے رہنماؤں کا مولانا جھنگوی کے قتل پر اظہار افسوس

بہاولپور (نمائندہ جنگ) اسلامی جمہوری اتحاد کے صدر مولانا نظام مصطفیٰ، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد عبداللہ خان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، محمد حسن چغتائی، مولانا اللہ بخش، قاضی غوث احمد اور دیگر علماء نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولانا حق نواز جھنگوی کے المناک قتل پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا احسان اللہ فاروقی اور دیگر علماء کرام کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچاتی تو یہ المناک حادثہ رونما نہ ہوتا۔

## جھنگ میں مزید ہنگامے

جھنگ میں مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد سے لے کر تادم تحریر حالات پوری طرح معمول پر نہیں آئے اگلے روز مظاہرین نے پھر ایک احتجاجی جلوس نکالا اور پانچ مکانوں اور چار دکانوں کو جلا کر تباہ کر دیا۔ پولیس نے مظاہرین کو آنسو گیس کے گولے پھینک کر اور ہوائی فائرنگ کر کے منتشر کیا بعض مقامات پر مظاہرین نے بھی پولیس پر پتھر پھینکے جس کے بعد ضلعی انتظامیہ نے شہر میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوج کی امداد طلب کر لی' مولانا حق نواز جھنگوی ایک ممتاز عالم دین تھے اور دین سے شغف رکھنے والے ہر مسلمان کو خواہ اس کا تعلق کسی بھی مکتب فکر سے ہے ان کی اچانک موت پر گہرا افسوس اور رنج ہے اور اس کی قلبی خواہش ہے کہ ان کے قاتلوں کو جلد از جلد قانون کی گرفت میں لا کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے لیکن ایسا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ سیاسی و مذہبی رہنما اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر حالات کو معمول پر لانے میں حکومت سے تعاون کریں تاکہ حکومت کے تحقیقاتی ادارے اپنی تمام تر توجہ مولانا مرحوم کے قاتلوں کا کھوج لگانے پر صرف کر سکیں اور جلد از جلد انہیں قانون کے شکنجے میں جکڑنے میں کامیاب ہوں توقع کی جانی چاہئے اسے عامہ کو کنٹرول کرنے والے ذمہ داران وقت کی اس نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے کشیدگی بڑھنے سے روکنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کریں گے۔ (نوائے وقت)

**مولانا جھنگوی کی موت سے ملک ایک ممتاز عالم دین سے محروم ہو گیا ہے، پرویز صالح**

لاہور ۲۳ فروری (پ ر) پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کے ترجمان پرویز صالح نے ممتاز عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے افسوسناک قتل پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے کہ مولانا کی دینی اور علمی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور ان کے قاتل کا اتنا عرصہ تک روپوش رہنا ہو گئے کہ ان کے قتل سے قوم ایک اعلیٰ عالم دین سے محروم ہو گئی ہے۔ جنہوں نے تمام عمر اپنے آپ کو دینی و تبلیغی کام کے لئے وقف کئے رکھا انہوں نے پنجاب کی امن و امان کی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ قومی ہم آہنگی کی حمایت اور فرقہ پرستی کی مخالفت کی ہے اور علامہ صاحب کا قتل پنجاب حکومت کی نااہلی اور امن و امان کے مسئلے سے بے توجہی کا ثبوت ہے جس کے باعث ہر دوسرا شخص خوف اور تشویش میں مبتلا ہے آخر میں انہوں نے مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی کہ مولانا کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے گھر والوں کو صبر کی توفیق عطا کرے۔

## جھنگ میں کرفیو کے باوجود کشیدگی، فائرنگ سے ۴ افراد زخمی

**۵ مکانوں، ۲ دکانوں اور ایک امام بارگاہ کو آگ لگا دی گئی، مختلف مقامات پر پولیس کی طرف سے آنسو گیس کا استعمال**

جھنگ ۲۴ فروری (نامہ نگار) شہر میں کرفیو کے باوجود مولانا جھنگوی کے قتل کے خلاف عوامی رد عمل جاری رہا اور کشیدگی کی فضا برقرار رہی تمام دن گاڑیوں پر اعلان کیا جاتا رہا کہ گھروں سے باہر نکلنے والوں کو گولی سے اڑا دیا جائے گا جھنگ شہر میں ۵ مکانوں، ۲ دکانوں اور ایک امام بارگاہ کو آگ لگا دی گئی لوگ اپنے غم و غصہ کے اظہار کرنے کے لیے کرفیو کی صورت میں باہر نکلتے رہے مختلف جگہوں پر ٹائر جلائے گئے پولیس اور عوام کے درمیان آنکھ مچولی جاری رہی پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لیے وقفے وقفے سے آنسو گیس کا استعمال کیا بعض مقامات پر فائرنگ کی اطلاعات بھی ملی ہیں جن میں ۴ افراد زخمی ہونے کی اطلاع ہے مولانا کے قتل کے متعلق ایک شخص ظاہر کے مکان کو بھی آگ لگا دی گئی بستی گھوگھیاٹ والی ایک شخص امداد شاہ کی طرف سے مولانا کے قتل پر مٹھائی تقسیم کرنے پر جھگڑا ہو گیا جس سے ایک شخص زخمی ہو گیا۔

# جھنگ میں ہنگاموں کے بعد کرفیو

## رینجرز طلب کر لئے گئے

[illegible]

## مولانا جھنگوی کے ورثاء کے نام

### صدر اور وزیر اعظم نصرت بھٹو کے پیغامات تعزیت

[illegible]

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

## مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل

۲۲ اور ۲۳ فروری کی درمیانی شب کو جھنگ میں جمعیت العلمائے اسلام کے منتظر قائد اور انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی کو نامعلوم حملہ آوروں نے قتل کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حسبِ توقع مولانا کے اس سفاکانہ قتل کا ملک میں شدید ردعمل ہوا۔ قریہ قریہ بستی بستی احتجاج ہو رہا ہے۔ جھنگ میں کرفیو نافذ کرنے کی نوبت آگئی۔ یہ قتل کس نے کیا اور کن محرکات سے کیا؟ یہ بات پوری تحقیق کے ساتھ ہی سامنے آ سکے گی۔ البتہ اطمینان کی بات یہ ہے کہ مولانا کا قتل درج کرانے والوں نے جن مشکوک لوگوں کی نشاندہی اپنی پہلی اطلاع میں کی تھی حکومت پنجاب نے ان تمام افراد کو گرفتار کرنے میں بالکل وقت ضائع نہیں کیا اور چاروں ملزموں کو گرفتار کر لیا۔ حکومت پنجاب کا فوری اقدام اس حد تک اطمینان بخش رہا کہ انجمن سپاہ صحابہ نے اپنے پریس ریلیز میں کہا ہے کہ چونکہ نشاندہی کیے جانے والے تمام ملزم گرفتار ہو چکے ہیں اس لئے اب کسی احتجاج کی ضرورت نہیں رہی۔

ہم مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہیں اور خدا سے دست بدعا ہیں کہ وہ مولانا کے درجات بلند فرمائے اور مولانا کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حکومت پنجاب کی اب تک کی کارروائی کے پیش نظر یہ توقع بیجا نہ ہوگی کہ ملزم جلد کیفر کردار کو پہنچیں گے۔

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
TAKBEER
KARACHI PAKISTAN
تکبیر

[illegible]

# مولانا جھنگوی — مخصوص مذہبی گروہ کا نشانہ بن گئے

[illegible]

## حالاتِ زندگی

[illegible]

ہفت روزہ زندگی لاہور

شخصی مطالعہ

ہمارے خصوصی نمائندے تنویر شہزاد نے جھنگ کا دورہ کیا۔ مولانا جھنگوی کے قتل کے بعد جھنگ میں کیا ہو رہا تھا۔ اس کو ان کی آنکھوں نے جس طرح دیکھا اس طرح قلم نے لکھ دیا۔ پہلے مولانا سے ملاقات کیجیے، پھر ان کے شہر سے۔

# حق نواز جھنگوی

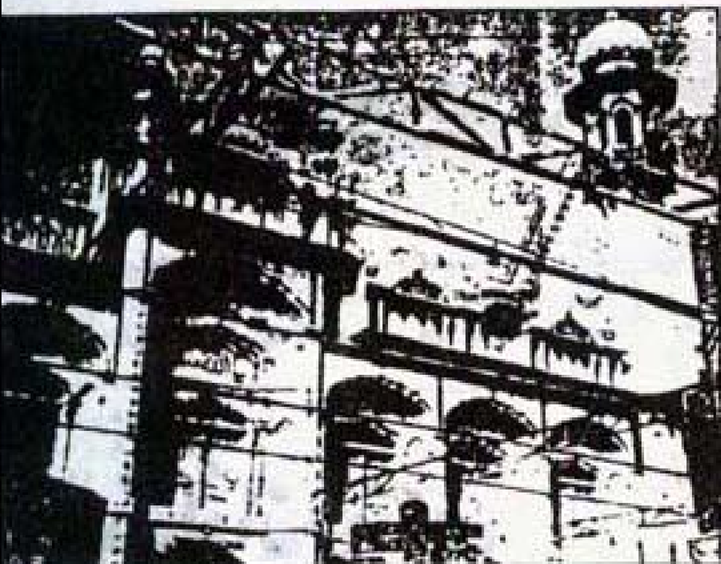
## کچھ اس طرح سے آئے، کچھ اس طرح سے چھائے

انقلاب ایران نے مختلف ملکوں میں مختلف اثرات مرتب کیے۔ پاکستان میں اس کا ایک اثر یہ ہوا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ سرگرم اور منظم ہونے لگی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

جھنگ: مولانا جھنگوی نے [illegible]



جامع مسجد [illegible] یہ سپاہ صحابہ کا مرکزی دفتر بھی ہے اور مولانا کی مسجد بھی۔

[illegible]

**خصوصی رپورٹ**

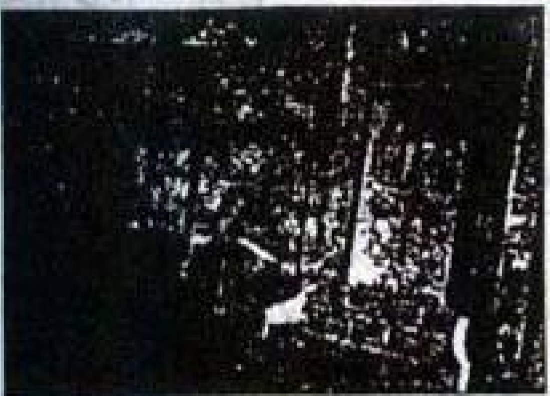
# جھنگوی کے جھنگ میں
# جذبات اور خون کے رنگ

## دنوں کی نفرتوں نے برسوں کی محبتوں کو نگل لیا

[illegible]

**مولانا جھنگوی کے قتل کی مذمت**

[illegible]



داتشنی محلہ کا بیرونی منظر
حادثہ دوسرے دروازے کے سامنے پیش آیا

جو سب سے بڑا جلسہ تھا۔ ہر شخص ملکی سالمیت اور آزادی کے لیے جان قربان کرنے پر تلا نظر آتا تھا۔ آج اسی جھنگ شہر کا ہر شخص دوسرے کو مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔ ہر طرف فسادات اور جھگڑے ہیں۔ لوگوں میں تفریق اور دشمنیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ عوام کی توجہ قومی مسائل سے ہٹ کر آپس کے اختلافات پر مرکوز ہو گئی ہے۔ پروفیسر صاحب کہہ رہے تھے ہر گلی کوچے سے اخبار دیکھنا شروع کیا۔ اس دن میں ... کے اخبار میں سب سے زیادہ خبریں صرف اور صرف ... جھنگ کے حوالے سے چھپیں۔ یہ خبر بھی تھی کہ ... کو ان کے آبائی شہر جھنگ میں داخل ہونے سے شرپسندوں نے روک دیا ہے۔ شاید اسی لیے پروفیسر صاحب نے اپنی تشبیہ کے ساتھ استعمال کر رکھا ہے۔

ہم شہر کے دورے پر نکلے تو مختلف لوگوں سے ملے کہ مولانا کو قتل کس نے کیا؟ اس سوال کے جواب میں مختلف لوگوں کی مختلف آراء تھیں۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ مولانا کے قتل کے بعد ... کی جانے والی ایف آئی آر میں جن لوگوں کے نام ... ان کے صدر ... ملتان کو فوت قرار دیا۔ بعض حلقوں نے ایرانی کارندوں کا ذکر کیا ... اور جماعتی تخریب کاروں کو اس سانحہ کا ذمہ دار قرار دیا۔ ... عوام کی ہمدردی حاصل کرنا تھا کہ مولانا حق نواز جھنگوی اپنے مخالف فرقے کے انتہا پسندوں کا نشانہ بنے۔ ایک پولیس افسر نے یہ بات کہہ کر حیران کر دیا کہ اس سانحہ میں انجمن سپاہ صحابہ کے بعض عناصر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے مطابق مولانا کے مخالفین نے ان کے ذریعے ... اور ان کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی۔

ایک ذریعے کے مطابق مولانا کے قتل سے چند روز قبل ہی ... کی مسلسل نگرانی کی جا رہی تھی۔ انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل یوسف مجاہد اس بارے میں مکمل طور پر یکسو ہیں کہ مولانا کے قاتلوں کو جلد شناخت کر لیا جائے گا۔ ایف آئی آر میں ان کے نام دیے گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ لوگ مولانا کے ظاہری قاتل ہیں مگر اس کے پیچھے ... کچھ لوگ موجود ہیں جو پیسے دے کر قاتل کرواتے ہیں۔ ... مولانا پر ہونے والے قاتلانہ حملے کو حوالہ دیتے ہوئے اس کی ایف آئی آر میں ... کے نام دیے گئے ہیں ... غلام حسین ... اور مولانا ... بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مولانا کے قتل کے ... میں بعض مقامی حضرات کے نام بھی بتائے۔

ان کا کہنا تھا کہ کوئی مقامی سیاست دان مولانا کی مقبولیت سے خوفزدہ تھے انہوں نے وقت سے چند روز قبل جھنگ میں تمام قرآن اور صحابہؓ کی توہین کے حوالے سے مقدمہ درج کرنے کے لیے درخواست کی ... ماحول بنا دیا گیا۔

انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور مولانا حق نواز کے جانشین کے امیدوار یوسف مجاہد نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ۵ فروری کے جلسے میں مولانا نے اپنے قتل کے بارے میں خدشہ کا اظہار کیا تھا۔ اس کے بعد ... اور دیگر علماء اور ان کی حفاظت کے لیے ... ہونا چاہیے تھا مگر مولانا کو کوئی بھی تحفظ فراہم نہیں کیا گیا تھا۔

جامعہ محمودیہ ... میں انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی دفتر میں ... یوسف مجاہد کے ساتھ یہ باتیں جاری تھیں کہ اچانک ... دو نوجوان بھاگتے ہوئے آئے اور انہوں نے بتایا کہ مسجد کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ پولیس والے کارکنوں کو ... یوسف مجاہد ... بیان ... کو فوری طور پر ... کے لیے دفتر سے باہر چلے گئے۔ ... کے کچھ دیر میں ان کی واپسی کے بعد ملاقات کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا۔ انہوں نے انتظامیہ پر الزام عائد کیا کہ وہ اس کیس کی ... سے کام لے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا کے ظاہری قاتل ... گرفتار کر لیے گئے ہیں مگر اس قتل کے اصل محرکین ابھی تک آزاد ہیں۔

شیخ ... کے ایک اہم شخص نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ... اس بارے میں بہت زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ مگر حالات و واقعات دیکھتے ہوئے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مولانا کا قتل کسی منصوبہ بندی سے ہوا ہے۔ ... ہو سکتا ہے ... ذمہ دار ...

شہر میں ... کو قریب تین گھنٹے تک کرفیو نافذ کیا جا رہا ہے۔ جھنگ صدر، پولیس اور مشتعل ہجوم کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہو رہا ہے۔ ... صحیح ترین صورت حال جاننے کے لیے انتظامیہ سے رابطہ کرنا چاہا مگر ڈی سی اور ایس پی ... تھے ... ہر طرف ... اور مجسٹریٹ کو عام ... والی گاڑی ... اس کے ... کرفیو کا اعلان ... دیا گیا اور ہر طرف کرفیو کی افواہ پھیل گئی۔ افراتفری کے اس عالم میں — فرحان ... ڈی سی ... ہماری صحافتی ... سے معذرت کر لی اور اپنی گاڑی میں ... صدر ... سپاہ ... بھجوا دیا جہاں ... پھر ... بحران ... تھے۔

نماز ظہر ادا کرنے کے بعد شہر کے دیگر علاقوں کے دورے پر نکلے ... جاتے ہوئے ایک گاڑی والے نے ... ساتھ ... پوچھا کہ شہر میں خیریت تو ہے؟ کوئی جلوس تو نہیں اس طرف آ رہا؟ ... گاڑی ... ہو تو ... جھنگ ... پولیس ... ہیں۔ ... فائرنگ کے بعد اس نے ... گاڑی ... کیا ہے ... کسی وقت ... کا خطرہ ... ہے۔

پولیس نے اس روز ... انتظامیہ ... کے ساتھ ختم کرا دیا۔ ... بھی شامل تھے ... اور شیخ اقبال ایم پی اے بھی جھنگ پہنچ گئے اور انہوں نے انتظامیہ کے ساتھ جھنگ کی ... صورت حال کے حوالے سے بات چیت کی۔

... کئی ... پولیس کی حراست میں تھا۔ انتظامیہ کو اصرار تھا کہ ...

گرفتگی جسنے والوں کی تعداد ۳۰ سے زیادہ نہیں ہے
لگے اس مولانا کے گھر والوں، ان کا میں اور دیگر افراد
سے ملاقات کی [illegible] شہید جھنگ کے [illegible]
گزشتہ روز شہادت [illegible] بہت سے
حالات کے تقریباً تمام جوابات مل پائے۔ میں نے انہوں
نے [illegible] اتفاق و اتحاد سے انکے عمل کر رہے
[illegible] جھنگ میں حالات [illegible]
آپ کے ہیں [illegible] تمام لوگ [illegible]
اس پاس سے [illegible] ہیں [illegible] شہر میں جلسہ جلوس
پر [illegible] کے تحت پابندی لگی ہوئی ہے۔

طارق [illegible] پریشانی سے [illegible] ملاقات
[illegible] جھنگ کی [illegible]
کی طرف سے جانے والے [illegible] کو دور کرتے ہوئے
کہا کہ [illegible]

علاوہ ازیں [illegible] مولانا حق نواز [illegible]
کر سکتے تھے۔

[illegible] جوابات نے مسکراتے ہوئے کہا
کہ پنجاب بھر میں ہماری [illegible] حال خاصی عجیب ہے۔ شیعہ حضرات
کہتے ہیں کہ ہم سنیوں کی حمایت [illegible] نہیں
لیتے جبکہ سنیوں کا کہنا ہے کہ ہم شیعوں کو سپورٹ کرتے ہیں
حالانکہ تمام شیعہ و سنی حضرات کی جان و مال کا تحفظ کرنا ہمارا
فرض ہے۔

انہوں نے یہ دلچسپ بات بھی بتائی کہ گزشتہ روز قتل
ہونے والوں میں کئی سرکاری ملازم بھی ہیں اور عجیب [illegible]
ہے کہ شیعہ حضرات کی طرف سے [illegible] فائرنگ کرنے
والے [illegible]
طرف سے فائرنگ کرنے والے [illegible]
[illegible] ہیں۔

محبت کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ ہماری ہر جائز حاجت
کو پورا کیا [illegible] اپنی کتابوں
میں سے مشکل الفاظ پوچھتے تھے۔ ہمیں اپنے ساتھ دینی اجتماعات
میں لے جاتے تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]

مولانا کے سسر کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنی زندگی
بڑی محنت اور مشقت سے گزاری۔ ان کی وفات سے [illegible]
[illegible]

کافی دن گزر جانے کے باوجود مولانا کے قتل [illegible]
[illegible]
سے چند منٹ پہلے [illegible] گئے تھے۔

مولانا کے بعد انجمن سپاہ صحابہؓ [illegible]
[illegible] انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان [illegible]
[illegible] انجمن سپاہ صحابہؓ پنجاب
کے [illegible] شامل ہیں۔

[illegible] جھنگ میں مختلف مقامات پر
فائرنگ سے [illegible]
[illegible]

لگے [illegible] انہوں نے کہا کہ
اس وقت [illegible]
[illegible]

مولانا کے گھر والوں سے ملاقات کے لیے [illegible]
[illegible]

[illegible]

ماہنامہ الفاروق کراچی

# سپاہ صحابہؓ کا جرنیل

محمد الیاس صدیقی، متعلم جامعہ فاروقیہ

۲۵ رجب ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء رات آٹھ بجے مولانا حق نواز جھنگوی اپنے گھر سے باہر نکل رہے تھے کہ اچانک گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ چھ گولیاں مولانا جھنگوی کے جسم میں براہ راست پیوست ہوئیں۔ مولانا مرحوم اسی لمحہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر جان نچھاور کر کے شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا حق نواز جھنگوی انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمان گروپ) پنجاب کے نائب امیر اور جامعہ محمودیہ کے مہتمم اعلیٰ متحدہ علماء کونسل کی سپریم کونسل کے رکن متحدہ سنی محاذ کے رہنما اور اہلسنت والجماعت کے عظیم اسکالر اور خطیب تھے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کی پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں گذری۔ کامیاب زندگی کا سفر کامیابی کی سند لے کر خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروقؓ کی سنت کی یاد تازہ کرتے ہوئے رب العٰلمین کے دربار میں پہنچ گیا۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن مجید کا فرمان ہے: یہی لوگ ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ مولانا جھنگوی نے شہادت کا درس دیتے دیتے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو کر علماء حق کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ جان قربان کر دی لیکن عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظمت بیان کرنا ترک نہیں کی۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی المناک شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ مولانا مرحوم کے لاکھوں مداحوں پر یہ خبر بجلی بن کر گری۔ پورا جھنگ شہر سڑکوں پر نکل آیا اور چند ہی لمحوں میں پورا جھنگ شہر ہنگاموں کی لپیٹ میں آ گیا۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ ملک بھر کے مسلمان سوگوار ہو گئے۔ ہر شخص اس خبر پر نوحہ کناں اور سراپا احتجاج بنا ہوا تھا۔ ہر شخص کی زبان پر ایک ہی سوال تھا: مولانا حق نواز جھنگوی کس جرم کی پاداش میں شہید کئے گئے؟

حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت حرکت میں آ گئی۔ جس کے مطابق تفتیش کی کارروائیاں شروع ہو گئیں۔ لوگوں کو بیانات اور شناخت کرنے کے لئے بیانات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے فوری تعزیتی بیان جاری کر دیا اور متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ وہ فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کریں۔ مولانا حق نواز جھنگوی موجودہ دور میں ایک انسان یا ایک عالم ہی نہیں تھے وہ ایک جماعت اور ایک انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ حجاج بن یوسف نے اپنے دور میں عظیم تابعی حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کیا تو حسن بصریؒ نے فرمایا تھا کہ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت سب سے زیادہ قابل افسوس ہے۔ اس وقت ان کی امت کو بیحد ضرورت تھی۔ آج مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اگر یہی بات کہی جائے تو بےجا نہ ہوگا۔

مولانا حق نواز جھنگویؒ اس دور میں جو کام کر رہے تھے اور جس طرح انہوں نے ظالم قوتوں کو للکارا ہوا تھا۔ اس کی آج سخت ضرورت ہے۔ ایمانی حمیت، دینی غیرت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظمت ان کے دل میں تھی۔ جرأت، شجاعت، بہادری، کلمہ حق بلند کرنا، خطابت کی صفات ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ ان کا ایک ایک لمحہ صحابہ کرامؓ کی عظمت کے اظہار کے لئے وقف تھا۔ ۳۲ سال کی مختصر مدت میں انہوں نے

**ماہنامہ الفاروق کراچی**

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے جو کام کیا وہ کئی جماعتیں مل کر بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ افغانستان سے متصل پاکستانی سرحد سے لے کر کراچی میں سمندر کے کنارے تک ان کی آواز عظمت صحابہؓ کا پیغام لئے آج بھی فضاؤں میں گونج رہی ہے۔ ہر باطل قوت مولانا حق نواز جھنگوی کی دشمن تھی۔ اس لئے نہیں کہ انہوں نے کسی کی جان کو نقصان پہنچایا تھا۔ نہ اس لئے کہ انہوں نے کسی کی جائیداد غصب کی تھی۔ یا کسی کا مال لوٹا تھا یا کسی کی عزت پر حملہ کیا تھا۔ ان کا قصور صرف اور صرف یہ تھا کہ وہ حق بات کہتے تھے۔ وہ کسی کی ملامت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ جس بات کو حق جانتے برملا اظہار کرتے۔ وہ اسلام کے سپاہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سچے عاشق تھے۔ ان کی دشمنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مخالفین سے تھی۔ منکرین قرآن اور منکرین حدیث سے ان کی کبھی نہ بنی۔ اسلام دشمنوں سے انہیں طبعی بغض تھا۔ ان کی دشمنی ان افراد سے بھی تھی جو اسلام کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسی بنا پر وہ حکومت کے لئے بھی ناپسندیدہ شخص تھے اور اسٹیبلشمنٹ کے لئے بھی باطل ان سے ہر وقت لرزاں رہتا تھا۔ حکومت ان سے خوف کھاتی تھی۔ اسلام اور مشاہیر اسلام کے دشمن ان کے سائے سے دُور رہتے تھے۔

یہ ان پر پہلا حملہ نہیں تھا۔ اس سے پہلے بھی کئی حملے ان پر ہو چکے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ان کی حفاظت فرمائی۔ یہ حملے ان کو اپنے مشن سے نہ روک سکے۔ عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرنے سے باز نہ رکھ سکے۔ ہر قاتلانہ حملہ ان کے لئے مہمیز کا کام دیتا رہا۔ ہر وہ قربان جو پہنچا ان کا حوصلہ افزائی کا باعث تھا۔ وہ اپنی تقریر میں ببانگ دہل فرماتے کہ حق نواز صحابہ کرام کا پہرے دار ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اگر کفار مکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت سے نہ روک سکے تو صحابہؓ کے غلام حق نواز کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظمت بیان کرنے سے کون روک سکتا ہے۔

مولانا مرحوم نے اس مشن کا آغاز تو فرما دیا لیکن اس مشن کے آغاز کے ساتھ ہی ان پر مصائب اور تکالیف کا باب کھل گیا۔ انہیں ہر ممکن طور پر مخالفین نے روکنے کی کوششیں کرنی شروع کر دیں مختلف مواقع پر قاتلانہ حملے ہوئے انتظامیہ کو ان کے خلاف ورغلایا گیا۔ ان پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے ان پر اور ان کے ساتھیوں پر جیلوں کے دروازے کھل گئے۔ گزشتہ تین سال تو ان کی زندگی کے سخت ترین مصائب اور آزمائش کے سال تھے۔ ان کو کئی مرتبہ حفاظتی اور جیلوں میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا کئی کئی ماریں ... تھانے میں الٹا لٹکا کر پولیس نے ان کو اذیتیں دے کر مارا برف کی سلوں پر ان کو لٹایا گیا۔ ان کے سامنے ان کے نوجوان کارکنوں کو شہید کیا گیا لیکن یہ تمام مصائب مولانا کی حق گوئی کو ختم نہ کر سکے۔ دشمن نے آپ کو قتل کرنا ہی اس کا حل سمجھا اور پھر قتل کی سازشیں تیار ہونے لگی بعض غیر ملکی طاقتیں بھی ان کے قتل کی سازشیں تیار کرنے میں برابر کی شریک تھیں خاص طور پر جب انہوں نے گزشتہ الیکشن میں بھاری تعداد میں ووٹ حاصل کئے تو مخالفین ان کو اپنے لئے زیادہ خطرہ سمجھنے لگے۔ مولانا مرحوم نے اپنی المناک شہادت سے قبل جمعہ کو جو خطاب کیا اس میں انہوں نے واضح اعلان کیا کہ مخالفین تمام حربوں میں ناکامی کے بعد اب میرے قتل کے درپے ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے بعض ممالک کا نام بھی لیا۔

پاکستان میں اپنے قتل کی ذمہ داری اشارتاً انہوں نے حکومت کے ایک گروہ رہنما پر ڈالی تھی اور مولانا مرحوم کو ملنے والی اطلاع کے مطابق ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء جمعہ ان کے قتل کی اس سازش پر عمل ہونا تھا۔ مولانا مرحوم کی پیش گوئی کے مطابق ۲۲ فروری کو باطل پرستوں کی گولیاں برسا کر زندگی کو موت میں بدلتے ہوئے ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا قتل نہ سیاسی ہے اور نہ دشمنی کی بنا پر بلکہ یہ ایک مذہبی رہنما کا قتل ہے اور اس قتل کے محرکات مذہبی دشمنی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ قرائن سے بھی اندازہ ہوتا ہے اور جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مرحوم کے قتل میں ان کے مذہبی مخالفین کا ہاتھ ہے اور ان مذہبی مخالفین کو مولانا مرحوم کا عظمت صحابہ کرام کا مشن پسند نہیں تھا۔ مخالفین اس سلسلے کو دوسرا رنگ دینے کی کوشش کریں گے۔ اب صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت

بقیہ صفحہ ۱۹ پر

تحریر...... جمیل خان

# مولانا جھنگوی کے قتل کے الزام کس پر لگتے ہیں؟

تحریر: جاوید جمال ڈسکوی

## ساجد علی نقوی نے ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے

گزشتہ ہفتہ پورا پنجاب سوگ کی کیفیت میں رہا۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کے سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے ہلاکت/قتل کے سلسلے میں تھا۔ پنجاب بالخصوص جنوبی پنجاب کے شہروں، قصبوں حتیٰ کہ دیہاتوں میں مکمل ہڑتال، جزوی ہڑتال اور شدید احتجاج ہوا۔ نوجوان عالم دین مولانا جھنگوی کی مقبولیت کا اندازہ قابل تعین حد تک سامنے آیا۔ ان کی شہادت کی خبر جھنگ شہر کی سرحدوں سے نکل کر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک میں پھیل گئی۔ راقم ایک تقریب میں شرکت کے بعد دفتر واپس آیا تو میرے لئے اس خبر کی تصدیق کے لئے مزید ضرورت سے

تبلیغی جماعت کے مشہور واعظ اور انٹرنیشنل اسلامک مشن کے سربراہ مولانا عبدالحفیظ مکی سمیت لندن اور کویت سے ٹیلی فون آ چکے تھے۔ مولانا جھنگوی صرف عظمت صحابہؓ کے مبلغ اور مخالفین صحابہؓ کے زبردست ناقد تھے۔ اس کے علاوہ وہ کسی موضوع پر بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ وہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کے بعد پورے ملک میں اپنی نوعیت کے یہ واحد خطیب تھے۔ ان کی تقاریر پر مشتمل کیسٹوں کی فروخت کا ریکارڈ شاید ہی کوئی توڑ سکے۔ وہ تفریق دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث مسالک کے پسندیدہ مقرر و مبلغ تھے۔ اپنی تقاریر میں تینوں مکتبہ فکر کے اکابرین کا احترام سے ذکر کرتے تھے اور ان کے حوالے دیتے۔ یوں تو وہ جمعیت علمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ کے پنجاب شاخ کے نائب امیر تھے لیکن ہے یہ آج کے

پنجاب انتخابات کے موقع پر انہیں جس طرح پنجاب کا امیر بننے سے روکا گیا اس سے وہ خاصے دلبرداشتہ ہو گئے تھے جس کا تفصیلی ذکر انہوں نے راقم سے کیا اور انہی دنوں اس موضوع پر ایک کالم لکھا بھی گیا تھا۔ تاہم اس کے بعد وہ فضل الرحمٰن گروپ اور درخواستی گروپ دونوں سے برابری کا سلوک کرتے تھے [illegible] 18 فروری کو راقم [illegible]

انہوں نے بتایا کہ علماء سے بدظن ہو کر انہوں نے نوجوانوں پر مشتمل سپاہ صحابہؓ تنظیم کی جو اب ملک کی بڑی جماعتوں میں سے ایک [illegible] پاکستان پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرانے کی تحریک میں مصروف تھے۔ [illegible]

میں انہوں نے اپنے مشن کی انجام تکمیل سے اظہار خیال کیا اور اپنے متعلق بے قرار ہے [illegible] علماء بالخصوص فضل الرحمٰن گروپ اور درخواستی گروپ سے نالاں تھے۔ بعض بڑے علماء کے نام لے کر انہیں [illegible] قرار دیا [illegible] کہ بعض علماء نے دین کو کاروبار بنا لیا ہے۔ فضل الرحمٰن گروپ کے انقلاب ایران کی بالواسطہ حمایت پر کھل کر ہی اظہار کیا۔ اس گروپ کے بعض ارکان اسمبلی کا آئے دن ایران کے دورے کرنے پر تشویش کا اظہار کرتے رہے۔

افادہ و ترتیب : حامد سراج

# سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

۱۹۸۹ء میں مظفر گڑھ میں "خمینی کی موت" کے عنوان سے تقریر کرتے ہوئے شہید ناموس صحابہؓ، خطیب بے مثل، شمشیر بے نیام مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے دوران تقریر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پر اس وقت گفتگو کی جب سامعین میں سے کسی نے کہا کہ آج آپ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یاد تازہ کر دیں۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ نے کہا

"بھائی! امیر شریعتؒ کی یادیں کون تازہ کر سکتا ہے! آج تک ان کا ثانی نہیں آیا.... شاہ جی جھنگ کے ایک جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔ اسی طرح شامیانے لگے ہوئے تھے تیز آندھی آئی لوگ بانس پکڑ کر بیٹھ گئے کہ شامیانے گر نہ جائیں..... مگر شاہ جی تقریر کر رہے تھے آج بھی وہ لوگ زندہ ہیں۔ جو اس جلسے میں موجود تھے۔ انہوں نے مجھے حلفاً بتلایا کہ شاہ جیؒ تقریر کرتے کرتے یوں سر اوپر کرتے ہیں اور پنجابی زبان میں فرمایا"...... ربا قرآن نیئوں پڑھن دیندا..... بس گئی آندھی۔ غائب"

(زندہ باد نعرے......... عطاء اللہ شاہ بخاریؒ.... زندہ باد..... زندہ باد)

اللہ کبھی کبھی ایسے لوگ پیدا کرتا ہے....... کیا طرزِ بندگی ہے، کیا اندازِ گفتگو ہے اور کیا اندازِ خطابت ہے۔ وہ لوگ بڑے مخلص تھے۔ للّٰہیت کی مجسم تصویر تھے۔

ہمارے جھنگ کے ایک وکیل دوست نے شاہ جیؒ کا ایک واقعہ سنایا کہ الیکشن ہو رہا ہے، ایک امیدوار کی شاہ جیؒ حمایت کر رہے تھے۔ تو دوسرے کی رجو کہ مسلم لیگ کا امیدوار تھا، مولانا حسرت موہانی!

اس دوران ایسا ہوا کہ شاہ جیؒ کے جلسہ میں مولانا حسرت موہانی سٹیج پر تشریف لائے وہ ابھی سٹیج سے نیچے تھے کہ شاہ جیؒ نے سٹیج چھوڑ کر انہیں گلے لگالیا، اور سٹیج پر بٹھالیا۔ وہاں تو

یہ احترام تھا۔

اب شاہ جی اپنے امیدوار کے حق میں تقریر فرمارہے ہیں۔ اور مولانا حسرت موہانی اپنے امیدوار کے حق میں تقریر کرکے آئے ہیں۔ مد مقابل (CANDIDATE) ہے۔ یہاں آکے بیٹھ گئے شاہ جی نے تقریر کے دوران مولانا حسرت موہانی سے کہا مولانا تبلائیے آپ کا CANDIDATE بہتر ہے یا میرا تو مولانا حسرت موہانی نے وہیں کھڑے ہوکر مجمع میں اعلان کیا کہ شاہ جی کا CANDIDATE بہتر ہے۔ میرا غلط ہے ......... یہ ذہنیت تھی ......... آپ وہ مثالیں کہاں سے لائیں گے یہاں تو تعصب ہے بغض ہے حسد ہے، عداوت اور کینہ ہے، اگر نفرت ہے۔ پتا نہیں کیا کیا لاذقیتیں ہیں — ہمارے گندے کردار کو دیکھ کر کہیں لوگ اُن کو بدنام نہ کریں۔ آپ ہمیں ان سے تشبیہ نہ دیں۔ وہ اپنی شکل آپ تھے۔

## اظہار تعزیت

ابو کاشف رانا جھنگ صدر

رحمۃ اللہ علیہ

# مولانا حق نواز جھنگوی - زندہ باد

تونسہ شریف نے یوں تو دین کی خدمت کرتے ہوئے ان گنت چراغوں کو علم و معرفت کے تیل سے روشن کیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی وہ چراغ تھے جن کی ضیا پاشیوں نے اہل دل اور اہل نظر کی آنکھیں خیرہ کئے رکھیں۔

اور اب جب کہ وہ اس دنیا میں نہیں رہے تب بھی یوں نظر آرہا ہے کہ ان کی یادیں اور تعلیمات اپنا کام دکھاتی رہیں گی۔ روشنی کی وہ لکیر جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں اس کا سفر تا ابد جاری رہے گا اور کاروانِ پاسبانِ ناموسِ صحابہؓ کا سفر تمام تر کاوشوں اور چیرہ دستیوں کے باوجود رکنے نہیں پائے گا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ جھنگ میں آباد دو مختلف مذہبی گروہوں میں سے ایک گروہ کے سب سے بڑے عالم اور رہنما تھے بلکہ اس لیے کہ وہ جھنگ کے غریب عوام کے دلوں کی دھڑکنیں سنا کرتے تھے اور خود ان کے دکھوں اور غموں کا مداوا کیا کرتے تھے وہ ایک عام غریب گھرانے کے چشم و چراغ تھے اور خوب جانتے تھے کہ جھنگ کے جاگیردارانہ نظام میں غریبوں کو غلام بنائے رکھنے کی کتنی سکت ہے اور اور اسے کیسے ختم کرکے انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلائی جا سکتی ہے انہیں یہ شاہد اور تجربہ حاصل تھا کہ جھنگ کے جاگیردار طبقہ کس قسم کی سیاست کے رسیا ہیں اور عوام سے وہ کیا سلوک ہمیشہ روا رکھے ہوئے ہیں۔ وہ ایک بے باک مقرر تھے جو دلیل سے قائل کرنے کا فن خوب جانتے تھے یہی وجہ ہے کہ جھنگ میں ان کا وجود نہ صرف یہ کہ مخالف فرقے کے لیے ناقابل برداشت تھا بلکہ جاگیردار سیاست دانوں کی نیندیں بھی حرام ہو چکی تھیں۔ اس کا ثبوت ۱۹۸۸ء کے الیکشن تھے، ان کے خلاف

> سنی ووٹروں کو گروہوں میں تقسیم کرنے کی
> ناپاک سیاست نہ کی جاتی تو وہ صدیوں پرانی
> جاگیردارانہ سیاست کو دریا برد کر دیتے

اگر اپنے ہی سازشوں کا جال نہ بنتے اور سنی ووٹروں کو گروہوں میں تقسیم کرنے کی ناپاک سیاست نہ کی جاتی تو وہ صدیوں پرانی جاگیردارانہ سیاست کو یوں دریا برد کر دیتے کہ جھنگ کے عوام کو اس منحوس عفریت سے ہمیشہ کے لیے نجات مل جاتی۔ جھنگ سے منتخب ہو کر ایوان اسلام آباد پہنچنے والے قیادت کے بھی تارے توڑ لانے کے دعوے کیوں

ملک تھی۔ ایک بات روز روشن کی طرح عیاں تھی کہ ۱۹۸۸ء میں انتخابات جیتنے والے آخری بار اپنی ہی جلائی ہوئی آگ سے باہر نکلے تھے اور آئندہ اُن کے بھاگ نکلنے اور بچ نکلنے کے راستے محدود ہی نہیں مسدود بھی ہو چکے تھے۔ یہ سب مولانا حق نواز جھنگوی کی حق گوئی اور نام نہاد عوامی لیڈروں کے خلاف اُن کی مجاہدانہ یلغار کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے غریبوں میں احساس عزت نفس پیدا کیا۔ اور اُن پر واضح کیا کہ جو جاگیردار اُن سے ہمدردی کا نعرہ لگاتے نہیں تھکتے۔ وہ سب جھوٹ کی سیاست کرتے ہیں۔ کیونکہ جھنگ میں غربت کے بادل گہرے ہوتے جاتے ہیں۔ جیسے کہ امراء کے شملے برابر اکڑے ہوئے ہیں۔ غریبوں کے بچے ایک وقت کی روٹی کو اور جسم ڈھانپنے کے لیے کپڑے کو ترستے ہیں، جبکہ امراء کے کتے اور پالتو جانور ریشمی بستروں میں سوتے اور اعلیٰ خوراک کھاتے ہیں مولانا جھنگوی شہید نے اس راز کو بھی طشت ازبام کر دیا کہ ریچھ اور کتوں کی لڑائیوں سے اپنی جاگیردارانہ انا کی تسکین کرنے والے، غیر ملکی گھوڑے پالنے والے، شکاری کتوں کو بھینس کے بچے برتنوں میں دودھ پلانے والے۔ کتوں کو ریشم کی پوشاکیں پہنانے والے کبھی بھی غریبوں کے بہی خواہ نہیں ہو سکتے۔ یہی وہ وجوہات تھیں کہ اقتدار کے نشے میں مست جاگیردار سیاست نے حق و صداقت کا ایسا پرچار گوارا کر دیا جس کی ضیا پاشیوں کے تمام اُمت مسلمہ کو دولت سنی اور رحمت کی روشنی سے ناموس صحابہ پر کیچڑ اُچھالنے والوں کو گونگا اور بے بس بنا ڈالا تھا۔ آج بھی جب جھنگ کے کوچہ و بازار میں جیوے جیوے حق نواز کے معصوم بچوں کی زبانوں پہ جب بلند ہوتے ہیں تو فوراً ذہن میں میر کا یہ شعر رقص کرنے لگتا ہے۔

پڑھتے پھریں گے گلیوں میں ان ریختوں کو لوگ
مدت رہیں گی یاد یہ باتیں ہماریاں

مولانا حق نواز جھنگوی شہید ایک ایسا انسان تھے جنہیں بے آسراؤں کی دادرسی اور ناموس اصحابہ کی پاسبانی کا فن خوب آتا تھا۔ انہوں نے جو عزت صرف دس سال میں پائی جھنگ کے سیاسی ناخدا اس کی تمنا کیا کریں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مولانا جس قدر عوام میں مقبول تھے۔ یہ شرف کسی جاگیردار یا سرمایہ دار سیاستدان کے حصے میں نہیں آیا۔ وہ اگر چند برس اور زندہ رہتے تو ضلع جھنگ کی سیاسی قسمت تن تنہا اُن کے ہاتھ میں ہوتی کوئی وڈیرہ یا جاگیردار دم نہ مار سکتا۔ بے شک وہ مستقبل کی عظیم طاقت بننے والے اور اہلسنت والجماعت کے لیے امید اور روشنی کی ایک کرن تھے

مولانا حق نواز جھنگوی کے سفر آخرت نے لوگوں کو بے آسرا کر دیا ہے۔ جھنگ میں سرمایہ داروں جاگیرداروں اور موقع پرست علماء کے مقابلے میں عوام نہتے اور کمزور ثابت ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی حق نواز ضرور پیدا ہوگا جو اس مقدس مشن کی تکمیل کرے گا۔ جو مولانا جھنگوی کی شہادت کے باعث مکمل نہیں ہو سکا۔ خدا

**کوئی حق نواز ضرور پیدا ہوگا جو اس مقدس مشن کی تکمیل کرے گا جو مکمل نہیں ہو سکا۔**

کا خشک سب جھنگ کے قریب اور دین دار حلقوں میں کل کی طرح آج بھی یہ مشن زندہ اور ترو تازہ ہے۔

شہید جھنگوی جب تک زندہ رہے باطل کے خلاف پورے ضلع جھنگ کے وڈیروں کے خلاف، دیہی علاقوں کے جاگیرداروں کے خلاف اور ناموس صحابہ پر حملہ کرنے والوں کے خلاف ہر محاذ جنگ پر مصروف رہے اور قدم قدم پر ان تمام قوتوں کا مقابلہ کر کے انہیں ہزیمت سے دوچار کیا۔

بعض مفاد پرست اور بکنے والے سیاست دان اُن پر جنونی اور فرقہ پرست عالم دین ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ اُن کی اپنی تنگ نظری اور بازاری سیاست کا نتیجہ ہے۔ جھنگوی شہید سچے عاشق رسول اور کلمہ حق کہنے والے عالم تھے۔ وہ تمام عمر ایک مقدس مشن میں دل و جان سے مصروف رہے۔ اُن کی تمام عمر طاغوتی طاقتوں اور ناموس اصحاب کے دشمنوں سے مسلسل جہاد میں گزری جب وہ سپاہ صحابہ جلوس میں اپنے چاہنے والوں کے کندھوں پر اپنا آخری سفر کر

جلانے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اب کوئی انہیں لگام دینے والا نہیں رہا۔ وہ پھر جھنگ کے گلی کوچوں میں ناموس صحابہ پر آوازے کسا کریں گے۔ اور قہقہے بلند کیا کریں گے۔ لیکن یہ سب ان کی خام خیالی اور خود فریبی ہے۔ اِن حلقوں کو مولانا جھنگوی شہید کی زندگی میں جو تھوڑی بہت آزادی تھی شاید سپاہ صحابہ کے مجاہد اور مولانا سے وابستہ مکتب فکر کے سنی علماء وہ بھی چھین لیں اور جھنگ میں اُن کا گھناؤنا کاروبار ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ اگر سپاہ صحابہ اور سنی علماء نے اپنی صفوں کو بکھرنے سے بچا لیا اور ناموس صحابہ کے دشمنوں کے خلاف اپنا گھیرا تنگ کر دیا تو مولانا کی شہادت اپنا رنگ ضرور دکھائے گی انشاء اللہ۔ سپاہ صحابہ اور سنی علماء نے اگر مولانا جھنگوی شہید کے خون کی قدر و قیمت اور اُن کے مشن کی اہمیت کو جان لیا تو پھر قاتل بھی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے قاتلوں کو پناہ دینے والے جاگیردار بھی قانون

## مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو پناہ دینے والے جاگیردار قانونی پنجے سے نہیں بچ سکیں گے

رہے تھے تو عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، آہ و بکا میں مصروف اُن کے جنازے کے ساتھ ساتھ انتہائی سست روی سے بہہ رہا تھا۔ لوگوں کی آہ و بکا سے کلیجے پھٹ پھٹ جاتے تھے اور سیاہ سفید داڑھیاں آنسوؤں میں نہائی ہوئی تھیں۔ یہ سب جھنگ کے عوام کا مولانا سے اظہار محبت و عقیدت تھا۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت پر گھی کے چراغ

شکنجے سے نہیں بچ سکیں گے اور جھنگوی شہید کا مشن بھی پایہ تکمیل کو پہنچ سکے گا۔ سنی علماء اور سپاہ صحابہ کی تنظیم سے وابستہ افراد نے اگر عصری تقاضوں کو نہ سمجھا اور اس مشن کی حفاظت نہ کر سکے جو جھنگوی شہید کے خون سے فروزاں ہوئی ہے تو پھر جھنگ میں کیا پورے پاکستان کی لادینی قوتیں انہیں سنبھلنے کا موقع نہ دیں گی۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اُن تمام سانپوں کو بلوں سے باہر نہ نکلنے دیا

## جاگیردار اور وڈیرے اپنے نوکروں سے کتوں اور پالتوں جانوروں کی مالشیں کرواتے ہیں

جائے جو مولانا جھنگوی کی زندگی میں باہر آنے کی جرأت نہ کر سکے۔

مرکزی حکومت ہو یا صوبائی حکومت دونوں نے اگر اپنی اپنی جگہ جھنگوی شہید کی شہادت کی جامع اور مخلصانہ تحقیق نہ کروائی تو یہ بہت بڑا المیہ ہوگا اور جھنگ شہر میں بیروت کی تاریخ دہرائی جاتی رہے گی پھر نہ مرکزی حکومت پر بھروسہ کیا جا سکے گا اور نہ ہی صوبائی حکومت کے اعتماد میں کوئی آسکے گا۔ حکومت کو کراچی اور حیدرآباد کے واقعات سے سبق لیتے ہوئے مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے پیش نظر ان واقعات و حالات کے پس منظر میں دیکھنا چاہئے جو چند سال پہلے کراچی میں پیش آنا شروع ہوئے۔

مولانا جھنگوی کی شہادت سے جھنگ کی جاگیردارانہ سیاست نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ لیکن چونکہ عوام کھرے اور کھوٹے کا پتہ چلا چکے ہیں اس لیے ان کی سازشوں کا توڑ دینی حلقے ضرور کریں گے اور ان کی نیندیں حرام کر دیں گے۔ جھنگ کے زمیندار اور جاگیردار سیاسی حلقے موجودہ سائنسی اور صنعتی ترقی سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتے۔ وہ غریب عوام کو اجتماعی کم درجے کی مخلوق خیال کرتے ہیں، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے نوکروں سے اپنے کتوں اور پالتوں جانوروں کی مالشیں کرواتے ہیں۔ نوکر پاس بھوکا بیٹھا ہوتا ہے لیکن ان کے شکاری اور رکھوالی کے کتے منوں دودھ اور گوشت کھا رہے ہیں۔ یہی وہ وجوہات تھیں کہ مولانا حق نواز جھنگوی سالوں کا سفر دنوں میں طے کر کے غریب عوام کے دلوں کی دھڑکن اور ہر دلعزیز رہنما بن گئے۔ انہوں نے ان پسے ہوئے لوگوں کو جینے کا حوصلہ ہی نہیں دیا، بلکہ لادین اور طاغوتی طاقتوں کی یلغار کو جوانمردی سے روک کر مذہبی ہیرو کا مقام بھی پایا۔ مولانا جھنگوی شہید بااخلاق و شفیق تھے جبکہ وڈیرے بے رحم، جاہل، عوامی بہروپیے اور ان کے عوام کے لیے موت کا پیغام تھے۔

آئیے! اس عظیم فرزند اسلام کو سلام کریں اور ان جاگیرداروں کے خلاف صف آرا ہو جائیں۔ جن کے خلاف شہید نے زندگی بھر جہاد کیا۔ کیونکہ ایسا کر کے ہی جاگیردارانہ سیاست اور ابن الوقت اور کٹھ پتلی ملاؤں کی سیاست سے غریب عوام کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

مولانا محمد الیاس
مدرس جامعہ اشرفیہ
لاہور

صدائے قلندر

# نعرۂ مستانہ

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

یہ الفاظ ایک مرد مجاہد، حق گو اور قلندر بے باک کی لسان آتش فشاں سے نکل کر پوچھ رہے ہیں۔ عوام سے، ارباب اقتدار سے، طلباء، علماء سے، مشائخ اور گدی نشینوں سے کہ کیا تقدس صحابہ، ناموس صحابہ، چادر عائشہؓ اور عزت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سینچے ہوئے گلشن کے ایک ادنیٰ غنچہ جیسی ہزار معصوم پودوں کی حفاظت کرنا جرم ہے؟ جنہوں نے خون کے نذرانے دے کر اسلام کے ابدی پیغام کو ہم تک پہنچایا! کیا ان ازواج و اصحابؓ کا ذکر جرم ہے؟ ان مقدس ہستیوں کے بارہ میں قرآن کی بشارات کو لوگوں تک پہنچانا جرم ہے؟ اگر نہیں تو پھر خون ناحق پکار پکار کر کہہ رہا ہے

کہاں سے روز محشر مجھے کشتہ کا خوں کرو گے
جب دست قدرت نے تو خود ہی ماتھے کا لہو [illegible]

یہ الفاظ اس مرد درویش کے ہیں، جس نے اپنی حق گوئی سے لوگوں کو باور کروا دیا تھا کہ علماء حق کہنا جانتے ہیں۔ جو اپنی استقلال مزاجی سے پہاڑوں کی مزاحمت کو بھی خاطر میں نہ لایا۔ جس نے اپنی شعلہ نوائی سے ایوان شیعیت کو خاکستر بنا کے چھوڑا۔ جس کے نام سے معاندین صحابہ کے قلب و جان میں رعشہ و زلزلہ کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے تقدس کے بارے میں کسی بھی قسم کی مصلحت کو [illegible] پھینک کر حرف غلط کی طرح ختم کر دیا تھا۔ جن کی زندگی سوز و ساز رومی، و پیچ و تاب رازی سے عبارت تھی۔ یہ تھے مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے اپنی مختصر سی حیات مستعار کو صرف حق کے نعرے میں صرف کر کے دنیا کو اپنے اسم باسمی ہونے کا ثبوت دیا۔

مولانا جھنگوی ۱۹۵۲ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے تو

سوائے عالم الغیب کے کسی کے علم میں نہ تھا کہ یہ تنہا جسم کا مجسم آج کل نازنین سے بھی زیادہ نرم و نازک ہے کل دین اسلام کی خاطر وہ سختیاں اور مصائب جھیلے گا۔ کہ جن کا تصور کر کے بھی بڑے بڑوں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں۔ مگر مولانا کا جابر پوری زندگی ایک عیار اور چالاک دشمن سے رہا۔

آپ نے اپنی زندگی کا نصب العین ہی یہی قرار دیا کہ اس **مکار دشمن کی مکاریوں اور عقائد باطلہ کا پردہ** فاش کیا جائے۔ مانۂ ہائے سربستہ سے تہہ بہ تہہ پڑے ہوئے پردوں کو اٹھا کر لوگوں کے سامنے اس کی اصل تصویر کھول دی جائے۔ تاکہ وہ جان سکیں کہ اسلام کے لبادہ میں یہ لوگ اسلام دشمن ہیں۔ مولانا نے اپنی زندگی کی غرض و غایت فقط ناموس صحابہؓ کا تحفظ قرار دی۔ خود تو جہد مسلسل کرتے رہے اور علماء کو بھی جھنجھوڑتے رہے کہ آپ وارثین انبیاءؑ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اس طوفان کے سامنے جو انقلاب ایران کی صورت میں آ رہا ہے اس کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ساری اجتماعی بے حسی میں وقت نکل جائے اور تقدیر پھر تمہیں مہلت نہ دے اسی کو نصب العین بنا کے لیے اپنی زندگی کا آرام و سکون چھوڑ کر شب و روز صحابہؓ کا یہ شیدائی اس کونے سے اس کونے تک رواں دواں رہا۔ ایک مخلص، ایک دوست اور ایک جذبۂ صادق تھا کہ کشاں کشاں منزل شہادت تک لے آیا۔ تاکہ جاننے والے جان لیں کہ حق نواز جس مشن کے لیے جیا اسی مشن کے لیے جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

امیر عزیمت کو کس نے شہید کیا؟ یہ وہ سوال ہے جو مولانا جھنگوی کی شہادت کے بعد تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے۔ مولانا کے بارے میں کم از کم یہ کوئی ایسا نکتہ نہیں کہ پردۂ خفا میں رہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حکومتی ادارے عوام اور تفتیشی ٹیمیں روایتی تفتیش کا موقف رکھا کر مولانا کے چاہنے والوں کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے رہیں کہ ہم جلد نتیجہ تک تلاش کر لیں گے لیکن جاننے والے یہ کوئی معمہ یا پہیلی کی بات نہیں۔ ہم مولانا کے دشمن کے متعلق اور تاریخ کی روشنی میں یہ بات برملا کہتے ہیں کہ مولانا کو یہودی گروہ یعنی شیعہ نے اپنے مذموم عزائم کو پورا کرنے کے لیے استاذہ یعنی ابن سبا یہود کے حق استاذی ادا کیا ہے کیونکہ مولانا

## شیعہ اسلام چاہتا ہے نہ پاکستان اور نہ ہی اس کو مسلمانوں سے کوئی ہمدردی ہے۔

کی کسی سے ذاتی دشمنی نہ تھی بلکہ وہ ہر اس شخص کے دشمن تھے جس کے سینہ میں بغض صحابہ ہو۔ شیعہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی اندرون خانہ زندگی یعنی کتابی اور عملی فقہ کی اصل تصویر لوگوں کے سامنے آئے اور وہ محسوس کرنے لگیں کہ یہ کوئی فرقہ نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش ہے۔ جس کی داغ بیل عبداللہ ابن سبا یہودی نے ڈالی اور جس کی انتہا انقلاب ایران کے بانی خمینی پر ہوتی ہے۔ یہ گویا اس سازش کا نقطہ عروج ہے مولانا جھنگوی شہیدؒ اپنی ہر تقریر میں ہر مجلس میں اور ہر دوست سے ببانگ دہل واشگاف الفاظ میں اس منظم سازش کے تسلسل کو واضح کرتے اور دلائل سے بتاتے کہ شیعت کے ڈانڈے یہودیت سے ملتے ہیں۔ بلکہ ان میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اب شیعہ یہ کب گوارا کر سکتے تھے کہ ان کی پنہاں اسلام دشمنی کے اس طرح پرچے ہوں اور اس کے تقدس بھرے بہروپیئے چہرے کی اس طرح دھجیاں کھلے عام میں بکھری نظر آئیں۔

مولانا کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اپنے چاہنے والوں کو اسلام کا سچا شیدائی اور مخلص جانثار بنایا ہے۔ ان کے رگ و ریشے میں محبت صحابہ کا رس گھول دیا تھا۔ انہوں نے اسلام دوست اور اسلام دشمن کے درمیان حد فاصل کو کھینچ دیا۔ اندریں حالات شیعہ نے محسوس کر لیا کہ اب ہم سے منصوبے حقیقت اور آشکارا ہو چکے ہیں ان کی معصومیت کو دیکھ کر شاید اب وہ تک میرا یقین نہ کریں چنانچہ مولانا کو راستے سے ہٹانا ضروری ہو گیا۔ اس کام کے لیے ایرانی اور پاکستانی ایجنسیوں نے منظم طریقہ سے مولانا پر حملہ کیا انہیں واصل بحق کیا۔

تاریخ کی اس سچی جاندار حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کرنے والے شیعہ تھے اور ابن سبا کے شاگرد تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کو شہید کرنے والے فدائی شیعہ تھے۔ برصغیر میں شیعیت کو پروان چڑھانے والی جہانگیر کی چہیتی بیوی نور جہاں شیعہ تھی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کو گوالیار میں قید کرانے والے شیعہ تھے۔ سلطان حیدر علی شہید کے ساتھ غداری کر کے ان کو شکست سے دوچار کرنے والا میر صادق شیعہ تھا۔ دور کیوں جائیں ابھی کل کی بات ہے۔ جہاد افغانستان مجاہدین بے بہا قربانیوں کے بعد فتح و کامرانی کے قریب ہوا تو سات جماعتی اتحاد میں شیعہ رہنماؤں نے رخنہ ڈال کر ان کو اپنی منزل سے دور کر دیا۔

علاوہ اس کے یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ سقوط ڈھاکہ کا المیہ بھی یحییٰ خان شیعہ لیڈر کے ہاتھوں انجام پذیر ہوا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ حقائق ہیں جن کی روشنی میں ہر ذی شعور کا یہ فیصلہ ہے کہ شیعہ اسلام چاہتا ہے نہ پاکستان اور نہ ہی اس کو مسلمانوں سے کوئی ہمدردی ہے۔

# عہد آفریں شخصیت

خواجہ جاوید حسین

اس عالم رنگ و بو میں کتنے لوگ روزانہ جنم لیتے ہیں اور مرتے ہیں۔ جس کا اندازہ لگانا ناممکن سی بات ہے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کردار و عمل سے لوگوں کے دلوں میں صدیوں زندہ رہتے ہیں۔ اس سرزمین والے جہاں ایسی شخصیات جنم لیتی ہیں۔ جن پر وہ فخر کر سکتے ہیں اور ان کی مختصر سی زندگی صدیوں زندہ رہنے والے لوگوں سے بہتر ہوتی ہے اور وہ اس مختصر سی زندگی میں کئی لازوال اور عظیم کارنامے سرانجام دے جاتے ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے سرمایہ افتخار ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے اشخاص کی قدم بوسی کے لیے زمین ہزاروں سال ترستی ہے تب جاکر کہیں ایسا ہیرا اس زمین کے کسی حصے میں جنم لیتا ہے جس کی روشنی کے سامنے خورشید آسمان بھی ماند پڑ جاتا ہے ایسی ہی ایک شخصیت جھنگ کی سرزمین پر پیدا ہوئی جس کی وجہ سے ظالموں اور وڈیروں کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ جو زندہ رہا تو صحابہ کرامؓ کی اس طرح وکالت کی کہ پوری قوم نے اسے "وکیل صحابہؓ" کا لقب دیا۔ وہ جس نے مصائب و آلام کو اپنے راستے کی رکاوٹ نہ بننے دیا۔ اور جب اسے اسی جرم میں قتل کر دیا گیا تو پوری قوم نے اسے بیک زبان "شہید ناموس صحابہؓ" کا لقب دیا اور جب چلا تو بڑے سے بڑے پہاڑ بھی اس کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئے۔

وہ پہاڑ جیسا عزم رکھنے والا، امام ابن تیمیہؒ جیسا علم رکھنے والا، امام احمد بن حنبلؒ جیسا حوصلہ رکھنے والا، مجدد الف ثانیؒ کی طرح باطل حکومت سے ٹکرانے والا، شاہ ولی اللہؒ کا روحانی فرزند شیخ الہند کے خوابوں کی تعبیر اور امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے پروگرام چار دانگ عالم میں پھیلانے والا مولانا حق نواز جھنگوی جسے جھنگ کی سرزمین پر شہید کر دیا گیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے خلوص اور محنت سے جس طرح سنی قوم کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیا اس کی مثال تاریخ اسلام میں کہیں نہیں ملتی

مولانا حق نواز کی شخصیت بہت سادہ مگر باوقار تھی۔ جو بھی ان سے مل لیتا ہمیشہ ان کی محبت اور خلوص کا تذکرہ کرتا رہتا۔ میرے بڑے بھائی طاہر جاوید بٹ تقریباً دو سال قبل کسی کام سے جھنگ جانے لگے تو میں نے ان سے مولانا حق نواز صاحب سے ملاقات کرنے کی تاکید کی۔ جب مولانا جھنگوی صاحب سے ملاقات ہوئی تو بھائی طاہر نے انہیں بتایا کہ میں سرگودھا سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تو مولانا جھنگوی نے بھائی طاہر سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں سرگودھا جاؤں مگر ان کی یہ خواہش ان کے دل میں ہی رہی۔ آج بھی بھائی طاہر ان کے ساتھ کی ہوئی ملاقات

کا گھر میں تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلا، کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔ مگر ہمیں چاہیے ان کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے دن رات محنت کریں۔ ان کی جلائی ہوئی شمع کو بجھنے نہیں دینا چاہیے۔ ان کے مشن کے لیے اپنی ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں

مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے بہت کم عرصہ میں اپنی حیثیت کو منوا لیا۔ اور پوری دنیا میں خصوصاً سُنی قوم میں ان کو وہ عزت و احترام نصیب ہوا جو پہلے کبھی کسی عالم کو نہ مل سکا۔ مولانا جھنگویؒ بجا طور پر اپنے دور کی ایک "عہد آفریں شخصیت" تھے۔ اور مجھے فخر ہے کہ میں نے مولانا جھنگویؒ شہید کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جو میری زندگی کی سب سے بڑی نماز جنازہ تھی اور وہ تمام کربناک مناظر میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ جو میں نے جھنگ میں دیکھے۔ اللہ تعالیٰ مولانا جھنگوی کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین

بقیہ

## علامہ حق نواز شہیدؒ

زمانے کے غلو کی ڈھ محسوس کر کے ہمیں اسٹیج سے گود میں اٹھا کر گاؤں کا دنگ لانے والے نوجوان جی جاتا ہے مجھے اپنے سینے سے لگا کر اجر کی دعا دی۔

مولانا تو تشریف لے گئے مگر میں سوچتا رہ گیا کہ یہ وہ حق کی آواز حق نواز ہے جس کا ڈنکا پورے ملک میں بج رہا ہے کہ تیری آواز میری آواز حق نواز حق نواز۔ اتنا مشہور و معروف خطیب سنیوں کو جگانے میں اتنا معروف خطیب ایک انجان گمنام شخص سے اتنی شفقت و محبت سے ملا کر خود اپنے سینے سے لگا کر اس کے دل میں اتر گیا۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت صدیق آباد میں مولانا سے تین بار ملاقات ہوئی لوگوں کے شدید ہجوم میں بعض افراد کو مصافحہ تک کرنے کی جگہ نہ ملی۔ مگر اپنی قسمت پر مجھے خود رشک آتا ہے کہ دو بار خود مولانا نے بازو پھیلا کر درد ملت سے بھرے سینے سے لگایا ایک بار خود میں نے ہمت کر لی۔ عجیب بات یہ کہ حضرت مولانا سے میرا کوئی بھی تعارف نہ تھا مگر وہ مخلص بزرگ نہ جانے کس اُنس سے مجھے سینے سے لگا کر حوصلہ عطا فرمایا۔ حضرت مولانا حق نواز کو شہادت کا عظیم مرتبہ ملا۔ زہے نصیب گر مجھے بھی یہ سعادت ملے۔ گنہگار ہو کر بھی اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ اللہ کریم ہمیں مولانا کا مشن پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشے۔ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ حضرت کا مسلک دین و تحفظ صحابہ کرام کی عظمت سے لبریز ہے کو گلزار شاید زندگی بھر نہ بھول سکوں۔

# علامہ حق نوازؒ شہید

از:- محمد یوسف آسمانوان جنڈانوالہ

انجمن سپاہ صحابہؓ کے بانی و سرپرست شہید تحفظ ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید سے پہلی ملاقات خانقاہ سراجیہ شریف میں پیر طریقت جامع شریعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادہ کی دعوت ولیمہ پر ہوئی۔ ان کی تقریر براہ راست سننے کا بھی وہیں پر پہلا شرف ملا۔ حضرت مولانا کے چہرہ انور پر اس دن بہت ہی بشاشت تھی۔

جب سے دشمنان صحابہ کرام کے مخفی ناپاک عزائم کچھ منظر پر آنے لگے کہ یہ عیار لوگ حضرت مولانا حق نواز کو شہید کرنے کے درپے ہیں۔ تب سے دوران خطاب انجمن سپاہ صحابہ کے باوردی گارڈ دس پندرہ کی تعداد میں حضرت کے تقریری اسٹیج کے گرد مستعد کھڑے ہو کر پہرہ دیتے۔ چند سال قبل جب حضرت مولانا حق نواز صاحب حضرت مولانا حفظ الرحمٰن کی دعوت پر جنڈانوالہ تشریف لائے اور دو اڑھائی گھنٹے مسلسل خطاب فرمایا تو باوردی باڈی گارڈز کے علاوہ چند خصوصی محافظ دستے میں بندہ احقر بھی شامل ہونے کا شرف ہے۔ تقریر کے اختتام پر کسی ساتھی کی غلطی سے جلسہ گاہ کی لائٹ بند ہو گئی۔ تمام خیمہ ہو گیا اور اندھیرا چھا گیا تو بندہ احقر باوردی محافظ کے ساتھ حضرت مولانا کے بالکل دائیں طرف کھڑا اپنے فرائض سنبھالے تھا۔ اچانک بجلی کی بندش کو دشمنوں کی سازش تصور کر کے فوراً مولانا کو سٹیج سے گود میں اٹھا کر اور دو ساتھیوں کو دائیں بائیں حفاظتی انداز میں چلنے کی تلقین کرتے ہوئے ان کی گاڑی میں لا بٹھایا۔ اندھیرے کی وجہ سے عقیدت مندوں میں شدید پریشانی ہوئی۔ عام کہ جلسہ انتظامیہ کو خدشہ ہو گیا کہ اس اچانک اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر کوئی دشمن حضرت مولانا کو نقصان پہنچا گیا تو ہم کیا منہ دکھائیں گے۔ کچھ دیر بعد چند ساتھی مولانا کو تلاش کرتے ہوئے گاڑی کے پاس پہنچے تو بلند آواز سے پکارنے لگے۔ ساتھیوں نے فکر نہ کرو مولانا گاڑی میں تشریف فرما ہیں۔ لوگوں نے الوداعی معانقہ کیا۔ جب گاڑی

**مجھے بازو پھیلا کر اپنے سینے سے چمٹا کر فرمانے لگے۔ جی چاہتا ہے تجھے اپنے سینے سے لگا کر اجر کی دعا کروں**

چلنے لگی تو میں نے بھی رخصتی معانقہ کے لیے ہاتھ بڑھائے تو مولانا نے کار ڈرائیور سے فرمایا گاڑی روکو۔ کار رک گئی مولانا نیچے اتر آئے اور مجھے بازو پھیلا کر سینے سے چمٹا کر

# آنسو۔حق نواز جھنگوی مر گیا؟

تحریر۔اللہ وسایا قاسم

حق نواز جھنگوی مر گیا؟......نہیں نہیں......میرا آئیڈیل مر نہیں سکتا......یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی......کل ہی تو میں اس شیر اسلام' محافظ ناموس اصحاب رسول سے ملا ہوں۔اس کا حسین متشرع چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے......وہ کیسے مر سکتا ہے؟......اس کی تلخ و شیرین آواز میرے کانوں میں رس گھول رہی ہے......اگر اعتبار نہیں آتا تو وہ دیکھو حق نواز جھنگوی تقریر کر رہا ہے......آواز سنائی نہیں دیتی تو میرے کانوں سے سنو!......میری بصارت تمہارے لئے حاضر ہے خود دیکھ لو......کیسے دھڑلے سے بول رہا ہے' موتی رول رہا ہے۔اخبار والے جھوٹ بولتے ہیں......ریڈیو نے کب سچ کہا ہے۔ٹیلی ویژن والوں کا کام ہی جھوٹ بولنا ہے......یہ سرکاری ناقوس ہیں......یہ ڈھنڈورچی تو ہر دور میں سرکار عالی مقام کے آستانہ عالیہ پر سجدہ ریز نظر آتے ہیں......اور وہ مرد حق تو سرکار سے برسر پیکار نظر آتا ہے......آنکھوں میں آنکھوں ڈال کے......بلا جھجک بلا خوف جب بڑے بڑے پارسا کرسی اقتدار کی زلف گرہ گیر ہو گئے تب وہ اس کے خلاف شمشیر ہو گیا......لیکن......آج یہ لوگ جھنگ کے اجڑے گلستان کی داستان کیوں دھرا رہے ہیں......پاکستان بلکہ پوری دنیا کے خاموش در و دیوار اپنے سینے پر سیاہ جھنڈیاں کاہے کو سجائے ہوئے ہیں......عوام سراپا احتجاج کیوں بنے ہوئے ہیں......مرکز کی شہزادیوں اور شہزادگان حکومت پر کس لیے سکتہ طاری ہے......بتاؤ انجمن سپاہ صحابہ کے کارکنو تمہارا محبوب قائد' عظیم قافلہ سالار حق کی آواز تمہارا سابق سرپرست اعلیٰ کہاں گیا......کیا سابق ہونے کے بعد تم نے اس سے سابقہ ہی ختم کر دیا......مگر......مگر تمہاری آنکھوں سے آنسو کا سیل رواں بہہ رہا ہے......آخر کیوں؟......پرعزم ساتھیو تمہیں کیا ہو گیا ہے......کس کی نظر بد نے تمہیں آن دبوچا ہے......کس بلا ناگہانی نے تمہارے قہقہوں کے فلک بوس تاج محل کو زمین بوس کر دیا ہے......کون ہے جس نے تم سے متاع خوشی چھین لی ہے......کچھ تو بتاؤ......

اچھا جمعیت علماء اسلام والو!......تم بھی بتا دو تمہاری جماعت کے قابل فخر ممتاز لیڈر کو کیا ہوا؟ تم بھی

تسبیح رشک پھیرنے میں مگن ہو...... کہیں قیمتی ہیرا گنوا تو نہیں بیٹھے...... بولو۔ بولو حق نواز جھنگوی کہاں گیا...... ڈھونڈو...... ڈھونڈو...... وہ کہاں گیا...... آسمان کی بلندیوں میں...... زمین کی وسعتوں میں...... وقت کو اس کی ضرورت ہے ہمیں اس کی چاہت ہے...... آج تمہاری زبانیں گنگ کیوں ہیں...... تم نے لب کب سے سی لئے ہیں...... فصاحت و بلاغت تو تمہاری جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی ہے...... لسان تمہارے گھر کی لونڈی ہے...... الفاظ تمہارے ذہن کے دربان ہیں...... گفتار و کردار میں تمہارا کوئی ثانی نہیں...... تمہاری ماؤں جیسے کسی نے نڈر اور سحر انگیز وشب خیر خطیب نہیں جنے...... آج روز محشر بھی تو نہیں کہ تمہارے در لب پہ قفل سکوت پڑا ہو اور چلمن چشم کی اوٹ سے جھانکتے ہوئے رسک خلاف عادت بول رہے ہیں...... آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے...... بولتے کیوں نہیں...... بولو...... بتاؤ شیر اسلام امیر عزیمت کہاں ہے...... جھنگ سے شیعوں کے غرور اور تکبر و ظلم کو ختم کرنے والا بہادر کس طرف گیا...... منکرین صحابہ کرام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا عزم رکھنے والا خادم اصحاب رسول و اھل بیت کدھر گیا...... اوہ میرے اللہ یہ کیا ہو گیا...... نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن رک گئی...... ایک شمع حریت بجھ گئی...... ایک قندیل راہ حق گل ہوئی...... اک پھول خزاں کی آگ میں جلا ڈالا۔ ایک دیوار عزم کو دشمنان اصحاب رسول نے گولیوں سے بھون ڈالا...... کیا ذرائع ابلاغ نے سچ بولنا سیکھ لیا ہے...... جھوٹ کی عادت ترک کر دی ہے...... نہیں، نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا...... عادت کہیں اتنی جلد چھوٹ جائے...... لیکن یہ میرے دل کی دھڑکن کو کیا ہو گیا...... یہ کیوں تیزی سے بھاگنے لگیں...... کہیں آج اخبارات نے سہواً تو سچ نہیں بول دیا...... ریڈیو نے میں تو نہ تھا کہ بہک کے سچی بات کہہ گیا...... میں شاید پاگل ہو گیا ہوں...... میں نادان بھی عجیب کیفیت میں گرفتار ہو گیا ہوں...... شیطانی وسوسوں کے گرداب میں کھو گیا ہوں...... لیکن یہ وسوسے تو جانے پہچانے اور شناسا محسوس ہوتے ہیں...... ہائے میری آنکھوں سے یہ آنسو کیسے...... ان کو کس نے بلایا...... یہ بلا اجازت کیوں چلے آئے...... یہ تو بڑے ظالم تھے میں نے کئی مرتبہ ان کو بلانا چاہا لیکن یہ سنگدل ہاتھ نہ آئے اور پہلو بچا کر نکل گئے...... مگر آج بے اختیار چلے آتے ہیں...... رکنے کا نام ہی نہیں لیتے...... صبر کا ایک بند تھا جو ٹوٹ گیا......

آنسوؤں کی یہ غریب نوازی بلاوجہ نہیں ...... آہ! میرا دم گھٹنے کیوں لگا۔ نبض کیوں رک گئی ...... شاید کچھ ہوگیا ہے ...... اللہ نہ کرے ...... اللہ نہ کرے ...... لو جام عمر بھر جانے سے قبل ہی کف دست ساقی چھلک پڑا ...... حق نواز جھنگوی نے حسب عادت ایک اور وعدہ پورا کر دیا ...... مالک تاج و تخت ختم نبوت کے روحانی سپوت نے متاع زیست عظیم مشن کے لئے قربان کر دی ...... مدح صحابہ کا علم لیکر چل بسا۔ عالم جاوداں کی طرف کوچ کر گیا ...... راہی ملک بقاء ہوگیا ...... حق نواز رتبہ شہادت سے مشرف ہوگیا ...... یہ بلند رتبہ ملا جس کو مل گیا ...... لیکن وہ اپنے سیاہ رو حریفوں کی ابدی ذلت و بدبختی اور رسوا کن مستقبل پر مہر تصدیق ثبت کر گیا ...... یاد رکھو وہ حیات جاوداں کا امین ہے ...... اس کے جیالے حریت پسند ساتھی ...... انجمن صحابہ سپاہ کے کارکن ...... زندہ ہیں ...... وہ مرا نہیں ...... میرا آئیڈیل ابدی و لازوال ہے ...... وہ کبھی نہیں مر سکتا ...... وہ شہید ہے ...... وہ زندہ ہے ...... وہ ہمیشہ زندہ رہے گا ...... اس کی تصویر میرے دل کے ڈرائینگ روم کو زینت بخش رہی ہے ...... اس کی فوٹو میرے دیوار اوراق پر جوں کی توں آویزاں ہے ...... وہ دیکھو ...... وہ مسکرا رہا ہے ...... کیسی ابدی مسکراہٹ ہے اس کے ہونٹوں پر ...... لازوال مسکراہٹ ...... جس پر کئی دل و جانیں قربان کی جا سکتی ہیں ...... حق نواز فکر نہ کر ...... تیرا عزم زندہ ہے ...... تیرا مشن زندہ ہے ...... تیرا پروگرام زندہ ہے ...... تیرے کارکن تیری قیادت میں کفن بردوش ہیں۔ کراچی سے خیبر تک، مغرب سے مشرق تک شمال سے جنوب تک ...... نظام خلافت راشدہ برپا کرنے کے لئے دنیا سے دشمنان اصحاب رسول و منکرین امی عائشہؓ کے خاتمہ کے لئے ...... خاتمہ کر کے دم لیں گے ......

یہ بات عیاں ہے دنیا پر بھی ہم پھول ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خون میں نہا کر دم لیں گے

# مولانا حق نواز جھنگوی مرحوم کی شہادت

قائد اہلسنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہ

جناب مولانا حق نواز جھنگوی شہید مرحوم و مغفور بانی و سرپرست سپاہ صحابہؓ پاکستان کو جھنگ میں رات کے قریباً ۸ بجے قتل کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور جنت

الفردوس نصیب ہو۔ آمین۔ اخبارات میں ان کے اس المناک قتل کی حسب ذیل تفصیلات شائع ہوئی ہیں۔

جھنگ' رات کے ۸ بجے کے قریب انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ اور جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا حق نواز جھنگوی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مولانا حق نواز اپنے گھر سے نکل کر قریب ہی شادی کی ایک تقریب میں جا رہے تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے ریوالوروں سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ گولیاں ان کے سر' پیٹ اور گلے میں لگیں اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ مرحوم کے انتقال کی خبر سنتے ہی شہر میں کہرام مچ گیا اور ان کی میت دیکھنے کے لئے لوگ ہسپتال پہنچنا شروع ہو گئے۔ یاد رہے کہ انہوں نے گذشتہ جمعہ کو خطاب کرتے ہوئے عوام کو بتایا تھا کہ ان کے خلاف ایران دوبئی اور پاکستان میں قتل کرنے کی سازش کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور ان کے قتل کا منصوبہ ۲۰ اور ۲۵ فروری کے درمیان مکمل کیا جائے گا لیکن مقامی انتظامیہ نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ مولانا بالعموم حفاظتی گارڈ اپنے ساتھ رکھتے تھے لیکن جمعرات کو ان کے ساتھ کوئی حفاظتی گارڈ نہیں تھا۔ مولانا حق نواز کی عمر تقریباً ۳۸ سال تھی اور انہوں نے پسماندگان میں بیوہ اور تین بچے چھوڑے ہیں۔ (جنگ راولپنڈی جمعہ ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء)

اور نوائے وقت راولپنڈی ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی خبر شہر اور گردونواح میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگ گھروں سے نکل آئے ہیں۔ مولانا کی رہائش گاہ اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے درمیان لوگ دیوانہ وار بھاگے پھر رہے ہیں۔ پولیس گشت کر رہی ہے۔ شہر میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں اور مولانا کے عقیدت مندوں نے رات گیارہ بجے جھنگ سٹی میں جلوس پر فائرنگ کی گئی جس سے ٹھیکیدار محمد گلزار کا جواں سال بیٹا ندیم شدید زخمی ہو گیا اور ہسپتال پہنچنے سے قبل دم توڑ گیا جبکہ آٹھ افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ مشتعل ہجوم نے پولیس سٹیشن جھنگ سٹی کو آگ لگانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی البتہ تھانہ سے ملحقہ زیدی ہاؤس کو آگ لگا دی گئی۔ ادھر جھنگ صدر میں بازار اور کھتیانوالہ سے بھی فائرنگ کی اطلاع موصول ہوئی ہے! تاہم زخمی افراد کے بارے

میں معلوم نہیں ہو سکا۔

## وزیر اعلیٰ پنجاب کا اظہارِ افسوس

وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے عالم دین مولانا حق نواز جھنگوی کے سفا کانہ قتل پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ پسماندگان کے نام ایک تعزیتی پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مولانا اسلام کے اعلیٰ پائے کے مبلغ تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام اور ختم نبوت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی وفات ملک میں اسلام قوتوں کے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔ (جنگ راولپنڈی ۲۳ فروری ۱۹۹۰)

(۲) وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف نے پولیس اور جھنگ کی ضلع انتظامیہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ مولانا حق نواز جھنگوی کے سفاک قاتلوں کی فوری طور پر گرفتاری کے لئے ہر ممکن اقدام کریں اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے سلسلے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک عالم دین کے ساتھ دن دیہاڑے یہ ظلم کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ جن مذموم عزائم کے پیش نظر دہشت گرد تخریب کاروں نے یہ انتہائی اندوہناک اور گھناؤنا اقدام کیا ہے انہیں انشاء اللہ کسی بھی صورت میں پورا نہیں ہونے دیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے توقع ظاہر کی کہ مولانا جھنگوی کے مداح اور پیروکار صبر وضبط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس بشارت کی پیش نظر رکھیں گے کہ وہ قادر مطلق صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ظالموں کی معاف نہیں کیا جا سکتا۔

جناب نواز شریف نے انتظامیہ کو یہ ہدایت بھی کی کہ انہیں پولیس اور انتظامیہ کے ان اقدامات سے باخبر رکھا جائے جو سفاک قاتلوں کی فوری گرفتاری کے سلسلے میں کیے جا رہے ہیں۔

(روزنامہ مرکز اسلام آباد ۲۴ فروری ۱۹۹۰)

صدر اسحٰق خان اور بے نظیر بھٹو نے بھی مولانا مرحوم کے قتل پر اظہار افسوس کیا ہے حتیٰ کہ شیعہ سیاست دانوں سے وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی سید فیصل صالح حیات نے بھی مولانا مرحوم کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے اسے ملک کو غیر مستحکم کرنے کی سازش قرار دیا ہے۔ اپنے ایک بیان

میں انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز کے قتل کا مقصد ملک میں جمہوری عمل کو سبوتاژ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ تشدد کی سیاست کی مخالفت اور تحمل کی سیاست کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں عوام دشمن اور جمہوریت دشمن قوتوں کو اس وقت سخت دھچکا لگا جب لاکھوں عوام نے پیپلز پارٹی کے حق میں ووٹ دے کر اسے اقتدار سونپ دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہی عناصر مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے اپنی سرگرمیوں کے ذریعہ جمہوری عمل کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ سید فیصل حیات نے کہا کہ مولانا احسان الٰہی ظہیر، علامہ عارف حسین الحسینی کے قتل محب وطن عوام نے ابھی فراموش نہیں کیے تھے کہ ایک اور مذہبی عالم مولانا حق نواز کو ہلاک کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پنجاب نے اپنی توجہ صرف سیاسی مخالفین کو مغلوب کرنے پر رکھی ہے لیکن امن وامان کی صورت حال شہریوں کی جان ومال کا تحفظ جیسے معاملات کو بے حسی سے نظر انداز کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام بہترین منصف ہیں اور حکومت پنجاب کو بہت جلد اپنے جرائم کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ (جنگ راولپنڈی ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء)

## عابدہ حسین کا بیان

رکن قومی اسمبلی سیدہ عابدہ حسین نے مولانا حقنواز جھنگوی کے قتل پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا قتل امن عامہ کو تباہ کرنے کی سوچی سمجھی سازش ہے۔ (مرکز اسلام آباد ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء)

## دوسرا بیان

قومی اسمبلی کی رکن اور سی او پی کی رہنما سیدہ عابدہ حسین نے مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کا قتل پاکستان دشمن قوتوں نے کرایا ہے اور اس سازش میں بھارت کا ہاتھ ہے کیونکہ بھارت مسئلہ کشمیر سے پاکستانی عوام کی توجہ ہٹانا چاہتا ہے...... انہوں نے کہا کہ مولانا جھنگوی کے وحشیانہ قتل میں کوئی مقامی ہاتھ ملوث نظر نہیں آتا۔ دراصل یہ گھناؤنا کردار ان طاقتوں کا ہے جو پاکستان میں فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دینا چاہتی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا کے قتل میں جو لوگ ملوث ہیں انہیں جلد منظر عام پر لایا جائے...... انہوں

نے ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کے کردار پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے بیانات سے اشتعال پھیلایا جارہا ہے اور ایسے بیانات قطعی طور پر ہمارے لئے موزوں نہیں۔ (جنگ لاہور ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء)

## مولانا جھنگوی کا جنازہ

مولانا حق نواز صاحب جھنگوی شہید مرحوم کے جنازے کے متعلق اخبارات میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے:.........مولانا حق نواز جھنگوی کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں جمعہ کے روز جامعہ محمودیہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ جے یو آئی (جمعیۃ علماء اسلام) کے سربراہ مولانا عبداللہ درخواستی نے پڑھائی۔ لوگوں نے میلوں دور سے پیدل سفر کرکے نماز جنازہ میں شرکت کی کیونکہ ٹرانسپورٹ بند تھی۔ اس کے علاوہ صوبہ سرحد، بلوچستان اور سندھ سے بھی وفود نے شرکت کی۔ (جنگ راولپنڈی ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء)

## احتجاجی جلسے اور جلوس

ممتاز عالم دین انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی کے بہیمانہ قتل کے خلاف پورے ملک میں احتجاجی جلوس اور جلسے منعقد کئے گئے ملک کی بڑی بڑی مساجد میں نماز جنازہ کے بعد احتجاجی مظاہرے ہوئے جن میں قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ (ایضاً جنگ راولپنڈی ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء)

مولانا جھنگوی مرحوم کے سانحہ کے ردعمل میں بہت زیادہ جلسے اور جلوسوں کے ذریعہ شدید مظاہرہ کیا گیا اور علماء اور سیاسی زعماء نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اخبار بین طبقہ جانتا ہے تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں۔

## سیاسی پارٹیوں کی سیاست کاری

ملک میں دو بڑی سیاسی پارٹیاں ہیں: (۱) اسلامی جمہوری اتحاد (۲) پیپلز پارٹی

یہ دونوں پارٹیاں چونکہ ہر محاذ پر ایک دوسرے کے مقابل دکھائی دیتی ہیں اس لئے انہوں نے

مولانا جھنگوی کی اس شہادت کو بھی ایک دوسرے کو مطعون کرنے کا ذریعہ بنالیا چنانچہ پیپلز پارٹی کے وفاقی وزیر فیصل حیات کا بیان پہلے گزر چکا ہے اس کے برعکس آئی جے آئی کے لیڈروں نے اس کا الزام پیپلز پارٹی پر لگایا ہے۔ چنانچہ آئی جے آئی کے پارلیمانی سیکرٹری جنرل شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کے لئے غیر ملکی طاقتیں اور پاکستان کے اندر دشمن کے ایجنٹ خانہ جنگی کی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا جھنگوی کی شہادت بہت بڑا سانحہ ہے۔ دین اسلام کے لئے ان کی بیش بہا خدمات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں امن وامان کو تباہ کرنے کے لئے پیپلز پارٹی ایک عرصہ سے سازشیں کر رہی ہے لیکن پنجاب کے محب وطن تخریب کاری اور دہشت گردی کی ہر کوشش ناکام بنادیں گے۔ انہوں نے شہریوں سے کہا کہ وہ پرامن رہیں اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں۔ حکومت پنجاب مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی۔ (جنگ راولپنڈی ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء)

## قتل کے ملزم گرفتار کر لئے گئے

انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے الزام میں گرفتار کیے گئے ملزمان طاہر سیال، کاظم، فیض اللہ اور محمد نواز کو پوچھ گچھ کے لئے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ منگل کے روز یہاں ہونے والی گڑبڑ اور مکانات، دکانیں نذر آتش کرنے پر پولیس نے گذشتہ رات ۱۵۰ افراد کو گرفتار کر لیا تھا ان میں سے ۱۳۱ افراد کو جیل بھیج دیا گیا۔ پولیس نے بدھ کے روز لدھن شاہ، سلطان والا، دھوپ سڑی کے محلوں جھنگ شہر اور دیگر علاقوں میں چھاپے مار کر مزید متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ (جنگ راولپنڈی یکم مارچ ۱۹۹۰ء)

(۲) مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے چاروں ملزموں کو خصوصی تفتیشی ٹیموں کے حوالے کر دیا گیا ہے تفتیش کی نگرانی آئی جی پنجاب چودھری منظور احمد خود کر رہے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ مقدمے کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔ ایس ایس پی جھنگ ملک طارق مجاہد نے اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ تین ملزموں فیض اللہ عرف کاکا، محمد نواز اور طاہر بھٹی کو گزشتہ رات جبکہ چوتھے ملزم کاظم حسین کو آج صبح گرفتار کیا گیا ہے۔ (نوائے وقت راولپنڈی ۲۶ فروری ۱۹۹۰ء)

(۳) پولیس نے مولانا حق نواز جھنگوی کے تین مبینہ قاتلوں محمد نواز اور فیض اللہ عرف کاکا کو بھی آج گرفتار کر لیا ہے۔ فیض اللہ ایک سابق ایم این اے امان اللہ خان سیال کا چچا زاد بھائی ہے۔ (مشرق ۲۶ فروری ۱۹۹۰ء)

(۴) مولانا حق نواز کے قتل میں ملوث تین ملزموں کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ ایک ملزم مفرور ہے۔ ملزموں میں محمد نواز، فیض اختر اور طاہر ولد ذوالفقار بھٹی شامل ہیں۔ چوتھے ملزم کاظم حسین کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ چاروں ملزموں کا تعلق جھنگ شہر سے ہے اور انہیں ایف آئی آر نامزد کیا گیا تھا۔ (نوائے وقت راولپنڈی ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء)

## امیر حسین گیلانی کی پریس کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر مولانا سید امیر حسین گیلانی نے آج ایک پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا کہ مولانا جھنگوی کے قتل کے پس منظر میں کارفرما سازش اور اس کے اصل ملزموں کو بے نقاب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک اصل قاتل نہیں پکڑے جاتے حکومت کو اس واردات کا ذمہ دار سمجھا جائے گا۔ مولانا امیر حسین گیلانی نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی نے چند روز قبل واضح طور بتا دیا تھا کہ ۲۰ فروری کے درمیان انہیں ہلاک کرنے کی سازش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود صوبائی اور ضلعی انتظامیہ نے ان کی جان بچانے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا...... مولانا گیلانی نے کہا کہ قتل کے اس واقعہ سے کچھ عرصہ پہلے جھنگ میں آئی جے آئی کے رکن اسمبلی سردار زادہ ظفر عباس نے دیواروں پر پوسٹر لگوائے۔ ان میں علان کیا گیا تھا کہ جو شخص مولانا حق نواز کو قتل کرے گا اسے چھ لاکھ روپے نقد دو مربع اراضی اور مقدمہ کے اخراجات دیے جائیں گے۔ اس پوسٹر کے بارے میں ضلعی انتظامیہ کو مطلع کر دیا گیا۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو مولانا جھنگوی پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا کہ یہ حملہ سردار ظفر عباس نے کرایا ہے۔ مولانا گیلانی نے مزید کہا کہ مولانا جھنگوی کو دوبئ سے ٹیلی فون پر بتایا گیا کہ دوبئ، ایران اور پاکستان کے بعض لوگوں نے انہیں ۲۰ سے ۲۵ فروری کے درمیان قتل کا منصوبہ بنایا ہے۔ یہ بات ایک تقریر میں کہی گئی مگر ضلعی حکام نے اسے نظر انداز کر دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ قتل کے دو ملزم عابدہ حسین کے گھر

سے اور ایک ملزم سابق ایم پی اے امان اللہ کے گھر سے گرفتار ہوا۔ اس سے معاملات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنے بڑے واقعہ کے بعد جھنگ کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کو اب تک تبدیل نہیں کیا گیا۔ ایسی صورت میں غیر جانبدارانہ تفتیش نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اوکاڑہ میں سیدہ عابدہ حسین کا فون آیا۔ وہ اس واقعہ پر اظہار افسوس کر رہی تھیں۔ میں نے انہیں کہا کہ جب تک اصل قاتل نہ پکڑے جائیں ہم حکومت کو ذمہ دار سمجھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جھنگ میں ایک طبقہ نے گھروں پر مورچے بنا رکھے ہیں اور وہاں سے گزرنے والے لوگوں پر فائرنگ کی جاتی ہے۔ یہ مورچے ختم کیے جائیں اور اسلحہ برآمد کیا جائے۔ (مشرق لاہور ۲ مارچ ۱۹۹۰ء)

## عبداللہ سلفی

مولانا حق نواز جھنگوی کو پیپلز پارٹی کے ایماء پر شہید کیا گیا ہے اور اس کا مقصد پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد کو ناکام بنانا اور پنجاب میں سندھ جیسے حالات پیدا کرنا ہے۔ یہ بات مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کے امیر مولانا عبداللہ سلفی نے ہفتہ کو ایک پریس کانفرنس کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا فیض عالم صدیقی، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا حق نواز جھنگوی جیسے جید علماء کی تواتر سے شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں اسلامی نظام کے عمل کو ناکام کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ علماء کا تحفظ یقینی بنایا جائے اور مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے اور تحقیقات کے عمل کو تیز اور موثر بنایا جائے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ انجمن سپاہ صحابہؓ اور جمعیت اہل حدیث نے متحد ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا جس کا رسمی اعلان ۲۶ فروری کو کوٹ اڈو کے جلسہ عام میں کرنا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو صحابہؓ کے دشمنوں اور الذوالفقار نے شہید کیا ہے کیونکہ مولانا سچے عاشق رسول اور صحابہ کرامؓ کے جاں نثار تھے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی پنجاب میں علماء کرام کو قتل کرانے، افراتفری اور خانہ جنگی کی فضا پیدا کرنی چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر، جنرل ضیاء الحق اور مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادتیں ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں اور اس واقعہ کے پیچھے وہی ہاتھ جنہیں یہودی، ہندو لابی اور ایک مسلم ملک کی پشت پناہی حاصل ہے اور ان کی سرپرستی

پیپلز پارٹی کر رہی ہے۔ (جنگ راولپنڈی ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء)

## کرنل اکرام اللہ کی تجزیاتی رپورٹ

کرنل اکرام اللہ مشرق لاہور میں کام کرتے ہیں اور اہل تشیع میں سے ہیں۔ انہوں نے حسب ذیل تجزیاتی رپورٹ شائع کی ہے:

جھنگ میں کئی دنوں کے متواتر ہنگاموں کے بعد بالآخر شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ چونکہ صوبہ پنجاب میں یہ پہلا ضلعی صدر مقام ہے جہاں ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی چوبیس گھنٹہ موجودگی اور نگہداشت کے باوجود سول انتظامیہ امن وامان بحال رکھنے میں ناکام ہوگئی ہے اس لئے حالات کا تجزیہ کرنے کے لئے راقم نے جھنگ کا مختصر دورہ کیا۔ اپنے تاثرات قارئین کے پیش خدمت ہیں: سب سے پہلی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ موجودہ ہنگامے اور فسادات اچانک نمودار نہیں ہوئے۔ مرحوم مولانا حق نواز جھنگوی کو اپنے قتل کا خدشہ تھا اور انہوں نے پورے شہر اور انتظامیہ کو ان خدشات سے آگاہ کر دیا تھا نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے ان لوگوں کے نام کا بھی اعلان کر دیا تھا جو ان کے قتل کی سازش میں (ان کے مطابق) ملوث تھے۔ اپنے قتل سے قبل انہوں نے نماز جمعہ میں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو خبردار کیا۔ میرے قتل کا منصوبہ بن چکا ہے۔ اگر میں قتل ہو گیا تو میرے قاتل سردارزادہ ظفر عباس ایم پی اے بی بی عابدہ ایم این اے اور سابق ایم پی اے امان اللہ ہوں گے۔ ایک عالم دین کے اس انتباہ سے نہ صرف ضلعی انتظامیہ کو فوراً خبردار ہونا چاہئیے تھا بلکہ ان کا فرض تھا کہ اپنے حکام بالا کو مطلع کرتے اور صوبائی انتظامیہ سے بھی ہدایات حاصل کرتے نہ صرف یہ کہ جھنگ میں ہمیشہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے مولانا کے قتل سے چند دن قبل ایک تعزیہ کے جلانے کی کوشش ہو چکی ہے اور مقامی افسران کے علاوہ کمشنر اور ڈی آئی جی فیصل آباد راکھ میں سلگتی ان چنگاریوں سے بخوبی واقف تھے جو کسی وقت بھی بھڑک کر نفرت کے شعلوں کی حدت میں سارے شہر کو اپنے لپیٹ میں لے سکتی تھیں لیکن جھنگ، فیصل آباد اور لاہور ہر سطح پر انتظامیہ آنے والے دنوں میں ہوا کے رخ کو کیوں نہ محسوس کر سکے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کے اپنے آخری خطبہ میں وارننگ کے باوجود مولانا کی حفاظت کا قطعاً کوئی بندوبست نہیں کیا گیا

جبکہ اسلامی جمہوری اتحاد کے ایم پی اے سردار زادہ ظفر عباس نے پوسٹروں میں مولانا کے قتل کے لئے چھ لاکھ روپے کا انعام مقرر کیا تھا۔ (مشرق یکم مارچ) مولانا کے قتل کی واردات بھی ظاہر کرتی ہے کہ وہ ایک گہری سازش کا نتیجہ تھی۔ اس کی تفصیل چونکہ کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئی اس لئے قارئین کے پیش خدمت ہے۔ قتل کے وقوعہ سے کچھ دیر پہلے مولانا مرحوم اپنے ہمسایوں کے ہاں ایک محفل بارات میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے میزبانوں کو کہا کہ وہ چند منٹ میں واپس آتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ قریب ہی اپنے مکان میں چلے گئے اور تھوڑی ہی دیر بعد اپنے گھر سے نکلے اپنے دستور کے مطابق انہوں نے اپنے اہل خانہ کو کہا کہ اندر سے دروازہ بند کرلیں۔ اس کے بعد انہوں نے حسب عادت مڑ کر دروازہ چیک کیا کہ اندر سے بند ہو چکا ہے یا نہیں۔ تسلی ہو جانے پر کہ دروازہ اندر سے بند ہو گیا ہے وہ چلنے کے لئے مڑے۔ ابھی چلنے ہی لگے تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار چار اشخاص نے نزدیک آ کر اچانک فائرنگ کر دی۔ مولانا شدید زخمی ہو چکے تھے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ڈاکٹر کچھ کر سکتے مولانا اپنے مالک حقیقی کے پاس جا چکے تھے مولانا کی اپنے قتل کے بارے میں پیشگوئی پوری ہو گئی تھی۔ مولانا نے اپنے مبینہ قاتلوں کی خود اپنے خطبہ جمعہ میں نشان دہی کر دی تھی۔ اس کے قتل کی سازش کے پیچھے خفیہ ہاتھوں کو بے نقاب کرنے میں مقامی انتظامیہ کو خاص دقت پیش نہیں آنی چاہیئے لیکن اگر سیاسی مصلحتیں راہ میں پہاڑ کی طرح حائل ہیں تو ان کا نتیجہ عبرت ناک بھی نکل سکتا ہے۔ یہ کیسی شرافت کی سیاست ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد کا ایک ممبر صوبائی اسمبلی مولانا جھنگوی کے قتل کے لئے چھ لاکھ کا انعام مقرر کرنے اور صوبے کا وزیر اعلیٰ اس قتل کا ذمہ دار پیپلز پارٹی کو ٹھہرائے۔ کسی تحقیقات سے پہلے ہی فیصلہ صادر فرما دینا کہاں کا انصاف ہے۔ اسی سلسلے میں کرنل موصوف رقمطراز ہیں۔ دوسرے دن بھی ہنگامے جاری رہے اور فائرنگ کے دوران اہل سنت والجماعت کا لڑکا بھی ہلاک ہو گیا۔ تیسرے دن سوگ ختم ہونے پر اہل سنت و جماعت کے قائدین نے مسجد لال جھنگ سٹی سے اعلان کیا کہ ساڑھے گیارہ بجے وہ جلوس کی شکل میں تھانے کوتوالی کے علاقہ میں جائیں گے لیکن فساد کے خطرہ کے پیش نظر لوگ ٹولیوں کی شکل میں جانا شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی شیعہ علماء نے بھی اعلان کر دیا کہ

اہل شیعہ اپنی امام بارگاہ اور جان و مال کے تحفظ کے لئے گلیوں کے کونوں پر مورچہ بندی کریں۔ یہ حکم ملتے ہی شیعہ حضرات بھی اپنے علاقہ میں اکھٹے ہونے شروع ہو گئے۔ ادھر سنی لوگوں نے بھی مورچہ بندی کا اعلان کر دیا اور مسجد لال جھنگ سٹی جانے والی سڑک پر بڑی رکاوٹیں کھڑی کر دیں تاکہ شیعہ طبقہ ان پر حملہ نہ کر دے۔ خانہ جنگی کی ان تیاریوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے لوکل پولیس اپنے پاس بکتر بند گاڑیوں کے ہوتے ہوئے کیوں بے بس رہی۔ جنگ کا آغاز شیعہ کیمپ کی طرف سے پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد جوابی فائرنگ اور پھر دونوں طرف سے گولیوں کی بوچھار صبح ساڑھے گیارہ بجے سے شام ساڑھے ٦ بجے تک رہی۔

(۳) انتہائی اعلیٰ حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ وفاقی حکومت نے سیکیورٹی ایجنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مذہبی شخصیات کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کرے کیونکہ اپنی آئندہ کاروائیوں کے لئے دوسری اہم شخصیتوں کو بھی نشانہ بناسکتی ہے۔

## تبصرہ

مولانا حق نواز شہید مرحوم کے سانحہ کے سلسلے میں ہم نے سیاسی علماء اور صحافیوں کے بیانات درج کردیے ہیں جس کے پیش نظر قارئین حضرات کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ ہم نے خصوصاً نفاذ فقہ جعفریہ کے دونوں دھڑوں کے سربراہوں کی پریس کانفرنسوں کے ضروری اقتباسات بھی نقل کر دیے ہیں۔ ان دونوں سربراہوں نے اپنی مظلومیت کا رونا تو رویا ہے لیکن بعض حقائق کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ ان شیعہ زعماء کا یہ دعویٰ محل نظر ہے کہ پاکستان میں اور خصوصاً صدر ضیاء الحق مرحوم کے گیارہ سالہ دور حکومت میں شیعوں پر مظالم ڈھائے گئے ہیں۔ یہاں تفصیل کا تو موقع نہیں لیکن درج ذیل معروضات سے حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔

(۱) صدر ضیاء الحق کے دور میں محرم کی دو چھٹیاں کر دی گئی حالانکہ پہلے صرف دس محرم کی ایک ہی چھٹی ہوتی تھی۔

(۲) ۱۹۸۰ء میں شیعہ مطالبات منوانے کے لئے مفتی جعفر حسین کی قیادت میں باوجود حکومت کی مخالفت کے شیعہ لاکھوں کی تعداد میں اسلام آباد میں جمع ہوئے۔ احتجاجی مظاہرے کیے

حتیٰ کہ سیکریٹریٹ کا گھیراؤ کرلیا۔ پولیس کے آدمیوں کو زخمی کیا۔ اس وقت کے مذہبی امور کے وزیر کی کار روک لی۔ اس کو دھمکیاں دیں۔ صدر ضیاء الحق پر لعن طعن کی بوچھاڑ کی گیا یہ ملت شیعہ کا پر سکون مظاہرہ تھا لیکن اس کے باوجود صدر مرحوم نے صبر وتحمل سے کام لیا۔

(۳) ۶ جولائی ۱۹۸۵ء میں تحریک فقہ جعفریہ کے سابق صدر عارف الحسینی کے پروگرام کے تحت شیعوں نے اپنی جنگی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ پولیس والوں کو قتل اور زخمی کیا۔ ان کی گردنیں کاٹ کران کے سروں کو ماتمی علموں پر لٹکایا' سکول کی طالبات کی بے عزتی کی۔ اس میں قریباً دوسوایرانی مسلح شیعہ بھی شریک ہوئے حتیٰ کہ فوج نے آکر کنٹرول کیا اور جدید بھاری اسلحہ برآمد کیا۔ پھر بھی صدر ضیاء الحق نے ایرانی تخریب کاروں کو بغیر کسی انتقام کے واپس ایران بھیج دیا۔

(۴) صدر ضیاء الحق کے دور میں ماتمی جلوسوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ محرم اور چہلم میں ہزاروں ماتمی جلوس اپنی پوری ہنگامہ آرائی کے ساتھ برآمد ہوتے ہیں اور پولیس یا فوج ان کی حفاظت کرتی ہے۔ پبلک کاروبار معطل ہوجاتے ہیں۔ سرکاری کچہریاں اور عدالتیں ماتمی جلوس کے موقع پر ویران نظر آتی ہیں اور قوم کا کروڑوں روپیہ حکومت کی طرف سے ماتمی جلوس کی نذر ہوجاتا ہے۔

(۵) موجود ایرانی انقلاب کے بانی خمینی صاحب نے اپنے خطبہ محرم میں واضح کردیا کہ یہ ماتمی جلوس سیاسی ہیں۔ چنانچہ لکھا:

شاید یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ صرف ایک گریہ ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ ہمارا یہ گریہ سیاسی' اجتماعی اور نفسیاتی مسئلہ ہے...... عاشورے کے دن جو ہمارے جلوس نکلتے ہیں ان کے بارے میں یہ خیال نہ کریں کہ اس کو ہم لانگ مارچ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ جلوس مارچ ہیں جو سیاسی تقاضوں کے مطابق ہیں۔ یہ شعائر سابقہ روایات کی طرح بلکہ اس طرح سے بہتر طریقے پر منائیں۔ وہی سینہ زنی وہی نوحے' وہ گریہ ہول اور یہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔ سید الشہداء کی مصیبت کے بارے میں جو ہم آہنگی پائی جاتی ہے' یہ دنیا میں سب سے بڑی سیاسی طاقت ہے

(ہفت روز شیعہ لاہور یکم تا ۸ جنوری ۱۹۸۰ء)

## زکوٰۃ آرڈیننس

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے جب زکوٰۃ وعشر آرڈیننس نافذ کیا تو شیعوں نے اس کی مخالفت کی۔ چنانچہ شیعہ مجتہد مفتی جعفر حسین صاحب نے اسلامی نظریاتی کونسل سے استعفٰی دیتے ہوئے یہ بیان دیا کہ:

اسلامی نظریاتی کونسل کے سامنے ابھی تک دو مسئلے ایسے پیش ہوئے ہیں جن میں شیعہ سنی نظریات میں اختلاف ہے۔ ایک مسئلہ زکوٰۃ اور دوسرا چور پر حد جاری کرنے یعنی ہاتھ کاٹنے کے بارے میں' مولانا مفتی جعفر حسین نے کہا کہ فقہ جعفریہ کے مطابق نو (۹) چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے چاندی اور نوٹوں پر زکوٰۃ نہیں بلکہ سکوں پر ہے اور پھر یہ کہ شیعوں سے زکوٰۃ پر وصول شدہ رقم شیعوں پر ہی صرف ہوسکتی ہے۔ عشر نجی زمین پر سرے سے واجب نہیں۔ یہ صرف اس سرکاری زمین پر ۱۰/ افیصد لگتی ہے جو مزارعین کو پٹہ پر دی جاتی ہے۔ چور کے چوری کرنے پر بائیں ہاتھ کی چار انگلیاں کاٹی جاتی ہیں۔ (بحوالہ روزنامہ مشرق لاہور ۱۴ فروری ۱۹۷۹ء)

صدر ضیاء الحق نے بڑی کوشش کی لیکن اہل تشیع نے زکوٰۃ دینا تسلیم نہ کیا اور آخر کار مرحوم نے ان کو زکوٰۃ آرڈی ننس سے مستثنٰی کر دیا اور اس وجہ سے کئی اہل سنت نے بھی زکوٰۃ سے بچنے کے لئے شیعہ فارم پُر کر دیے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ صدر ضیاء الحق کی سنگین شرعی غلطی تھی لیکن شیعوں کو تو اس کا یہ احسان بھولنا نہیں چاہیے۔ جنرل ضیاء الحق نے شیعہ مطالبات پر غور کرنے کے لئے سنی شیعہ علماء پر مشتمل ایک سٹینڈنگ کمیٹی (مجلس قائمہ) بھی قائم کی تھی جس کے ایک اجلاس میں شرکت کے بعد مفتی جعفر حسین صدر انجمن نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان اس کمیٹی سے بھی مستعفی ہو گئے اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ملک بھر میں شروع کر دی اور اسی سلسلے میں انہوں نے اسلام آباد کے گھیراؤ کا منصوبہ تیار کیا جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

## خامنائی کا دورہ پاکستان

سابق صدر ایران خامنہ ای نے (جو اب خمینی کے بعد رہبر اور سرپرست ہیں) جنوری میں پاکستان کا چار روزہ دورہ کیا تھا۔ وہ ۱۳ جنوری کو اسلام آباد ائیر پورٹ پر اترے تو حکومت پاکستان

نے ان کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی۔ پھر ۱۵ جنوری کو جب وہ لاہور ائیر پورٹ پر اترے (اور ان کے ساتھ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق بھی تھے) تو شیعوں نے بڑی تعداد میں ان کا استقبال کیا اور جہاں انہوں نے ایران زندہ باد کے نعرے لگائے وہاں ضیاء الحق مردہ باد کے بھی نعرے لگائے۔ چنانچہ اخباری رپورٹ درج ذیل ہے:

شیعہ حضرات کا ہجوم جس نے سڑک روک رکھی تھی اور سڑک پر دورویہ بھی ائیر پورٹ سے ایرمال تک ٹولیوں میں موجود تھے صدر خامنہ ای اور ایران کے حق میں نعرے لگا رہے تھے جبکہ وہ صدر ضیاء الحق مردہ باد وزیراعظم محمد خان جونیجو مردہ باد۔ امریکہ مردہ باد۔ امریکی کتے ہائے ہائے کے نعرے لگا رہے تھے۔ بعد ازاں یہ حضرات جب بسوں پر سوار ہو کر واپس اپنے گھروں کے لئے روانہ ہوئے تو جدھر سے گزرتے رہے حکومت پاکستان صدر ضیاء الحق اور وزیراعظم جونیجو کے خلاف اشتعال انگیز اور توہین آمیز نعرے لگاتے رہے۔

(نوائے وقت راولپنڈی ۱۶ جنوری ۱۹۸۶ء)

(۲) صدر ایران منائی سے ملاقات کے لئے ایرانی سفیر نے متعدد علماء کو دعوت دی۔ ۱۳ جنوری کو قریباً ایک سو علماء خامنائی کی ملاقات کے لئے جمع ہوئے جن میں اکثریت شیعہ علماء کی تھی۔ اس اجتماع میں سید اسعد گیلانی (مودودی جماعت اسلامی کے سابق ایم این اے) بھی تھے۔ بریلوی مکتب فکر کے ایک عالم قاضی اسرار الحق صاحب بھی تھے۔ اس ملاقات کی اخباری رپورٹ بعنوان جھلکیاں حسب ذیل ہے:

اجلاس میں بار بار جو نعرے بلند کیے جاتے رہے وہ یہ تھے۔ مردہ باد امریکہ' مردہ باد روسیہ مردہ باد اسرائیل مردہ باد دشمن ولایت فقیہ۔ نعرہ حسینی۔ رہبر خمینی۔ ای الٰہی تا انقلاب مہدی۔ زندہ رہے خمینی۔ صلوٰت بر آل محمد۔ صلوٰۃ بر امام خمینی۔ علامہ عارف حسین اور ان کے بعض ساتھیوں نے ایک خون سے لکھا ہوا کتبہ ایرانی صدر کی آمد پر انہیں پیش کیا جبکہ سید اسعد گیلانی نے اپنی کتاب سفرنامہ ایران صدر ایران کو پیش کی۔ اثناء عشری عالم صفدر حسین نجفی نے اپنی تقریر میں حکومت پاکستان اور صدر ضیاء الحق کا براہ راست نام لئے بغیر دونوں پر محاکاتی انداز میں تنقید کی اور ایران کی حکومت کو

زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو منافق تھے وہ بس باتیں ہی کرتے رہے اور آخرکار یہ کہہ دیا کہ ہم دین کے نفاذ میں ناکام ہو گئے مگر جو مومنین تھے انہوں نے پہلے ہی روز سے مکمل اسلام نافذ کر کے دکھا دیا اور یہ ایسا کارنامہ ہے جس کے لئے ہمارا امام ہر تہنیت اور تحسین کا سزاوار ہے۔ ان کی تقریر کے بعد حاضرین کی جانب سے ایک نعرہ بلند ہوا اور وہ یہ تھا دشمن دین متین۔ منافقین منافقین۔ (نوائے وقت راولپنڈی ۱۴ جنوری ۱۹۸۵ء)

خامنائی کی آمد پر صدر ضیاء الحق کی موجودگی میں ایئرپورٹ پر شیعوں کا ضیاء الحق مردہ باد کے نعرے لگانا اور خامنائی کے اجلاس میں منافقین منافقین کا طعنہ دینا یہ کوئی معمولی اشتعال انگیزی نہیں ہے لیکن صدر ضیاء الحق مرحوم نے بڑے حوصلہ سے برداشت کیا اور شیعوں کے خلاف کوئی انتقام انگیز کاروائی نہیں کی لیکن اس کے باوجود بھی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے دونوں سربراہ ساجد نقوی صاحب اور حامد موسوی صاحب صدر ضیاء الحق کے دور کو گیارہ سالہ ظالمانہ دور آمریت قرار دیتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں صدر ضیاء الحق کے دور میں شیعہ مصنفین نے کھل کر اپنی تصانیف میں صحابہ کرامؓ۔ امہات المومنین اور خلفائے راشدینؓ کے خلاف زہر اگلا ہے لیکن صدر ضیاء الحق مرحوم نے صحابہ آرڈیننس کے باوجود کسی شیعہ مصنف پر ہاتھ نہیں ڈالا۔ یہ اس کی کمزوری تھی یا شیعوں کے ساتھ رواداری کرنے کی ایک پالیسی، بہرحال ضیاء دور میں شیعیت کو تقویت ہی ملی۔ اس کے باوجود اگر وہ اپنی مظلومیت کا اظہار کرتے رہے ہیں تو یہ ان کی مخصوص سیاست کا ایک اہم حصہ ہے۔

## حج ۱۴۰۷ھ اور سانحہ مکہ مکرمہ

چند سالوں سے ایرانی شیعہ حج کے بہانے ہزارہا کی تعداد میں حرمین شریفین میں سیاسی مظاہرے کرتے رہے ہیں اور ۱۴۰۶ھ میں بھی ہنگامہ خیز مظاہرے کیے تھے حتیٰ کہ ان کے ساتھیوں سے قریباً ڈیڑھ سو کلو دھماکہ خیز مواد بھی برآمد ہوا تھا۔ لیکن خادم الحرمین شریفین شاہ محمد نے اپنی وسعت قلبی کی بنا پر ان سے مواخذہ نہیں کیا بلکہ حکومت کی طرف سے اس بات کو صیغہ راز میں رکھا گیا۔ اس سے ایرانیون کے حوصلے بڑھ گئے اور ۱۴۰۷ھ میں انہوں نے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ تعداد

میں ایام حج میں اجتماع کیا جس میں فوج افسر اور گوریلے کثیر تعداد میں شامل تھے۔ حج سے پہلے ایرانیوں نے مدینہ منورہ میں زبردست سیاسی مظاہرہ کیا لیکن حکومت نے ان پر کوئی گرفت نہ کی پھر انہوں نے مکہ مکرمہ میں ایک خاص منصوبہ کے تحت ہنگامہ آرائی کی۔ چنانچہ ہفت روز حرمت (اسلام آباد) میں جو خصوصی رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے اہم اقتباسات درج ذیل ہیں:

(۱) ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء مطابق ۷ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ جمعہ کا مبارک دن تھا۔ چونکہ ۲۹ جولائی سعودی عرب میں حج کے لئے آنے والوں کی آخری تاریخ تھی لہٰذا تمام عازمین حج نے جمعہ کی نماز حرم شریف میں ادا کی۔ اس وقت یہ بات کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ تھی کہ اس جمعہ کے مبارک دن اور حرمت والے مہینے میں تھوڑی ہی دیر کے بعد حرم شریف سے چند گز دور ایسا افسوسناک واقعہ رونما ہوگا جو پوری امت اسلامیہ کو خون کے آنسو رلا دے گا۔ ۷ ذوالحجہ کا یہ واقعہ حرم شریف سے چند گز دور مرکزی پوسٹ آفس کے پاس ہوا۔ جبکہ عصر کی نماز ہونے والی تھی کہ مختلف راستوں سے ایرانی حجاج اپنے روحانی پیشوا امام خمینی اور شریعت مدار کی بڑی بڑی تصویروں کے ہمراہ اور سرخ اور سبز رنگ کے بڑے بڑے بینروں کے ساتھ اپنے اپنے علاقوں اور بلڈنگوں سے باہر نکل کر اس مرکزی شاہراہ پر چلنا شروع ہوئے۔ ہر گروپ کے ہمراہ کچھ ایسے افراد تھے جن کے بازوؤں پر سرخ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں...... رفتہ رفتہ اکٹھا ہونے والے ہزاروں افراد میں سے بعض نے تیزی کے ساتھ کھمبوں پر چڑھ کر ایرانی لیڈروں کی تصویریں آویزاں کر دیں۔

(۲) جب عصر کی نماز کے بعد یہ جم غفیر ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں چلنا شروع ہوا تو سعودی سکیورٹی فورسز کے جوان اور دوسرے اعلیٰ حکام بھی س موقع پر موجود تھے...... پر جوش تقریروں اور جذباتی نعروں کے بعد تقریباً چھ بجے انہوں نے اس راستہ پر چلنا شروع کر دیا جو حرم شریف کی طرف جاتا ہے۔ تقریباً ایک کلومیٹر تک امن وامان برقرار رکھنے کے ذمہ دار حکام اور سکیورٹی فورسز کے حکام نے جلوس کے لیڈروں سے کہا کہ اب اس سے آگے جانا ٹھیک نہیں ہوگا۔ اس پر جلوس کے لیڈروں نے وعدہ کیا کہ وہ حرم شریف کے قریب ہو کر جلوس منتشر کر دیں گے۔ ساڑھے چھ بجے وہ اس جگہ پہنچے جہاں سے سکیورٹی فورسز نے ان کو ہر قیمت پر آگے جانے سے منع

کردیا کیونکہ اگر اس جگہ پر بھی سعودی فورسز مداخلت نہ کرتے تو وہ لوگ اس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں سے وہ سیدھے حرم شریف میں داخل ہو جاتے اور جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا ان کا منصوبہ یہی تھا کہ وہ حرم شریف میں داخل ہوتے۔ جب سعودی فورسز کے جوانوں اور افسروں نے دوبارہ ان کو سمجھانا شروع کردیا کہ اس آگے جانا مناسب نہیں ہے اور آپ کو اپنے وعدے کے مطابق جلوس منتشر کردینا چاہئیے...... وہ مظاہرین کو نہایت نرمی سے سمجھاتے رہے لیکن جواب میں ان کو لکڑی کے ڈنڈے، پتھر اور چاقو نظر آنے لگے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سیکیورٹی فورسز کے ایک دو جوانوں کو چاقو کے ایسے گہرے زخم آئے کہ وہ چکرا کر گر گئے۔ سعودی فورسز کے حکام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو انہوں نے اعلیٰ حکام سے فوری طور پر وائرلیس کے ذریعے احکامات وصول کرنا شروع کر دیے۔ جب اعلیٰ حکام کو بتایا گیا کہ ایرانی مظاہرین ہر قیمت پر حرم شریف کے اندر داخل ہونے پر تلے ہوئے ہیں تو انہوں نے واضح ہدایت جاری کر دی کہ جلد از جلد اس ہنگامے کو ختم کیا جائے۔ یہ احکامات ٹھیک چھ بج کر چالیس منٹ پر جاری ہوئے اور سات بج کر دس منٹ پر تمام جلوس منتشر ہو چکا تھا۔ اس نصف گھنٹے کی کاروائی میں چار سو دو (۴۰۲) افراد ہلاک ہوئے جس میں سعودی فورسز کے جوان، غیر ملکی عازمین حج اور ایرانی باشندے شامل تھے۔ مرنے والوں کی زیادہ تعداد ان عمر رسیدہ خواتین اور مجمع کے اندر پھنسے ہوئے لوگوں کی تھی جو بھگدڑ میں پیروں تلے کچلے گئے۔ مرنے والوں میں ۸۵ سعودی فورسز کے جوان اور سعودی باشندے جن میں سے اکثریت کو زیادہ تر زخم چاقو چھری اور سر پر آہنی سلاخوں کی شدید ضربات سے آئے۔ ۴۲ افراد دوسرے ممالک سے آئے ہوئے حجاج تھے۔ ان کو بھی زیادہ تر زخم چاقو اور چھری کے وار سے آئے۔ ۲۷۵ ایرانی تھے جن میں زیادہ تر خواتین اور بوڑھے حجاج ہیں۔ یہ لوگ بھگدڑ میں پاؤں تلے بری طرح کچلے گئے۔

(۴) ۳ اگست کو دو بجے دن جب حجاج کرام عرفات کے میدان میں جمع تھے اور حج کا ایک اہم رکن ادا کر رہے تھے عین اس وقت سعودی ٹیلی ویژن پر وہ فلم دکھائی جا رہی تھی جس میں ایرانی حجاج مبینہ طور پر ۹۵ اکلو دھماکہ خیز اور تخریبی مواد لاتے نظر آ رہے تھے۔

## لبیک یا خمینی

ایرانی عازمین حج نے بھگدڑ کے دوران جو سامان اپنے پیچھے چھوڑا اس میں چاقو چھریاں ' پوسٹر پمفلٹ اور امام خمینی کی تصویر تو خیر عام سی بات ہے لیکن اس سامان میں سے ایسی دستی گھڑیاں بھی دستیاب ہوئی جن کے ڈائل پر لَبَّیْکَ یَا خُمَیْنِی نہایت جلی عبارت میں درج تھا حالانکہ حج کے موقعہ پر کروڑوں عازمین کی زبان پر صدیوں سے یہی ایک ایمان افروز جملہ ہوتا ہے۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ یہ تبدیلی کیوں کی گئی اور اس کے پیچھے کیا مقاصد کارفرما تھے یہ امر ہنوز سربستہ راز ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گھڑیاں ایرانی حکومت نے اپنے حج مشن کے توسط سے حجاج کو فروخت یا تقسیم کی تھیں الخ (ہفت روزہ حرمت اسلام آباد ۴ تا ۱۰ ستمبر ۱۹۸۷ء) سانحہ مکہ کی مزید تفصیلات مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کی سالانہ روداد از کیم رجب تا جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ میں قابل مطالعہ ہیں۔

## حج ۱۴۱۰ھ

گذشتہ سال ۱۴۱۰ھ کے ایام حج میں مکہ معظمہ میں دو تین دھماکے ہوئے تھے جس کے اڑھائی ماہ بعد مجرم پکڑے گئے تھے جن کے سعودی حکومت نے سر قلم کر دیے تھے چنانچہ اخباری رپورٹ حسب ذیل ہے:

سعودی حکومت نے مکہ معظمہ میں حج کے موقعہ پر بم نصب کرنے کے الزام میں کویت کے ۱۶ باشندوں کو سزائے موت اور چار کو قید اور کوڑوں کی سزا دی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق سعودی عرب کی سرکاری پریس ایجنسی نے وزارت داخلہ کے ایک بیان کے حوالہ سے کہا ہے کہ جن لوگوں کو سزائے موت دی گئی ہے ان میں دس ایرانی النسل کے تھے تاہم یہ تمام ۱۶ کویتی باشندے تھے اور شیعہ مسلمان تھے۔ جمعرات کے روز مکہ میں ان کے سر قلم کر دیے گئے...... سعودی حکومت کا کہنا ہے کہ ان ۱۶ مبینہ مجرموں نے اسلامی عدالت میں سماعت کے دوران اقرار جرم کیا تھا۔ (جنگ راولپنڈی ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء)

اور نوائے وقت ۲۷ ستمبر ۱۹۸۹ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ: ایران نے مکہ مکرمہ میں دھماکوں

کے الزام میں سر قلم کئے گئے ۱۶ کویتی شیعہ رہنماؤں کے سوگ میں تعزیتی تقریب جمعرات کو تہران کے بہشت زہرا قبرستان میں امام خمینی کے مزار پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پارلیمنٹ کے سپیکر مہدی کربی نے ایرانیوں سے اس تقریب میں شرکت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ کویتی مجرم نہیں شہید ہیں۔

منقولہ بالا واقعات و حالات سے ثابت ہوتا ہے کہ دور حاضر کے شیعہ تشدد اور قتل و قتال کی پالیسی پر گامزن ہیں اور وہ پاکستان کو بھی ایران بنانا چاہتے ہیں اور مولوی ساجد نقوی کا یہ بیان خلاف حقیقت ہے کہ ہم نے گیارہ سال صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے الخ

## جھنگوی کے قاتل کون ہیں

سابقہ اخباری بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد (آئی جے آئی) اس قتل کا الزام پیپلز پارٹی پر لگاتے ہیں اور پیپلز پارٹی آئی جے آئی کو اس کا ملزم ٹھہراتی ہے اور عابدہ حسین اور دوسرے شیعہ زعماء یہ بیان دے رہے ہیں کہ یہ قتل بھارت کی تنظیم را کے منصوبہ کے تحت ہوا ہے۔

لیکن واقعات کے پیش نظر ہمارا تجزیہ یہ ہے کہ یہ قتل سیاسی نوعیت کا نہیں تھے۔ اگر تخریب کار پنجاب میں فسادات کرانا چاہتے تو دو بڑے دھڑوں میں سے کسی سیاسی شخصیت کو نشانہ بناتے۔ دراصل مولانا جھنگوی مرحوم کا یہ قتل مذہبی بنیاد پر ہوا ہے اور قاتل اور منصوبہ باز غالباً وہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کی جارحیت کے خلاف مرحوم عمومی اجتماعات میں تقریریں کرتے تھے۔

(۲) یہ بات بھی خاص طور پر قابل غور ہے کہ ظفر عباس ایم پی اے نے ایسے پوسٹر شائع کئے تھے جن میں مرحوم کے قتل کی ترغیب دی تھی اور قاتل کے لئے انعام مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ کرنل اکرام اللہ کی تجزیاتی رپورٹ اور جمعیۃ علماء اسلام (فضل الرحمن گروپ) صوبہ پنجاب کے صدر مولانا امیر حسین شاہ گیلانی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) اہل تشیع کے مذہبی جرائد و اخبارات بھی مولانا جھنگوی مرحوم کے خلاف اشتعال انگیز بیانات دیتے رہے ہیں چنانچہ (۱) ہفت روزہ اسد لاہور نے بعنوان حق نواز جھنگوی کی فتنہ انگیزی ایک مستقل اداریہ لکھا ہے جس کے اقتباسات حسب ذیل ہیں (۱) حق نواز جھنگوی کا تعلق اس

گروہ سے ہے جس نے آج تک پاکستان کے وجود کو صدق دل سے تسلیم نہیں کیا کیونکہ اس گروہ نے قیام پاکستان کے وقت اس کی کھل کر مخالفت کی تھی (ب) ملاں حق نواز جھنگوی نے ایک تخریب کار جماعت سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھی جس کا واحد مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں فرقہ واریت کو ہوا دی جائے تا کہ اس ملک میں خانہ جنگی کی صورت پیدا کی جائے اور ملک کے حصے بخرے ہو جائیں (ج) ہم حق نواز جھنگوی اور ان کے فسادی ٹولہ کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ تخریب کاری سے باز آجائیں ورنہ پاکستان کے عوام انہیں واپس ان کے آقاؤں کے پاس دھکیل دیں گے۔(ہفت روزہ اسد لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۸۹ء)

(۲) بعنوان حق نواز جھنگوی کو کھلا چیلنج لکھتے ہیں: ہم ایک عرصے سے آپ کی ہفوات سن رہے ہیں۔ خیال تھا کہ آپ شائد سنبھل جائیں مگر دن بدن شتر بے مہار کی طرح اپنی مذموم روش میں تیزی ہی اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ہماری خاموشی محض وطن عزیز اور ملت اسلامیہ کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر رہی جس سے آپ ناجائز فائدہ اٹھا رہے اور کافر کافر شیعہ کافر کی اسلام سوز نعرہ بازی سے اپنی دکان چمکاتے رہے۔ آپ کے مبلغ علم سے بھی ہم خوب واقف ہیں کہ آپ اپنے مسلمات سے قطعاً نابلد ہیں لیکن آپ کی اس حقیقت کی عریاں کرنے کے لئے اب ہم مجبور ہیں اور آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ اصول مناظرہ کے تحت شرائط طے کر کے میدان میں آیئے۔ موضوع ایمان اور اسلام ہوگا پھر دنیا دیکھ لے گی کہ تمہارا ایمان و اسلام ثابت ہوگا یا شیعہ کا۔ سید بشیر حسین بخاری۔ صدر مرکز تحقیقات اسلامیہ بلاک ۲۰ سرگودھا

(ہفت روزہ اسد لاہور ۱۸ جون ۱۹۸۹ء)

(۳) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان ضلع خوشاب کے جنرل سیکرٹری ممتاز حسین بھٹی اور ضلعی سیکرٹری نشر و اشاعت ملک غلام عباس نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ ہم مسلمانوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے اسلام دشمن عناصر کو اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ہم بخوبی آگاہ ہیں کہ کچھ عرصہ سے ایک منظم سازش سے پورے ملک میں چند مفاد پرست نام نہاد مولوی ملت اسلامیہ کے درمیان تفرقہ کی فضا پیدا کرنے میں مصروف ہیں اپنی تقاریر میں

غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے کبھی کافر کافر سنی کافر اور کبھی کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے لگا کر حقیقی مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والے خود تو کافر ہو سکتے ہیں مگر اسلام کے ٹھیکیدار نہیں بن سکتے۔ انہوں نے گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں ایک شر پسند مولوی کی تقریر کی پرزور مذمت کی اور حکومت پنجاب کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا کہ پنجاب کی حکومت مسلمانوں کو آپس میں دست وگریبان کرنے کے لئے ایسے نام نہاد مولویوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ ہم حکومت پنجاب کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسی ملک دشمن حرکات سے باز رہے ورنہ اس اختلافات کی آگ میں خود بھی جلے گی۔ (ہفت روزہ اسد لاہور ۱۰ فروری ۱۹۹۰ء)

(۴) ہفت روزہ شیعہ میں بعنوان عظمت اہل بیت کے منکروں سے جہاد کیا جائے گا لکھا ہے کہ:

منتظر شیعہ آرگنائزیشن بھکر کے صدر صابر حسین نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ کشیدگی کی سخت مذمت کی ہے اور کانگریسی ایجنٹوں حق نواز جھنگوی اور منظور چنیوٹی کی ملت جعفریہ کے خلاف بے بنیاد الزامات کی سخت مذمت کی ہے۔ صابر حسین حیدری نے کہا۔ یہ درباری ملاں پاکستان کے امن وامان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور غیر ملکی آقاؤں کے اشارہ پر شیعہ سنی بھائیوں کو لڑانا چاہتے ہیں ایم ایس کیو قاتلوں کے نہیں بلکہ مقتولوں اور مظلوموں کے ساتھی اور حامی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پلان کسی اعلیٰ سطح پر تیار کیا گیا ہے الخ۔ (ہفت روزہ شیعہ لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء)

(۶) گڑھ مہاراجہ کے جلسہ میں شیعہ علماء کی طرف سے ایک یہ قرارداد بھی منظور کی گئی کہ: فسادی ملاں حق نواز جھنگوی کی فرقہ وارانہ تنظیم انجمن سپاہ صحابہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس تنظیم کے سرپرست ملاں حق نواز جھنگوی کو فوراً گرفتار کر کے اس کے منہ میں لگام دی جائے اس لئے کہ وہ اس تنظیم کے ذریعے توہین صحابہ کا سبب بن رہا ہے اور ملک میں غنڈہ گردی، بدامنی اور فرقہ واریت پھیلا رہا ہے جو کہ پاکستان میں جمہوریت اور ملکی سالمیت کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔ (ہفت روزہ اسد لاہور ۱۰/۹ جنوری ۱۹۹۰ء)

(۷) جھنگ کے ایک فسادی مولوی حق نواز جھنگوی کے خلاف قتل اور اقدام قتل سمیت دیگر سنگین جرائم میں ملوث ہونے پر ایک درجن سے زائد مقدمات درج ہیں نے گذشتہ دنوں شیخوپورہ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹ نکاتی اشتراک عمل اور دس نکاتی اعلامیہ وحدت ان کے خیال میں مسلمانوں کے خلاف سازش ہے۔ یاد رہے کہ مولوی جھنگوی اب تک ۵ سے زائد شیعہ اور سنی مسلمانوں کو اپنے نام نہاد اسلام کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں اور سابقہ دور میں جنرل ضیاء کے حکم پر اس وقت کے ڈویژنل کمشنر فیصل آباد نے جھنگ کی ضلعی انتظامیہ کو ان کی سرگرمیوں پر درگزر سے کام لینے کا حکم دیا تھا۔

(ہفت روزہ رضا کار لاہور ۲۴ تا ۳۱ جنوری ۱۹۹۰ء)

(۸) ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ کے مرکزی نائب صدر ڈاکٹر بی اے جگر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ اس میں کسی مخصوص طبقہ کا اسلامی نظام نہیں بلکہ خدا رسول کا اسلام نافذ ہوگا اور ملت شیعہ پاکستان میں رسول عربی کے اسلام کے رائج کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہے اور اگر کسی نے وفاق کی سالمیت اور سرکار مدینہ کے لائے اسلام کی مخالفت کی اور کسی ملاں کی مرضی کا اسلام لانے کی سازش کی تو ایسے عناصر کو ہر موڑ پر حسینیت سے ٹکرانا پڑے گا کیونکہ موت سے آنکھ مچولی کھیلنا ہماری عادت اور مشغلہ ہے

(ہفت روزہ شیعہ لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء)

بلا تبصرہ ہم نے شیعہ اخبارات کے بیانات نقل کر دیے ہیں جن سے ان کی جارحیت واضح ہوتی ہے۔

جیالے نوجوان نجدی ملاؤں کی اسلام دشمن حرکتوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فرقہ وارانہ تنظیم سپاہ صحابہؓ پر پابندی عائد کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہم محمد وآل محمد کے غلام ہیں۔ ہماری ناصبیت کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی یا علی مدد اور عظمت اہل بیت کا منکر ہوگا ہمارا اس کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔

(ہفت روزہ شیعہ لاہور یکم فروری ۱۹۹۰)

تبصرہ: صابر حسین کے اس بیان سے شیعہ عزائم بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ غالباً ان کے جہاد کا پہلا ہدف مولانا حق نواز جھنگوی شہید ہی بنے ہیں۔

(۴) سنی شیعہ بھائی بھائی کیسے بن گئے جبکہ شیعوں نے ملت اسلامیہ سے اپنا کلمہ بھی جدا بنالیا ہے ہر سنی مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق‘ حضرت عمر فاروق‘ حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم چاروں برحق خلیفہ ہیں۔ لیکن شیعہ پہلے تین خلفائے راشدین کی خلافت راشدہ بلکہ ان کے ایمان واخلاص کے ہی منکر ہیں العیاذ باللہ۔ تو پھر شیعہ کسی سنی مسلمان کے بھائی بن سکتے ہیں؟ کیا وہ حضرت علی المرتضیٰ کو باقی تین خلفاء راشدین کا دینی اور ایمانی بھائی تسلیم کرتے ہیں (بشرطیکہ تقیہ نہ کریں)

(۵) ہفت روزہ شیعہ لاہور کے ایڈیٹر بعنوان ایک نیا ڈرامہ لکھتے ہیں۔ حکومت پنجاب کی توجہ کافی عرصہ سے اس امر کی طرف منعطف کرائی جاتی رہی ہے کہ انتظامیہ مولوی حق نواز جھنگوی پر نظر رکھے جو ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکا ہے۔ بعض کو فسادات کرانے کے فن میں ید طولیٰ حاصل ہوتا ہے...... آج کل اس میدان میں مولوی جھنگوی دندناتے پھر رہے ہیں گذشتہ دنوں راولپنڈی کے بنی چوک میں حاجی پرویز خاں قائم مقام میئر کارپوریشن کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کر کے مولوی جھنگوی صاحب نے شیعوں کو خوب گالیاں دیں اور بزرگان دین کی کردار کشی کی۔ جس کا ریکارڈ انتظامیہ کے پاس ہوگا۔ لیکن شیعہ نہ تو اشتعال میں آتے ہیں نہ قاتلوں اور مفسدوں میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں۔ امیر شام کے دور تبرا سے آج تک وہ اسی مسلک پر قائم ہیں۔ اب ایک ایسے موقع پر جبکہ عدم اعتماد کی تحریک کی وجہ سے ملک میں غیر یقینی صورت حال ہے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر مولوی جھنگوی نے کار پر قاتلانہ حملے کا ڈرامہ رچایا ہے اور اپنی رپٹ میں ایسے لوگوں کو ملوث کرنے کی جسارت کی ہے

---

اگر جواب میں یہ کہا جائے کہ مولانا حق نواز نے بھی تو کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے لگوائے ہیں تو اس کا جواب بھی صاف ہے کہ ان کا یہ طرز عمل شیعہ مصنفین کی کتابوں کا ردعمل ہے جن میں انہوں نے صراحتاً حضرات خلفائے ثلثہ حضرت ابوبکر صدیق‘ حضرت عمر فاروق‘ حضرت عثمان ذوالنورین وغیرھم صحابہ کرام اور امہات المومنین خصوصاً ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام

المومنین حفصہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منافق اور کافر قرار دیا ہے۔ شیعہ مصنفین کی اس قسم کی عبارتیں بطور نمونہ میں نے اپنے کتابچہ صحابہ کرامؓ اور پاکستان میں درج کردی ہیں اور ماہنہ حق چار یار کے سابقہ پرچوں میں بھی بعض عبارتیں نقل کردی گئی ہیں کہاں اصحاب وخلفائے رسول ﷺ اور مہات المومنین کی تکفیر اور کہاں دور حاضر کے شیعوں کی تکفیر۔ شیعہ رئیس المحد ثین باقر مجلسی نے جلاء العیون ورحق الیقین وغیرہ میں کیا کوئی کسر چھوڑی ہے اور شیعہ تفسیر المتقین

---

۱) لوگوں نے جن میں عمر بھی تھے جناب امیر (یعنی حضرت علی) کا ہاتھ پکڑ لیا زبردستی اور ابوبکر نے اپنا ہاتھ دراز کر کے حضرت کے ہاتھ تک پہنچایا۔ احادیث معتبرہ میں منقول ہے جناب امیر کو مسجد میں لائے آپ نے مرقد مطہر جناب رسول اللہ کی طرف منہ کر کے کہا۔ یا ابن عم ان القوم.......... یقتتلو ننی۔ اے برادر من میری قوم نے مجھے ضعیف کیا اور نزدیک ہوا مجھے مار ڈالیں پس حضرت رسول کی قبر سے ایک ہاتھ نکلا۔ سب نے کہا پہچان کر یہ حضرت رسول کا ہاتھ ہے اور ایک آواز آئی سب نے پہچانی رسول کی آواز ہے اور وہ آواز یہ تھی۔ یا ابوبکر ثم کفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفة ثم سواک رجلا۔ اے ابوبکر کافر پھر اس خدا سے جس نے تجھے خاک سے پیدا کیا الخ (جلاء العیون مترجم جلد اول ۲۰۹ منیجر شیعہ بک ایجنسی اندرون موچی دروازہ لاہور۔

(۲) اور بدترین مصیبت وہ تھی کہ پیغمبر کو تحریر وصیت سے مانع ہوئے اور آنحضرت کے روبرو آوازیں بلند کیں۔ یہاں تک کہ انتقال فرمایا۔ مولف فرماتے ہیں آیا بعد اس حدیث کے کسی عاقل کو گنجائش ہے کہ عمر کے تارک اسلام ہونے میں یا جو لوگ کہ قائل باسلام عمر ہیں ان میں شک کرے۔..........پس نفرین خدا ان پر ہو اور ان پر کہ جو ان کو مسلمان جائیں اور ان پر نفرین میں توقف کریں (ایضاً جلاء العیون مترجم ۹۰)

خط کشیدہ عبارت جلاء العیون جلد اول مطبوع لکھنؤ میں ہے البتہ جلاء العیون مترجم مطبوعہ لاہور میں یہ عبارت خدف کردی ہے۔

مؤلفہ امداد حسین کاظمی کی پانچ تنقیدوں والی عبارت اپنے رسائل میں بندہ نے نقل کر دی ہے اور اس تفسیر کا اشتہار شیعہ اخبارات میں مسلسل آرہا ہے۔ مولوی مقبول حسین دہلوی کے ترجمہ قرآن اور ضمیمہ میں خلفاء و اصحاب رسول ﷺ کے خلاف کیا کچھ نہیں لکھا گیا اور مولانا حق نواز صاحب جھنگوی مرحوم عموماً اس قسم کی عبارتیں جلسہ عام میں سنایا کرتے تھے۔ عالم الغیب تو خالق کائنات ہے۔ سینوں کے راز بھی وہی جاننے والا ہے لیکن قرآن اور واقعات سے غالباً یہی ثابت ہوتا ہے کہ جھنگوی مرحوم کے قاتل اور قتل کا منصوبہ بنانے والے ہے وہی لوگ ہیں جن کی جارحیت کی نشاندہی وہ اپنی تقریروں میں کیا کرتے تھے واللہ اعلم۔

## بیوہ کو دھمکیاں

جھنگ ۵ مارچ۔ انجمن سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی کی بیوہ کو ٹیلیفون پر قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں جس سے وہ مزید خوف زدہ ہوگئی ہیں مولانا کی بیوہ نے نمائندہ مشرق کو بتایا کہ انہوں مختلف ٹیلیفون موصول ہوئے ہیں جن میں فون کرنے والے نامعلوم افراد نے فحش گفتگو کی اور بعد میں انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز کے بعد اب تمہارے بڑے بیٹے اظہار الحق کی باری ہے۔ تیار ہو جاؤ ہم تمہارے خاندان کو ختم کر دیں گے۔ انہوں نے یہ تمام باتیں انجمن سپاہ صحابہؓ کے دفتر میں فوری طور پر فون کر کے بتا دیں۔ انہوں کچھ علم نہیں کہ مقامی انتظامیہ نے اس سلسلے میں کیا کاروائی کی ہے۔ (مشرق ۶ مارچ ۱۹۹۰ء)

بیوہ محترمہ کو یہ دھمکیاں بھارت کی تنظیم را کے تخریب کاروں کی طرف سے ہیں یا شہر جھنگ سے ہی مخالفین یہ دھمکیاں دے رہے ہیں۔ غیر ملکی تخریب کاروں کو ان کی بیوہ کو دھمکیاں دینے سے کیا مطلب یہ مرحوم کے مذہبی دشمنوں کی کاروائی ہے۔

## علماء کو دھمکیاں

سنی علماء کو بھی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ایک سنی مولانا کے نام جو خط آیا ہے اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں:

(۱) آپ سنائیں آپ کیا حال ہے اور تمہارے جھنگوی کا کیا حال ہے۔ آپ اپنی حرکات سے

باز آجائیں ورنہ تمہارا حال بھی احسان اللہ فاروقی، علامہ ظہیر اور جھنگوی سے زیادہ بھیانک اور عبرت ناک ہوگا۔ پہلا ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہمارا دین جو سچا ہے اور حق پر ہے قبول کر کے اس کے مبلغ بن جاؤ۔

(۲) آخری ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اگر تمام مشوروں سے کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہو تو پھر اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ...... تم اپنے بڑے آمر کا حشر دیکھ چکے ہو۔ ساتھ اپنے چھ جرنیلوں اور ساتھیوں کا بھی بیڑا غرق کرایا۔ یہ شخص بھی ہمارے خلیفہ حسینی کو شہید کر کے ملک میں فقہ حنفی نافذ کرنے والا تھا...... پھر اس کا اپنے تمیں ساتھیوں سمیت جو حشر کیا گیا وہ تمہارے سامنے ہے۔

(۳) تم زیادہ ہو لیکن تمہارے اوپر ہم غالب ہیں کیونکہ زیادہ پر حکومت ہماری ہے۔ صدر امام خمینی کو ماننے والا ہے۔ کوئی کسی ملک سے صدر امام کے جنازے پر نہیں گیا لیکن صرف ہمارا صدر گیا ہے کیونکہ یہ ہمارے سچے مذہب کا پیروکار ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف ہمارے مذہب کے پیروکار اور تمام اعلیٰ عہدوں پر افسران ہمارے مذہب کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

(۴) اور وہ وقت آنے والا ہے جب تمہاری اس مسجد میں مجلس عزا ہوگی۔ امام خمینی پر درود پڑھا کریں گے۔ اس لئے پروفیسر ساجد میر کی طرح ہماری بات مان لو ورنہ ہمارا پانچواں منصوبہ تیار ہے...... رمضان کے روزے تمہیں نصیب نہیں ہونے دیں گے۔ اگر تم لوگوں نے جلوس بند نہ کیے تو ۲۳ مارچ سے پہلے پہلے ان کا یا کچھ کا تمہارے سمیت حشر جھنگوی سے بھی خطرناک ہوگا۔

(منجانب غلام وخادمین موسوی ونقوی)

موت وحیات تو قادر مطلق کے قبضہ میں ہے لیکن یہ دھمکیاں تو سنی علماء کو ان کے مذہبی دشمنوں کی طرف سے ہی دی جارہی ہیں۔ بیرونی بھارتی تخریب کاری کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بہر حال سنی علمائے کرام کو اپنے مقصد کی طرف مضبوطی سے گامزن رہنا چاہیئے۔

## جھنگ میں دھماکہ

جھنگ ۲۵ مارچ (نمائندہ خصوصی) جھنگ سٹی میں ایک مذہبی جلسہ میں بم کا زبردست دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں چار افراد ہلاک اور ۳۸ زخمی ہو گئے۔ یہ جلسہ انجمن سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام جامع مسجد اہل الحدیث میں منعقد ہو رہا تھا۔ دھماکہ کے نتیجہ میں متعدد زخمیوں کی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ میں حالت نازک ہے۔ بم پھٹنے کے بعد پولیس نے موقع پر شیلنگ کی جس سے مزید زخمی ہو گئے۔ واقعات کے مطابق آج شام جھنگ سٹی میں باب عمرؓ کے قریب جامع مسجد میں مولانا ایثار القاسمی تقریر کر رہے تھے۔ ساڑھے پانچ بجے مسجد کے باہر جہاں بہت سے لوگ سڑک پر کھڑے ہو کر تقریر سن رہے تھے ایک طاقتور بم پھینکا گیا جس کے پھٹنے سے چار افراد ہلاک اور ۳۸ زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں برجی والے محلہ کا محمد اسمٰعیل مین بازار کا محمد طارق اور جھنگ سٹی کا محمد شوکت شامل ہیں.......... امکان ہے کہ بم ایک مذہبی فرقے کے کسی شخص نے پھینکا ہے؟ تاہم کسی کی شناخت نہیں ہو سکی اور نہ ہی پولیس نے کسی کو گرفتار کیا ہے۔ جمعیت اہلحدیث کے سیکرٹری اطلاعات میاں محمد جمیل نے انکشاف کیا ہے کہ جھنگ میں جمعیت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا عبدالعلیم یزدانی کو ۱۲ مارچ کو ایک گمنام خط ملا تھا جس میں دھمکی دی گئی تھی کہ ہمارا اگلا ہدف تم ہو۔ مولانا حق نواز جھنگوی کی طرح تمہیں بھی ۳۰ مارچ تک ٹھکانے لگا دیا جائیگا۔ اس خط کی وصولی کے بعد جمعیت کے رہنماؤں نے یہ خط ڈپٹی کمشنر جھنگ اور ایس پی کو بھی دکھا دیا اور ان سے فوری کاروائی کی استدعا کی اور اس خط کی ایک نقل تین چار دن قبل سیکرٹری داخلہ مہر جیون کو بھی پیش کی گئی۔ لیکن افسوس کہ انتظامیہ نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ بھیجنے والوں نے حسب اقرار آج اپنی کاروائی کر ڈالی لیکن ان کے ہدف اصلی مولانا عبدالعلیم یزدانی بال بال بچ گئے جبکہ ان کے برادر نسبتی (طارق) شہید ہو گئے۔ (مشرق لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۹۰)

یہ واقعہ ۲۳ مارچ کا ہے۔ جنگ راولپنڈی وغیرہ میں بھی یہ خبر شائع ہوئی ہے لیکن مشرق میں اس کی مزید تفصیل آئی ہے اور اس میں یہ بھی وضاحت کی ہے کہ بم ایک مذہبی فرقے کی کاروائی ہے اور پہلے انہوں نے خط کے ذریعہ دھمکی دے دی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

# وصیّت نامہ

میں اپنی زندگی اور موت صحابہؓ کے حصے میں لکھ چکا ہوں اور میری کوئی خاص وصیت نہیں سنی بھائیوں، سنی عزیزوں سے میری یہی وصیت ہے میری اولاد کو اور یہی وصیت بیوی کو ہے، یہی وصیت رشتے داروں کو ہے اور یہی وصیت آپ کو ہے کہ میری زندگی اور موت صحابہؓ کے حصے میں لکھی جا چکی ہے میں اس راستے میں زندہ ہوں چاہے مرجاؤں بہرحال ہوا کے ذریعے یا بہرحال ربّ العالمین سے درخواست کر کے کہ تو قادر ہے کہ میری آواز تو ابوبکرؓ تک پہنچادے کہ

ساری دنیا مجھے کہتی ہے تیرا سودائی ہے
اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے

بس انہی الفاظ پر شیرِ اسلام نے اپنی تقریر کا اختتام کیا۔

محمد سجاد......بھکر روڈ جھنگ

# مولانا حق نواز جھنگوی شہید

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

دنیائے رنگ و بو میں جو بھی آیا ہے جانے کے لئے آیا ہے اس کائنات کی ہر چیز فنا کے لئے ہے دوام کسی کو بھی نہیں سوائے رب کائنات کی ذات والا صفات کے جو پیدا ہوا ہے وہ مٹ کر رہے گا جو ظاہر ہوا ہے وہ چھپ کر رہے گا جسے زندگی دی ہے وہ موت کا مزہ بھی ضرور چکھے گا موت ایک ایسا پل ہے جس پر سے زندگی کے ہر مسافر کو ضرور گزرنا ہے مگر بعض لوگوں کو ایسی موت نصیب ہوتی ہے کہ اس پر زندگی رشک کرتی ہے اور ان کی موت سے زندگی کا حقیقی مفہوم اور غرض و غایت سمجھنے میں مدد ملتی ہے ان کی موت سے قوموں کو سرفرازی عطا ہوتی ہے۔ مذہب حق کو بقا ملتی ہے عقائد مستحکم ہوتے ہیں ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے باطل قوتوں کے خلاف ایک ولولہ تازہ پیدا ہوتا ہے' اک نئی تاریخ رقم ہوتی ہے اکابر اور اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور کاروان حق و صداقت نئے جذبات کے ساتھ بادہ استقامت پر رواں دواں ہو جاتا ہے اور منزل قریب سے قریب تر ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کو کچھ اسی قسم کی شہادت نصیب ہوئی ہے جن کو ۲۲ فروری بروز جمعرات عشاء کے قریب ان کے آبائی شہر جھنگ میں سفاکی اور درندگی کا نشانہ بنایا گیا اور ان کے منحنی سے جسم کو خاک و خون میں تڑپا دیا گیا ہے۔

خوش رسمے بنا کردند بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مولانا مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم جب لوگوں کے سامنے اپنے اکابر کے واقعات اور اسلاف کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو مادہ پرستی اور دنیائے دوں کی محبت میں استغراق کی وجہ سے ان کو یقین نہیں آتا کہ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے دین حق کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیا اور اللہ کی رضا کے لئے انہوں نے اپنا مستقبل اپنی عزت و آبرو راحت و آرائش اور زندگی داؤ پر لگا دی لیکن فرماتے تھے کہ میں اتنی قربانیاں دوں گا' باطل کے خلاف اس قدر بے جگری سے لڑوں گا کہ

لوگوں کو اسلاف کی قربانیوں کا یقین آجائے گا لوگ جان لیں گے کہ اگر کچھ لوگ قومیت کے نام پر خون دے سکتے ہیں لسانی اور گروہی تعصبات کے لئے گردنیں کٹوا سکتے ہیں تو کچھ دیوانے ایسے بھی ہیں جو محض حق کی سربلندی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں۔

انہوں نے متعدد بار اپنے عوامی خطابات میں یہ بات کہی کہ میں رب جلیل سے اپنی جان کا سودا کر چکا ہوں میں اپنے بیوی بچوں کو خدا کے حوالے کر چکا ہوں میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ یا میں نہیں رہوں گا یا کوئی ایسا بدزبان نہیں رہے گا جو رسول اللہ ﷺ کے مقدس صحابہ کو گالیاں دے ان پر کیچڑ اچھالے ان کی رداء عظمت پر چھینٹے اڑائے۔

پھر وہ مجمع سے بھی سوال کیا کرتے تھے کہ لوگو! اگر تمہارے بیوی بچے ہیں تو کیا میرے بیوی بچے نہیں تم میٹھی نیند سونا چاہتے ہو میں نہیں چاہتا تم عزت و مرتبت کے طلبگار ہو میں طلبگار نہیں تمہارے ساتھ معاشی ضرورت ہیں میرے ساتھ نہیں تمہیں جیل جانے سے تکلیف ہوتی ہے مجھے نہیں ہوتی پھر کیا وجہ ہے میں اکیلا یہ تڑپتا ہوں اور تم نہیں تڑپتے میں باطل کو للکارتا ہوں تم اس سے صلح کرتے ہو میں موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا ہوں اور تمہارے جسم پر موت کے خوف سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

مولانا جب اپنے مخصوص جذباتی انداز میں یہ باتیں کہا کرتے تھے تو مردہ جذبات بیدار ہو جاتے تھے اور خوابیدہ عزائم انگڑائیاں لینے لگتے تھے ان کے اس انداز بیان نے نہ معلوم کتنے دلوں کی سرد انگیٹھیوں کو گرم کر دیا اور کتنے بدعملوں کو عمل کی راہ پر لگا دیا۔

حقیقت میں مولانا حق نواز شہید کی خطابت صور اسرافیل کا کام کرتی تھی اور اس میں دم عیسیٰ کی سی تاثیر تھی وہ لگی لپٹی رکھنے کے عادی نہ تھے کتمان حق سے وہ نفرت کرتے تھے درباری مولویوں پر وہ دو حرف بھیجتے تھے الفاظ کا ہیر پھیر اور خوشامدانہ انداز انہوں نے سیکھا ہی نہ تھا۔ وہ جو کہتے تھے ڈنکے کی چوٹ کہتے تھے ان کے لہجے میں تلوار کی کاٹ' بادل کی گرج' بجلی کی کڑک اور طوفانوں کی سنسناہٹ ہوتی تھی وہ شیروں کی طرح دھاڑتے اور سمندر کی لہروں کی طرح جذبات سے اٹھکیلیاں کرتے تھے وہ خود بھی بھڑکتے تھے اور دوسروں کو بھی بھڑکاتے تھے خود بھی تڑپتے تھے اور

دوسروں کو بھی تڑپاتے تھے وہ خود بھی حق کی خاطر سربکف اور آمادہ پیکار رہتے تھے اور دوسروں کو بھی اس پر آمادہ کرتے تھے ان کی خطابت میں ان کا دل سلگتا اور خون بولتا تھا وہ شعلہ کی طرح بھڑکتے اور رعد کی طرح کڑکتے تھے وہ ملمع سازی کے قائل نہ تھے سیاسی مصلحتیں معاشی حالات اپنوں کی خفگی غیروں کا غضب اقتدار کا خوف وڈیروں کی سازشیں اور قید و بند کی صعوبتیں انہیں حق بات کہنے سے باز نہیں رکھ سکتی تھیں ان کا سر صرف خدا کے سامنے جھکتا تھا وہ جب وقت کے نمرودوں اور عصر حاضر کے سبائیوں کا للکارتے تھے تو فضا تھراتی تھی اور جذبات شعلہ جوالہ بن جاتے تھے۔

جانثاران مصطفوی کا عشق ان کے رگ وپے میں سمایا ہوا تھا' ان کا خمیر صحابہ کی عظمت و محبت سے اٹھایا گیا تھا وہ خلفائے راشدین اور ازواج مطہرات کا تذکرہ ایسے والہانہ انداز میں کرتے تھے کہ لوگ عش عش کر اٹھتے تھے وہ جب سیدہ عائشہ کی عصمت اور مظلومیت کو بیان کرتے ہوئے, اماں اماں' کہتے تھے تو جلسہ گاہ کی فضا سسکیوں اور چیخوں سے معمور ہو جاتی تھی وہ جب صحابہ کی بے مثال قربانیوں کے ساتھ ساتھ چند بے ضمیروں اور کم ظرفوں کی ان پر لعن طعن اور دشنام طرازی کا تذکرہ فرماتے تو کلیجے منہ کو آجاتے اور آنسوؤں کی بارش ہونے لگتی۔

یہ ایک حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ گم کردہ راہ مسلمانوں کے دلوں میں صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کی عظمت و محبت بٹھانے کے سلسلے میں بڑی بڑی جماعتوں اور انجمنوں نے سالہا سال میں وہ کام نہیں کیا جو کام یہ شعلہ مستعجل چند سالوں میں تنہا کر گیا۔

مولانا شہید کو شعلہ مستعجل' نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے صرف بائیس سال کی عمر تھی جب علوم ، دینیہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے اور بتیس سال کی عمر تھی جب دارالبقاء کی طرف کوچ کر گئے' اس مختصر سی زندگی میں سے کچھ جیل میں کٹ گئی اور کچھ ریل میں' مختلف شہروں میں دینی اجتماعات سے خطاب کے سلسلہ میں وہ اکثر سفر میں رہتے تھے دن کو پنجاب میں تو رات سرحد میں آج بلوچستان میں ہیں تو کل سندھ میں۔

اسی مختصر زندگی میں وہ رشتہ ازدواج میں بھی منسلک ہوئے' بیوی بچوں کے لئے بھی وقت نکالا' مدرسہ کی انتظامی اور تدریسی ذمہ داریاں بھی نبھائیں' سیاست بھی کی' آمریت کو بھی للکارا'

جمہوریت کی جنگ بھی لڑی، الیکشن میں بھی حصہ لیا، مرحلہ دارورسن سے بھی گزرے، جیلوں کو بھی آباد کیا، ہزاروں اجتماعات سے خطاب کیا۔ لاکھوں انسانوں کے دلوں میں اسلام کی حقانیت رسول ﷺ کی محبت اور صحابہ کی عظمت کو بٹھایا، ملکی سطح پر سپاہ صحابہ کے نام سے جماعت کو منظم کیا جس کے رجسٹرڈ شدہ جانثاروں کی تعداد تیس ہزار سے زائد ہے اور یہ سب کام جھٹ پٹ انجام دے کر شہادت کا تاج پہن کر ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔

بعض احباب مولانا کو عجلت پسند اور جلد باز کہا کرتے تھے اور اب یہ بات سمجھ میں آئی کہ مولانا عجلت کیوں کرتے تھے وہ مبدا فطرت سے جو مختصر سی زندگی مانگ کر لائے تھے اور جتنی ذمہ داریوں کا بوجھ ان پر ڈال دیا گیا تھا اس کے لئے ایسی عجلت کی ضرورت تھی۔

مولانا شہید کو فیاض حقیقی نے بے پناہ جرات اور شجاعت سے نوازا تھا۔ ان پر بارہا قاتلانہ حملے ہوئے، کئی بار گرفتار ہوئے، پولیس دیواریں پھلانگ کر ان کے گھر میں داخل ہوئی، اہل خانہ کی بے حرمتی کی گئی، مولانا کو گھسیٹا گیا ان کا لباس تار تار کر دیا گیا ان کو زخمی کیا گیا اور پھر نو ماہ تک مسلسل جیل میں رکھا گیا اور جیل میں ڈاکوؤں اور مجرموں جیسا سلوک کیا گیا، ذہنی اور جسمانی اذیتیں دی گئیں، مسلسل کئی کئی راتیں بیدار رکھا گیا، الٹا لٹا کر مارا گیا، برف کی سلوں پر لٹایا گیا، کپڑے اتار کر بے تحاشہ پیٹا گیا۔ اس زمانے میں گھر میں غربت تھی مالی حالات ناگفتہ بہ تھے بعض نام نہاد احباب نے مولانا کو سمجھانا چاہا تاکہ وہ حالات کے پیش نظر کچھ نرم پالیسی اختیار کر لیں لیکن اللہ کے اس شیر نے ارباب اقتدار سے دشمنان صحابہ سے اور طاغوتی قوتوں سے مفاہمت کرنے سے انکار کر دیا وہ احباب کے پرزور اصرار کے باوجود کچھ لو اور کچھ دو کی پالیسی اختیار کرنے پر تیار نہ ہوئے اور ان کی اس استقامت اور حق پرستی نے عوام الناس کے دلوں میں ان کی ایسی عقیدت و محبت بٹھا دی کہ جب وہ جیل سے رہا ہوئے تو لاکھوں کا ہجوم چشم براہ تھا اور ہر طرف سے جیوے جیوے حق نواز کے نعرے بلند ہو رہے تھے، جذبات کا یہ عالم تھا کہ لوگوں نے مولانا کی کار جس میں وہ سوار تھے اپنے کندھوں پر اٹھا لی اور میری معلومات کی حد تک پاکستان میں یہ ایک بے مثال جذباتی استقبال اور بے نظیر واقعہ تھا۔

مولانا شہید ان نام نہاد عوامی خطیبوں میں سے نہیں تھے جو خطابت کی دوکان سجاتے' الفاظ کی قیمت وصول کرتے' ہوائی جہازوں میں سفر کرتے اور شاہانہ ٹھاٹھ سے زندگی گزارتے ہیں بلکہ مولانا حق نواز ایک بے لوث انسان تھے وہ انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے بسوں اور ریل گاڑیوں میں سفر کرتے تھے جلسہ کے منتظمین پر بار نہیں بنتے تھے انہوں نے باوجود بے پناہ مقبولیت کے خطابت کو کاروبار نہیں بنایا اور اپنے جملوں اور الفاظ کی قیمت وصول نہیں کی حقیقت میں اس میدان میں انہوں نے کچھ پایا نہیں بلکہ لٹایا ہے اپنی جوانی لٹائی' راحت لٹائی' دن کا سکون لٹایا راتوں کی نیند لٹائی' ذہانت لٹائی اور آخر میں اپنی زندگی بھی لٹادی اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی متاع حیات یوں لٹائی ہے کہ سارے زمانے کو یقین آگیا ہے کہ وہ اپنے مشن اور پروگرام کے ساتھ انتہائی مخلص اور سچے تھے اب یہ ان کے جانشینوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پروگرام کو دنیا کے ہر کونے تک پہنچائیں جس کے لئے مولانا مرحوم نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

اپنی معروضات کے اختتام پر دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ایک یہ کہ مولانا مرحوم اکثر اپنی تقاریر کے آخر میں لوگوں سے انتہائی لجاجت کے ساتھ درخواست کیا کرتے تھے کہ میرے لئے شہادت کی موت کی دعا کریں بلکہ اکثر وہ خود دعا فرما کر لوگوں سے اصرار کے ساتھ بلند آواز سے آمین کہلوایا کرتے تھے' زمانے نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس سچی اور مبنی پر اخلاص دعا کو قبول فرمالیا۔

دوسری بات یہ کہ شہید مظلوم نے اپنی شہادت سے قریباً ایک ہفتہ پیشتر اس بات کی نشاندہی کردی تھی کہ مجھے ۲۰ اور ۲۵ فروری کے درمیان شہید کردیا جائے گا' انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ موت کی اس بروقت تنبیہ کے باوجود کسی حکومتی ادارہ نے اس بے بدل عالم دین اور عالم اسلام کے قیمتی سرمایہ کے لئے حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا' ہماری حکومت کی اس بے حسی اور ناقدری پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خدام الدین
لاہور

## مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کی صدائے بازگشت

مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ایک بے باعزیمت اور صاحب جرأت وصداقت اور حق گو جرنیل کی شہادت ہے جس نے اپنے خون کی پکار سے نہ صرف سپاہ صحابہؓ کو بلکہ اہل سنت والجماعت کے بچے بچے کو آمادۂ پیکار کر دیا اور میدان کارزار میں لا کھڑا کیا ہے۔ آج ان کے خونِ شہادت کی بازگشت ملک کے طول و عرض میں سنائی دے رہی ہے اور اس دھرتی کا ذرہ ذرہ لشکرِ باطل کے لئے للکار بن گیا ہے اور اس پر لپکنے اور یلغار کرنے کے لئے بیقرار ہے۔

ملک کے تمام اربابِ فکر وشعور رہنماؤں اور سیاسی حلقوں نے مولانا جھنگویؒ کے قتل کو ملک اور اہل اسلام کے خلاف سازش قرار دیا ہے۔ متحدہ حزبِ اختلاف نے اسلام آباد کے اجلاس میں متفقہ طور پر اظہارِ رنج وغم کیا اور بہیمانہ قتل میں ملوث تمام مجرموں کو بے نقاب کرنے اور انہیں قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اربابِ اقتدار نے مجبوراً اہل اسلام کے جذبات کے پیش نظر رسمی بیانات دئے اور ٹرخائے جاتے ہیں۔ فی الحقیقت مولاناؒ کی شہادت نے دشمنانِ صحابہؓ اور دشمنانِ اسلام کی جو درحقیقت غاصب اور دشمنانِ پاکستان ہیں نیندیں حرام کر دی ہیں۔ اور وہ آوازۂ حق کی اس گونج کو دنوں میں خطرہ کا الارم جان کر پریشان ومضطرب اور بے حال ہیں اور راتوں کو خوابوں کے پریشان جنگل میں بجلی کا کڑکا سمجھ کر بے خوابی کا شکار ہیں۔

سونے پر سہاگہ سپاہ صحابہؓ

ہفت روزہ خدام اہلسنت ۳۰ ھ ۱۹۹۰ء

کانفرنس ثابت ہوئی ہے ــــ منظم منصوبہ بندی، مستحکم و منضبط تیاری اور مناسب تشہیر کے بغیر ہی ۱۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو مینار پاکستان کے سایہ تلے اس کانفرنس کا انعقاد صرف اس لئے کیا گیا کہ امیر قافلہ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں یہ اعلان کیا تھا کہ دشمنانِ صحابہؓ و اہل بیت کے سروں پہ ضرب کاری لگانے کے لئے اور اپنے آئندہ لائحہ عمل کے لئے وہ ۱۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو مینار پاکستان تلے آل پاکستان دفاع صحابہؓ کانفرنس منعقد کریں گے۔

اس عزم کی لاج رکھتے ہوئے ان کے جان نثار رفقاء نے یہ کانفرنس منعقد کی اور ثابت کر دیا کہ وہ مولانا شہیدؒ کی بات کو زندگی کے کسی موڑ اور کسی مرحلے پر گرنے نہیں دیں گے۔

کانفرنس کے انعقاد سے قبل بیشتر بزرگوں اور دوستوں نے مشورے دئے کہ کانفرنس کو پورے اہتمام سے کرنے اور شایانِ شان بنانے کے لئے اسے کچھ عرصہ کے لئے مؤخر کر دیا جائے اور یہ توقعات بھی باندھ لی گئیں کہ تمام جماعتوں کے متفقہ اور مشترکہ فیصلے کے بعد ہی ایسی عظیم الشان کانفرنس بلائی جائے گی جس سے باطل کے دل دہل جائیں گے اور ان کے اعصاب پر ہمیشہ کے لئے لرزہ طاری ہو جائے گا۔ مگر شمع حق کے پروانوں نے گومگو کی کیفیت میں مبتلا ہو جانے کے باوجود حتمی فیصلہ یہی کیا کہ امیر عزیمت کی عزیمت کا پاس کیا جائے۔ اس طرح خاطر خواہ تشہیر اور مناسب منصوبہ بندی اور تیاری نہ ہونے کے باوجود یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ؎

"تو سمجھتا ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی"

اس میں شک نہیں کہ اگر کانفرنس منظم پروگرام، مکمل تیاری اور صحیح منصوبہ بندی کے تحت منعقد ہوتی تو اقبال پارک کی وسعتیں تنگ ہو جاتیں اور انسانوں کے بے پایاں سمندر کے سامنے ہیچ دکھائی دیتیں اور ۲۰ اور ۲۳ مارچ کو سرکاری سرپرستی میں ہونے والے اجتماعات کی آب و تاب اس کے سامنے ماند پڑ جاتی۔ مگر پھر بھی ۱۹ مارچ ۱۹۹۰ء کا اجتماع زبانِ حال سے اعلان کر رہا تھا۔

؎ "قیاس کن ز گلستان من بہار مرا"

اہل سنت والجماعت کا ٹھاٹھیں مارتا لشکر، اقبال پارک میں جولانیاں دکھا رہا تھا اور اپنے قدموں کی چاپ سے مستقبل کے دروازے پر دستک دے رہا تھا ــــ یہ سب کے سب سچے اور سُچے اہل سنت والجماعت تھے، اللہ کے نام لیوا اور گلشن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی دیا تھے، اہل بیتؓ کے فرمانبردار اور صحابہؓ کے جانثار تھے ان میں ہر شخص حق نواز تھا اور اس کے ہونٹوں پر یہی رجز تھا ؎

عائشہؓ! تُو نے جو پکارا تو لہو کھول اُٹھا
تیرے بیٹے، تیرے جانباز چلے آتے ہیں

یہ سب کے سب ماں کی ماتا ... جھنگ ... ہر قریہ صف ... آ گئے تھے۔ ان میں سے ہر انسان دین کا پاسبان اور ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کا نگہبان تھا۔ ان کے چہروں اور تیوروں سے ایک ہی ارادہ جھلک رہا تھا اور ان کی زبانوں پر ایک ہی نعرہ تھا کہ پاکستان کو سنی سٹیٹ بنا کر دم لیں گے۔ اور ہم نے کان لگا کر سنا تو اُن کے دلوں کی دھڑکنوں سے ایک ہی آواز سنائی دے رہی تھی: "اگر قانون نے ناموس صحابہؓ کی حفاظت نہ کر سکا تو ہم اپنے خون سے اس کی حفاظت کریں گے۔"

ہم ارباب اقتدار اور کارپردازانِ ملک و قوم پر شرکائے اجلاس اور ان کی پشت پر کروڑوں سُنی مسلمانوں کی طرف سے واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کی آواز کو سنو، ان کے دلوں کی دھڑکنوں پر کان دھرو! ان کے ارادوں کے سامنے دیوار نہ بنو۔ اور پاکستان کو سُنی سٹیٹ قرار دے کر جمہور نوازی کا ثبوت دو۔

ہم اس موقع پر جانشینِ امام الهدیٰ، وارث مسند اولیاء حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری کو کانفرنس کی کامیابی پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا بھی اپنا

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

خوشگوار فرض سمجھتے ہیں کیونکہ سب سے پہلے انہوں ہی نے حالات کی نبض پر انگلیاں دھریں، وقت کی پکار کو سنا اور بھانپتے ہوئے ملک بھر کے مختلف مکاتب فکر کے علماء و مشائخ کو مدرسہ قاسم العلوم میں جمع کیا، مشترکہ حکمت عمل وضع کرنے کا سبب بنے اور تمام نتائج سے بے نیاز ہو کر صحابہؓ کانفرنس کی کامیابی کے لئے انتھک محنت کی اور تن من دھن صرف کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

## ۱۰ اپریل ۱۹۹۰ء فیصلہ کی تاریخ ہے!

جمعیت علمائے اسلام پنجاب اور انجمن خدام الدین کے امیر جانشین امام الاولیاء پیر طریقت مولانا میاں محمد اجمل قادری نے اپنے ایک اخباری بیان میں اور صحابہؓ کانفرنس میں لاکھوں افراد کے سامنے واشگاف الفاظ میں اسلامی جمہوری اتحاد پر واضح کر دیا ہے کہ اگر ۱۰ اپریل تک امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا تو جے یو آئی اسلامی جمہوری اتحاد میں شمولیت کے فیصلہ پر نظر ثانی کرے گی انہوں نے حکومت پنجاب کو غفلت کی چادر اتار پھینکنے کی تلقین کی اور مطالبہ کیا کہ اگر دس اپریل تک مولانا شہیدؒ کے قاتلوں کو سر عام پھانسی نہ دی گئی اور اصل مجرموں کو شامل تفتیش نہ کیا گیا تو ان کی جماعت کے اراکین میاں نواز شریف کی حمایت سے دستکش ہونے پر مجبور ہوں گے ــــ انہوں نے پاکستان کو سنی سٹیٹ بنانے اور دشمنان صحابہؓ کے مکمل بائیکاٹ کا بھی مطالبہ کیا۔

ان مطالبات کا پورا کیا جانا عدل و انصاف کا تقاضا، اہلسنّت والجماعت کے جذبات کی پذیرائی اور خود مخاطبین کی سلامتی و بقا کی ضمانت ہے۔

شیرِ اسلام کے نام

# سُنّی قوم کا سلام

محمد اطہر جہلمی
متعلم جامعہ اشرفیہ لاہور

جہاں میں ہو نہ میرا منتہائے آرزو کوئی
یہ میرے شوقِ بے حد نے کہاں پہنچا دیا مجھ کو

ابتداء ہے اس رب ذوالجلال کے نام سے جو کائنات کی ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ جس نے امام المرسلینؐ، خلاصۂ کائناتؐ، مخبرِ صادقؐ، نبی اُمیؐ جیسی عظیم الشان ہستی کو پیدا فرمایا، جس نے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا، اور نبی اُمیؐ کی اُمت میں پیدا فرما کر خیر الامم ہونے کا اعزاز بخشا۔

اعلانِ نبوت کے بعد دس برس تک نبی کریمؐ دشمنانِ اسلام (یہود و نصاریٰ و مشرکینِ مکہ) کے ظلم و ستم سہتے، بغض و عداوت، سرکشی و نافرمانی حد سے تجاوز کر گیا۔ جب ظلم و بربریت انتہا کی چوٹیوں کو چھونے لگے۔ تو اس وقت رب ذوالجلال کی طرف سے ظلم و کفر کے خلاف آواز اٹھانے کا حکم ہوا۔ پھر جلد ہی دنیا نے دیکھا کہ نصف صدی میں اسلام نے نصف دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور عہدِ نبوتؐ میں پورا جزیرۃ العرب اسلام کے زیرِ اقتدار آ گیا۔ اور اسلام و مسلمانوں کی کوئی دشمن قوت طاقت، مشرکین، اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) باقی نہ رہی۔ جو دوبارہ اسلام کو روک سکے۔ پھر عہدِ صدیقیؓ میں یہ صورتحال مزید مستحکم ہوئی۔ جزیرۃ العرب سے باہر پیش قدمی ہوئی۔ اسی طرح خلافت فاروقیؓ میں اسلامی دعوت اور عسکری فتوحات سلسلہ اتنی تیزی سے بڑھا کہ روم اور فارس جیسی بڑی بڑی بادشاہتیں اسلام کے زیرِ سایہ آ گئیں۔ پھر خلافت ذوالنورینؓ میں بھی فتوحات کا سلسلہ اسی رفتار سے چلتا رہا۔ اس مدت میں مختلف مفتوحہ علاقوں، قوموں کے بے شمار لوگ اپنے آبائی مذاہب ترک کر کے اسلام کے حلقے میں داخل ہو گئے۔ ان میں سے اکثر لوگ دینِ حق اور ذریعۂ نجات سمجھ کر دل سے اسلام قبول کیا۔ وہ جو پہلے ہی سے اسلام کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف شدید بغض و عداوت اور سرکشی رکھتے تھے۔ تاکہ چھپ کر وار کر سکے۔ مسلمانوں میں فتنہ برپا کر کے مسلمانوں کو اور اسلام کو نقصان پہنچائیں گے۔ اور جو یہود، عیسائی، مشرکین اسلام سے جنگ کر کے آپ کے عسکری لشکر سے بار بار بری طرح شکست سے دوچار ہو چکے تھے۔ ان کے تمام ارادے اور عزائم خاک میں مل چکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اسلام دشمنی اور نبی کریمؐ کی دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے جنگ کی بجائے منافقت کی راہ اختیار کی۔ اس مقصد کے لیے

اسلام اور ملک دشمنوں کے [illegible] میں ... حق نواز جھنگوی شہیدؒ

انہوں نے منظم طور پر شہر صنعا یمن کے ایک یہودی عبداللہ بن سبا کو منتخب کیا۔ یہ شخص نہایت چالاک ہوشیار [illegible] عیار اور اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا۔ اس بدبخت [illegible] منافق نے اسلام کے خلاف اور صحابہ کرامؓ کے منصب [illegible] و مقام قدر و منزلت کے خلاف اہل بیت عظام [illegible] کی محبت کی آڑ میں اسلام کے نام پر ایک نیا مذہب [illegible] ایجاد کر دیا۔ جس کو رافضیت و شیعیت کہتے ہیں۔ اس [illegible] نے یہ جان لیا تھا کہ اگر کسی مذہبی قوم کو گمراہ کرنا ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ اس قوم کے مقتدر اور محبوب ترین اور عظیم راہنما کے بارے میں غلو اور افراط کا رویہ اختیار کیا جائے۔ اس رئیس المنافقین نے نبی اکرمؐ کی تربیت کردہ فرشتہ صفت مقدس لشکر جماعت صحابہ کرامؓ کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں میں [illegible] بدظنی پیدا کر کے ان کے خلاف نفرت اور شکوک و شبہات جنم دیئے۔ یہ بہت بڑی گہری سازش تھی کیونکہ دشمن اسلام چاہتے تھے کہ جب اسلام کے اولین ماخذ، صحابہ کرامؓ کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں گے تو نفرت پھیل جائے گی۔ قرآن کے ذریعے سے ہم تک پہنچنے والا دین، قرآن و حدیث بھی شک کی نذر ہو جائے گا۔ تاکہ ہم پھر اپنی مرضی سے نیا دین بنا سکیں۔ لیکن اللہ جل جلالہ نے ہر دور میں حق کے علم کو بلند کرنے والے، اور دین کی حفاظت کرنے والے محافظ اور سپاہی پیدا کیے ہیں۔ اللہ جل جلالہ نے کفر اور باطل کا مقابلہ کرنے کے لیے ایسے نڈر، مرد مجاہد، بہادر اور شیر جیسی قوت رکھنے والے مجاہد اپنے دین کے سپاہی پیدا کیے جنہوں نے کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کیا۔ جیسے برصغیر ہند و پاک میں انگریزوں کے خلاف، ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف اور مرتدین کا قادیانیوں کے لیے رب العزت نے صحابہ کرامؓ کے غلاموں کو پیدا کر کے ان سے دین کی حفاظت کا کام لیا۔ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے علماء اہل سنت دیوبند اور مجاہدین سے کام لیا۔ جن کے بارے میں علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں:

کفر ناچا جن کے آگے بزم دار عشق کا [illegible]
جیسے رقص کرتا ہے تیتر ہو [illegible]

ایسے جب پاکستان میں اہل تشیع اثنا عشریہ اپنے اپنے محرم سے اور خلیفہ عوام کے پر نکالنے شروع ہو گئے تو اللہ جل جلالہ نے پھر صحابہ کرامؓ کے خادمین کی جماعت علماء اہل سنت والجماعت دیوبند کے ایک سپاہی مجاہد عظمت و شوکت کے پہاڑ، اپنے ارادہ اور [illegible] مسلک میں لوہے کی طرح مضبوط [illegible] مجاہد [illegible]، امیر عزیمت، وکیل صحابہؓ اہل سنت مولانا حق نواز [illegible] جھنگوی شہیدؒ کو اللہ عظمت صحابہؓ عظمت اہل [illegible] بیت عظامؓ کا علمبردار ایک چھوٹی سی انجمن سپاہ صحابہؓ [illegible] کے ساتھ میدان میں بھیج دیا۔ یہ اسلام کا شیر [illegible] مرد مجاہد شہید صحابہؓ، مولانا حق نواز جھنگوی نے اپنی چھوٹی سی [illegible] انجمن سپاہ صحابہؓ کو لے کر خلفائے راشدینؓ کی خلافت [illegible] حفاظت کا کام [illegible]، منصبوں کی [illegible] اور دو [illegible] عظمت [illegible] غیرت اور عظمت [illegible] جس شعور اور غیرت کو اجاگر کرنے

کے لیے آج سے سینکڑوں برس قبل چاروں ائمہ کرامؒ سے لے کر آج تک موجودہ دور کے دیوبندی، اہل حدیث اور بریلوی مسلک کے علماء نے صحابہ کرامؓ کی عظمت و عزت، اور بلند و بالا مرتبہ و منصب کے تحفظ اور شیخینؓ کے ایمان کے تحفظ کے بارے میں شیعہ کے کفر پر فتوے دیئے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ وہ تمام کے تمام فتوے اسلام دشمنوں اور صحابہؓ کے دشمنوں کی سازش کا شکار ہو کر صرف اور صرف کتابوں اور رسائل تک ہی محدود ہو کر رہ گئے۔ یوں تو شیعہ کے کفریہ عقائد اور عزائم کو سب پڑھتے تھے۔ مگر کھل کر کوئی ان کو کافر کہنے کے لیے تیار نہ تھا۔ کوئی ایسا نہ تھا جو اس کفر کو کھول کر منظر عام پر لے آئے۔ پھر آخر وہ وقت بھی آیا۔ جب شیر اسلام، شہید صحابہؓ، خطیب اہلسنت مولانا جھنگوی نے شیعہ کے کفر کو چوکوں پر، شاہراہوں پر، گلیوں میں، بستیوں میں بیان کیا، جب گلی گلی، بستی بستی، نگر نگر، کوچہ کوچہ، شہر شہر، کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ بلند ہوا۔ جب ملک کے گوشہ گوشہ، چپہ چپہ میں شیعہ کے کفر کی صدا گونجی اور دشمن اسلام اور صحابہؓ کے دشمنوں کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہوا۔ تو شیعہ نے اپنا دین چھپانا شروع کیا۔ لیکن اس مرد مجاہد، شیر اسلام، شہید صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگویؒ نے دن رات ہر جگہ ہر طرح طرح کے مصائب برداشت کر کے تشدد سہہ کر، ہر طرح کی ضلع بندیاں، نظر بندیوں کو توڑتے ہوئے اپنی جان ہتھیلی پہ لیے ہوئے بے خوف و خطر حق کا اور ناموس صحابہ کا علم بلند کیا، اہل بیتؓ کی عظمت کا پرچم لہرایا، اور شیعہ کے کفر کو ننگا کیا۔ اور آشکار صحابہ کرامؓ کی عظمت و حقانیت کو بیان کرتے ہوئے اور اہل تشیع کے ایوانوں میں ان کے کفریہ عقائد

کرتے ہوئے۔ اس مرد مجاہد نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا کہ غیور، مخلص نوجوان ناموس صحابہؓ، عظمت اہل بیتؓ اور تحفظ ایمان و قرآن کے لیے مر سکتا ہے کٹ سکتا ہے۔ اپنا مال و زر لٹا سکتا ہے۔ اپنی بیوی بچوں کو قربان کر سکتا ہے۔ مگر یہ کہ صحابہؓ اور اہل بیت کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی جذبہ کی بیداری اور شعور کی آبیاری اور اس عظیم شہادت پر مسلم قوم اپنے عظیم قائد سفیر اسلام، وکیل صحابہؓ، مرد مجاہد، امیر عزیمت، شہید صحابہؓ، خطیب اہل سنت مولانا حق نواز جھنگویؒ کو نذرانۂ عقیدت اور ہدیہ سلام پیش کرتی ہے۔

جن کی محفل میں ملا کرتا تھا جام انگبیں
بن گئیں وہ ہستیاں شہر خموشاں کے مکیں
ویراں ہے میکدہ خمؒ و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

# انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے قائدین کے قتل اور کارکنوں پر بے پناہ مظالم پر اسلامی حکومتوں کی خاموشی ایرانی جارحیت میں اضافہ کا باعث بنے گی!

انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا مکتوب دنیا بھر کے مسلمان علماء، حکمرانوں، مجاہدین اور جرنیلوں کے نام!

(۱) فروری ۱۹۷۹ء کو ایران میں خمینی کے انقلاب کے بعد سے لے کر آج تک شیعہ کی اس تحریک نے اپنے [illegible] پھیلنا شروع کر دیا ہے۔ اسلامی ممالک میں خانہ جنگی سے لے کر خانہ کعبہ [illegible] کو دھماکوں [illegible] ایرانی جارحیت کے واضح ثبوت ہیں۔ [illegible] ایرانی آیت اللہ [illegible] عراق سے محاذ آرائی اور سال ہا سال تک مسلمانوں کا قتل عام، اسرائیل سے خفیہ گٹھ جوڑ [illegible] خواہش [illegible] ایرانی انقلاب کے پروگراموں کے ذریعے اسلامی اُمت کے تعصب میں [illegible] پیدا کرنا ہے [illegible] المجوس [illegible] کتب [illegible] سے دس سال پہلے دنیا بھر کے مسلمانوں [illegible] ۳۲ [illegible] عالم اسلام ایک ایک کرکے تمام خطوں کی لو میں آ جائے گا اور اس طرح آل یہود کی [illegible] اسلام کے [illegible] ایک [illegible] کامیاب ہوگا۔

عالمی مبصرین کی [illegible] سو فیصد [illegible] ثابت ہو چکی ہے کہ اگر ایران عراق کی جنگ میں [illegible] ایرانی حکومت [illegible] مشکلات سے دوچار نہ ہوتی تو آج ایرانی افواج خانہ کعبہ [illegible] کے لئے [illegible] افغان مجاہدین کو ایرانی جارحیت کے خلاف روس کے ساتھ ساتھ اس محاذ پر لڑنا پڑا۔

---

ایران کا شیعہ انقلاب کو اسلامی انقلاب ثابت کرنے کے لئے اس قدر [illegible] پر پروپیگنڈا کیا گیا [illegible] مولانا [illegible] ابوالحسن ندوی [illegible] عالم اسلام کی [illegible] خمینی کے [illegible] انقلاب کو

اسلامی ثابت کرنے کے لئے ابوالاعلیٰ مودودی سے [illegible] کے نام پر ایرانی انقلاب کو [illegible] ایک طبقہ جس کا [illegible] کے تحت افکار و نظریات سے قطع نظر خمینی کے انقلاب کے معاشی اسلامی پہلو کی تائید کرنے لگا۔ ایرانی انقلاب چونکہ خالصتاً شیعہ عقائد کی بنیاد پر برپا ہوا تھا اس کا اہل سنت کے عقائد و نظریات سے دور کا بھی تعلق نہ تھا، اگر اس انقلاب کو صرف شیعہ انقلاب کہا جاتا تو [illegible] انقلاب کی طرح لینن کی انقلابی حکمت عملی کے عین مطابق [illegible] اسلام کے نام پر چھپنے والے لٹریچر کو [illegible] غلط [illegible] کی آمیزش [illegible] سال میں پہچان لیا گیا۔

شیعہ حکومت کے [illegible]

[illegible] اسلامیہ [illegible] نے [illegible] شیعہ سنی [illegible] کیا؟ [illegible] آواز [illegible] اتحاد [illegible] وحدت [illegible] ایران کا دستور ترتیب دیا گیا اور اس کی دفعہ نمبر ۱۲ میں [illegible] طے پائی۔

(۱) "ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشری جعفری ہوگا۔"

(۲) "ایران کا صدر، وزیراعظم [illegible] وزیر [illegible] مجلس خبرگان پارلیمنٹ کے ممبران بھی شیعہ اثنا عشری ہونا ضروری ہے۔"

فرقہ واریت کی تردید میں [illegible] خمینی پرستوں اور [illegible] ایرانی آئین کے دستوری [illegible] تحفظ شیعہ [illegible] کے مطابق تمام [illegible] پارلیمنٹ کے ممبر [illegible] حکمران [illegible] اسلامی نظریہ [illegible] کے حامیوں کے باعث ۳۲ سال کی پاکستانی تاریخ میں اہل سنت کے حقوق کو پامال کرکے شیعہ کو [illegible] گیا، ایران میں ۲۵ فیصد اہل سنت کے لئے [illegible] کی تعمیر [illegible] کی قطعی کوئی اجازت نہیں جبکہ پاکستان میں [illegible] فیصد شیعہ کے لئے [illegible] ایران میں جو حقوق شیعہ حکومت نے [illegible] پاکستان میں شیعہ [illegible] ہی [illegible] ہے۔

حقیقت کو [illegible] کی بنا پر [illegible] سوال [illegible] یہاں [illegible]

---

خمینی کے اسلامی [illegible] کی قلعی اس وقت کھل گئی جب پہلی مرتبہ ایرانی [illegible] کی ایک کتاب [illegible] ترجمان جمہوریہ اسلامی [illegible] کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے صفحہ [illegible] کے مطابق اسلام کا [illegible] مطالعہ [illegible]

ایک [illegible] انبیاء [illegible]

۲ [illegible]

[illegible] انبیاء [illegible]

قرآن کے انکار، عقیدہ رسالت کی بیخ کنی اور جڑیں کاٹ دینے کی تھی۔ اسی کے ساتھ اسلام کے اولین شارحین اور محمدی شریعت کے ابتدائی نقلہ کے سب سے پہلے نقیب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو کافر، مرتد، منافق اور دشمن اسلام قرار دیا گیا۔ اس سلسلے میں خمینی کی کتاب کشف الاسرار کے صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۹ کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

خمینی کی ان تحریروں کے سامنے آنے کے بعد علماء امت پر شرعی فریضہ عائد ہوا کہ وہ اسلام کے نام پر ابھرنے والے اس خالص شیعی انقلاب کے چہرے سے پردہ اٹھائیں۔ وہ کفر اور اسلام میں تمیز کریں۔ اسلام اور حق [illegible] کی بغاوت کرنے والے خمینی کے کفریات سے امت مسلمہ کو آگاہ کریں تاکہ عقیدہ امامت، تحریف قرآن، [illegible] اسلام قرار دیا جائے اور اسلام کا [illegible] سو سالہ تصور کا حلیہ بگڑ جائے۔

ایسے وقت میں ایک طرف امت مسلمہ کے علماء پر فرض تھا کہ وہ خمینی کے اصل چہرے کو آشکار کریں کہ اسلامی انقلاب کے عنوان سے جو [illegible] دوسری طرف دنیا بھر کے ۴۴ اسلامی ملکوں کے سربراہوں اہل [illegible] کے مجموعے کو [illegible] کے ساتھ اور [illegible] پر لازم تھا کہ وہ تمام [illegible] علماء کے پہلو بہ پہلو [illegible] تمام ایرانی [illegible] کو اس انقلاب کے سلسلے [illegible] ایک طرف اگر ایرانی حکومت خالص شیعہ نظریات کو اسلام کی اصل تصویر قرار دے رہا تھا۔ تو دوسری طرف دنیا کے تمام مسلمان ملکوں کے سربراہوں پر لازم تھا کہ وہ ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کریں اور ان ملکوں سے جہاں [illegible] وہاں امریکہ، برطانیہ، روس، کینیڈا، جاپان اور فرانس دنیا کے تمام ملکوں کے سامنے اس حقیقت کو آشکار کریں کہ اسلام کے جس تصور کا اعلان حضور علیہ السلام نے چودہ سو سال قبل کیا تھا جس کی عملی تصویر خلفاء راشدین کے [illegible] نے پیش کی تھی۔

نظام شریعت کے برحق [illegible] کو [illegible] جہاں [illegible] ایرانی حکومت اس سے کوسوں دور ہے۔ اسلام کے ساتھ ایرانی انقلاب اور خمینی کے چیلے چانٹوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ خمینی کے گروہ نے ایرانی جنگجو ذریت اور مجوسی کارکنوں کو اور عثمانؓ دشمنی کو اسلام سمجھا ہے تو اس سے مسلمانوں کے اس سب سے بڑے محاذ اور فریب سے آشنا ہو جائیں اور اس طرح امت مسلمہ کی آنکھوں میں تصویر اسلام کا وہ حسین نقشہ جو قرآن کی زبان میں نمایاں ہے۔

اس کے بارے میں کسی قسم کی کوئی غلط فہمی باقی نہ رہے۔

برصغیر پاک و ہند میں خمینی کے نظریات پر سب سے پہلے جس شخص نے ۸۰ سال کی پیرانہ سالی میں جرأت کے ساتھ قلم اٹھایا اور جس کی پہلی کاوش نے ساری دنیا کو چونکا دیا۔ جس کے مضبوط استدلال اور نہ صرف کاٹ نے شیعیت کو ننگا کر دیا وہ مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی ذات تھی۔ آپ کی کتاب "ایرانی انقلاب اور شیعیت" نے اندھیروں میں بھٹکنے والے لاکھوں انسانوں کو حقیقت اور ہدایت کی روشنی میں کھڑا کر دیا۔ پاکستان میں خمینی کے نظریات اور کفریہ عقائد کے خلاف سب سے زوردار آواز جس نے اٹھائی وہ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی کی ذات تھی۔ امیر عزیمت نے خمینی کی متعصب شیعہ حکومت اور ایرانی لابی کی سازشوں کو پہچان کر انہیں بے نقاب کیا۔ حکومت پاکستان کو اسلام سے مسلم دشمن لابی کی تنظیم کی بنا ڈالی۔

ماتم السلطنت نے پاکستان میں خمینی نظریات کا انکار کرنے والوں کے خلاف جب خمینی ازم اور اسلام کا تصور ایک خون آلود غضب کا اظہار کیا تھا اور اس کا آغاز سب سے پہلے آج سے پانچ سال قبل پاکستان کی مسجدوں کی محرومی نے کتاب پر پابندی لگا کر کیا۔ قابل اعتراض کتاب تصنیف کرنا اور پھر اس کا تحفظ کرنا پیش نظر میں انسان کو کیسی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جن مشکلات جو ہم دونوں ایک [illegible] کو در پیش تھیں۔ امیر عزیمت نے پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں جرأت کے اجتماعات منعقد کر کے خمینی کے کفریہ عقائد کو آشکار کیا۔

جنگ میں جہاں علماء اہل سنت پر مظالم سے امت کو آگاہ کیا۔ خمینی کے شیعہ انقلاب میں جرأت، ہمت، استقامت اور بہادری کے ساتھ مولانا حق نواز جھنگوی نے پیش کیا۔ یہ ابھی کا حصہ تھا اس اسٹیج پر شیعہ کا کوئی اندازہ نہیں، پانچ سال قبل جن باتوں کا تصور محال تھا آج وہ سب کے سامنے اشکار ہو چکی ہیں۔ ہم سوچتے تھے کہ یہ بات کس طرح ممکن ہو گی کہ پاکستان کے ذہنی عوام "اسلام" کے ہر لکھے کے مقابلے میں اس کے کفر پر عقائد تسلیم کر کے اسے خلیفہ قوم اور خمینی اسلامی انقلاب قرار دیں گے۔

لیکن دیکھتے ہی دیکھتے آج پاکستان میں کوئی ایسا مسلمان نظر نہیں آتا جو خمینی اور اس کے حواریوں کے کفریہ عقائد کو جاننے کے بعد انہیں مسلمان کہے۔

علماء امت کو بھولنا کتنا کٹھن مرحلہ تھا۔ اس کے لئے کن مصائب اور مشکلات کو عبور کرنا پڑا۔ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کے لئے امیر عزیمت کو پاکستانی حکومت نے سخت اذیتیں پہنچائیں۔ مولانا حق نواز کو ڈیرہ غازی خان، ملتان، شیخوپورہ، میانوالی، لاہور کی جیلوں میں ایک طویل عرصہ گزارنا پڑا۔ آپ پر دو سو سے زائد مقدمات قائم کئے گئے اور لیبیا اور [illegible] بھیجنا گئے۔

ایرانی حکومت کے خوف سے مولانا حق نواز کی جامع مسجد کے خلاف زہر اگلا گیا۔ آپ کی مسجد جہاں اس اسلامی جذبہ اور دینی افکار کے فروغ کی آئینہ دار تھی جس کا مقصد طاقت اور جھنگ کی بنیاد پر پھیلنے والے کفر اور فریب کے آگے کو آگاہ کرنا تھا۔ فرقہ پرستی، دہشت گردی، فساد، تخریب کاری قرار دیا گیا۔ امت شیعہ اور خمینی کے حواریوں سے قربت، تعلقات کی بنا پر ایک مذہبی گروہ اور بعض پاکستانی سیاستدان جن آشنا کی جس طرح ہم نوا کے حق کو دبا رہے ہیں ان کے خمینی کے فرمانوں کے نشانہ بنتا رہا مولانا حق نواز بھی اسی حالات سے دوچار ہوئے۔

ماہنامہ خلافت راشدہ — جولائی ۱۹۹۰ء

## سانحۂ مکہ پر مولانا حق نواز کا رد عمل

ایرانی انقلاب کی غیر اسلامی سرگرمیاں دن بدن نمایاں ہوتی گئیں، یہاں تک کہ وہ دن بھی آن پہنچا جب خمینی کے ایک ہزار حواریوں نے خانہ کعبہ کے قریب پوری دنیا سے آئے ہوئے غیر مسلح حجاج پر فائرنگ، تکلیف دہ ہوم کعبہ کے تقدس کو پامال کیا، اسکے ساتھ حرم نبوی میں بھی ہنگامہ بازی کی گئی۔

سانحۂ مکہ کے رد عمل میں پوری دنیا میں خمینی کے خلاف شدید رد عمل پیدا ہوا اور شروع ہوا۔ اس سلسلے پر پاکستان میں سب سے پہلا احتجاج انجمن سپاہ صحابہ پاکستان نے سانحۂ مکہ کے ۲۴ گھنٹے گزرنے کے بعد مولانا حق نواز جھنگوی کے حکم پر کراچی میں ہزاروں افراد نے مولانا منظور احمد کی قیادت میں مظاہرہ کیا، پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حرمین کے تقدس کے لئے کسی ملک کی جارحیت کے خلاف لوگ سڑکوں پر آئے ہوں، اس مظاہرہ کے ساتھ ہی انجمن سپاہ صحابہ کے لاکھوں کارکن کراچی سے پشاور تک ہر شہر میں ایرانی جارحیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، رفتہ رفتہ دوسرے علماء اور دیگر تنظیمیں بھی اس احتجاج میں شامل ہو گئیں۔

ایران، عراق جنگ میں مولانا حق نواز شہید کا موقف ہر ایرانی افواج کے تشدد اور ظلم کو آشکار کرتے، ان ایرانیوں جو بصرہ کے [illegible] کے خلاف آواز بلند کرتے۔

جب کویت پر ایرانی آمریت نے حملہ کیا تو امیر عزیمت نے ایک جلسہ میں فرمایا۔

ایران کی فوجیں کھلے طور پر اسرائیل اور امریکہ سے اسلحہ حاصل کر کے عربوں کو کچل رہی ہیں، انجمن سپاہ صحابہ دنیا بھر میں عرب ملکوں کی جدوجہد کی حمایت کرتی ہے اور ایرانی جارحیت کی مذمت کرتی ہے، سانحۂ مکہ کے بعد سعودی حکومت اقدامات قبول کرے تو سپاہ صحابہ حج کے موقع پر ایرانی جارحیت سے نمٹنے کے لئے تیار ہے۔

پاکستانی حکومت میں شیعہ اثر و رسوخ

گئے بھی خود مولانا حق نواز نے اپنے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے، پاکستان کا ایرانی سفارت خانہ انقلاب ایران کی سالگرہ کی تقریبات میں تمام مسلم مکاتب فکر کے علماء کو بھاری معاوضے دے کر ہر سال ایران کے دورے پر بھیجتا اور ان سے ایران کی حمایت پر مجبور کرتا۔ ایران کے دورے پر بھیجے گئے تمام علماء کے خلاف مولانا حق نواز نے چیلنج آواز اٹھائی، رفتہ رفتہ ایران کا یہ ہتھکنڈہ بھی ناکام ہو گیا، اب گزشتہ سال جو علماء ایران گئے ایک طرف تو انہیں انجمن سپاہ صحابہ کے عتاب کا نشانہ بننا پڑا، دوسری طرف علماء کے اس قافلے میں چند علماء ایسے تھے جنہوں نے یہاں آکر ایرانی انقلاب کے غیر اسلامی ہتھکنڈوں پر مضامین لکھے، ایرانی انقلاب کو خالص شیعہ اور اسلام دشمن انقلاب قرار دیا، پاکستان کے تمام ذرائع ابلاغ، ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات میں خمینی کے ایجنٹ اور شیعہ نظریات کے حامل افراد کی شروع سے کوشش رہی کہ مولانا حق نواز کی جدوجہد کو سبوتاژ کریں، ان کی تقاریر، نصب العین، اغراض و مقاصد کسی طرح بھی کسی میڈیا سے شائع نہ ہو سکیں، فرقہ واریت اور باہمی نفرت کے نام نہاد خطابات کی بھینٹ چڑھا کر مولانا حق نواز کو گھر سے، انتقام اور قلبی غیظ و غضب کا نشانہ بنایا گیا۔

حکومت کے کارندوں نے شیعہ کی ایجنٹ سے مولانا حق نواز پر تقاریر کے مقدمات کے علاوہ قتل، اغوا، ڈاکہ کے جھوٹے مقدمات قائم کئے، مولانا حق نواز کو طویل عرصے تک انہی مقدمات کی بنیاد پر سیاسی جیل میں رکھا گیا، غیر جانبدار تفتیش کی بنا پر [illegible] مولانا حق نواز کو قتل کے تمام مقدمات میں بے گناہ قرار دیا، لیکن انجمن سپاہ صحابہ کی تنظیم کے مرکزی رہنما ہونے کے تین سال سے مسلسل جھوٹے مقدمات کی پاداشت میں پابند سلاسل ہیں۔

۱۹۹۰ء کے عام انتخابات میں مولانا حق نواز نے حصہ لینے کا اعلان کیا تو شیعہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں میں کھلبلی مچ گئی۔

جھنگ کی سرزمین نصف صدی سے شیعہ جاگیرداروں کے مظالم کی آماجگاہ رہی ہے، ۱۰ فیصد شیعہ جاگیرداروں نے ۹۰ فیصد سنی اکثریت کو غربت، افلاس کی وجہ سے غلام بنا رکھا تھا، ہر الیکشن میں شیعہ آسانی کے ساتھ انتخاب جیت جاتے، اس سلسلے میں کرنل عابد کی بیٹی عابدہ حسین، فیصل صالح حیات، ذوالفقار بخاری جیسے شیعہ جاگیردار مولانا حق نواز کی قیادت سے تنگ آ گئے تو انہوں نے مولانا حق نواز کو راستے سے ہٹانے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا۔ انتخابات میں مولانا حق نواز کے جلسوں کی گہما گہمی اور پہلی مرتبہ ایک غریب اور درویش عالم دین کا شیعہ جاگیرداروں کے مقابلے میں آنا اور بے پناہ جرأت کے ساتھ شیعہ مظالم کی تردید اور خمینی کے کفریات کا کھلے عام اعلان دشمن کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ علاوہ ازیں ۱۹۸۸ء کے انتخابات میں پورے ملک کے عوام کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔

[illegible] برطانیہ کے قائدین کے مقدمے کے بعد دلچسپ انتخابات کو صرف ۱۵ منٹ آئی رہ گئے تو تمام [illegible] انتخابی مہم میں مصروف تھے، اس انتخابات میں اندازہ تھا کہ کس طرح لاکھوں انسان منظم مولانا حق نواز کے جلسوں میں شرکت [illegible] کی حمایت کا اعلان کرتے تھے، شیعہ اور ایرانی جارحیت سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

بالآخر پہلی مرتبہ [illegible] اور بعض جگہ [illegible] کی طرف سے [illegible] کے باعث ۱۶ نومبر ۱۹۸۸ء سے ۳ ہزار ووٹوں سے مولانا حق نواز شکست کھا گئے، لیکن ۳۰ ہزار ووٹ حاصل کر کے ایک جاگیردار کے [illegible] تو ان کا کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔

مولانا حق نواز کی اس واضح مقبولیت کے بعد ایرانی سفارت خانہ کی طرف سے شیعہ کو [illegible] اسلحہ اور پیسہ کی فراوانی عام ہو گئی۔

اس سلسلے میں ہمارے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں، ایران کی طرف پاکستان میں تمام ہونے والے خانہ جنگی کے لئے ایران کے تمام [illegible] کھلا شیعہ کی سرپرستی کریں گے۔

صحابہ کرام کے خلاف اور تحریف قرآن [illegible] عقیدت [illegible] ہونے لگے، [illegible]

گویا پاکستان شیعہ ایران کی طرف سے ہاتھ آ گئی کے ساتھ ملنے لگا ...... مولانا حق نواز کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور سپاہ صحابہ کی یلغار کو روکنے کے لئے پاکستان کے ایک اخبار میں تین تین لاکھ روپے دے کر ایرانی انقلاب کی حمایت میں مضامین شائع کرائے گئے۔

دوسری طرف تمام اخبارات کو حکومت کے بعض شیعہ نمائندوں کی طرف سے ایسے نوٹس دیئے گئے جس پر واضح طور پر مولانا حق نواز کی خبروں اور سپاہ صحابہ کی کارگزاریوں کو فرقہ وارانہ قرار دے کر شائع کرنے سے منع کر دیا گیا۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر سپاہ صحابہ کو وقت نہیں دیا جاتا جبکہ [illegible] تمام کارگزاری کو جو ایرانی لیڈر خمینی کے کفریہ عقائد اور عرب ممالک کے خلاف اس کی دریدہ دہنی کے خلاف ردعمل کے طور پر [illegible] ایران پر پروپیگنڈہ کی تہمت میں دبانے کی کوشش کی گئی۔

پاکستان میں صحابہ کرام کی عزت اور شیعہ سرگرمیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے کئی تنظیمیں قائم کی گئیں علماء کا ایک طبقہ انتہائی اخلاص کے ساتھ مصروف [illegible] شیعہ جرائم کو روکنے کے لئے [illegible]

لیکن مولانا حق نواز شہید اسلاف کی قائم کردہ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان نے صرف پانچ سال میں لاکھوں نوجوانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

پاکستانی مسلمانوں کی بڑی تعداد نے ایرانی حمایت اور شیعہ کے کفریہ عقائد کی بیخ کنی کرنے کے لئے مولانا حق نواز کی جدوجہد میں شریک ہونے کا اعلان کیا ابتداء میں [illegible] ایک لاکھ کا [illegible] کا ہدف بھی پورا نہ ہوتا تھا لیکن مولانا حق نواز شہیدؒ کی زندگی کے آخری دنوں میں یہ تعداد دس لاکھ سے متجاوز ہو چکی تھی۔

سپاہ صحابہ میں اکثریت نوجوانوں کی ہے جن میں کالجوں، سکولوں، یونیورسٹیوں اور دینی مدارس کی بڑی تعداد شامل ہو چکی ہے۔

۲۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء صبح پانچ بجے جھنگ کے قریب مولانا حق نواز پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس کے خلاف ملک بھر میں احتجاج ہوا۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے اسی دن جھنگ میں ایک احتجاجی جلسہ میں کہا "میرے قتل کی سازش پاکستان اور ایران کے شیعہ نے حل کر لیا گیا ہے۔

• میرے قتل کی سازش میں عابد حسین، فیصل صالح حیات (وفاقی وزیر) سید فخر عباس، غلام عباس جیلانی اور صاحبزادہ نقوی شریک ہوں گے۔ مجھے جب بھی قتل کیا گیا یہی لوگ میرے قتل کے اصل مجرم ہوں گے۔ میرا یہ بیان محفوظ ہے۔"

۱۵ فروری ۱۹۹۰ء کو [illegible] سے ایک فون پر آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے قتل کے لئے ۱۵ فروری سے پہلے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا حق نواز نے ۱۱ فروری کے جلسہ میں اس انکشاف کا ذکر کیا۔ آپ کی تقریر کو پاکستان کی تمام خفیہ ایجنسیوں نے نوٹ کیا لیکن اتنے بڑے انکشاف اور سازش کے کردار بے نقاب کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی اقدام نہ کیا گیا۔

پاکستان میں جہاں علماء اور اکابر کے گھروں پر بھی پولیس حفاظتی دستے متعین کرتی ہے ایک عالم دین اور مجاہد جو ناموس صحابہ کی حفاظت کے لئے [illegible] کسی قسم کا حفاظتی دستہ متعین نہ کیا گیا۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی باہمی لڑائی کے باعث مولانا حق نواز نے اس سازش کے انکشاف کی اطلاع [illegible] تحریری طور پر صدر مملکت غلام اسحاق خان [illegible] پاکستان کو لکھا گیا۔ اس کا متن [illegible] بخط ۱۱ فروری ۱۹۹۰ء کو لکھا گیا۔

بالآخر ایرانی سفارتخانہ اور شیعہ کی طرف سے تیار ہونے والی گہری سازش کے نتیجے میں ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو بعد مغرب مولانا حق نواز کو ان کے مکان کے دروازے پر گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔

آپ کے جنازے میں شرکت سے لوگوں کو روکنے کے لئے شہر میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اس کے باوجود مولانا حق نواز کا جنازہ جھنگ [illegible] کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں مولانا کو قبر میں اتارا گیا۔ [illegible] حریت کی تحریک کے جذبات موجزن تھے۔ [illegible]

مولانا حق نواز شہیدؒ کی ذات تھی۔

*

کس قدر افسوس کا مقام ہے مولانا حق نواز کے قتل کے چند ملزم گرفتار کر لئے گئے لیکن جن لوگوں کی مرحوم اپنی زندگی میں نشاندہی کر چکے تھے۔ مولانا کے قتل کی سازش کے اصل محرکات سے پردہ اٹھانے میں پاکستانی حکومت بڑی دانستہ جانبداری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ ایرانی سفارتخانہ سمیت تمام مخالفین سے پوچھ گچھ کر کے قتل کی اصل سازش بے نقاب کی جائے۔ اس اثناء میں ایرانی سفارتخانہ کی طرف سے جھنگ کے شیعوں کو اس قدر اسلحہ فراہم کیا گیا کہ [illegible] اقلیت ہونے کے باوجود ایران اور پاکستان کی حکومت کی سرپرستی کی وجہ سے مسلمانوں پر ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

۱۸ مارچ کو [illegible] مسجد [illegible] ۱۲ [illegible] کی مسجد کو شیعوں نے آگ لگائی۔ ۲۲ مارچ کو [illegible] انجمن سپاہ صحابہ کے ایک جلسہ پر بم پھینک کر [illegible] کو شہید اور ۳۵ افراد کو شدید زخمی کر دیا۔ اسی جلسہ میں انجمن کے ایک رہنما مولانا ایثار القاسمی اور قائد اہلحدیث مولانا [illegible] خطاب کرنے والے تھے تمام زخمی [illegible] ہسپتالوں میں [illegible] ہو چکے ہیں۔

زمانہ [illegible] مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد [illegible] جھنگ [illegible]

پاکستان میں [illegible] شیعہ حکومت [illegible] ایرانی [illegible]

پاکستانی اخبارات ہماری [illegible]

حکومت کے اعلیٰ افسران [illegible] سپاہ صحابہ [illegible]

ماہنامہ خلافت راشدہ ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء

# امیر عزیمت مولانا حق نواز شہیدؒ کے ۱۱ سالہ صاحبزادے اظہار الحق کی تقریر پر لاکھوں کا مجمع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا!

۱۲ مارچ کے جلسہ میں اس وقت سارا اجتماع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا جب شہید ناموس صحابہؓ کے صاحبزادے نے اپنی تقریر میں شہید والد کے مشن کی تکمیل اور یزید و کلو کے مقابلہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عظمت کے لئے جان قربان کرنے کا عہد کیا۔

## اظہار الحق کی تقریر کا مکمل متن

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں۔

صاحب صدر، گرامی قدر معزز سامعین

آج مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میرے والد محترم حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے امت پہ شکر کر شیعیت کے دین اور اس فتنہ کے خلاف متحد رہنے کی سرخ نصیب فرما دی۔ میرے بھائیو و بزرگو مجھے اس بات کا افسوس نہیں ہے کہ میرے والد محترم اس دنیا سے تشریف لے گئے بلکہ وہ ایک کامیابی کی زندگی گزار کر عزت والی موت پا گئے۔ افسوس تو مجھے اس بات کا ہو گا کہ اگر اب بھی اہلسنت نے اپنی غفلت کی چادر نہ اتاری۔ اب بھی اپنے فروعی اختلافات ختم نہ کیا مجھے اپنے والد کے خون بہنے کی کوئی فکر نہیں ہے افسوس تو مجھے اس بات کا ہے کہ میری اور آپ کی امی عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کو تحفظ حاصل نہیں ہے۔ آج مجھے میدان بدر کے بچھڑے ہوئے بچے معاذ اور معوذ یاد آ رہے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابوجہل کی گردن کو پامال کیا تھا۔ اللہ میں بھی یہ عہد کرتا ہوں کہ عدو دو شعبہ اسلام کے دشمن امی عائشہ صدیقہؓ کے دشمن اور آپ کے کفر سے انکار کر لیں گے تو میں انجمن سپاہ صحابہؓ کا پرچم تھام کر ان تمام باطل قوتوں کو نیست و نابود کر دوں گا۔ میرے والد محترم نے جو کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ بلند کیا تھا آج میں بھی وہ نعرہ بلند کرتا ہوں کہ شیعہ کل بھی کافر تھا شیعہ آج بھی کافر ہے شیعہ سکھ سے بڑا کافر ہے شیعہ ہندو سے بڑا کافر ہے شیعہ انگریز سے بڑا کافر ہے۔ میرے والد محترم کا پیغام تھا کہ اب میں بھی شہید کا مشن پورا کرنا چاہوں گا ان کا مشن یہ تھا جس طرح ایران شیعہ اکثریت کی بنیاد پر شیعہ سٹیٹ کہلاتا ہے اسی طرح پاکستان بھی سنی اکثریت کی بنیاد پر سنی سٹیٹ کہلانا چاہیے۔ پاکستان کا صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، ڈی سی، ایس پی، اے سی ہر ایک شخص فوج کا سربراہ سنی ہونا چاہیے۔

مجھے امید ہے کہ آپ سب دوست پاکستان کو سنی سٹیٹ بنانے کے لئے اپنی کوششیں تیز کر دیں گے اور جاگیرداروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میدان میں نکلیں گے اور اپنی منزل پا لیں گے۔

ادارے میں کیے گئے اظہار الحق کی تقاضا پر ہم! تمام عزیز ہونے سے نہ گھبرایا نہیں کرتے

مارچ ۱۹۹۰ء

# حق نواز حقنوازی کی بھینٹ چڑھ گئے

مولانا محمد انور کلیم

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء بروز جمعرات کو شہر جھنگ میں تنظیم اہلسنت، امیر عزیمت، وکیل صحابہ حضرت مولانا حق نواز صاحب جھنگوی کی شہادت کا جو قیامت خیز سانحہ رونما ہوا۔ وہ پاکستان کی وزیراعظم سے لیکر یہاں تک آپ میں سے کسی پر بھی مخفی نہیں ہے۔

دن دیہاڑے، نماز مغرب کے متصل بعد، آپ کے دروازے پر رینگ کر آپ کو شہید کر دیا گیا۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!

مگر آپ سوچیں گے کہ اس ناگہانی اور مفاجاتی حادثہ کا سبب کیا ہوا۔ اور کیونکر ہوا اور کس کی طرف سے ہوا۔

سامعین کرام! میں کسی تفصیل میں جائے بغیر نہایت ہی ایجاز اور اختصار کے ساتھ عرض کروں گا کہ اس واقعہ کا اصل سبب تو علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی زبان میں یہ ہے کہ ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

علامہ حق نواز شہید کی اسی حقنوازی اور حق پسندی کا صلہ اور نتیجہ تھا کہ ان کو شہید کر دیا گیا۔ یہ مرد حق آگاہ اور حق پرست ایک آن کے لئے بھی کفر، زندقہ اور الحاد کے ساتھ صلح اور مفاہمت کرنے کو تیار نہیں تھا۔

تیری راہ الگ اور میری راہ الگ!
تجھے خودی پسند اور مجھے بے خودی پسند

دوسرے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ شیعہ امریت اپنے اقتدار اور اقتدار کے نشے میں چور، ایک آن کیلئے بھی اس مرد قلندر اور بادشاہ بے تاج کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ جو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہا کرتا تھا کہ ؎

جو مجھے کہنا ہے اس سے باز آ سکتا نہیں
یوں کسی خوف کو خاطر میں لا سکتا نہیں
ہم تہی ساماں ہیں لیکن کسی ساماں سے
کوئی بھی حجاج ہمیں یوسف بنا سکتا نہیں

تیسرا سوال یہ تھا کہ یہ کس کی طرف سے ہوا؟

جواب بالکل واضح ہے اور متعین ہے۔ بلکہ شہید مرحوم کا خونی شیعہ گروہ ہے کہ وہ شیعہ ہے، پھر شیعہ بھی عام شیعہ نہیں بلکہ ان کے سرغنے شیعہ ساجد نقوی، عابد حسین، ظفر اقبال عباس اور عابد حیات وغیرہ وغیرہ۔

سامعین کرام! اس اعتبار سے یہ پہلی شہادت ہے کہ جس کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی قاتل، مقتول اور قتل کے اسباب سب کچھ ہی متعین ہو چکے ہیں۔ ورنہ آج تک لیاقت علی خان شہید سے لیکر قائد اسلامیان جنرل ضیاء الحق شہید تک کسی کا قاتل ٹریس نہیں ہو سکا۔

جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا

اب ارباب اقتدار کے لئے خصوصاً اور اسلامیان پاکستان کیلئے عموماً لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس مرد حق نواز کے خون ناحق سے کس طرح عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ ورنہ یاد رکھو کہ ؎

خون شہیداں رائیگاں جاتا کبھی دیکھا نہیں

اے ارباب اقتدار سن لو! اگر علامہ حق نواز شہید کے خون سے نا انصافی اور بے وفائی روا رکھی گئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پاکستان پر ہو گی۔

ہم سے الجھے گی تو انجام قیامت ہو گا
حسن یوسف کی قسم وقف زنداں ہیں ہم
یا تزلزل رکھیے ؎

کہاں تک آمریت کے غیظ سے آنکھیں چرائی جائیں گے۔ بھلا اور ہمارے قائد شہید کا کیا ہی مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام کے خلاف قابل اعتراض تقریر اور تحریر کو بند کیا جائے اور پاکستان کو خالص سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے۔ حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی گستاخی کو ناقابل معافی جرم قرار دیا جائے۔ شیعہ کے ماتمی جلوسوں پر پابندی عائد کی جائے۔ ورنہ اس ملک سے کسی دوسرے ملک کی طرف ہجرت کی ہمیں اجازت دے دی جائے۔

## عکسِ تحریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ مدد

# انجمن سپاہ صحابہؓ (رجسٹرڈ) پاکستان

حوالہ نمبر ________ تاریخ ________

عکسِ تحریر [illegible]

[illegible] حق نواز [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حق نواز جھنگوی

[illegible]

دفتر: شمس مارکیٹ ریل بازار جھنگ شہر دفتر فون نمبر 4520 پی پی

رہائش فون نمبر 4436 [illegible]

# مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

# کے مقدمہ قتل کا عدالتی فیصلہ

## از قلم: محمد سلم بٹ صاحب' ایڈووکیٹ قانونی مشیر سپاہ صحابہ پاکستان

۱۹۷۳ء میں مولانا حق نواز جھنگوی جامع مسجد پپلیاں والی جھنگ صدر میں بطور امام وخطیب تشریف لائے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا اور پہلی مرتبہ عوام الناس میں متعارف ہوئے۔ بعدازاں ۱۹۷۷ء کے عام انتخابات اور تحریک نظام مصطفےٰؐ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جس وجہ سے آپ سیاسی میدان میں ایک مذہبی رہنما کے ساتھ ساتھ ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے پہچانے جانے لگے اس دوران ۱۶۔ ایم پی او اور ۴۹۔ آر پی ڈی کے تحت مختلف مقدمات میں متعدد بار پابند سلاسل ہوئے۔ ۱۹۸۰ء میں ایران میں خمینی انقلاب آنے کے بعد مولانا جھنگوی شہید کی سوچ کا دھارا بدل گیا کیونکہ ظاہری طور پر اگرچہ خمینی نے اپنے آپ کو قائد اسلامی انقلاب کے نام سے متعارف کرایا تھا۔ لیکن اپنی تحریر کردہ کتابوں کے آئینے میں اس کی اصلی شکل نظر آئی یعنی خمینی اپنی کتابوں میں اصحاب رسولؐ کا عظیم دشمن اور گستاخ نظر آتا ہے۔ اس طرح خمینی کے دجل اور منافقت کو مسلمانوں کے سامنے منظر عالم پر لانے کے لئے مولانا جھنگوی شہیدؒ وکیل صحابہؓ کی حیثیت سے میدان میں آئے۔ اور پورے ملک میں خمینی کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ جس وجہ سے حکومت کے ایوانوں میں لرزہ طاری ہوگیا اور اس طرح دشمنان صحابہؓ نے مولانا مرحومؒ کے قتل کا پروگرام بنایا۔ پہلا قاتلانہ حملہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء میں کیا۔ جس میں مولانا جھنگویؒ بال بال بچ گئے۔ آخر ۲۲۔ فروری بوقت ۸۔۱۵ بجے رات جب مولانا ایک شادی میں شرکت کے لئے جونہی اپنے گھر سے نکلے تو مسمیان'

(۱) طاہر حسین ولد ذوالفقار قوم بھٹی سکنہ محلّہ پیرونوالہ

(۲) کاظم حسین ولد محمد یعقوب قوم راجپوت سکنہ محلّہ پپلیاں والہ

(۳) فیض اللہ عرف کابلی ولد عزیز اللہ قوم سیال سکنہ جھنگ شہر

(۴) محمد نواز ولد خادم حسین سکنہ چوک بازار جھنگ شہر

(تمام ملزمان شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں) نے شیعہ جاگیرداروں کے ایماء پر مولانا پر پستولوں سے فائرنگ کی جس سے مولانا جھنگوی موقعہ پر ہی جاں بحق ہو گئے اور اس طرح صحابہ کرامؓ کی وکالت کے صلہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

مقدمہ قتل مختلف مراحل سے گزرتا ہوا میاں عبداللطیف صاحب ایڈیشنل سیشن جج جھنگ کی عدالت میں پہنچا۔ موصوف نے ۶۔ مئی ۱۹۹۱ء مقدمہ کی سماعت کی تاریخ پیشی مقرر کرتے ہوئے گواہان استغاثہ کو طلب کیا۔ ۶۔ مئی کو صبح سویرے ہی حفاظتی انتظامات کے پیش نظر میاں عبداللطیف جج صاحب موصوف کی عدالت کو پولیس نے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ پنجاب کانسٹیبلری کو خاص طور پر طلب کیا گیا تھا۔ عدالت میں ملزمان کے علاوہ صرف فریقین کے وکلاء کو عدالت کے اندر جانے کی اجازت تھی۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل رانا سلیم اختر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے علاوہ مشہور فوجداری سینئر وکلاء شیخ محی الدین صدیقی ایڈووکیٹ اور چوہدری نذیر احمد اختر ایڈووکیٹ کے علاوہ راقم الحروف نے پیروی کی جبکہ ملزمان کی طرف سے رائے عبداللہ سلیم بھٹی اور حامد عبداللہ ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ مقدمہ کی سماعت مسلسل تین روز جاری رہی۔ پہلے روز استغاثہ کی طرف سے ڈاکٹر ظفر اقبال میڈیکل آفیسر۔ فلک شیر ہیڈ کانسٹیبل۔ خان محمد کانسٹیبل۔ محمد رفیق اے۔ ایس۔ آئی اور ملک نور محمد مدعی وغیرہ کے بیانات قلمبند ہوئے دوسرے روز حاجی اللہ وسایا چشم دید گواہ کا بیان قلمبند ہوا۔

مذکورہ بالا تمام گواہان نے استغاثہ کی مکمل طور پر تائید کی۔ تیسرے روز تفتیشی مہر رب نواز انسپکٹر ایس۔ ایچ۔ او کوتوالی جھنگ کا بیان قلمبند ہوا۔ اس کے بیان کے بعد استغاثہ نے اپنی شہادت ختم کر دی اس کے فوراً بعد ملزمان نے اپنے بیانات قلمبند کراتے ہوئے کہا کہ ہم اس مقدمہ میں بے گناہ ہیں۔ ہمیں صرف شیخ محمد اقبال سابق ایم' پی' اے کے کہنے پر مقدمہ میں ملوث کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بات قابل دلچسپی ہے کہ ملزمان کے بیانات سے قبل گواہان استغاثہ پر جرح کرتے ہوئے وکیل صفائی نے مولانا جھنگوی شہید اور انجمن سپاہ صحابہؓ نے شیخ محمد اقبال مذکورہ کے ساتھ دشمنی

ثابت کی تھی (دشمنی ہے بھی) لیکن ملزمان کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ انجمن سپاہ صحابہؓ نے شیخ محمد اقبال (جو کہ سپاہ صحابہؓ کا دشمن ہے) کے ایماء پر ملزمان کے خلاف مقدمہ بنایا ہے۔ جبکہ یہ مسلمہ اصول ہے کہ اپنے دشمن کے کہنے پر تو کوئی بھی کسی کے خلاف مقدمہ نہیں کراتا۔ بہر حال ملزمان کے بیانات قلمبند ہونے کے بعد ملزمان نے اپنی صفائی میں تھانہ صدر کا محرر پیش کرنے کے علاوہ چند دستاویزات پیش کیں۔ اس کے بعد عدالت نے وکلاء فریقین کے دلائل سماعت کئے۔ وکلاء استغاثہ نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم اپنی زندگی میں صحابہ کرامؓ کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اور شیعہ جو صحابہ کرامؓ پر اعتراض کرتے ہیں۔ مولانا مرحوم دلائل کے ساتھ ان کا رد کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کا دفاع کیا کرتے تھے۔ اور یہی بات دشمنانِ صحابہؓ کو برداشت نہیں تھی۔ اس لئے ملزمان نے جو کہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا جھنگوی شہید کو قتل کر دیا۔ استغاثہ کی طرف سے تمام گواہان نے ہمارے مقدمہ کی تائید کی ہے۔ ملزمان کو غلط ملوث کرنے کی کوئی وجہ ثابت نہ ہو سکی ہے۔ کیونکہ ملزمان سے نہ ہی مولانا مرحوم کی کوئی ذاتی دشمنی تھی اور نہ ہی انجمن سپاہ صحابہؓ کی۔ اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ ملزمان شیعہ ہیں۔ اس لئے انہیں ملوث کیا گیا ہے تو یہ بات بھی تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ شیعہ تو ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ اگر ہم نے شیعہ ہونے کی بناء پر کسی کو غلط ملوث کرنا ہوتا تو ہم بڑے بڑے شیعہ جاگیرداروں۔ شیعہ سرمایہ داروں شیعہ لیڈروں اور شیعہ ذاکران کو ملوث کرتے جبکہ ملزمان تو عام آدمی ہیں۔ لیکن ملزمان نے چونکہ یہ وقوعہ کیا ہے۔ اس لئے انہیں ملوث کیا گیا ہے۔ وکلاء استغاثہ نے مزید دلائل دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ ایف۔ آئی۔ آر وقوعہ کے فوراً بعد درج کرادی گئی تھی۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ملزمان کو بغیر مشورہ کے نامزد کیا گیا ہے۔ جبکہ وکلاء صفائی نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ملزمان بالکل بے گناہ ہیں۔ ان کے نام شیخ محمد اقبال کے کہنے پر درج کرائے گئے ہیں۔ کیونکہ شیخ محمد اقبال کی ملزمان سے دشمنی تھی۔ وکیل صفائی نے مزید کہا کہ استغاثہ اپنا مقدمہ ثابت نہ کر سکا ہے اور چونکہ ایف۔ آئی۔ آر درج کرانے میں ۵۰ منٹ کی تاخیر ہے۔ اس لئے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملزمان کے نام مشورہ سے دیئے گئے ہیں۔ بعد ازاں جج صاحب موصوف نے فیصلہ سناتے ہوئے

مسمیان طاہر حسین اور محمد نواز ملزمان کو سزائے موت اور فیض اللہ عرف کا کابلی و کاظم حسین ملزمان کو عمر قید کی سزا کا حکم سنایا علاوہ ازیں ہر ملزم کو ۵۰' ۵۰ ہزار روپے جرمانے کی سزا بھی دی گئی۔ جس میں سے ہر ملزم ۲۵' ۲۵ ہزار روپے مقتول کے ورثاء کو ادا کرے گا۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ملزمان نے جھنگ سے مقدمہ کو دوسرے ضلع میں منتقل کرانے کے لئے لاہور ہائیکورٹ درخواست گذاری تھی اور یہ موقف اختیار کیا تھا کہ دوران سماعت مقدمہ شہر میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ لیکن ہائیکورٹ لاہور نے ملزمان کے موقف سے اتفاق نہ کرتے ہوئے درخواست برائے منتقلی مقدمہ مورخہ ۷ مئی ۱۹۹۱ء کو خارج کر دی تھی۔ اور دوران سماعت مقدمہ یہ بات ثابت بھی ہوگئی کہ شہر میں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ عدالت میں بھی تمام کاروائی پرسکون اور خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ جج موصوف نے انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے عدل وانصاف کا بول بالا کیا اور ملزمان کو قانون و واقعات کے مطابق مذکورہ بالا سزا کا حکم صادر فرمایا۔ حکم سنانے سے قبل جج موصوف نے فریقین کے وکلاء کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے عدالت کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ اس طرح وکلاء فریقین نے بھی جج موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ دوران سماعت موصوف نے فریقین کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا پورا موقعہ دیا۔ اب ملزمان مذکورہ فیصلہ کے دوران سماعت موصوا اندر اپیل دائر کریں گے (یہ مضمون شائع ہونے تک ملزمان کی اپیل دائر ہو چکی ہوگی) اور جن ملزمان کو عمر قید کی سزا ہوئی ہے ان کو بھی سزائے موت دلوانے کے لئے مدعی کی طرف سے ہائیکورٹ لاہور میں اپیل دائر کی جائے گی تاکہ ملزمان اپنے انجام کو پہنچ سکیں۔

محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ

قانونی مشیر انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان

عالمی

**Almi Majlas**
**Tahaffuz Khatame Nabbuwat**

[illegible] 73341

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی و مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مورخہ ۹۶/۲/۲۸ کو لیہ ضلع کے مختلف مقامات پر انجمن سپاہ صحابہ [illegible] جلسہ پر [illegible] انتظامیہ کی طرف سے شرمناک تشدد اور بربریت کے نتیجے میں تین نوجوان شہید [illegible] کے قریب زخمی ہوئے اور ایک سو سے زائد کارکنوں پر مختلف دفعات کے تحت مقدمات درج کر کے پس دیوار زندان بھیج دیا گیا۔ علاوہ ازیں قتل [illegible] کی فضا برقرار ہے۔

اس پس منظر میں آپ مع اپنے جماعتی احباب [illegible] بروز [illegible] ۱۱ بجے [illegible] بمقام دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان تشریف لا کر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں، تاکہ ہم سب متحد ہو کر کوئی متفقہ لائحہ عمل اختیار کر کے [illegible]

حضرت مولانا خان محمد صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رابطہ کیلئے
حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
[illegible]
مقام [illegible] فیصل آباد [illegible]

برائے حضرت مولانا خان محمد [illegible]

# حَرفِ آخر!

مولانا حق نواز شہیدؒ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تجزیئے اور خاکے تفصیل کے ساتھ آپ کی نظر سے گزرے جن سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ مولانا حق نواز شہیدؒ اپنی مختصر زندگی میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دے گئے جو بعض اوقات صدیوں میں سرانجام پاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک طوفانی زندگی عطا فرمائی تھی۔ جو اپنے پیچھے ایک طوفانی تحریک چھوڑ گئے۔

اَلحمد للّٰہ!

اب مولانا حق نواز شہیدؒ کی آواز نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا تک پہنچ چکی ہے اور دنیا بھر میں تحریک مدح صحابہ کا سماں بندھ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سپاہ صحابہ کے نام سے لگایا ہوا پودا پھلے پھولے گا اور مولانا جس مشن اور پروگرام کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے تھے۔ پوری سنی قوم اس کے لئے تمام توانائیاں صرف کرکے اس کو پروان چڑھائے گی۔

اللہ تعالیٰ پوری سنی قوم کو مولانا حق نواز شہیدؒ کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محمد ضیاء القاسمی

خطیب جامع مسجد

فیصل آباد، پاکستان